



# گلپان کستان سنی کانفرنس

سنی کانفرنس کراچی ۱۹۵۰ء

سنی کانفرنس کراچی ۱۹۵۰ء

سنی کانفرنس لاہور ۱۹۶۴ء

سنی کانفرنس لاہور ۱۹۶۴ء

سنی کانفرنس سکھر ۱۹۶۰ء

سنی کانفرنس کراچی ۱۹۶۸ء

سنی کانفرنس ملتان ۱۹۶۸ء

سنی کانفرنس دارالسلام ۱۹۶۰ء

مرتبہ: سید عالم ناظم نشر و اشاعت جماعت اہلسنت کراچی ڈویژن


ناشر: انجمن تاجدار حرم (ریسٹورنٹ) کراچی







62639



# پاکستان سنی کانفرنس

سنی کانفرنس کراچی ۱۹۵۰ء

سنی کانفرنس لاہور ۱۹۶۴ء

سنی کانفرنس سکھر ۱۹۶۰ء

سنی کانفرنس دارالسلام ۱۹۶۰ء

سنی کانفرنس ملتان ۱۹۶۸ء

مرتبہ: سید عالم ناظم نشر و اشاعت جماعت اہلسنت کراچی ڈویژن

ناشر: انجمن تاجدار حرم (ہیٹرز) کراچی؛



کتاب	_____	کل پاکستان سنی کانفرنس
مرتبہ	_____	سید عالم ناظم نشر و اشاعت
ناشر	_____	جماعت اہلسنت کراچی ڈویژن
سائز	_____	انجمن تاجدار حرم حبشہ کراچی
صفحات	_____	۲۳ x ۳۶
کتابت	_____	۱۶
ٹائٹل ڈیزائن	_____	۳۸۸
پرودہ ریڈنگ	_____	منشی محمد رفیق
_____	_____	پروفیسر غازی
_____	_____	جناب مولانا جمیل احمد نعیمی صاحب
_____	_____	جناب محمد حنیف حاجی طیب صاحب

60803

ملنے کا پتہ

A-172 - وحید آباد - گلپہار - کراچی - پاکستان



# فہرست مضامین

صفحہ نمبر

عنوان مضمون

صفحہ نمبر

عنوان مضمون

۳۱۱

صوبہ سندھ

۴

پیش لفظ از پروفیسر شاہ فرید الحق

۳۱۸

صوبہ سرحد

۷

عرض مرتب

۳۱۹

صوبہ بلوچستان

۱۳

سنی کانفرنس کراچی ۱۹۵۰ء

۳۲۱

آزاد کشمیر

۱۵

سنی کانفرنس لاہور ۱۹۶۴ء

سنی کانفرنس ملتان اخبارات

۲۳

سنی کانفرنس گوجرانوالہ ۱۹۶۸ء

کی نظر میں

۲۵

سنی کانفرنس دارالسلام ۱۹۶۰ء

۳۲۲

روزنامہ آفتاب ملتان

۵۳

سنی کانفرنس کراچی ۱۹۶۰ء

۳۲۵

روزنامہ سنگ میل ملتان

۸۳

سنی کانفرنس ٹنڈو آدم ۱۹۶۰ء

۳۲۶

روزنامہ امرور ملتان

۸۵

سنی کانفرنس سکھر ۱۹۶۰ء

۳۲۱

روزنامہ نوائے وقت ملتان

۸۶

سنی کانفرنس ملتان ۱۹۶۸ء

۳۲۲

روزنامہ نوائے ملتان

۱۰۵

سنی کانفرنس ملتان کا خطبہ استقبالیہ

۳۲۵

روزنامہ حریت کراچی

۲۱۰

کا اعلان ملتان

۳۲۹

روزنامہ مشرق کراچی

۲۴۵

کے اعداد و شمار

۳۲۹

روزنامہ جنگ کراچی

۲۶۶

کے خیر مقدم کے شہار آ

۳۵۳

ہفت روزہ اخبار جہاں کراچی

۲۶۸

کے نمبر

۳۵۳

روزنامہ مشرق لاہور

۲۶۹

کے خلاف سازش

۳۵۸

ماہنامہ سواد اعظم لاہور

۲۸۸

کا لکھ عمل و ہدایات

۳۵۹

سنی کانفرنس ملتان کی کمیٹیاں

سنی کانفرنس ملتان میں شرکت کرنے

۳۶۶

سنی کانفرنس ملتان اور رائے وند

لے امیروں کے نام

۳۶۹

جماعت اہلسنت کراچی ڈائریشن

۲۹۵

صوبہ پنجاب





## پیش لفظ

برصغیر پاک و ہند کی سیاسی اور مذہبی تاریخ میں . علماء کے سوا اہل علم اہل سنت و جماعت کا کارنامہ اہل علم و فکر سے پوشیدہ نہیں ہے . برصغیر میں دین اسلام کی تبلیغ و اشاعت میں سوا اہل علم اہل سنت کے اویاے کرام مثلاً حضرت خواجہ معین الدین اجمیری رحمۃ اللہ علیہ خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ ! با فید شکر گنج رحمۃ اللہ علیہ . ان کے سب کے پیش رو حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ حضرت شہباز قلندر رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر متعدد اویاے عظام نے جو کارنامے انجام دیئے ہیں ان پر کوئی بد باطن اور بد مذہب ہی پردہ ال سکتا ہے . آج بھی پورے برصغیر پاک و ہند میں انھیں کا طوطی بول رہا ہے باوجود کہ نام نہاد مسلمان ان کی بیخ کنی میں لگے ہوئے ہیں .

فقہ حنفی کو فتویٰ عالمگیری کی شکل میں یکجا کرنے کا مسئلہ ہو یا ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں مسلمانوں کی بقا کے لئے جہاد کرنے کا سلسلہ ہو . علمائے اہل سنت ہی پیش پیش نظر آئے . کیا کوئی یہ کہہ سکتا ہے کہ فتویٰ عالمگیری کے مرتبین علماء میں کوئی غیر مقلد یا وہابی نظریات رکھنے والا شامل تھا یا ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں علامہ فضل حق خیر آبادی . علامہ کفایت اللہ کاکوروی اور حافظ رحمت علی روہیلہ کے مقابلہ میں کوئی بد مذہب نام نہاد مولوی پیش کیا جا سکتا ہے .



انیسویں صدی کے آخر میں جب بد مذہبی اور وہابیت کا زور بڑھنے لگا تو علمائے اہل سنت ہی نے خواہ مولانا عبدالقادر بدایونی ہوں یا مولانا عبدالسمیع میرٹھی ہوں یا مولانا احمد رضا خاں بریلوی ہوں یا علمائے فرنگی محل۔ بدایون اور بریلی ہوں یا خانوادہ اولیائے کرام سے ان کا تعلق ہو۔ ناموس رسالت کے تحفظ اور اولیائے عظام اور علمائے اہل سنت کے مسلک اور مذہب کی بقاء کے لئے قلمی اور علمی جہاد کے میدان میں فقید المثال جرأت اور بے باکی کا مظاہرہ کیا جس کے لئے قیامت تک برصغیر پاک و ہند کا سوادِ اعظم ان کا مرہونِ منت رہے گا۔

برصغیر کی تقسیم کے سلسلہ میں بھی اجتماعی طور پر اللہ ماشاء اللہ سوادِ اعظم اہل سنت نے تحریکِ پاکستان کا ساتھ دے کر اس کو ایک حقیقت بنا دیا تحریکِ پاکستان کا ساتھ دے کر بنارس کے ہندو شہر میں جو آل انڈیا سنی کانفرنس منعقد ہوئی اس نے تحریک میں جان ڈال دی اور نام نہاد نیشنلسٹ علماء اور تجدد پسند تحریک اسلامی کے بانیوں کی کوششوں پر پردہ پڑ گیا۔ افسوس یہ ہے کہ آج پاکستان میں مخالفین اور ہندو پرست نام نہاد علماء اور مولویانِ کرام سرخیل بنے پھر رہے ہیں۔

بہر حال اب بھی پاکستان کی بقا اور یہاں پر صحیح معنوں میں نظامِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نفاذ کیلئے سوادِ اعظم اہل سنت جماعت ہی کامیاب اور کامران ہو سکتی ہے اس کا ثبوت اہل پاکستان کو حالیہ سنی کانفرنس منعقدہ اکتوبر ۷۸، ۷۹، ملتان سے مل گیا ہے جہاں ۱۵ لاکھ کے سرفروش اور دیوانے مجمع نے مقامِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے تحفظ اور نظامِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نفاذ کے لئے سردھڑ کی بازی لگانے کا عزمِ صمیم کیا۔

اس عظیم الشان تاریخی سنی کانفرنس کی روداد کو انجمن تاجدارِ حرمِ کراچی نے بڑی جدوجہد سے کتابی شکل میں آپ کے سامنے پیش کیا ہے۔



اس سے پہلے بھی کانفرنس کے انعقاد کے موقع پر اس انجمن نے سنی کانفرنس کے نام ایک خوبصورت کتابچہ شائع کیا تھا جس میں برصغیر کی مشہور سنی کانفرنس گئی روئداد لکھی گئی تھی۔ یہ کتاب بھی سنی کانفرنس منعقدہ ملتان کا صحیح مرقع پیش کر رہی ہے۔

میں جناب سید عالم صاحب کو جو انجمن کے سیکرٹری ہیں اور جماعت اہل سنت کراچی کے ناظم نشر و اشاعت ہیں ان کی اس قابل تحسین کارنامہ پر مبارکباد پیش کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس کاوش کو مسلمانوں کے لئے مفید اور کارآمد بنائے۔ آمین!

احقر:-

پروفیسر شاہ فرید الحق

کراچی





# عرض مرتب

خلافت راشدہ کے ایام مقدسہ میں ہی اسلام برصغیر پاک و ہند میں داخل ہو گیا تھا لیکن پہلی اسلامی حکومت مملکت اسلامیہ کے نوجوان سپہ سالار محمد بن قاسم نے سندھ اور پنجاب کے علاقوں پر قائم کی۔ جو زیادہ عرصے تک اپنے وجود کو برقرار نہ رکھ سکی۔ اس کا اصل سبب خلافت بنو امیہ کا داخلی مسئلہ تھا۔ اس کے بعد سلطان محمد غوری نے باضابطہ طور پر سلطان قطب الدین کی سربراہی میں حکومت قائم کی۔ حاصل گفتگو یہ ہوا کہ محمد بن قاسم سے بہادر شاہ ظفر تک اکابرین اہلسنت کا زرین دور گزرا۔ انگریزوں اور ہندوؤں کی مشترکہ سازش کی وجہ سے اسلامی حکومت ۱۸۵۷ء میں ختم ہو گئی۔ حکومت چھین جانے کے بعد ہم خاموش ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر نہ بیٹھے رہے بلکہ صرف چالیس سال بعد یعنی ۱۸۹۷ء میں امام اہلسنت اعلیٰ حضرت احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی سرپرستی میں بمقام پٹنہ اکابرین اہلسنت کا اجتماع ہوا۔ اس اجتماع کی روشنی میں ۱۹۴۶ء بمقام بنارس "سنتی کانفرنس" منعقد ہوئی جس نے تاریخ کا دھارا موڑ دیا اور دنیا کے نقشہ پر پاکستان معرض وجود میں آ گیا۔

ناظرین اگر آپ ذرا اپنے ذہن پر زردیں تو آپ کو معلوم ہو گا کہ پاکستان کے قیام کی تحریک میں صرف اور صرف اکابرین اہلسنت ہی تھے سوائے مولانا شبیر احمد عثمانی کے۔ باقی سب کے سب تحریک پاکستان اور قیام پاکستان کے خلاف تھے۔ کیونکہ یہ لوگ جانتے تھے کہ اگر پاکستان بن گیا تو وہاں سنتیوں کی حکومت ہوگی اور اپنے مقاصد حاصل نہ کر سکیں گے۔



پاکستان بن جانے کے بعد اکابرین اہلسنت (علماء کرام و مشائخ عظام) کی ذمہ داری تھی کہ وہ میدانِ عمل میں رہتے اور جس چیز کو اتنی قربانیوں کے بعد حاصل کیا تھا۔ اس کو مکمل کرتے مگر یہ لوگ چونکہ ہمیشہ اقتدار سے دُور رہتے ہیں اور اپنے حجروں خانقاہوں اور مسجدوں سے اشاعتِ دین کا کام انجام دیتے رہتے ہیں۔ پاکستان کی سیاسی فیصلہ سے اکابرین اہلسنت کے الگ ہو جانے سے مفاد پرست اور قیام پاکستان کے مخالف لیڈروں کو موقع مل گیا ہذا وہ اس مملکت کو کمزور کرنے پر تئل گئے۔

۱۹۷۰ میں جب سوشلزم نے ہمارے دروازے پر دستک دی تو ہم تھوڑے سے متحرک ہوئے اور صرف چھ ماہ کی غیر منظم زندگی کے سہارے اسمبلیوں میں داخل ہوئے اور سیاست کا رُخ گنبدِ خضرا کی طرف موڑ دیا۔

اب اس وقت ملک کے بعض نام نہاد اسلام پسند ہماری سیاست کو نجد کے تابع کرنے پر تئلے ہوئے ہیں۔ ہم مدنی رہنا چاہتے ہیں اور وہ نجدی بنانا چاہتے ہیں۔ یہ سرد جنگ جاری ہے۔ انشاء اللہ فتح حق کی ہوگی۔

ناظرین کرام ہماری یہ طویل جدوجہد اوراق پر جمع نہ تھی چنانچہ خادم نے یہ فیصلہ کیا کہ کم از کم سُنتی کانفرنسوں کے عنوان سے اکابرین اہلسنت کی خدمات کو ایک کتابی شکل میں محفوظ کر لیا جائے۔ چنانچہ یکم اکتوبر ۱۹۷۸ کو میں نے اس عنوان پر کام شروع کیا۔ اور ملتان سُنتی کانفرنس کے موقع پر ایک کتاب سُنتی کانفرنس کے نام سے شائع کی۔ کتاب شائع ہو گئی۔ عوام نے پسند بھی کیا مگر میری روح ابھی بیقرار تھی۔ چنانچہ ملتان سے واپسی پر پھر پوری لگن کے ساتھ اس عنوان پر کام میں مصروف ہو گیا۔ تحقیق اور مطالعہ کے بعد پتہ چلا کہ ۱۸۹۷ سے ۱۹۷۸ تک اُن نامکمل ریکارڈز بس کانفرنس ہوئی ہیں چنانچہ میں نے اس عنوان کے دو حصے



۱۔ ”آل انڈیا سنی کانفرنس“ حصہ اول<sup>۹</sup>  
 ۲۔ ”گل پاکستان سنی کانفرنس“ حصہ دوم

کر کے شائع کرنے کا پردگرم بنایا۔ ناظرین فی الحال میں ۶۱۹۴۷ سے ۱۹۷۸ تک  
 ہونے والی آٹھ کانفرنسوں (حصہ دوم) کو آپ کے سامنے پیش کر رہا ہوں اور  
 اس سے پہلے ہونے والی کانفرنس کو پھر کبھی پیش کیا جائے گا۔ (حصہ اول)

میرے سنی بزرگو! بھائیو! درد ستو! اس کام میں ہاتھ ڈال دیا۔  
 وسائل کی کمی، مواد کی نایابی اور آپ کی بے حسی میرے سامنے تھی۔ مگر صرف اللہ  
 کی ذات پر بھروسہ کر کے اس فیلڈ میں کود گیا۔ چونکہ مقصد نیک ہے، ضرور کامیابی  
 ہوگی۔ عزیزانِ گرامی میں نے اپنے خون سے چراغ جلایا ہے اب آپ کا کام ہے کہ اس  
 سے مزید چراغ روشن کرتے جائیں یا اسے بھی گل کر دیں۔

میرے سنی نوجوانو! آپ وہ شیر میں جس کو گڈ ریٹے نے اپنی بھڑوں اور بکریوں  
 میں پالا۔ پاڑے کے ماحول نے آپ کو شیر سے بکری بنا دیا۔ اپنی عمر کا قیمتی حصہ تم  
 نے بکریوں میں گزار دیا۔ اب اپنے لئے نہیں تو آنے والوں کے لئے بکریوں کے پاڑے  
 سے نکل کر اپنی کچھار (جماعت اہل سنت) (جمعتہ علمائے پاکستان) میں آ جاؤ کیونکہ  
 وقت کا تقاضہ یہی ہے۔ بصورت دیگر آپ اپنے بندرگوں کے مزارات گردانے۔  
 نذر نیاز کو بند کرانے، محرم و میلاد پر پابندی لگوانے، صلوٰۃ و سلام کو ختم کرانے  
 اور اس ملک کو نجدی اسٹیٹ بنانے میں معاون قرار پاؤ گے۔

محترم ناظرین کیا آپ بتائیں گے کہ :

فتاویٰ عالمگیری تیار کرانے والا کون تھا؟ ..... اورنگ زیب عالمگیر  
 انگریزوں کے خلاف جہاد کا فتویٰ دینے والا کون تھا؟ .. علامہ فضل خیر آبادی



جنگ آزادی کا ہیرو کون تھا؟ ..... جرنل بخت خان  
 دو قومی نظریے کا موجد کون تھا؟ ..... اعلیٰ حضرت احمد رضا خاں فاضل بریلوی

قوم میں قومیت کا جذبہ پیدا کرنے والا کون تھا؟ ..... علامہ اقبال  
 پاکستان کا نام تجویز کرنے والا کون تھا؟ ..... چوہدری رحمت علی

بار بار جیل جانے والا کون تھا؟ ..... مولانا ظفر علی خان

پاکستان کا اسلامی دنیا میں تعارف کرا نیوالا کون تھا؟ ..... مولانا عبدالعلیم صدیقی میرٹھی

تحریک ختم نبوت میں سزائے موت پانے والا کون تھا؟ ..... علامہ عبدالستار نیازی

آئین میں قادیانیوں کو اقلیت قرار دلوانے والا کون تھا؟ ..... علامہ شاہ احمد نورانی

پاکستان کے آئین میں مسلمان کی تعریف شامل کرا نیوالا کون تھا؟ ..... علامہ شاہ احمد نورانی

پاکستان میں نظام مصطفیٰ کا سب سے پہلے نعرہ لگانے والا کون تھا؟ .....

..... حضرت خواجہ قمر الدین سیالوی

پاکستان میں مقام مصطفیٰ کا تحفظ کا نعرہ کس نے لگایا؟ ..... جماعت اہلسنت

دنیا میں سب سے بڑا دینی اجتماع (ملتان) منعقد کرانے والا کون ہے؟ .....

..... حضرت علامہ سید احمد سعید شاہ کاظمی

کیا آپ جانتے ہیں اس ملک کو جنت نگاہ بنا نیوالا کیا ہوگا؟ ..... نظام مصطفیٰ

کیا آپ جانتے ہیں اس ملک میں نظام مصطفیٰ کون نافذ کریں گے؟ ..... عوام اہلسنت

محترم ناظرین ان لائینوں کو پھر غور سے پڑھیں

کیا ان ناموں میں کوئی غیر سنی نظر آ رہا ہے۔ آپ یقیناً کہیں گے کہ

..... نہیں ..... تو پھر یہ ملک ..... سپاڑ .....

..... دریا ..... سمندر ..... درخت کا رخانے .....



دفتر . . . . . بینک . . . . . اسکول . . . . . مدرسے . . . . .  
 مسجدیں . . . . . زمین . . . . . فوج . . . . .  
 پولیس اور حکومت . . . . . سفیوں کی ہے۔

یہی ہمارا حق ہے۔ ہم اپنے حق کے لئے کوشش کر رہے ہیں۔ کسی کو ہم سے خوف زدہ نہیں ہونا چاہیے۔ کیونکہ ہمارے آباؤ اجداد بھی اقلیتوں کا تحفظ کرتے آئے ہیں اور ہم بھی کریں گے۔  
 آخر میں ان احباب (جناب ڈاکٹر علی محمد صاحب، جناب پروفیسر شاہ فرید الحق صاحب، جناب مولانا محمد یعقوب خاں قادری صاحب، جناب محمد انور صاحب، جناب صوفی عبدالمجید صاحب، جناب ابوداؤد سید احمد اشرف شاہ جیلانی صاحب، جناب حافظ شیر خاں صاحب، جناب صوفی محمد خاں صاحب، جناب صدیق راٹھور صاحب، جناب مولانا محمد منظور الحق صاحب، جناب مولانا دہاج الدین چشتی صاحب، جناب ظہور الحسن بھوپالی صاحب، جناب محمد حنیف حاجی طیب صاحب، جناب حافظ محمد تقی صاحب، جناب مولانا محمد اصغر درس صاحب، جناب محمد یسین جلیپوری صاحب، جناب علامہ ابو طاہر محمد رمضان صاحب) کا شکریہ ادا کر دوں گا۔  
 جنہوں نے اس کتاب کی اشاعت کے سلسلہ میں اپنے مسلک کی خاطر مجھ سے تعاون کیا۔ میری دعا ہے کہ اللہ رب العزت اپنے پیارے حبیب کے طفیل میں میری کوشش اور احباب اہلسنت کے تعاون کو قبول فرمائے اور یہ کتاب سنیت کی تاریخ کا ایک ماخذ ثابت ہو۔ اللہ ہمارا حامی و ناصر ہے۔

سید عالم

(د)، ناظم نشر و اشاعت : جماعت اہلسنت



۱۲  
پر فضا مقام — باوقار ہائش

توقیر شاہ سیر

(آغاخان محمدی اکیڈمی ملیر کے بالکل سامنے)

ملیر کا پہلا عظیم الشان تجارتی ورہائشی کمپلکس

بنگ صرف ۵ لاکھ روپیہ میں

فلٹ کی قیمت ۶۳ ہزار روپے

دوکان کی قیمت ۴۰ ہزار روپے

قرضہ کی سہولت

بنگ تفصیلات کے لیے

توقیر شاہ پراجیکٹ بغفور چیمبرز صد فون ۷۹۲۹

واسا کارپوریشن بالمقابل ڈاؤمیڈیکل کالج ایم اے جناح روڈ فون ۲۱۳۲۱۶



# سنی کانفرنس کراچی (آرام باغ)

پر وگرام

پہلا اجلاس ۲۴ مئی ۱۹۵۰ء

زیر صدارت: حضرت خواجہ قمر الدین سیالوی صاحب

دوسرا اجلاس ۲۵ مئی ۱۹۵۰ء بمقام سندھ مدرسہ ہال

(i) زیر صدارت: حضرت خواجہ قمر الدین سیالوی صاحب

(ii) زیر صدارت: سردار محمد ابراہیم (صدر آزاد کشمیر)

تیسرا اجلاس ۲۶ مئی

زیر صدارت: حضرت پیر غلام مجدد صاحب شکار پوری

ان اجلاسوں سے مندرجہ ذیل علما و مشائخ نے خطاب فرمایا

- ۱- حضرت پیر خواجہ قمر الدین سیالوی صاحب
- ۲- حضرت علامہ ابوالحسنات سید محمد احمد صاحب
- ۳- حضرت پیر ہاشم جان سرہندی صاحب
- ۴- حضرت پیر محمد قاسم مشوری صاحب
- ۵- جناب مفتی محمد ابراہیم صاحب



- ۶۔ علامہ عبدالحامد بدایونی صاحب<sup>۱۲</sup>
- ۷۔ جناب قاضی میاں ولی محمد صاحب
- ۸۔ مولانا پیر غلام احمد جان صاحب
- ۹۔ مولانا پیر عبدالغفار صاحب
- ۱۰۔ مولانا ضیاء القادری صاحب
- ۱۱۔ جناب عبدالمنعم عدوی مصری صاحب
- ۱۲۔ جناب یوسف جامعہ المساجد
- ۱۳۔ جناب وزیر امور حج سعودیہ عربیہ
- ۱۴۔ جناب مفتی مظفر احمد صاحب دہلوی
- ۱۵۔ جناب مولانا عبدالسلام باندوی صاحب
- ۱۶۔ مولانا ظہور الحسن صاحب درس
- ۱۷۔ علامہ مسعود احمد صاحب
- ۱۸۔ مولانا عبدالکریم صاحب
- ۱۹۔ جناب پیر شاہ آغا صاحب حیدری
- ۲۰۔ جناب جیلانی میاں صاحب
- ۲۱۔ جناب مولوی ابوبکر حلیم صاحب وائس چانسلر سندھ یونیورسٹی

## قرار دادیں

- درج ذیل عنوانات کی قرار دادیں پاس ہوئیں۔
- کشمیر۔ مسلمانان ہند۔ فوجی تربیت۔ اسلامی دستور۔
  - انسداد شراب نوشی۔ تعطیل جمعہ۔ حج ٹیکس۔
  - سندھ یونیورسٹی میں دینیات کی منظوری۔ فولو بابت حج۔
  - پیر پگاڑا کے فرزندوں کی واپسی۔



# سُنّی کا نفسِ لائبرل اور (پوچی پرواز)

۴-۵ دسمبر ۱۹۶۴ء

استقبالیہ: حضرت علامہ سید ابوالحسنات قادری صاحب

اسٹیج سیکرٹری: حضرت علامہ غلام علی اوکاڑوی صاحب

## خطبہ استقبالیہ

عزیزانِ گرامی !

عالم کا مرقعہ سائے رکھ کر غور کی نگاہ سے دیکھیے۔ دنیا کی ہر قوم ترقی کے میدان میں گرم جولان ملے گی۔ اس کی ترقی کا سمندر تیز گام برق رفتاری کے ساتھ طرّاسے بھرتا نظر آئے گا۔ ہزار ہا برس کی پستیوں کی گری ہوئی مخلوق عمیق نحر وں سے نکل کر نہایت سرعت کے ساتھ پہاڑوں کی بلند چوٹیوں کو اپنی علو بہت کے مقابل پست دیکھنا چاہتی ہے۔ ہر ذرّہ انا الشمس کا دعویٰ کرنے کے لئے تیار ہے۔ ہر ناچیتہ قطرہ محیطِ اعظم بن جانے کے لئے تیار ہے۔ گریے ہوئے اٹھ کر



دوڑنے لگے، سوتے جاگ گئے، مرے جی اٹھے مگر ہماری  
شامِ غم کی سحر نہ ہوئی۔ ہمارے بختِ خوابیدہ کو جہاں کا شور  
بیدار نہ کر سکا۔ دنیا جس قدر اونچی ہوتی گئی ہم قدرِ منزلت میں  
میں گرتے گئے، دوسرے جتنے آگے بڑھے، ہم اتنا ہی پیچھے ہٹتے  
گئے۔

ترقیات برہمیں ان کو ہمیں زوال ہوئے وہ بڑھ کے بدر ہوئے گسٹ کے ہم ہلال ہوئے  
ہماری عمر کے ادوار میں یہ دورِ آخر سب سے سبب تر اور خطرناک  
ہے۔ دنیا کی تمام قوموں نے ہم کو فنا کرنے اور مٹا دینے کا  
فیصلہ کر لیا ہے۔ ہمارے ملک پاکستان کے باہر کہیں یہودی و  
صیہونی حکومت بنا کر ان کو ہمارے سینوں پر مونگ دلنے کے لئے  
مضبوط کیا جاتا ہے۔ کہیں ابحہ زائر، مراکش اور تیونس میں حریت  
پسندوں کو تیر و تفتنگ کا نشانہ بنایا جاتا ہے، کہیں معاہدہ بغداد  
کیا جاتا ہے اور خود ہمیں بھارت کے خطرناک منصوبوں اور اس  
کی خطرناک چالوں کا مقابلہ درپیش ہے۔ جو ناگٹھ، مانا دور اور  
جیدر آباد کو مہنم تو کر چکے ہیں، اب کشمیر مہنم کرنے بلکہ پاکستان  
کو ہستی سے مٹانے کے درپے ہیں۔ بد قسمتی سے خود ہمارے درمیان  
ایسے عناصر ابھرتے نظر آ رہے ہیں جو پاکستان کی اسلامی مملکت کو نذرانے  
کے طور پر بھارت کے حوالے کرنے کے خواہاں ہیں۔ ان دونوں ملک جس  
نشست و افتراق کو ہوا دی جا رہی ہے اسے دیکھ کر دل پاش پاش  
ہوتا ہے اور زبان میں طاقت گویا نہیں کہ ان کو کما حقہ بیان کر  
سکے۔ ایک زمانہ تھا کہ ہم خود مختار تہ تحت و تاج کے مالک تھے ہماری  
وہ طاقت تھی کہ بدخواہ ہمارا نام سُننے ہی لرزہ برانداز ہو جاتے تھے



لیکن آج قعرِ مذلت و نکیت میں گرے ہوئے ہیں۔ ہمارے اس زوال کی حقیقی علت کوئی پہنچاں راز نہیں۔ تاریخ پر یہ حقیقت بہرین ہوج چکی ہے کہ دشمنانِ دین و ملت نے جب دیکھا کہ مسلمان طاقت کے ذریعے مغلوب نہیں کئے جاسکتے تو انہوں نے خفیہ ریشہ دوانیاں شروع کر دیں۔ درونِ خزانہ سازشوں کے جال پھیلا دیئے۔ حضرت سیدنا عثمان ذی النورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی منگلو مانہ اور بے کسانہ شہادت سے کہ حضرت مولائے کائنات کے اسد اللہ الغالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، شہزادہ عالی وقار حضرت امام حسن مجتبیٰ، حضرت امام حسین گلگلوں تب رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی شہادت اپنی سازشوں کا نتیجہ تھی۔ دینِ اسلام کے ازلی وابدی دشمنوں نے ریشہ دوانیوں کا یہ سلسلہ برابر جاری رکھا۔ جب تک ہم تاج و تخت کے مالک تھے سیف و علم رکھتے تھے اُسے دن طرح طرح کے بہانوں سے ہمیں اپنی حاکمانہ سطوت سے محروم کرنے کے درپے رہے۔

برصغیر میں جب سیادت کی ذمہ داریاں ہمارے ہاتھ سے نکل گئیں تو جو مال و زر ہمارے پاس باقی رہ گیا تھا حریفوں نے اس پر دست اندازی شروع کر دی۔ مہاجنی کاروبار میں وہ سرمایہ بھی جاچکا اور اب ہم مفلس و قلاش ہو گئے تو علم و فضل کے آثار باقی رہ گئے تھے۔ ان سے بے دخل کرنا ہمارے شتمگار حریفوں نے ضروری سمجھا۔ ان کو ہر ارادے میں کامیابی ہوتی گئی اور ہماری غفلتوں کا تہ اترنے والا لشہ ہم کو ہر منصب کی بلندی سے فروتر کرتا رہا تا آنکہ کیسے تہی شد و چیزے نماںد۔ اس وقت ہم تھے اور ہمارا ایمان۔ مگر ہمارے دشمن تو ہماری اس متاعِ عزیز کو بھی لوٹنے کے خواہاں تھے



انہوں نے ہماری دولت امتحان پر ہاتھ ڈالنے اور خراب کرنے کی تدبیریں  
 کرنی شروع کیں۔ ایمان کے ڈاکوؤں کو جنم دیا، کہیں قادیان سے باطل  
 نبی بنا کر ایک کذاب پیدا کیا۔ کہیں خاتم النبیین کے اصولی واسطی مسئلہ  
 میں رخت ڈالنے کا مذہوم سعی کی۔ جدید معنی کو تسلیم کرنے کے لئے  
 "تخذیر الناس" کا بم پھینکا، کہیں "ادہام یا طرد" کا جامہ پہنا کر علم رسالت پر  
 رکیک حملے کئے گئے۔ کہیں تقویت الایمان کا نہرٹے کر مسلمانوں کے  
 ایمان کو ضعیف کرنے کی سعی کی گئی، کہیں "براہین قاطعہ" کا نام دے کر  
 مسلمانوں پر برقِ باطل گرائی گئی۔ اسی قسم کے بے شمار حشرات الارض پیدا  
 کر کے ایمان کو قوت کرنے کی سعی لا حاصل کی گئی۔ ایسے نازک دور میں  
 اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مجدد دایۃ حاضرہ قدس سرہ حضرت صدر الافاضل  
 استاد العلماء مولانا مولوی نعیم الدین صاحب مراد آبادی اور زبذۃ الفضلا  
 حضرت ابی مکرم مولانا مفتی شاہ ابو محمد سعید محمد دیدار علی صاحب  
 قدس سرہ جیسے اکابر اہل سنت نے مسلمانوں کی رہنمائی فرماتے ہوئے فریب  
 عیاری اور کید کیا د سے دولت ایمان کو محفوظ رکھا اور ان حضرات قدس  
 کے جانشین و تلامذہ و احباب آج تک اس بار خیزاں رسیدہ کا  
 مردانہ وار مقابلہ کرتے رہے اور ہمیشہ کرتے رہیں گے۔

جہاں تک دینی رہنمائی کا تعلق ہے مذکورہ الصدرا حضرت پوری  
 دیانت داری سے مقابلہ کرتے رہے لیکن عیسائے دشمنوں نے نہایت  
 ہوشیاری سے ایک ایسی چال چلی کہ کم از کم دین پسند طبقہ ٹولرز اٹھا۔ وہ  
 علماء حق کے ساتھ عامتہ الناس کے ربط و داد کے رشتہ کو کمزور کرنا تھا۔  
 سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو علماء کے دامنوں کے ساتھ  
 مربوط فرمایا تھا اور جب تک مسلمان علمائے دین کی اطاعت میں پختہ اور ثابت



قدم ہے ان کا دین و مذہب، ان کی عزت، وجاہت اور سیاسی و ملکی  
 سطوت اور ان کا شوکت و اقتدار ترقی پذیر رہا۔ انگریزی عہد حکومت سے  
 لے کر آج تک ناواقف دین سے بے خبر انگریزی تعلیم یافتہ گزروہ نے دینی  
 شمار سے آزادی حاصل کرنے کے لئے کمرِ سمیت باندھ کر جو کار نمایاں  
 سرانجام دیا وہ مسلمانوں کو علماء سے بے تعلق کرنا تھا۔ علماء کی  
 شان میں تبراً کرنا، شب و روز ان کی عیب چینی و عیب جوئی میں مصروف رہنا  
 ان کا نام سنتے ہی طیش میں آجانا، ان حضرات کی عادت و خصلت ہو گئی اور  
 ”ملا“ کا خطاب دے کر بزعم خود سب و شتم اور تذلیل و تضحیک کرنے  
 لگے، چنانچہ اخبارات کے کالموں میں روزمرہ علماء کے خلاف تحریر  
 چھپتی اور شائع ہوتی رہیں۔ بعض اخبارات کے ایڈیٹر مسلمانوں کو ہمارے  
 اسلام سے بدظن اور بداعتقاد کرتے ہیں پوری کوشش کرتے رہے  
 اور وہ اس کو ایک فرض منصبی کے طور پر نہایت سرگرمی سے انجام دیتے ہیں  
 اس کا نتیجہ یہ ہوتا رہا ہے کہ عوام، علماء سے علیحدہ ہو کر خود سر ہوتے  
 چلے گئے۔ علماء کے ساتھ اس کا ربط و تعلق یوماً فیوماً کم ورت ہوتا چلا گیا۔  
 جب مسلمان اپنے علماء سے بدظن ہو گئے اور ان کی جناب میں  
 بے ادبی اور گستاخی سے زبان کھولنے لگے تو اب ان کے پاس کون جائے  
 اور ان کی کون مٹنے؟ نتیجہ یہ ہوا کہ علماء خلوت گزین ہو گئے اور یہ خود ساختہ  
 علماء و سلمے آگے اور شجرِ دین و مذہب پر تیشہ جہالت چلانے لگے۔ اس  
 سے پہلے یہ کام اگرچہ خفیہ ہوتا تھا مگر اب فرنگی تہذیب و تمدن کے  
 تعلیم یافتہ طبقہ علی الاعلان میدان میں آکر ابوحنیفہ ثانی بننے کے  
 خواب دیکھنے لگا۔

چودہ سو سال کے علم و عرفان کے ذخیلہ کو رجعت و پستی کا



پلندہ کہہ کر دریا بڑا کرنے کا منصوبہ بنانا شروع کر دیا۔ قرآن و سنت کے خلاف کھلے بندوں بخار نکالا جانے لگا۔

پاکستان : غیر منقسم ہندوستان میں جب مسلمان نکتہ و ممالک کاشکار بن کر ان کا شیرازہ نظام نذرِ انتشار ہو گیا۔ سیاسی حیثیت سے ان کا وجود خطِ سر میں پڑ گیا۔ عیارِ دشمن اپنے وجود کو مدغم کرنے کی کوششیں کرنے لگا اور ان کا اسلامی تمدن و معاشرت اور تہذیبِ ملی پر پے درپے حملے ہوئے تو سب سے پہلے سیاسی مفکروں میں علامہ مرحوم اور دینی رہنماؤں میں حضرت علامہ استاد العلماء صدر الانا ضل مولانا محمد نعیم الدین صاحب مراد آبادی قدس سرہ کو بیکبار خیال پیدا ہوا کہ غیر منقسم ہندوستان میں مسلمان صحت مندانہ زندگی نہیں گزار سکتا۔ ان کا تہذیب و تمدن اور اسلامی روایات کا برقرار رہنا دشوار ہے لہذا کوئی ایسا خطہ مخصوص ہونا چاہیے کہ مسلمان اسلامی روایات کے ساتھ پوری طرح زندگی گزار سکے۔ چنانچہ علامہ اقبال مرحوم نے قائد اعظم محمد علی جناح سے گفتگو کی اور بسترِ مرگ سے اس فارمولے کو سمجھایا۔ قائد اعظم نے اس کو پورے اذعان کے ساتھ ۱۹۴۰ء میں تقسیمِ کانوہ لگایا۔ ہندوؤں نے چیخ چیخ کر پکارا کہ لو اپنے وطن کے ساتھ پاکستان کا خواب دیکھا جا رہا ہے۔ غرض کہ دشمن ابروی چوٹی کا زور لگاتے ہے اور قائد اعظم اسلام کا علم ہاتھ میں لے کر میدان میں ڈٹ گئے۔ دشمنوں نے بیرونی طور پر جارحانہ حملے، طنز و تضحیک کرنے کے علاوہ درونِ خانہ مسلمانوں میں گمراہیوں شروع کر دیں اور اپنے ان پرانے نمک خواروں کے گے پھر ٹکڑا ڈالا۔ اسلام کا لیبیل لگانے والی جماعتوں کو ابھارا۔ جمعیتہ العلماء ہند اور ان کے اذناپ کو مسلمانوں کی پشت پر چھرا گھونپنے کے لئے تیار کیا جانے لگا لیکن قائد اعظم



نے کسی بات کی پروا نہ کی۔ قائد اعظم کا ہاتھ مضبوط کرنے کے لئے وہ افراد جن کو ہمیشہ کانگریس اور ان کے افراد سے ہلکے علماء اہل سنت نے محفوظ رکھا تھا، نظریہ پاکستان کی خاطر جو حق درجوق آنے لگے۔ خود علامتے اہل سنت نے ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو کر بنارس کی "آل انڈیا سنتی کانفرنس" میں نظریہ پاکستان کو مضبوط سے مضبوط تر بنایا۔ مختصر کہ دو قومی نظریہ کی بنیاد پر پاکستان قائم ہوا۔ قیام پاکستان کے موقع پر جو کچھ خونریزیاں، تباہ کاریاں اور خازنگیاں ہوئیں، ہم آپ سب جانتے ہیں اس کا اعادہ تحصیل لا حاصل ہے لیکن یہ بات ایک مسلم حقیقت ہے کہ پاکستان دو قومی نظریہ کے تحت عالم وجود میں آیا تھا یعنی مسلم ایک جدا قوم ہے۔ اس کا تمدن، اس کا معاشرہ، اس کی تہذیب دوسروں کے لئے بالکل مختلف ہے حتیٰ کہ اس کا نظام حیات نہایت واضح اور روشن طریقہ پر بنی کسی امداد اور سہارے کے کمل ہے اور غیر مسلم ایک جدا گانہ قوم مگر آج مسلمان طریق انتخاب کے مسئلہ میں ماہ النزاع بن گیا۔

(علامہ سیّد ابوالحسنات قادری)





عوام کی بے لوث خدمت کرنیوالا

مرکزی ادارہ

## جماعت اہلسنت کراچی اس سال

شعبہ خدمتِ خلق رشتا خانے میت گاڑیاں۔ امداد  
مستحقین) پر چھ لاکھ روپے خرچ کر رہی ہے۔

احباب اہلسنت سے اپیل

کہ وہ اس مرکزی ادارے سے بھر پور مالی تعاون  
فرمائیں تاکہ جماعت بہتر طریقے سے عوام کی خدمت کر سکے

فون نمبر ۷۲۷۲۲ کراچی

دفتر جماعت اہلسنت کراچی ڈویژن

۲۷ فحری مینشن مارسٹن روڈ کراچی

60803



# سنی کانفرنس گوجرانوالہ (باغ جناح)

۲۴، ۲۵، اگست ۱۹۶۸ء

## قراردادیں

- ۱۔ انداد فحاشی۔
- ۲۔ فوج میں اہل سنت مکاتب کے لئے جائیں۔
- ۳۔ محکمہ اذقاف کے ان اقدامات کا نوٹس لیا جائے جو اہلسنت کخلاف ہیں۔
- ۴۔ ڈاکٹر فضل الرحمن کو برطرف کیا جائے۔
- شریکے علماء کرام کے اسمائے گرامھے :-

- |                                       |                                    |
|---------------------------------------|------------------------------------|
| ۱۔ مولانا سید محمود احمد رضوی صاحب    | ۱۲۔ علامہ سید احمد سعید صاحب کاظمی |
| ۲۔ صاحبزادہ فیض الحسن صاحب            | ۱۳۔ مفتی مختار احمد گجراتی صاحب    |
| ۳۔ صاحبزادہ کبیر علی چوہدری شریف صاحب | ۱۴۔ مفتی حبیب احمد کامونگی صاحب    |
| ۴۔ پیر صاحب سمرہند شریف صاحب          | ۱۵۔ مولانا احسان الحق صاحب         |
| ۵۔ پیر صاحب زکوٹری شریف صاحب          | ۱۶۔ مولانا محمد شریف ہزاروی صاحب   |
| ۶۔ پیر صاحب علی پور شریف صاحب         | ۱۷۔ مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب  |
| ۷۔ پیر صاحب کیلیانوالہ شریف صاحب      | ۱۸۔ مولانا قاضی غلام محمود صاحب    |
| ۸۔ صاحب زادہ محمد طیب صاحب            | ۱۹۔ مولانا عبدالعزیز چشتی صاحب     |
| ہری پور ہزارہ                         | ۲۰۔ پیر صاحب دیول شریف۔            |
| ۹۔ پیر کرم شاہ صاحب                   | ۲۱۔ قاری غلام رسول صاحب۔           |
| ۱۰۔ مولانا لطیف احمد چشتی صاحب        | ۲۲۔ مولانا محمد شریف نوری قصوری    |
| ۱۱۔ مولانا اکرام حسین احمد مجددی صاحب | ۲۳۔ مفتی حبیب احمد صاحب            |



جماعت اہلسنت کراچی کی

فخریہ پیشکش

# رحمۃ اللہ علیہ

★ جماعت القرار پاکستان سے منظور شدہ !

★ صحیح تلفظ اور تجوید کے ساتھ ۔

★ عمدہ کاغذ اور خوشنما پر بندنگ ۔

دینی مدارس کے مہتمم حضرات سے

درخواست ہے کہ وہ اسے اپنے

یاں راجع کریں ۔

ملنے کا پتہ :

دفتر جماعت اہلسنت کراچی ڈویژن

۲۷ محمدی مینشن مارسٹن روڈ۔ کراچی

فون نمبر ۷۲۷۲۲



دارالسلام

۱۹۷۰ء

# سری کالفرنس

## پروگرام

- ۱- مورخہ ۱۳ جون بروز ہفتہ اجلاس اول ۳ بجے بعد دوپہر تا چھ بجے شام اجلاس دوم بعد نماز عشاء تا ۱ بجے رات
- ۲- مورخہ ۱۴ جون بروز اتوار صبح ۶ بجے تا ۹ بجے علماء و مشائخ کا خصوصی اجلاس ہوگا جس میں اہل سنت کی تعمیر و تنظیم اور ملکی حالات پر غور و فکر ہوگا اور پاکستان میں اسلامی نظام کے قیام اور لادینیوں کے مقابلے کے لئے ٹھوس اور پروتار لائحہ عمل تجویز کیا جائیگا۔
- مورخہ ۱۴ جون بروز اتوار اجلاس عام نو بجے صبح سے دو بجے تک ہوگا۔



# کانفرنس کے اہم پہلو

• اس کانفرنس میں پاکستان بھر کے سنی علماء و مشائخ ممالک اسلامیہ، سعودی عرب، مصر، اردن، فلسطین کے جید علمائے کرام، سفراء عظام کو دعوت شرکت دی گئی ہے۔ مدنیہ طیبہ سے اہلسنت کے ممتاز دینی رہنما فضیلۃ الشیخ محمد افضل الرحمن القادری کی شرکت کی قوی توقع ہے۔

• اس کانفرنس کا مقصد و حیر پاکستان میں اسلامی نظام کا قیام، اسلامی اقدار کی حفاظت، حقوق اہلسنت کا تحفظ اور حضور سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے اسوۂ حسنہ اور خلفائے راشدین کے دور سعید کی رہنمائی میں عدل و انصاف پر مبنی معاشرہ کے قیام کی عملی کوشش کرنا ہے اور کسانوں، مزدوروں اور محنت کش طبقہ کے حقوق کے تحفظ کے لئے عملی قدم اٹھانا ہے۔

• یہ کانفرنس وسیع تر نمائندگی کے لئے ملکی پیمانے پر پورہی ہے تاکہ ملی سطح پر اہلسنت کے تاریخی کردار کو رہا جاسکے جو تحریک پاکستان کے وقت سنی علماء و مشائخ نے ادا کیا تھا انشاء اللہ العزیز یہ کانفرنس اہلسنت کی تاریخ میں ایک نئے باب کا اضافہ کریگی۔

• اس کانفرنس میں لاریوں پر یہ واضح کیا جائے گا کہ پاکستان صرف اسلام کیلئے ہے اور اس خطہ پاک میں اسلام کے سوا کسی اور نظام کو کسی قیمت پر بھی برداشت نہیں کیا جائے گا۔

• سنی علماء و مشائخ اور پاکستان کے عوام و خواص موجودہ دور میں دین اور اہلسنت کی کوشش مکش میں دین اسلام کا پرچم سزنگوں نہ ہونے دیں گے اور سالمیت پاکستان کا علم ایسانی جرات کے ساتھ بلند رکھیں گے۔



## کانفرنس میں شریک ہونے والے قافلہوں کی تفصیل

تعداد	قیادت	مقام	نمبر شمار
۲۰ ہزار	مولانا ابوالبرکات میاں غلام قادر	لاہور	-۱
" ۲	مولانا غلام الدین مفتی اعجاز ولی	ملتان	-۲
" ۱۰	مفتی سید مسعود علی، مولانا محمد شریف	ساہیوال	-۳
" ۵	مولانا محمد نور اللہ، مولانا غلام علی	کراچی	-۴
" ۵	صاحبزادہ قاضی فضل رسول، مولانا معین الدین	لاہور	-۵
" ۲	مولانا عارف اللہ، سید حسین الدین	راولپنڈی	-۶
	مولانا مطیع الرحمن		
" ۵	مولانا غلام مہر علی	بہاولنگر	-۷
" ۲۰	سید غوث محمد شاہ گیلانی، سید محمد قاسم مشوری	سندھ	-۸
" ۲	مولانا سراج احمد قادری، ولبر حسین	رحیم یار خاں	-۹
" ۲	علامہ مولانا سید احمد سعید شاہ کاظمی	بھاولپور	-۱۰
" ۵	صاحبزادہ سید فیض الحسن، مولانا محمد صادق	گوجرانوالہ	-۱۱
	مولانا محمد سعید		
" ۲	مولانا پیر عبدالغفور ہزاروی	وزیر آباد	-۱۲
" ۲	حکیم الدین، مولانا مفتی احمد یار خاں	گجرات	-۱۳
" ۱	صاحبزادہ سید برکات احمد	جہلم	-۱۴
	مولانا محمود احمد ہزاروی		
۵ سو	مولانا طیب الرحمان	ہری پور ہزارہ	-۱۵



نمبر شمار	مقام	قیادت	تعداد
۱۶-	مانہرہ	مولانا عبدالملک	۱
۱۷-	خانپوال	صوفی عبدالحق، مولانا عبدالقادر	۵ ہزار
۱۸-	پتوکی چھانگامانگا	سید نور شاہ، مولانا محمد اسحاق صدیقی مولانا ہمد، صاحبزادہ سید حسین شاہ	۱
۱۹-	سیالکوٹ	مولانا محمد عالم، مفتی مختار احمد	۱ ہزار
۲۰-	بورپوالہ - دہاڑی	سید محمد محفوظ الحق، مولانا علی محمد نوری	۱
۲۱-	سرگودھا	شیخ الاسلام خواجہ قمر الدین سیالوی	۱
۲۲	آزار کشمیر	مولانا مفتی عبدالعظیم	۵
۲۳	کیمپور	صاحبزادہ نذر دیوان	۵ سو
۲۴	ٹینچوپورہ	صاحبزادہ میاں غلام احمد، میاں جمیل احمد	۲ ہزار
۲۵	میانوالی	صاحبزادہ نور سلطان، مولانا اللہ بخش	۵ سو
۲۶	سکھر	مولانا مفتی محمد حسین قادری	۵
۲۷	پشاور	مولانا سید امیر شاہ	۵
۲۸	مردان	مولانا شائستہ گل	۵
۲۹	ڈیرہ غازی خان	خواجہ خان محمد، مولانا غلام جہانیاں	۵
۳۰	کوٹہ قلات	مولانا محمد ہاشم	۱

کالفرنس میں علماء کرام کی تقریریں



## مفتی محمد حسین قادری

گزشتہ شب ایک بہت بڑے وفد کے ساتھ سنی کانفرنس میں شرکت کے لئے سکھ سے عازم ٹوبہ ٹیک سنگھ ہوتے ہوئے مولانا محمد حسین قادری رضوی نے کہا کہ یہ کانفرنس ملک بھر کے مسلمانوں کی امنگوں کا منظر ثابت ہوگی جس میں اسلام دشمن طاقتوں کے خلاف متحدرہ محاذ قائم کرنے کے علاوہ سوشلزم، کمیونزم، یہودیانہ نظام، سرمایہ داری اور دوسرے فتنوں کا مقابلہ کرنے کے لئے ایک موثر لائحہ عمل تیار کیا جائیگا۔ انھوں نے کہا کہ یہ ملک اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا لیکن تیس سال گزرنے جانے کے باوجود یہاں محرمات شرعیہ، شراب خوری، بدکاری، سود، سٹہ بازی وغیرہ کو ختم کرنے کے لئے کوئی موثر قدم نہیں اٹھایا گیا۔ اس کانفرنس میں ان تمام برائیوں پر قابو پانے کے لئے سٹوس تدابیر اختیار کرنے کا فیصلہ کیا جائے گا اور وہ وقت دور نہیں جب پاکستان دنیا بھر کے مسلمانوں کے لئے ایک مثالی مملکت بن جائیگا۔ اس سے قبل جامعہ غوثیہ رضویہ سکھ میں ایک عظیم اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ ملک بھر کے اہل سنت حضرات نے کل پاکستان سنی کانفرنس طلب کرنے کے فیصلے کا خیر مقدم کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ نوجوانوں میں بڑھتی ہوئی بے راہ روی، فحاشی اور دہریت گزیدہ عناصر کی ملک دشمن سرگرمیوں، گھبرائو اور جلاؤ کے فتنے تخریبی کارروائیوں اور گوریلا جنگ کی دھمکیوں کے پیش نظر یہ ضروری ہو گیا ہے کہ سواد اعظم کو بیدار کر کے ایک مرکز پر لایا جائے۔ انھوں نے مزید کہا کہ پاکستان کے مسلمانوں کو اسلام اور نظریہ پاکستان کے تحفظ کے لئے کسی قربانی سے بھی دریغ نہیں کرنا چاہیے۔







پیر طریقت حضرت ابوداؤد سید احمد اشرف شاہ جیلانی اور  
جناب ڈاکٹر سید مظاہر اشرف شاہ جیلانی صاحب۔



# خُطْبَةُ اسْتِقْبَالِيَّةٍ

حضرات علماء کرام و مشائخِ مِلّت اور عمائدینِ اہل سنت و  
مسلمانانِ پاکستان !

میں صمیم قلب کے ساتھ آپ کی خدمت میں ہدیہ تبریک پیش کرتا  
ہوں کہ آپ نے محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول اور کلمہ حق کی حمایت و  
نصرت کے لئے دورِ دراز کے سفر کی صعوبتیں برداشت کر کے کل پاکستان  
سٹی کانفرنس میں شرکت کی۔ میں دارالسلام ٹوبہ ٹیک سنگھ کے  
غیور مسلمانوں اور خصوصاً علامہ مختار الحق صاحب صدیقی اور ان کے  
مخلص رفقاء کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے انتہائی خلوص اور لہجیت کے  
ساتھ اس عظیم الشان ایمان افروز اور باطل سوز کل پاکستان سٹی کانفرنس  
کا ایک تاریخی کارنامہ انجام دیا۔

معزز حاضرین !

آج سے کچھ عرصہ قبل ٹوبہ کے اس سرزمین پر چیند لادینوں نے  
جمع ہو کر یہ تاثر دینے کی کوشش کی تھی کہ پاکستان اور خصوصاً ٹوبہ کے  
کسان، مزدور اور محنت کش اپنے حقوق کا تحفظ سوشلزم اور کمیونزم جیسے  
لادینی نظموں میں سمجھتے ہیں۔ علماء و مشائخِ اہل سنت و اکابرینِ مِلّت و  
مسلمانوں کا یہ عظیم اجتماع اس امر کی واضح دلیل ہے کہ لادینوں کا یہ تاثر غلط  
اور واقع کے خلاف ہے اور آج یہ بات زندہ حقیقت بن کر سامنے آ



گئی ہے کہ پاکستان کے مسلمان اسلام کے سوا کسی اور نظام میں اپنی نجات کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔

### حضرت عماد بن ملت !

جمعیت العلماء پاکستان ملک کی ایک با اصول دینی و سیاسی جماعت ہے۔ جس کا مقصد و جید اسلام کے عالمگیر نظام حیات کو زندگی کے ہر شعبے میں نافذ و جاری کرنا ہے اور اسی مقصد کے حصول کے لئے جمعیت سرگرم عمل ہے۔

یہی وہ جماعت ہے جس نے قیام پاکستان اور حصول پاکستان کے لئے پُر خلوص خدمات انجام دیں۔ ۱۹۴۶ء میں بنارس میں سستی کانفرنس قائم کر کے ہندو سامراج کے ناپاک عزائم کو خاک میں ملا دیا اور مخالفین پاکستان کی ہر محاذ پر ڈٹ کر مقابلہ کیا۔

جمعیت نے بلا خوف و لامحذور حق کی حمایت و نصرت کو اپنا نصب العین بنا کر یا ہرنازک موڑ پر کتاب اللہ و سنت رسول کی روشنی میں ملک و ملت کی رہنمائی کا فریضہ ادا کیا۔

قیام پاکستان کے بعد سب سے اہم مسئلہ یہ تھا کہ اس خطہ پاک میں کتاب و سنت پر مبنی دستور نافذ ہو ملک کے سیاسی و معاشی و اقتصادی مسائل صرف اسلام کی روشنی میں حل کئے جائیں اور حضور سید عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کے لسوہ حسنہ اور خلفائے راشدین کے دور سعید کی رہنمائی میں عدل و انصاف پر مبنی معاشرہ قائم کیا جائے مگر افسوس ۲۳ سال کے طویل عرصہ میں جو لوگ بھی برسر اقتدار آئے ان میں سے کسی نے بھی اس خطہ پاک میں اسلامی نظام کے قیام و نفاذ کے منافی امور کی خوب خوب حوصلہ افزائی کی، حتیٰ کہ



ایسے قوانین نافذ کرنے میں بھی کوئی مجھک محسوس نہ کی جو قرآن و سنت کے  
معارضہ طور پر خلاف ہیں۔

۴ اگست ۱۹۴۷ء کو پاکستان ایک آزاد اور خود مختار مملکت کی  
جثبت سے مرض وجود میں آیا۔ قانون آزادی ہند، جس کے تحت یہ  
مملکت وجود میں آئی اس میں یہ لکھ دیا گیا تھا کہ جب تک پاکستان کے لئے  
آئین ساز اسمبلی دستور مرتب نہیں کرتی گورنمنٹ انڈیا ایکٹ ۱۹۳۵ء ہی  
پاکستان میں رائج رہے گا۔

نوسال کا عرصہ تو بونہی گزر گیا اور آئین مرتب نہ ہو سکا۔ ۱۹۵۶ء میں آئین  
بنا کر ڈھائی سال تک انتخابات کی نوبت نہ آئی اور جب یہ آئین نافذ ہوا اور  
اس کے تحت عبوری دور کے لئے صدر مملکت کا انتخاب ہوا تو اسی صدر  
کے ہاتھوں مارشل لا کا نفاذ عمل میں آیا، جس نے آئین کو ہوش سنبھالنے  
سے پہلے ہی موت کی نیند سلا دیا۔ دوسرے مرحلہ میں ایوب خاں نے ایک  
آئین بنا یا مگر اس کا حشر بھی وہی ہوا جو سابق آئینوں کا ہوا اور اس  
طرح ملک متعدد بار دستوری بحران کا شکار ہوتا رہا اور ذاتی اقتدار کی جنگ  
نے اس خطہ پاک کو سر زمین بے آئین ہی رہنے دیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ یہ  
ملک جو اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا تھا، لادینوں، نظریہ پاکستان کے مخالفوں،  
اور غیر ملکی ایجنٹوں کی ریشہ دوانیوں کی آماجگاہ بن گیا۔ اب صورتحال یہ ہے۔

✦ پاکستان کی وحدت ملی کے خلاف، علاقائی، لسانی اور نسلی

منازعاتوں کے فتنے جاگ اٹھے ہیں۔ سندھ میں جیسے سندھ کا

توہ پرورش پارہا ہے۔ سرحد میں پختونستان کی تحریک سر اٹھاری

ہے اور مشرقی پاکستان میں بنگلہ دیش کی آواز سنائی دے رہی ہے۔

✦ طبقہ کشمکش لفظ عروج پر پہنچ گئی ہے۔ مزدور، کسان



اور محنت کش طبقہ کے حقوق تلف کئے جا رہے ہیں۔ سرمایہ پرستی کے مروجہ ظالمانہ نظام نے وسائل دولت کو چند خاندانوں میں مرکوز کر دیا ہے۔ امیر، امیر تر ہو رہا ہے اور غریب روٹی سے محروم ہے۔

❖ لادینی طاقتیں الحاد و زندقہ پر مبنی سیاسی و اقتصادی نظام رائج کرنے کی فکر میں ہیں اور نظریہ پاکستان کے دشمن گاندھی و نہرو کے دیرینہ نیاز مند، اکھنڈ بھارت اور متحدہ قومیت پر عقیدہ رکھنے والے چند کانگریسی مولوی اشتراک الحاد کو خلافت راشدہ کا نام سے رہے ہیں۔

❖ ماڈ کے ایجنٹ اور غیر ملکی طاقتوں کے آلہ کار پاکستان کے خرمین امن کو تباہ و برباد کرنے پر تلے ہوئے ہیں اور جلاؤ و گھیراؤ کی امن سوز سرگرمیوں میں مصروف ہیں۔

یہ وقت قومی سطح زندگی کا انتہائی نازک دور ہے اور باطل کے علمبردار جس چابک دستی سے اس ملک میں دام بہرنگ زمین بچھا رہے ہیں اس کے پیش نظر غیور مسلمانوں خصوصاً علماء و مشائخ اہل سنت کی ذمہ داریاں کئی گنا زیادہ ہو گئی ہیں۔ اگر اس نازک موڑ پر اکابرین ملت و عمامہ امت نے وقت کے تقاضوں کو بلیک نہ کہا تو اس کا خمیازہ پوری قوم کو بلکہ آنے والی نسلوں کو بھگتنا پڑے گا۔

ضرورت ہے کہ پاکستان کے علماء و مشائخ اہل سنت حق کی حمایت و نصرت کے لئے میدان عمل میں گامزن ہو کر باطل پرستوں کے عزائم کو خاک میں ملا دیں اور یہ واضح کر دیں کہ پاکستان صرف اور صرف اسلام کے لئے ہے اور اسلام کے سوا اس خطہ پاک میں کسی اور ازم کو کسی قیمت پر برداشت نہیں کیا جائے گا



علمائے اہل سنت اور بے دینیت کی اس کشمکش میں اسلام کا مقدس پرچم  
کبھی سرنگوں نہ ہونے دیں گے اور سالیت پاکستان کا مقدس علم ایمانی جرات  
کے ساتھ بلند رکھیں۔

### حضرات مشائخ ملت!

یہ کالفرنس ۹ کروڑ سنی مسلمانوں کی وسیع تر نمائندگی پر ہو رہی ہے تا  
کہ ملکی سطح پر اہل سنت کے اس تاریخی کردار کو دوہرایا جاسکے جو تحریک پاکستان  
کے وقت سنی علماء و مشائخ نے ۱۹۴۶ء میں بمقام بنارس ادا کیا تھا۔ انشاء  
اللہ یہ کالفرنس اہل سنت کی تاریخ میں ایک نئے باب کا اضافہ کرے گی اور  
سوئٹزریم و کمیونزم کے تابوت میں آخری کیل ثابت ہوگی۔

دارالسلام (لویساکل پاکستان سنی کالفرنس کا مقصد وحید پاکستان  
میں اسلامی نظام کا قیام، اسلامی اقدار کی حفاظت، حقوق اہل سنت کا  
تحفظ، اسلام کے عادلانہ، منصفانہ اقتصادی نظام کے ذریعے مزدوروں،  
کسانوں اور محنت کش طبقہ کے حقوق و مفادات کی عملی طور پر نگہداشت  
گھبراؤ اور جلاؤ کی امن سوز سرگرمیوں اور غیر ملکی ایجنٹوں کی ریشہ دوانیوں کا  
سدباب اور بھارت کے مظلوم مسلمانوں کو ہندو سامراج کے ظلم و ستم سے  
بچانے کے لئے مؤثر اقدام کرنا ہے۔

### حضرات علماء و مشائخ!

یہ ہیں وہ مسائل و حالات جن کے متعلق سٹوس اور موثر پروگرام قوم کے  
سامنے پیش کرنے کے لئے آپ کی رہنمائی، رہبری کی ضرورت ہے۔

### حضرات مکرم!

میں سکتا آپ کی تشریف آوری کا خیر مقدم کرتے ہوئے پوری ذمہ  
داری کے ساتھ اس امر کا اعلان کرتا ہوں کہ مرکزی مجلس عمل جمعیت



العلماء پاکستان ہر کورسٹی مسلمانوں کی نمائندہ جماعت ہے اور اللہ کے فضل سے امریکی، روسی، چینی، بھارتی اور صیہونی سامراجوں میں سے کسی کی آلہ کار نہیں۔ یہ اپنا مستقل وجود رکھتی ہے اور کسی بھی سیاسی جماعت سے اس کا کوئی سمجھوتہ نہیں ہے۔ مرکزی مجلس عمل کے تمام مرکزی امور کورسٹی بورڈ کے علم اور رائے سے طے ہوتے ہیں اور انفرادی طور پر کسی بھی رکن کو کسی بھی جماعت سے کسی قسم کے سمجھوتے کا کوئی حق نہیں ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ کورسٹی علماء و مشائخ اور کورسٹی عوام کے اتحاد سے باطل کے ایوانوں میں زلزلہ آ گیا ہے۔ لادین بلبلا کٹے ہیں اور جماعت میں انتشار پھیلانے کے لئے منظم سازشوں کے جال بچھا رہے ہیں۔ انشاء اللہ العزیز سنٹیوں کا یہ اتحاد قائم و دائم رہے گا اور دنیا کی کوئی طاقت اس اتحاد کو ختم کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکے گی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حق دکھائے اور حق پر چلائے اور حق کی حمایت و نصرت کی توفیق عطا فرمائے۔

سید محمود احمد رضوی

کنوینر مجلس عمل، جمعیت العلماء پاکستان





## علامہ سید سعادت علی قادری

نے اپنی تقریر میں یاد دلایا کہ گذشتہ مارچ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں جلاؤ اور گھیراؤ کی ایک فتنہ انگیز سازش تیار کی گئی تھی چنانچہ مسلمانوں کو اس کے مقابلے کے لئے منظم ہونا پڑا ہے آج مسلمانوں کی کثیر تعداد اسی غرض سے ٹوبہ ٹیک سنگھ میں جمع ہوئی ہے اور آئندہ یہ قصبہ دارالسلام کے نام سے پکارا جائے گا۔

## مولانا خلیل احمد قادری

مسجد وزیر خاں لاہور کے خطیب مولانا خلیل احمد قادری نے کہا لا الہ الا اللہ کے نعرے پر قائم کردہ ملک میں سوشلزم اور کمیونزم کے نعرے اصل میں سامراج کے گماشتوں کی جانب سے بلند کئے جا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جو شخص آج اسلامی مساوات کا نام لیتا ہے اس سے جب کلمہ سنانے کو کہا گیا تھا تو وہ خاموش ہو گیا تھا۔ وہ دراصل اس قسم کے دلفریب نعرے کے ذریعہ سوشلزم نافذ کرنا چاہتا ہے۔ مولانا نے واشگاف الفاظ میں کہا۔ پاکستان میں اشتراکیت اور سرمایہ داری دونوں کو قدم جمانے کی اجازت نہیں دی جائیگی۔

## علامہ عارف اللہ شاہ قادری

راولپنڈی کے مولانا عارف اللہ نے خیبردار کیا کہ پرانے کانگریسی مولوی آج پھر پاکستان کو تباہ کرنے کے لئے میدان میں نکل آئے ہیں۔ اس موقع پر ہر مسلک سے تعلق رکھنے والے مسلمانوں کو نظریہ پاکستان کی حفاظت کیلئے متحد ہو جانا چاہیے۔ کانفرنس کے اس اجلاس سے دوسرے کئی علمائے بھی خطاب کیا اور صدارت کے فرائض مدنیہ منورہ کے مولانا فضل الرحمن نے ادا کئے۔



صاحبزادہ فیض الحسن نے گھیراؤ اور جلاؤ کی تحریکیں چلانے والوں کو چیلنج کیا کہ وہ جمعیت کے مقابلے میں انتخاب لڑ کر دیکھیں۔ انھوں نے اسلامی نظام کے متعلق جماعت اسلامی کے موقف پر نکتہ چینی کی اور سوال کیا کہ مقام مصطفیٰ کو نہ سمجھنے والے نظام مصطفیٰ کو کیسے سمجھ سکتے ہیں۔ انھوں نے کہا ملک کی کروڑ آبادی اہل سنت جمعیت سے تعلق رکھتی ہے صرف یہی جمعیت صحیح قسم کا اسلامی نظام نافذ کر سکتی ہے۔ صاحبزادہ فیض الحسن نے انتخابات کے لئے چترہ کی اپیل کی اس پر جلسہ میں ہزاروں روپے چترہ جمع ہو گیا۔

مفتی مختار احمد صدیقی نے کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ علماء مشائخ نے پاکستان کی تحریک میں اہم کردار ادا کیا تھا اب وہ اس کی سالمیت اور تحفظ کے لئے اہم کردار ادا کریں گے انھوں نے کہا کہ ہم دائیں یا بائیں بازو کے قائل نہیں بلکہ صرف اللہ کی راہ پر چلیں گے اور صرف اس آئین اور نظام کو قبول کریں گے جو اللہ اور اس کے رسول کو خوش کر سکے۔ انہوں نے افسوس کا اظہار کیا کہ ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے ادارے جمعیت المشائخ اور جمعیت اہلسنت و الجماعت کی خبروں کا بائیکاٹ کرتے ہیں۔

اس سے قبل کانفرنس کے کنوینر علامہ سید محمود احمد رھنوی نے عادلانہ اور منصفانہ اسلامی نظام حیات کی ترویج و فروغ پر زور دیا۔ مولانا عارف اللہ شاہ قادری نے دکھ کا اظہار کیا کہ سابق حکومتوں کے طرز عمل کی وجہ سے ملک میں دین اسلام خطرے میں پڑ گیا ہے۔ کراچی کے مولانا سعادت علی نے عوام پر زور دیا کہ غیر اسلامی تعلیمات کا پرچار کرنے والی قوتوں کے خلاف کام کریں۔ اس کے علاوہ مولانا غلام قادر، مولانا خلیل احمد قادری، مولانا محمد یعقوب قادری اور صاحبزادہ سید محفوظ الحق شاہ بھی کانفرنس سے خطاب کیا۔

## مولانا محمد قاسم مشوری

جماعت قاسمیہ اہل سنت و الجماعت کے سربراہ مولانا محمد قاسم مشوری نے کہا۔ ہم نے سوشلزم کے خلاف جہاد کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ یہ فتنہ سب سے پہلے سندھ میں لاڑکانہ کی سرزمین سے



ابھرا ہے اور وہیں اس کا کام بھی تمام کیا جائے گا۔ انھوں نے اس بات پر مسرت کا اظہار کیا کہ ملک و ملت کے دشمنوں نے مختلف فتنے کھڑے کر کے سوادِ اعظم کو بیدار اور منظم ہونے پر مجبور کر دیا۔ کل پاکستان سنی کانفرنس کی عظیم کامیابی نے ثابت کر دیا ہے کہ پاکستان کے عوام کی غالب اکثریت اس ملک میں کسی ازم اور اسلام کے نام پر کھڑے کئے ہوئے فتنے کو برداشت نہیں کریں گے اور اس مقصدِ عظیم کو فوت نہیں ہونے دیا جائے گا جس کے لئے دیہل کے شہیدوں نے اپنا مقدس خون بہایا تھا۔

مولانا محمد قاسم مشوری گذشتہ روز یہاں پاکستان سنی کانفرنس کے عظیم اجتماع سے خطاب کر رہے تھے۔ انھوں نے مزید کہا کہ سمرین سندھ کو نجا ہد اسلام غازی محمد بن قاسم رحمۃ اللہ علیہ و نسبت سے جو عظمت حاصل ہے اسے برقرار رکھنے کے لئے کسی قربانی سے بھی دریغ نہیں کیا جائے گا۔ انھوں نے مزید کہا کہ سندھ کو باب السلام ہونے کا شرف حاصل ہے لیکن بعض عناصر اسلام دشمن نظاموں کے لئے چور دروازے کے طور پر استعمال کرنا چاہتے ہیں۔

## محمد یعقوب قادری

انجمن طلباء اسلام ناظم مغربی پاکستان حال پاکستان

طلباء، علما کو سوشلزم کے خلاف جنگ میں کسی قدم اور کہی بھی مایوس نہیں کریں گے اور اس جنگ میں مسز علماء اور مشائخ کا ہر اول دستہ ثابت ہوں گے۔ جہاں علماء اور مشائخ کا پینہ گرے گا وہاں طلباء اپنا خون بہائیں گے اور شمع اسلام کو کسی قیمت پر بجھنے نہیں دیں گے اور پرچم اسلام کو ہر قیمت پر سر بلند رکھیں گے اور میں انجمن طلباء اسلام کی طرف سے علماء اور مشائخ کو اپنے بھرپور تعاون کا یقین دلاتا ہوں۔



پندرہ روزہ

# سوادِ اعظم

لاہور

- ★ حضرت صدق الافاضل مولانا الحاج الحافظ السید محمد نعیم الدین مراد آبادی کی یادگار ————— پندرہ روزہ "سوادِ اعظم" لاہور۔
- ★ حضرت مجدد مائتہ حاضرہ مولانا شاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی کی نشانی ————— پندرہ روزہ "سوادِ اعظم" لاہور۔
- ★ حضرت تاج العلماء مولانا محمد عمر نعیمی کی امانت ————— پندرہ روزہ "سوادِ اعظم" لاہور۔
- ★ ۲۳ سال سے ملت اسلامیہ کی خدمت کرنے والا۔ پندرہ روزہ پرچہ ————— "سوادِ اعظم" لاہور۔
- ★ اہلسنت کا مذہبی و سیاسی ترجمان "سوادِ اعظم" لاہور۔
- ★ آپ کا محبوب ترین جریدہ پندرہ روزہ "سوادِ اعظم" لاہور۔

## آج ہی خریدار بنیے

پندرہ روزہ "سوادِ اعظم" دہلیہ کالونی سوادِ اعظم منڈیاں  
والسٹن لاہور۔



# اعلان منشور دارالاسلام (لوبہ)

دارالاسلام میں جو لٹویہ ٹیک سنگھ کا نیا نام ہے آج کل پاکستان سنی کانفرنس کے تاریخی اجلاس کی دوسری نشست میں جو مدینہ منورہ کے شیخ فضل الرحمن مدنی کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ مرکزی مجلس عمل جمعیت علماء پاکستان کی جانب سے جمعیت کا منشور پیش کیا گیا جس کی رو سے پاکستان کا آئین کتاب و سنت کا طابع ہوگا۔ سربراہ مملکت منتخب ہوگا اور معاشرے کی تمام خرابیاں قانوناً ممنوع قرار پائیں گی۔ تمام خلاف اسلام قوانین فی الفور منسوخ کئے جائیں گے۔ سوشلزم اور دوسرے لادینی نظاموں کی حامل جماعتیں خلاف ذنون قرار دی جائیں گی۔ بالغ رائے دہی کے اصول پر براہ راست انتخاب کا حق تسلیم کیا جائے گا۔ دفاع، امور خارجہ، بین الاقوامی مواصلات، اور تجارت مرز کے پاس ہوں گے۔ سربراہ مملکت کو کثرت راستے سے معزول کیا جاسکے گا۔ ہر فرد کی حیثیت مساوی ہوگی اور کوئی شخص قانونی مداخلت سے بالاتر نہیں ہوگا۔ تنخواہوں اور اجرتوں میں غیر منصفانہ تفاوت ختم کر کے اونچے درجے کے ملازمین کی تنخواہوں میں کمی اور نچلے درجے کے ملازمین کی تنخواہوں میں اضافہ کیا جائے گا۔ اعلیٰ افسروں، سفیروں اور دیگر عہدہ داروں کی رہائش گاہ اور



ذرائع سے آرائش اور تعیش کا خاتمہ کیا جائے گا۔ حکومت ہر فرد کے روزگار کی ذمہ دار ہوگی اور جیب کسی کو روزگار نہیں ملتا، گزارہ الاؤنس دیا جائے گا۔ ناجائز ذرائع سے حاصل کردہ زمینیں ضبط کر لی جائیں گی۔ بارہ ایکڑ سے کم اراضی کے کاشتکار سے مالیہ نہیں لیا جائے گا۔ صنعتی اجارہ داری ختم کر کے ہر فرد کو زر کے ذرائع سے استفادہ کرنے کا موقع دیا جائے گا۔ لائسنس اور روٹ پر مٹ کا نظام ختم کیا جائے گا۔ چوٹے، شراب، ریس، سود، سٹے اور انشورنس کو ممنوع قرار دیا جائے گا۔ تمام کلیہ صحتی حکومت قائم کرے گی۔ کارخانوں میں مزدوروں کو حصہ دار بنایا جائے گا۔

### دفاع اور خارجہ پالیسی

ملک کے دونوں بازوؤں میں اسلحہ ساز کارخانے قائم کئے جائیں گے ہر بالغ کو فوجی تربیت دی جائے گی۔ ملک کے دونوں حصوں کے باشندوں کو فوج میں مساوی نمائندگی دی جائے گی۔ پاکستان کی خارجہ پالیسی میں دینی اور ملکی مفادات کو مقدم رکھا جائے گا، مظلوم اقوام کی جدوجہد آزادی کی حمایت کی جائے گی۔ سامراجی سازشوں کا خاتمہ کیا جائے گا۔ عالم اسلام کا ایک مضبوط بلاک قائم کیا جائے گا۔ غیر مالک میں اسلامی جذبے سے سرشار وزیر مقرر کئے جائیں گے۔ بھارت میں آباد مسلمانوں کی حفاظت کا اہتمام کیا جائے گا۔ کشمیر، حیدرآباد، جونا گڑھ اور دوسری مسلم ریاستوں کو عملی اقدامات کے ذریعہ آزادی دلائی جائے گی۔ ملک میں اسلامی نظام تعلیم ہوگا۔ فتنی علوم پر خصوصی توجہ دی جائے گی۔ میٹرک تک تعلیم مفت ہوگی۔ طلباء اور طالبات کی درسگاہیں الگ الگ ہوں گی۔ اساتذہ کی تنخواہوں میں معقول اضافہ ہوگا۔ پریس مکمل طور پر آزاد ہوگا۔ صحافیوں کی اجرتیں بڑھائی جائیں گی۔ نظریاتی اداروں پر عوام کے



منتخب نمائندوں کا کنٹرول ہوگا، بیت المال قائم کیا جائے گا، زکوٰۃ کی وصولی کا ایک مستقل محکمہ ہوگا، زکوٰۃ لازمی طور پر وصول کی جائے گی اور قیام پاکستان کے بعد سے اب تک جن سرمایہ داروں نے زکوٰۃ ادا نہیں کی، ان سے تمام واجبات وصول کئے جائیں گے اور غیر ملکی وسائل پر انحصار ختم کر کے داخلی وسائل پر تمام تر انحصار کیا جائے گا۔

## حضرت پیر صاحب دیوبند شریف

آپ نے اپنے خطاب میں علماء، مشائخ اور عوام کے اتحاد سے باطل کے ایوانوں میں زلزلہ آگیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان علماء کی کوششوں سے وجود میں آیا تھا اور اب علماء کی جدوجہد ہی سے یہاں اسلامی انقلاب برپا ہوگا۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ ملک میں بلا تاخیر اسلام کا دستور نافذ کیا جائے اور سوشلزم کا پرچار کرنے والوں پر پابندی لگائی جائے انہوں نے کہا کہ ہم بھوکوں مرجائیں گے لیکن ملک میں سوشلزم کو نہیں آنے دیا گے۔ انہوں نے کہا کہ دارالاسلام میں لاکھوں فرزند ان توحید کا اجتماع ثابت کرتا ہے کہ اس سرزمین پر صرف محمد عربی کا قانون نافذ ہوگا۔ سوشلزم کیونرم اور دوسری لادینی تحریکیں اپنی موت آپ مرجائیں گی۔

## پیغام پیر صاحب لگاڑا

مولانا تقی علی خاں رصوی نے پیر صاحب لگاڑا کا ایک پیغام بھی پڑھ کر سنایا جو پیر صاحب نے کانفرنس کے نام بھیجا تھا۔ اس پیغام میں انہوں نے کہا کہ میں پاکستان میں مکمل اسلامی نظام کے نفاذ کا حامی ہوں کیونکہ یہی نظام



غریب عوام کے حقوق کی حفاظت کرتا ہے۔ پیر صاحب نے اپنے پیغام میں کہا کہ ملک میں لادینی عناصر کی سرکوبی کے لئے مشائخ مجھ سے جو توقعات وابستہ کریں گے، میں اور میرے معتقدین انہیں پورا کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ نظریہ پاکستان کے تحفظ اور ملک و ملت کی سلامتی کے لئے میں بڑی سے بڑی قربانی دینے کو تیار ہوں۔ سندھ کے مقتدر عالم حضرت عنوت محمد جیلانی نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اب وہ وقت قریب ہے جب ہیں رسولِ عربی کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے اسلامی انقلاب برپا کرنا ہوگا۔ اب علماء، مشائخ اور مذہبی رہنما میدان میں آگئے ہیں اور اب عوام بتا دیں گے کہ انہیں صرف اور صرف اسلام چاہیے۔ وہ کسی غیر ملکی طاقت کی آغوش میں نہیں جانا چاہتے۔ انہوں نے کہا کہ ہم اس وقت تک کے لئے اپنے اوپر چین حرام کر لیں گے، جب تک ملک میں محمد عربی کا قانون نافذ نہیں ہو جاتا۔

## حضرت مولانا فضل الرحمن مدنی

سعودی عرب کے ممتاز عالم دین اور کل پاکستان سنی کانفرنس کے صدر الشیخ فضل الرحمن المدنی نے کہا ہے کہ اس وقت پورا عالم اسلام ابنتلا و ابوالش کے دور سے گزر رہا ہے۔ تمام اسلامی ملکوں میں سامراجی قوتیں اپنے مفادات کی حفاظت کے لئے مسلمانوں کے اتحاد کو پارہ پارہ کرنے کی کوششیں کر رہی ہیں۔ غیر اسلامی نظریات اور خلاف اسلام فتنے پوری قوت سے سراٹھائے ہیں۔ ایسے میں ہمارا دینی اور ملی فریضہ ہے کہ ہم عالم اسلام کو باطل قوتوں سے بچائیں۔ الشیخ فضل الرحمن المدنی آج یہاں کلے پاکستان سنی کانفرنس کی آخری نشست میں عالم اسلام اور پاکستان کے



کونے کونے سے آئے ہوئے..... مسلمانوں کے ایک عظیم اجتماع سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ مسلمان آج بھی متحد نہ ہوئے تو یاد رکھیے کہ ہم متحد ہونے کے لئے باقی نہ ہوں گے اور نازخ، ہمیں کبھی معاف نہیں کرے گی۔ انہوں نے مغربی اور مشرقی پاکستان کے قادیان، چشتیہ اور نقشبندیہ سلسلہ کے مشائخ عظام اور مقتدر رستی علمائے کرام سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اہل پاکستان کی نظریاتی کشمکش کے منطقی نتیجہ سے سارا عالم اسلام متاثر ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان بلاشبہ ایک عظیم اسلامی مملکت ہے جو اسلام کے نام پر معرض وجود میں لائی گئی تھی، لیکن آج یہاں کروڑوں مسلمانوں کا ایمان خطرہ میں پڑ چکا ہے سرمایہ دارانہ نظام اور سوشلزم کے دلفریب نعرے ہمارے قومی تشخص کے لئے زہرِ قاتل ثابت ہوں گے۔ یہی بات یقین و اعتماد کے ساتھ سمجھ لی جانی چاہیے کہ اسلام از لکازِ زر کے خلاف ہے، سرمایہ داری کا دشمن ہے، مزدور سے انصاف کا حامی ہے، جاگیر داری کی بیخ کنی کا داعی ہے اور دنیا میں ایک صالح، عمدہ، پاکیزہ معاشرہ قائم کرنے پر زور دیتا ہے اور ایک ایسے معاشرتی نظام کا نقیب ہے جہاں امیر اور غریب کے درمیان خلیج باقی نہیں رہتی۔

ایشیخ فضل الرحمن المدنی نے عامۃ المسلمین سے کہا کہ عدل و انصاف پر مبنی معاشرہ قائم کرنے کے لئے اپنی جان و مال قربان کرنے کے لئے تیار ہو جائیے۔ انہوں نے کہا کہ قومیں صرف دولت کے سہارے زندہ نہیں رہا کرتیں بلکہ وہ نظریات اور مقاصد کے سہارے زندہ رہتی ہیں۔ اسلام کے نام پر حاصل کئے جانے والے اس ملک میں اسلام کے نظریے کو زندگی کی قوتِ محرکہ ہونا چاہیے۔ انہوں نے کہا



کہ ہمیں یہ نہ بھولنا چاہیے کہ اگر ہم نے اسلام کا دامن چھوڑ دیا تو پھر ہم کسی اور ذریعہ سے عالم اسلام کے اتحاد کا خواب شرمندہ تعبیر ہوتا نہیں دیکھ سکیں گے۔ انہوں نے کہا کہ اسلامی اقدار ہمارے تاریخی شعار کا جزو ہیں۔ اگر اہل پاکستان تاریخ عالم میں اپنا جائز مقام حاصل کرنے کے آرزومند ہیں تو انہیں اپنی زندگی کے ہر شعبے میں اسلام کو عملاً جاری کرنا ہو گا۔ انہوں نے کہا مجھے یقین ہے کہ اگر اسلامیان پاکستان نے اسلام کو اپنا اور ہنا بچھونا بنا لیا تو پاکستان عالم اسلام کی امامت کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ مجھے نظر آ رہا ہے کہ پاکستان کا مقدر شاندار ہے ضرورت اس امر کی ہے کہ دس کروڑ اسلامیان پاکستان اپنے خلوص کے ساتھ اپنی اور نبی نوع انسان کی بھلائی کے لئے خدا کے حضور جھک جائیں اور اپنے ملک کو لالہ زوال غطمتوں سے ہمکنار کر دیں۔ الشیخ فضل الرحمن نے یہ تقریر عربی میں کی تھی جس کے بعد اس کا ترجمہ اردو میں سنایا گیا۔

## علامہ غلام علی اکاروی

رکن سنی بورڈ پاکستان نے اپنی تقریر میں واضح طور پر اعلان کیا کہ سنی کالفرنس کے تمام انتظامات ملک کے سواد اعظم یعنی اہل سنت نے کئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا کسی سیاسی جماعت سے کوئی رشتہ نہیں۔ "ہمیں نہ امریکی سرمایہ حاصل ہے اور نہ مودودی سرمایہ" انہوں نے کہا کہ ہم دائیں اور بائیں کے چکر سے الگ رہ کر اسلام کی سر بلندی کے لئے جدوجہد کریں گے۔ مولانا بھاشانی نے اپنی تقریر میں ٹوبہ ٹیک سنگھ کو پاکستان کا بین گراڈ بنانے کا عزم کیا تھا۔ خدا کا شکر ہے کہ اسلامیان پاکستان نے اس کو دارالسلام بنا دیا۔ انہوں نے جناب بھٹو کو جیلنج کیا کہ وہ کسی بھی علاقے



سے انتخاب لڑ کر دیکھ لیں، انہیں شکست دی جائے گی۔

علامہ احمد سعید کاظمی نے کہا کہ پاکستان کی بنیاد علماء اور مشائخ نے بنارس کانفرنس میں رکھی تھی اور اس تاریخی کانفرنس میں تحفظ پاکستان کی بنیاد رکھی جا رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر اسلام پر کوئی ضرب پڑی تو پاکستان کا وجود قائم نہ رہ سکے گا۔

## مولانا خدابخش انصاری

نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں مستقبل کا نقشہ مرتب کرتے ہوئے جدوجہد، پاکستان کی مشکلات کو سامنے رکھنا ہوگا۔ یہی زندہ قوموں کے اطوار ہوتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ قیام پاکستان میں اتنی رکاوٹیں انگریز یا ہندو نے نہیں ڈالی جتنی کانگریسی علماء نے کھڑی کی تھیں۔

## سنی کانفرنس کی قراردادیں

کل پاکستان سنی کانفرنس نے حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا ہے کہ سوشلزم اور کمیونزم کو خلاف قانون قرار دے کر اسلام اور نظریہ پاکستان کے مخالف جماعتوں پر پابندی لگائی جائے۔ کانفرنس نے آج اپنے آخری اجلاس میں متعدد قراردادیں منظور کیں جن میں اسلام کے تقدس کے لئے ہر قسم کی قربانی دینے کے عزم کا اعلان کیا گیا۔ بھارتی مسلمانوں کے قتل عام کے سلسلے میں ایک قرارداد میں مطالبہ کیا گیا کہ بھارت سے سفارتی تعلقات منقطع کئے جائیں مظلوم بھارتی مسلمانوں کے لئے سرحدیں کھول دی جائیں۔ اعلان کی آباد کاری کیلئے بھارت سے مطالبہ کیا جائے کہ مشرقی پنجاب، مغربی بنگال اور آسام کے علاقے پاکستان کے حوالے کر دے۔

سوشلزم کے خلاف قراردادیں کانفرنس نے مطالبہ کیا کہ بیرونی امداد حاصل کرنے والی جماعتوں کے خلاف تحقیقات کی جائے۔ اس قرارداد میں اس عزم کا اعلان کیا گیا کہ پاکستانی عوام اسلام



اور نظریہ پاکستان کے خلاف کوئی تحریک برداشت نہیں کریں گے اس معاملے میں کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ آج کی قراردادیں جمعیت علماء پاکستان کی مجلس عمل نے مرتب کی تھیں اور عام اجلاس میں متفقہ طور پر منظور کیا گیا۔ ایک قرارداد مشرقی پاکستان میں گھیراؤ اور جلاؤ کی مذمت میں منظور کی گئی اور ان کارروائیوں کی ذمہ دار عناصر کے خلاف سخت قدم کا مطالبہ کیا گیا۔ قرارداد میں کہا گیا ہے کہ جمعیت ملک میں ان کے تحفظ کے لئے رضا کارانہ تنظیم قائم کریں گی۔ عوام سے اپیل کی گئی کہ لادینی تحریکیں کچلنے میں علماء کے ہاتھ مضبوط کریں۔ ایک اور قرارداد میں بھارتی مسلمانوں کے قتل نام پر گہری نشوونما کا اظہار کرتے ہوئے حکومت پاکستان پر رُفد دیا گیا کہ بھارت کو مسلم کشتی نادات بند کرانے پر مجبور کرے اور اگر بھارتی حکومت اس مطالبہ کو منظور نہ کرے تو اس سے سفارتی تعلقات توڑ لئے جائیں۔ اس کے ساتھ ساتھ بھارت مظلوم مسلمانوں کیلئے پاکستان کی سرحدیں کھول دی جائیں اور ان کی آباد کاری کیلئے بھارت سے مطالبہ کیا جائے کہ مشرقی پنجاب مغربی بنگال اور آسام کے علاقے پاکستان کے حوالے کرے۔

## اسلام دشمن بگولوں کو ٹھکانے لگانے والا طوفان پیدا ہو گیا

پاکستان میں اسلام کے خلاف سراسر ٹھکانے والے بگولوں کو ہمیشہ کے لئے ٹھنڈا کرنے کیلئے سوادِ عظیم کو ایک مرکز پر جمع کر کے ایک ایسے طوفان کی صورت دینا ضروری ہو گیا تھا۔ کل پاکستان سنی کانفرنس نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ وہ طوفان پیدا ہو چکا ہے جس کے ہمہ گیر اثرات ملک کے گوشے گوشے تک پھیلے ہوئے ہیں۔ دارالسلام کے تاریخی اجتماع اور اس اجتماع میں شریک ہونے والے افراد کے والہانہ جذبات کو دیکھ کر ایسا محسوس ہونے لگا کہ گھر کے اصل مالک بیدار ہو چکے ہیں اور اب کوئی خیانت پسند ہاتھ اس گھر کو نوراہان ایسی متاع عزیز سے محروم کرنے کے لئے آگے بڑھنے کی جرأت نہیں کر سکے گا۔ اس اجتماع کو دیکھ کر یہ راز بھی سمجھ میں آنے لگا کہ سیمہ پلائی ہوئی دیوار کی بنیاد کہاں سے اور کن اجزا سے استوار کی جاسکتی ہے اور اتحاد ملت کے ایوان میں اجلاس قائم رکھنے والا جذبہ کہاں کارفرما ہوتا ہے۔ آج یہ راز بھی سمجھ میں آیا کہ ایوب خاں کے زور



آمریت میں اسلام کے نام پر بلند ہونے والی ہر زوردار آواز کو دبانے کی مہم کیوں چلائی گئی تھی۔ اور خالق ہوں کے لیوں پر تالے لگانے کا سلسلہ کیوں شروع کیا گیا تھا۔ امریت کو سہارا دینے والے ستونوں کو اسی سیلاب کا خطرہ تھا جسے روکنے کیلئے مختلف پشتے تعمیر کرائے گئے تھے۔

## سُنی اسپیشل ٹرین

• لائل پور سے آج ایک "سُنی اسپیشل" ٹرین ٹوبہ پھنچی جس میں مدینہ منورہ کے عالم الشیخ فضل الرحمن سوار تھے۔ صاحبزادہ فضل الرحمن نے لائل پور کے سینکڑوں علماء کے قافلے کی تیادت کی۔ ناظم خوراک میاں غلام باری نے بتایا کہ آج اول وقت میں ۳۵ ہزار افراد نے کانفرنس کے طعام خانے سے کھانا کھایا۔

• کل پاکستان سُنی کانفرنس میں تاحد لگاہ سبزرٹوپیاں اور سبزر یہ چیم نظر آسے تھے۔

• کانفرنس میں کوئی منفی نعرہ نہیں لگایا گیا۔

• علماء اور مشائخ کی کارکردگی میں اسلامیان پاکستان قافلے رات گئے تک دارالسلام ٹوبہ پہنچتے رہے اور فضا درود و صلوة کی صداؤں سے گونجتی رہی۔

• جو نہی مشائخ پتھال میں داخل ہوتے ان کے سروں پر سبزر اور قومی پرچموں کا سایہ کیا جاتا۔

• ٹوبہ کے اہم بازاروں اور شاہراہوں کو رنگ برنگی جھنڈیوں سے سجایا گیا تھا۔



پنڈال میں صحافیوں کے سوا کوئی شخص ننگے سر نہیں تھا۔  
 سٹی کانفرنس کے افتتاحی اجلاس سے قبل لاریوں اور ٹرکوں میں  
 ہزاروں افراد کلمہ طیبہ کا ورد کرتے ہوئے مختلف سمتوں سے  
 ٹوبہ میں داخل ہوئے۔

آج ٹوبہ میں موسم بے حد خوشگوار تھا۔ مطلع ابراؤد تھا اور ٹھنڈی  
 ہوا چل رہی تھی۔ جس پر ایک مقرر نے کہا کہ دارالسلام پر رحمتوں کی  
 بارش ہو رہی ہے۔

دارالسلام ٹوبہ میں آج خیموں کا شہر آباد ہے۔ کانفرنس کے منتظمین  
 نے ڈیڑھ لاکھ افراد کے قیام و طعام کا بندوبست کیا ہے۔

## سٹی کانفرنس کی جھلکیاں

کانفرنس کے سلسلے میں شہر کو دلہن کی طرح سجایا گیا ہے۔ قافلوں  
 کی آمد کا سلسلہ جاری ہے اور ہر طرف میلہ کا سماں نظر آتا ہے۔  
 سلطان احمد فاروقی نے کانفرنس میں اعلان کیا کہ ٹوبہ ٹیک  
 سنگھ کا نیا نام دارالسلام ہوگا، اسے لیٹن گنرڈ نہیں بننے دیا جائے گا۔  
 اس کانفرنس میں رضا کاروں نے بسز ٹوپیاں اوڑھ رکھی تھیں  
 اور ہر طرف بسز پرچم نظر آتے تھے۔

علاؤ اللہ سید محمود رضوی نے کہا کہ یہ کانفرنس بھارتی کانفرنس  
 کا جواب ہے اور کسی سیاسی جماعت کے اشارے پر منعقد نہیں کی جا رہی۔  
 کانفرنس میں گوریلا جنگ، جلاؤ اور گھیراؤ کی دھکیوں کا مقابلہ کرنے



کا عزم ظاہر کیا گیا۔

• مشرقی پاکستان کا وفد حافظ محمد طیب الرحمن کی قیادت میں

آج ہن دارالسلام (ٹوبہ) پہنچا۔

• پانچہزار مجاہدین پر مشتمل ایک قافلہ حضرت پیر لگاڑا کی زیر قیادت

کلانی اصرار پہنچ رہا ہے۔

• ایک اطلاع کے مطابق کنونشن لیگ کے سربراہ جناب فضل القادر

چودھری بھی اہل سنت کی حیثیت سے کل کانفرنس میں شریک

ہوں گے۔

• کل صبح ملک بھر کے علماء اور مشائخ جو یہاں آئے ہوئے ہیں، صحافیوں

سے ملاقات کریں گے۔

• کل مشائخ اور علماء کی ایک خصوصی نشست ہو رہی ہے جس میں ملک

میں لادینی قوتوں کے خلاف مضبوط محاذ بنانے اور لائحہ عمل مرتب

کرنے کے سلسلے میں اہم فیصلے کئے جائیں گے۔ اس نشست کی صدارت

پیر صاحب دیول شریف کریں گے۔





# بصیرت افزوز کتابیں

تمہید ایمان از امام اہل سنت احمد رضا بریلوی ۲/۲۵

شرح حسن نظیر، صیانوی ۴/۵۰

فاضل بریلوی علمائے حجاز کی نظریوں پر فیسر محمد مسعود احمد ۱۲/-

فاضل بریلوی اور ترک موالات

تحریک آزادی ہند اور السواد الاعظم

اقبال کے آخری معرکہ (مولانا حسین احمد دیوبندی

کے نظریہ "ملت از وطن است" پر حکیم الامت علامہ اقبال

کی تاریخی تنقید اور اس پر علمائے دیوبند کے اعتراضات کا جائزہ

از سید نور محمد قادری۔

مذہب الاسلام۔ از حکیم مولوی محمد نجم الغنی رامپوری ۶۰/-

آئینہ ہود و دیت۔ مولانا سید احمد سعید کاظمی ۲/۲۵

اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی۔ ابو المنصور حافظ

محمد نور قادری ایم اے۔

## رضا پبلی کیشنز

میں بازار داتا صاحبؒ۔ لاہور



# سُورَةُ الْفُرْقَانِ

کراچی  
۱۹۷۰ء

## خُطْبَةٌ اِسْتِقْبَالِيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِہٖ وَآصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ



اَمَّا بَعْدُ

صدر گرامی قدر، حضرات علماء کرام، مشائخ عظام اور براء دران اسلام! میں آپ تمام حضرات کا خیر مقدم کرتے ہوئے اس مقدس اجتماع میں آپ کی شرکت کو ملک کے مستقبل کے لئے فال نیک جانتا ہوں اور مبارک باد پیش کرتا ہوں، نیز خدائے کریم کا شکر بجا لاتا ہوں کہ اس نے ایک عرصہ دراز کے بعد ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل اتنی عظیم کا نفرنس منعقد کرنے اور اس میں متحد و منظم ہو کر جمع ہونے کی توفیق عطا فرمائی۔



## محترم سامعین !

آج جس دور میں ہم اور آپ یہاں جمع ہوئے ہیں یہ ہر عالم دین کی آزمائش کا، قوم کے ہر فرد کے لئے ابتلا کا اور خدا کی عطا کردہ اس عظیم مملکت اسلامیہ کے لئے نہایت ہی نازک دور ہے، ذرا غور فرمائیے، اس ملک کے کس، گوشتے میں اسن و سکون ہے، کون سا فرد اطمینان کی سانس لے رہا ہے، زندگی کے کس شعبے سے تعلق رکھنے والا طبقہ مطمئن ہے۔ آپ میری تائید کریں گے کہ ملک کا امن و فساد میں اور سکون و اضطراب میں تبدیلی ہو چکا ہے۔ ان حالات میں ہم بغیر کسی مقصد کے جمع نہیں ہوئے۔ صرف عظیم اجتماع کا مظاہرہ کرنے کے لئے اتنا شاندار اجتماع نہیں کیا گیا بلکہ اس کانفرنس کی کامیابی صرف اس صورت میں ہوگی جب کہ یہاں کسی ایسے پروگرام کو عملی جامہ پہنانے کا عزم ہمیں کر لیا جائے جس کے ذریعے موجودہ خطرناک دور یکسر تبدیل ہو جائے قوم کی عزت و آبرو، اسلام کی شوکت و عظمت اور ملک کے استحکام کا یقین کیا جاسکے۔

## عزیزانِ ملت !

حقیقت یہ ہے کہ جب قوم خدا سے کئے ہوئے وعدوں سے انحراف کرتی ہے تو خدا کی نعمتوں سے محروم ہو جاتا ہے۔ ہم صرف وعدے سے منحرف ہی نہ ہوئے، بلکہ ہماری بے حسی اور لاپرواہی کا یہ عالم رہا کہ کبھی کئے ہوئے وعدے کی طرف ایک لمحہ کے لئے بھی توجہ تک نہ کی۔

کون نہیں جانتا کہ یہ عظیم اسلامی مملکت صرف اس اصول کی بنیاد پر حاصل کی گئی تھی کہ ہم مسلمان رہتے ہوئے انسانوں کو قانون حیات وضع کرنے کا اور غیر مسلم اکثریت کو قانون نافذ کرنے کا حق نہیں دے سکتے بلکہ ہم تو حاکم حقیقی کے عطا کردہ ضابطہ حیات کو، مصطفیٰ کے پیش کردہ نظامِ عمل کے



مطابق پوری دنیا پر نافذ کرنے کے ذمہ دار ہیں۔ یہی اس ذمہ داری کو پورا کرنے کے لئے ایک ایسی مملکت درکار ہے جہاں ہم اس مکمل ضابطہٴ حیات کو نافذ کر کے پوری دنیا سے اس کی کامیابی اور برتری کا اعتراف کرالیں۔

اسی لئے قائدِ ملت لیاقت علی خان مرحوم نے فرمایا تھا کہ کہا جاتا ہے، دنیا میں صرف دو ہی نظام ہیں۔ ایک نظامِ آمریت اور دوسرا نظامِ جمہوریت، لیکن ہم کہتے ہیں کہ تیسرا نظام بھی ہے، جس کا نام ہے مبنی بر کتاب و سنت نظامِ اسلام، اور ہم اسی نظام کو اس مملکت میں نافذ کریں گے۔

یہ ایک ثبوت ہے جس کا میں نے تذکرہ کیا ہے اور اس کا ثبوت تحریکِ پاکستان کے موجود شرکار سے اور گزٹ سے ہوتے قائدین کے اقوال سے باسانی پیش کیا جا سکتا ہے۔

علاوہ ازیں قرآنِ کریم نے بھی اسلامی مملکت کے تیار کا مقصد یہ بیان کیا ہے۔

الَّذِينَ آمَنُوا فِي الْأَرْضِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا  
زَكَوٰةَ وَأَمْرُهُمْ شُورًا بَالْمَعْرُوفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ۗ وَلِلَّهِ عَاقِبَةُ الْأُمُورِ  
(الفتح)

ترجمہ: (مسلمان) وہ لوگ ہیں کہ اللہ سے ایمان لائے اور زمین میں قابو  
دی (اقتدار عطا کریں) تو نماز قائم رکھیں، زکوٰۃ دیں اور بھلائی  
کا حکم کریں اور بُرائی سے روکیں اور اللہ ہی کے لئے سب کاموں کا  
انجام ہے۔



اس آیت میں مملکتِ اسلامیہ حاصل کرنے والوں پر یہ ذمہ داری عائد کی جا رہی ہے کہ وہ منہ از قائم نہیں، زکوٰۃ ادا کریں۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے فریضہ کو انجام دیں۔ ان ذمہ داریوں کا تذکرہ درحقیقت اس امر کا اعلان ہے کہ مسلمانوں کو حکومت صرف احکامِ قرآن پر عمل کرنے اور قرآنی نظامِ حیات برپا کرنے ہی کے لئے دی جاتی ہے۔

لیکن اس حقیقت و سمجھنے کے باوجود ملک حاصل ہو جانے کے بعد نہ تو قوم نے اپنے عمل و کردار سے یہ ثابت کیا کہ وہ اس اس مقصد کی تکمیل کی خواہاں ہے اور نہ ہی اقتدار میں آنے والے افراد نے کبھی اس عظیم مقصد کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کی طرف کوئی توجہ دی بلکہ اس کے برعکس ہم دن بدن بد کرداری کا شکار ہوتے چلے گئے۔ حتیٰ کہ ہم نے اپنی اس ظاہری آزادی کو خدایا اور رسول کی غلامی سے بھی آزادی کا ذریعہ سمجھ لیا، حالانکہ حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے اور وہ یہ کہ خدا اور اس کے رسول کی بندگی دعویٰ ہی درحقیقت آزادی، کامیابی اور کامرانی کی ضامن ہے۔

افراد کی بد کرداری کو حکام نے اپنی عیاشی کا ذریعہ بنا یا وہ قوم سے سہمہ بردی کا اظہار کر کے اس کو سبز بلغ دکھا کر تباہت پر قابض ہوتے رہے اور اسلام دشمن عناصر کے اشاروں پر قوم کو اسلام سے متنفر کرنے کے مختلف ذرائع استعمال کرتے رہے حتیٰ کہ نوبت بایں جا رسید کہ بد عمل افراد کے نعروں میں دم نہ رہا اور جس خاص مقصد کے لئے ملک حاصل کیا گیا تھا اس کی تکمیل کے لئے تمام مساعی عینِ موشر ہو کر رہ گئیں اور نہ صرف یہ کہ آج تک اس ملک میں اسلامی آئین نافذ نہ ہو سکا، بلکہ اب تو لادین عناصر قیادت پر مسلط ہو جانے اور ملک کو ایک لادینی ریاست میں تبدیل کرنے کی کوشش کی جانے لگی کہ



موجودہ نوجوان نسل کو کسی بھی طرح یہ یاد رکھا دیا جائے کہ یہ مملکت کسی خاص نظریہ اور کسی مخصوص مقصد کے لئے حاصل نہیں کی گئی تھی۔

### حضراتِ مکرم!

اس قوم کے ساتھ اس سے بڑھ کر فریب اور ملک کے ساتھ اس سے زائد غداری اور کیا ہو سکتی ہے کہ قوم نے عظیم ایثار و قربانی کے بعد ایک خاص مقصد کے لئے جس ملک کو حاصل کیا اس کے اصل مقصد کو فراموش کر کے پورا ملک اسلام دشمن قوتوں کو سونپ دیا جائے۔

غور فرمائیے! اس سے نازک دور ہمارے لئے اور کون سا ہو سکتا ہے، اب ہماری عزت و آبرو کو خطرہ لاحق ہے، اب ملک کا استحکام غیر یقینی ہو گیا ہے۔ اب اسلام کے علم کو اس مقدس سر زمین پر سرنگوں کرنے کے لئے سازشیں کی جا رہی ہیں۔

### برادرانِ اسلام!

ایک طرف تو یہ نازک ترین دور کا تجزیہ ہے تو اب دوسری طرف ان علماء و مشائخ کا یہ خوش آئند اقدام ہے کہ انہوں نے اپنے مدارس، مساجد اور خانقاہوں سے نکل کر ملک کی سیاست میں عملی حصہ لینے اور مساجد میں رہ کر امامت کے فرائض کی انجام دہی کی طرح ملک کی قیادت سنبھال لینے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اب پوری ذمہ داری کے ساتھ کہا جاسکتا ہے کہ جس طرح علماء نے مساجد کو غیر شرعی نظام سے پاک رکھا، اسی طرح اب اسمبلیوں کو ہر قسم کی اسلام دشمن سازشوں سے محفوظ کر لیں گے۔

یہ علمائے کرام العلماء و ورثۃ الانبیاء کے ارشاد کے مطابق



وارث انبیاء ہیں۔ نبیوں پر منجیب اللہ پہنچانے کی ذمہ داری ہے، اور علماء اس پیغام کی تبلیغ و اشاعت کے ذمہ دار ہیں۔ نبیوں کے یہ وارث حق کی راہ میں حائل ہونے والی کسی بڑی سے بڑی قوت کی پر واہ نہیں کہتے۔ علمائے حق کی تاریخ شاہد ہے کہ ان کو علم اسلام بلند کرنے اور اشاعت دین کا فرض انجام دینے سے باطل کا بڑے سے بڑا شکر بھی نہ روک سکا۔

کیا یہ بات درست ہے کہ علماء بھی حکومت و اقتدار کی ہوس میں مبتلا ہو گئے ہیں۔؟ میں حضرات علماء کرام کی طرف سے پوری ذمہ داری کے ساتھ یہ کہتا ہوں کہ علماء کرام پر یہ الزام اتنا ہی غلط ہے جتنا کہ سوزج کی روشنی کا الکلہ۔ علمائے کرام کا طبقہ نہ کسی اقتدار کا متن تھا نہ ہے اور نہ خدا کرے کہ ہو۔ وہ صرف دین کے اقتدار کا طلبگار ہے۔ وہ صرف کتاب اللہ دست رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا خواستگار ہے۔

نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے کفار مکہ کے سامنے اعلان فرمایا کہ مجھ نہ تمہاری دی ہو دولت چاہیے نہ عورت نہ امارت اور نہ مملکت، میں تو صرف اس کا اُمیدوار ہوں کہ تم ہدایت پا جاؤ اور جہنم کی آگ سے اپنے آپ کو بچاؤ۔ سنت نبوی پر عمل کرنے والے یہ علماء کرام بھی زمام حکومت اپنے ہاتھ میں لینا نہیں چاہتے۔ ہاں اپنی اس خواہش سے بھی دست بردار نہیں ہو سکتے کہ مسلمانوں کے ملک کا آئین حکومت کھل اسلامی ہونا چاہیے اور اس آئین کے احکام کو جاری کرنے والے حکام خدا ترس اور پابند شرع ہوں۔ علماء چاہتے ہیں کہ اللہ کی زمین میں اللہ کے قوانین کی حکومت ہو اور اس کے چلانے والے دیندار متقی ہوں، خواہ وہ مرحوم مسلم یونیورسٹی کے سند یافتہ ہوں یا مرحوم عثمانیہ یونیورسٹی کی یادگار، وہ کیمبرج کے گریجویٹ ہوں یا آکسفورڈ کے ڈاکٹر، شرط یہ ہے کہ وزیر ہوں یا حکام، اراکین اسمبلی ہوں یا چیپراسی، بڑے ہوں یا چھوٹے، صرف



دیندار ہوں۔ فاسق و فاجر، ظالم و راکشی نہ ہوں۔ یہ حق صرف علماء ہی کو پہنچتا ہے کہ وہ بتائیں کہ اسلامی قانون کیا ہے اور اس پر کس طرح عمل کیا جاسکتا ہے، گویا دستور ساز اسمبلی صرف علماء ہی پر مشتمل ہونا چاہیے۔

اگر ہم اپنے ماضی قریب ہی کا جائزہ لیں تو علماء کرام کو تحریک آزادی میں بھی موجود پائیں گے اور تحریک پاکستان میں توجہ جان ہی ڈالنے والے یہ علماء ہیں۔ جب ۱۹۴۶ء میں تحریک پاکستان کے لئے کچھ حالات ناسازگار ہوئے تو علماء اہلسنت ہی نے بنارس سٹی کانفرنس منعقد کر کے ہزاروں علماء و مشائخ اور لاکھوں مسلمانوں کے سامنے یہ اعلان کیا کہ اگر تحریک پاکستان کے صفِ اول کے لیڈر بظاہر پاکستان سے کسی وقت دستبردار ہو بھی گئے تو علماء پاکستان حاصل کرنے کا فیصلہ کر چکے ہیں۔ بنارس سٹی کانفرنس کا یہ اعلان تحریک پاکستان کے لئے شبابِ قوت کا ذریعہ بن گیا اور تحریک کا میاب مرحلے میں داخل ہو گئی۔

اور اب علماء نے کل پاکستان سٹی کانفرنس منعقد کر کے ملک میں اسلامی آئین کے نفاذ کے لئے منظم تحریک چلانے کا فیصلہ کر لیا ہے اور آج کا یہ عظیم اجتماع بیثبات کرتا ہے کہ جس طرح علماء اہلسنت کو پاکستان بنانے سے کوئی قوت باز نہ رکھ سکی، اسی طرح اب اس ملک میں اسلامی آئین کی تدوین اور اس کے نفاذ سے کوئی قوت نہیں روک سکتی۔ لوگ کہتے ہیں کہ علماء میں اختلافات ہیں، وہ آپس میں برسریں پیکار ہیں۔ کسی ایک نقطہ پر ان کا اتفاق دشوار ہے لہذا ان کو امورِ مملکت میں کس طرح مشیر کار بنایا جاسکتا ہے؟

میں کہتا ہوں کیا بیرونی سٹروں اور دکھار کے درمیان انسان کے بنائے ہوئے قوانین کی تعبیر میں اختلاف نہیں ہوتا؟ کیا ڈاکٹروں کی تشخیصِ مرض اور تجویزِ دوا میں اختلاف نہیں ہوتا؟ کیا سیاستدانوں میں پارٹیاں نہیں ہوتیں؟ کیا اسمبلی کے ارکان میں آپس میں کبھی اختلاف نہیں ہوتا؟ اور کیا ان اختلافات کے سبب دکھاء کو معطل اور اسمبلیوں



کو مرنونف کر دیا جاتا ہے کیا ڈاکٹروں کو نا اہل قرار دے دیا گیا ہے؟ اگر نہیں اور ہرگز نہیں تو کیا اختلافِ علماء کا عذر درمیان میں لانا اور اس کے ذریعہ ان کی اہمیت و ضرورت کو ختم تصور کر لینا دین کے ان مبلغین سے عداوت و دشمنی نہیں ہے؟

میں کہتا ہوں کہ علماء میں کیسے ہی اختلافات کیوں نہ ہوں، علماء آپس میں کتنا ہی کیوں نہ لڑتے اور جھگڑتے ہوں مگر لادینیت اور تمام اسلام دشمن طاقتوں کو کچلنے کے لئے ہمیشہ جمع ہوتے رہے ہیں اور آئندہ بھی متحد و منظم ہو کر اس محاذ پر پوری ذمہ داری کے ساتھ مقابلہ کرنے کا عزم رکھتے ہیں اور فیصلہ کر چکے ہیں کہ بہر نوع اس ملک میں لادینی عناصر کی اسلام دشمن سازشوں کو ابھرنے نہ دیا جائے گا۔

قوم کو علماء سے متنفر کرنے کے لئے اسلام دشمن حکام اور لیڈروں نے طرح طرح کے حربے استعمال کئے لیکن الحمد للہ آج بھی قوم علماء پر مکمل اعتماد کرتی ہے اور ان کی آواز پر لبیک کہتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جو نہی اس ملک میں سوشلزم کا نعرہ بلند کیا گیا علماء نے میدان میں آ کر اس نعرہ کا مقابلہ کیا اور قوم نے دولت و شہرت پر ناز کرنے والے لیڈروں کی بات کو ٹھکرا کر علماء کی بتائی ہوئی راہ کو اختیار کیا اور یہ فیصلہ کر لیا کہ ہم اپنی اولاد اور مال و جان تو قربان کر سکتے ہیں لیکن اس مملکت خدا داد میں کسی غیر اسلامی نظام کو برداشت نہیں کر سکتے۔ سوشلزم تحریک کو کچل دینے والے علماء قابل مبارکباد ہیں لیکن ان کی یہ کوششیں صرف اسی وقت بار آور ثابت ہو سکتی ہیں۔ جب قوم یہ فیصلہ کرے کہ آئندہ دستور ساز اسمبلی کیلئے صرف علماء ہی کو منتخب کیا جائے گا کیونکہ اگر چالباز دشمن اور بدکردار لیڈر پھر دستور ساز اسمبلی تک پہنچنے میں کامیاب ہو گئے تو یہ ملک ہمیشہ کے لئے اسلامی آئین سے محروم ہو جائے گا اور لادینی عناصر سے جیتا ہوا میدان شکست کی نذر ہو جائے گا۔

**عزیزانِ گرامی قدر!**

جمعیتہ العلماء پاکستان نے اس نازک دور میں اپنے فرائض اور ذمہ داریوں کو



محسوس کرتے ہوئے قوم کی رہنمائی کا فیصلہ کیا ہے اور اس مقصد کی تکمیل کے لئے عزم کر لیا ہے کہ آئندہ انتخابات میں بھرپور حصہ لے کر علماء خود اسلامی آئین کی تدوین کریں کیونکہ اسلامی آئین قرآن و حدیث اور فقہ کا نام ہے اور اس کا مکمل علم لیڈروں و کیلوں اور سرایہ داروں کو نہیں بلکہ علماء کرام ہی کو حاصل ہے۔

گزشتہ چند ماہ جس محنت و کوشش کے ساتھ علماء نے اپنے باہمی اختلافات کو دور کرنے اور اپنے آپ کو منظم کرنے میں صرف کئے ہیں، وہ ان حضرات کی نرسن شناسی کا اندازہ لگانے کے لئے کافی ہے۔

جمعیت کے علم کے نیچے ۱۳-۱۴ جون کو دارالسلام - (ٹوبہ) سنی کانفرنس میں لاکھوں مسلمانوں کے سامنے جن جذبات و عزائم کا اظہار کیا گیا ہے اس نے قوم کو ان علماء کرام کی قیادت تسلیم کرنے پر آمادہ کر دیا ہے اور آج اس عظیم الشان کانفرنس کے انعقاد اور جمعیت کے آئندہ پروگرام کی مزید وضاحت کے بعد مطلقاً یہ شبہ نہیں کیا جاسکتا کہ قوم آئندہ کوئی ایسا غلط فیصلہ کرے گی جس پر اسے خود ہمیشہ کیلے پشیمان ہونا پڑے۔

برادران اسلام !

میں جماعت اہلسنت پاکستان کی طرف سے جمعیت العلماء پاکستان کو مکمل تعاون کا یقین دلاتے ہوئے اعلان کرتا ہوں کہ جماعت کا ہر فرد اپنے تمام وسائل جمعیت کے نمائندوں کو کامیاب بنانے پر صرف کرے گا۔

میں ملت اسلامیہ پاکستان سے بھی اپیل کرتا ہوں کہ اپنی ذمہ داریوں کو محسوس کرنے ہوئے وہ فیصلہ کرے کہ اب اس کا دوٹو اشخاص یا جماعتوں کو نہیں بلکہ اسلام کو دیں گے، کیونکہ یہ بات بالکل واضح ہے کہ آئندہ انتخاب صرف



دشمنوں سے سازا سمبلی کا ہی نہیں بلکہ درحقیقت اس اہم فیصلہ کا ذریعہ ہے کہ اس ملک میں علمِ اسلام بلند رہے گا یا اسلام دشمن سازشیں یہاں کامیاب ہو جائیں گی۔

میں یقین کرتا ہوں کہ قوم کا ہر فرد اس بات کی اہمیت سمجھتے ہوئے اپنے دوٹ کے ذریعہ یہ ثابت کرے گا کہ علمائے کرام اور مسلمانوں کی موجودگی میں اس مقدس سرزمین سے اسلام کے جھنڈے کو سرنگوں نہیں کیا جاسکتا۔

### حضرت گرامی!

میں اپنی نقتہ ختم کرنے سے پہلے اس سے یہ درخواست خواص طور پر مخاطب رہنا چاہتا ہوں اور ان سے خدا کے لئے ایسی رہتا ہوں کہ وہ یہ احساس کریں کہ ایک مسلمان کی حیثیت سے وہ اپنے جان و مال کے سوا خدا سے کچھ نہیں چھپے۔ اس سوا کام طلب ہی ہے کہ جب بھی اللہ کی راہ میں جان کی یا مال کی قربانی کا وقت آجائے، مسلمان اس سے گریز نہ کرے، آج ملک کا مالدار طبقہ اپنی تجوریوں کا منہ غریب عوام کے لئے کھول کر اسلام کی بہترین خدمت کر سکتا ہے۔

آئیے! ملک سے غربت دور کرنے اور اسلامی آئین کے نفاذ کیلئے جمعیتہ العلماء (پاکستان) کے ہر نائب پر وگرام کو عملی جامہ پہنانے کے لئے علمائے کرام کا مکمل تعاون کیجئے۔ میں آخر میں علمائے کرام، مشائخ عظام، ملک بھر کے مندوبین، پریس، آپ حضرات اور اس کانفرنس کے تمام معاونین کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ جن نیک مقاصد کے لئے یہ کانفرنس منعقد ہو رہی ہے ان کی تکمیل کے لئے اللہ ہمارا حامی و ناصر ہو،

والسلام علیکم  
علامہ سید سعادت علی قادری

۱۳ جون ۱۹۷۰ء



## علامہ عبدالمصطفیٰ الازہری صاحب

صدر مرکزی جماعت اہل سنت پاکستان جنہوں نے نعروں کی گونج میں اپنے خطاب کا یوں آغاز فرمایا کہ آج کی یہ سنی کانفرنس اس ملک کے عظیم عوام اہل سنت کی یادگار تاریخی کانفرنس ہے آج کا یہ عظیم جمعیت سنیت کی تاریخ میں ایک عظیم باب کے اضافہ کا موجب ہوا ہے۔ اہل سنت عوام کی کوئی باقاعدہ تنظیم ہونے کی وجہ سے پراگندہ اور منتشر تھے۔ مگر ۶۶-۶۹ میں جماعت اہل سنت کے قیام نے ان کے دل میں مسرت کی بہر دوڑادی اور دیکھتے ہی دیکھتے یہ تنظیم عوام اہل سنت کے دل کی آواز بن گئی۔ اور آج اس عظیم اجتماع میں بے شمار عوام اور ہزاروں علماء و مشائخ نے جمع ہو کر اس پر مہر تصدیق ثبت فرمادی کہ

ذرا نم ہو تو یہ مٹی بڑی زرخیز ہے ساقی

آپ نے مزید فرمایا کہ ہمارے اتحاد و تنظیم کو دیکھ کر بعض جماعتیں بوکھلا گئیں اور ہم پر فرقہ واریت کا الزام عائد کرنے لگیں۔ حالانکہ قیام پاکستان کے سلسلہ میں بتا رس کی آل انڈیا سنی کانفرنس (۶۶-۶۹) میں جب ملک کے علماء اور مشائخ اہل سنت نے جمع ہو کر پاکستان کا نعرہ لگایا تھا تو کسی نے بھی ایسی بات نہیں کہی۔ لہذا جس طرح قیام پاکستان کے لئے علماء اہل سنت نے کانفرنس کر کے پاکستان کے قیام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اسی طرح آج بھی جبکہ بقائے پاکستان کا معاملہ آگیا ہے، ہم نے کانفرنس میں نظریہ پاکستان یعنی اسلام کی حفاظت کے لئے کانفرنس کی تو یہ الزام کتنا بر خود غلط ہے کہ ہم فرقہ واریت پیدا کر رہے ہیں۔ حالانکہ اسی ملک میں گذشتہ دس بیس سال سے بعض نے پولیٹیکل فرنٹ اور بعض نے جمعیت اہلحدیث کے نام سے مختلف تنظیمیں قائم کیں اور ان کے تحت کانفرنسیں، اجلاس، جلسے وغیرہ کئے تو اس وقت اپنے لئے فرقہ واریت



کا شہتیر نظر نہیں آیا۔ آپ نے آگے چل کر فرمایا کہ ہم اس ملک کی عظیم اکثریت  
اہل سنت کو منظم کر رہے ہیں اور ہم کو اس کا پورا حق ہر طرح حاصل ہے۔

آپ نے فرمایا کہ ہندوستان کے مسلمانوں نے جو جانی اور مالی قربانیاں  
دی تھیں وہ صرف رونی، کپڑا اور مکان کے لئے نہ تھیں بلکہ اس ملک پاکستان  
کو اسلام کا محافظ اور حصار سمجھتے تھے اور انہیں یقین تھا کہ ہم اسلام کی  
عظیم الشان روایتوں کو اجاگر کریں گے۔ مگر افسوس کہ ان سیاسی بازی  
گروں نے پاکستان کے معماروں کو جھونپڑیوں اور جھگیوں میں دھکیل کر خود  
مسند اقتدار سے چپٹ گئے اور عالی شان محلات میں داد عیش دیتے رہے، اسلام  
کو پس پست ڈالا اور اپنی تجوریوں کو بھرتے رہے۔ غریبوں کا خون چوستے رہے،  
مشرابیں اڑاتے رہے، عوام کو اسلام کا نام لیکر دھوکہ دیتے رہے اور نہ صرف  
خود بلکہ اس ملک ہی کو لادینی نظریات کا اڈہ بنانے کی فکر کرتے رہے۔ ملک کو  
معاشی اعتبار سے دیوالیہ بنا کر اپنا بینک بیلنس بڑھاتے رہے لیکن اب  
ان سیاسی شعبہ بازوں کو ہوشیار ہو جانا چاہئے کہ مجبان اسلام عوام، ان  
داغدار کردار کے حامل لیڈروں سے جواب طلب کریں گے اور ان کو پچھلی تمام  
کارگزاریوں کی رونداد عوام کی عدالت میں پیش کرنا ہوگی۔

آج کے سیاستدان بوسیدہ عمارات اور کھنڈر ہیں۔ ان پر اس ملک کو نہیں  
چھوڑا جاسکتا جس فتنہ سوشلزم نے ان کے مظالم کی وجہ سے سر اٹھایا ہے  
اب وہ فتنہ جگانے والے رہیں اور نہ وہ فتنہ۔ اس اسلامی مملکت میں باقی  
رکھا جائے گا۔ بلکہ جہاں سے آیا ہے وہیں "بیک بینی دو گوشس" برآمد کر دیا  
جائے گا۔

آپ نے آخر میں فرمایا کہ ہم سب میدان میں نکل آئے ہیں تاکہ اس ملک میں  
اسلامی قانون کے نفاذ کے لئے مل کر جدوجہد کریں اور اس وقت تک خاموش



نہ بیٹھیں جب تک اسلامی نظام کا جواب شرمناک تعبیر نہ ہو یہ کانفرنس اس سلسلہ کی کڑی ہے کہ ہم عوام کے ساتھ اپنا منشور اور پروگرام رکھیں تاکہ اس ملک کی عظیم اکثریت اہل سنت اپنی پسند کے دیندار علماء و مشائخ کو کتاب و سنت کے مطابق قانون و آئین مرتب کرنے کے لئے منتخب کرے۔ ہماری یہ عظیم اکثریت اگرچہ غریبوں اور ناداروں پر مشتمل ہے مگر اللہ کی ذات پر بھروسہ ہے کہ وہ اس امتحان میں کامیاب فرمائے گا۔

سب سے آخر میں اپنے فرمایا کہ خدا کا شکر ہے کہ اس عظیم الشان کانفرنس کے لئے کسی سرمایہ دار کے دروازے پر دستک نہیں دی ہے بلکہ ہمارے معاون بھی غریب عوام ہیں جنہوں نے ایک ایک روپیہ چندہ دیکر اس کانفرنس کو کامیاب بنایا ہے اور انشاء اللہ ہمارے سنی عوام پاکستان اور نظریہ پاکستان کے تحفظ میں کسی قربانی سے دریغ نہ کریں گے۔

آپ نے فرمایا کہ ہماری فلاح نہ سوشلزم میں ہے اور نہ سرمایہ دارانہ نظام میں بلکہ ہماری فلاح دنیوی و اخروی صرف اور صرف اسلامی نظام میں ہے اور وہی نظام یہاں جاری ہوگا جو ملک کی عظیم اکثریت چاہے گی۔ نعروں کی گونج میں صدر جماعت اہل سنت پاکستان کی تقریر ختم ہوئی۔

## مولانا غوث محمد شاہ صاحب جیلانی

صدر جمعیتہ العلماء (پاکستان) حیدرآباد ڈویژن ایک شعلہ بیان مقرر، چچے تلے الفاظ کے استعمال فرمانے والے، اور الفاظ کے ذریعہ دلوں میں گھر کرنے والے مائیک پر تشریف لائے جنہوں نے اپنی شعلہ نوائی کے ذریعہ یہ ثابت کیا کہ جمعیتہ العلماء پاکستان اگرچہ بہت دیر سے میدان عمل میں آئی مگر اتنی مختصر سی



مدت میں اتنی عظیم الشان کامیابی کیوں حاصل کی اس لئے کہ ایک طرف تو اس کے ہاتھ میں دامن مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے، تو دوسری طرف عوام اہل سنت کی عظیم اکثریت اس کی حامی ہے۔

علماء و مشائخ کا میدان میں آنا، مدارس اور خانقاہوں کو چھوڑ کر سیاست کے خارزار میں قدم رکھنا اس لئے ضروری ہوا کہ ناموس مصطفیٰ دین اسلام کی بیخ کنی کرنے کے لئے لادینوں نے اس ملک کو داؤں پر لگا دیا تھا۔ ان کا ارادہ تھا کہ اس ملک میں لادینی اور کمیونزم جیسی لادینی تحریکات کے ذریعہ اس کو کمیونسٹوں اور سوشلسٹوں کا اڈہ بنا دیا جائے۔ لہذا علماء میدان میں آگئے اور پاکستان اور نظریہ پاکستان کی حفاظت کے لئے سر دھڑکی بازی لگانے کا عزم کر لیا۔ انہوں نے فرمایا کہ علماء و مشائخ کسی اقتدار کے طالب نہیں نہ اپنے اقتدار کے خواہاں ہیں بلکہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اقتدار اور بالادستی کے خواہاں ہیں۔ یہ کانفرنس اسی لئے منعقد کی گئی ہے کہ سوشلسٹوں کمیونسٹوں اور سرمایہ داروں کو بتا دیا جائے کہ اس ملک کی عظیم اکثریت باطل نظاموں کو اپنی ٹھوکروں سے روند دے گی۔

علماء و مشائخ دین مصطفیٰ کی حفاظت اور اصلاحی آئین کے مرتب کرنے کے لئے اسمبلیوں میں جائیں گے تاکہ ان باخدا صالح اور مقدس ہستیوں کے ذریعہ اسلام کا پر امن ماحول اس پورے ملک پر حاوی ہو۔

آپ نے فرمایا کہ آج تک کسی سرمایہ دار نے اور سوشلزم کا درد رکھنے والے کسی لیڈر نے غریبوں اور ناداروں کے مسائل حل نہیں کئے۔ یہ اسلام ہی ہے جس کی گود میں غریب نادار امن و سلامتی کی زندگی گزار سکتے ہیں۔ ہمارے علماء و مشائخ نے ہمیشہ غریبوں، یتیموں کے سر پر ہاتھ رکھا ہے، ان کو تعلیم و تربیت کے بعد معاشرہ میں اچھا مقام عطا فرمایا ہے، انشاء اللہ اس ملک میں شریعت



محمدی کا نفاذ ہو کر رہے گا، اور ہمارے سنی بھائی اس امتحان میں کامیابی سے گذر جائیں گے، جس طرح قیام پاکستان میں دلیرانہ اور جرأت مندانہ اقدام کر کے اپنے سے تین گنا دشمن سے اپنی بات منوالی اللہ تعالیٰ ہم کو اس مقصد میں کامیابی عطا فرمائے۔

## مولانا محمد شفیع اوکاڑوی

نائب صدر مرکزی جماعت اہل سنت نے اشعار کے ذریعہ اسلام کی خوبی اور شوشلزم کی مذمت فرمائی آپ کی نظم اتنی پر جوش اور ولولہ انگریز تھی کہ دیر تک سارا پنڈال نعروں سے گونجتا رہا۔

## مولانا محمد شریف صاحب

شیخ الحدیث دارالعلوم منظر العلوم ملتان اور رکن مجلس عاملہ مرکزی جمعیتہ العلماء پاکستان نے اسٹیج کوزینت بخشی اور نہایت باوقار انداز میں مسلمانان پاکستان کو خبردار کیا کہ ہندوستان میں بعض نام نہاد علمائے کانگریس کی حمایت کی اور گاندھی کی دھوتی سے چپکے رہے اور مسلمانوں کے مقصد کو نقصان پہنچاتے رہے۔ تفرقہ بازی کرتے رہے اور پاکستان کے خلاف زہر اگلتے رہے۔ انگریزوں کے ہاتھ مضبوط کرتے رہے، ان نام نہاد منفتیوں نے فتویٰ دیا تھا کہ مسلم لیگ والوں کی لڑکی سے نکاح ناجائز ہے اور انہی علمائے سورن نے یہ بھی کہا تھا کہ ہندو اور مسلمان ایک قوم ہیں۔ مگر قائد اعظم نے ان کے دعوے کو غلط قرار دیا اور بتایا کہ مسلمان ایک علیحدہ قوم ہیں اور ہندو ایک علیحدہ قوم ہیں۔ ہندو کی تہذیب اور مسلمان کی اور ہندو کا تمدن اور ہے اور مسلمان کا اور، ان کا مذہب اور ہے اور مسلمان کا مذہب اور ہے۔



مگر جب پاکستان بن گیا تو اپنا پرانا لبادہ اتار کر مسلمانوں کی صف میں شامل ہو گئے۔ اور طرح طرح سے مسلمانوں کے خلاف زہر اگلتے رہے، کبھی وہابیت کا پرچار کر کے عظیم اکثریت کو دائرہ اسلام سے خارج کرتے رہے اور کبھی کسی دوسرے روپ میں آئے، یہاں تک کہ سوشلزم کے فتنہ نے جب سراٹھایا تو یہی علمائے سوز سوشلزم کا لبادہ اڑھ کر غریبوں اور مفلسوں کے ہمدرد بن کر پھر ایک مرتبہ اپنے پرانے طریقوں سے مسلمانوں کو تباہی اور بربادی کے گڑھے میں گرانے لگے۔ یہ وہی لوگ ہیں جن کو پاکستان اور نظریہ پاکستان دونوں سے چرٹ تھی مگر خدا سبھلا کرے ہمارے علماء و مشائخ کا کہ انہوں نے ان کے سحر باطل کو توڑ کر رکھ دیا۔ جمعیتہ العلماء پاکستان نے اسلامی نظریہ حیات کے لئے میدان میں آ کر باطل کے کیمپوں میں صف ماتم بچھا دی ہے۔ پاکستان کی عظیم اکثریت اہلسنت نے جمعیتہ العلماء پاکستان کے پلیٹ فارم سے آئین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جو آواز بلند کی انشاء اللہ اس میں کامیابی ہوگی اور یہ ملک اپنے نظریہ کے مطابق اسلامی حکومت کا گہوارہ بنے گا۔ انہوں نے مزید فرمایا کہ لوگ کبھی سوشلزم کا نعرہ لگاتے ہیں۔ جب گرفت ہوتی ہے تو اسلامی سوشلزم کی طرف بہکتے ہیں اور جب ان کو اس پر کبھی شرمندہ کیا جاتا ہے تو اس کی تعبیر اسلامی مساوات اور محمدی مساوات کی غلط تاویلات سے مسلمانوں کو بہکتے ہیں حالانکہ صحیح بات یہ ہے کہ ہم کو اسلامی عدل درکار ہے۔ انہوں نے مزید فرمایا کہ انگریزوں نے ہمارے اوپر ایسا نظام تعلیم مسلط کیا جس کی وجہ سے مسلمان ذہنی طور پر انگریزوں کے غلام بن گئے۔

## علامہ مولانا شاہ احمد نورانی میاں صدیقی

نائب صدر مرکزی جماعت اہل سنت پاکستان نے اپنے مخصوص انداز



بیان میں بڑی بڑی دلچسپ باتیں بیان فرمائیں۔ اپنی ولولہ انگیز اور معلوماتی تقریر میں حضرت نے فرمایا، علماء کے میدان میں آنے سے پرانے سیاسی بازی گروں کے کمیوں میں تہلکہ مچ گیا ہے۔ کھیانی بلی کھیا نوچے کے مصداق وہ اوجھے ہتھیاروں پر اتر آئے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ علماء مساجد میں نماز پڑھاتے ہیں وہ ملک کے دستور کے متعلق نااہل ہیں اور چونکہ یہ انگریزی نہیں جانتے اس لئے یہ دستور نہیں بنا سکتے، ان سے پوچھا جاسکتا ہے کہ باز آؤ سیاست کے بازی گرو! کیا دستور انگریزی ہوگا یا امریکن؟ یاروس اور چین سے درآد کیا جائے گا اگر ہاں تو خوب عنور سے سن لیں کہ اس ملک کا آئین نہ انگریزی ہوگا اور نہ امریکہ سے درآد کیا جائے گا، نہ روس اور چین کے اصول پر مرتب ہوگا، بلکہ وہ آئین اس ملک میں نافذ ہوگا جس کا سلسلہ مدینہ منورہ کی سرزمین ہوگی۔ مولانا نے فرمایا کہ سیاسی شعبہ باز اس ملک میں ۲۳ سال تک دندناتے رہے، ہم محراب و منبر سے شراب کی بندش کی قراردادیں پاس کرتے رہے اور اسمبلیوں میں دندناتے والے شراب کے لائسنس جاری کرتے رہے، ۶۴۸ سے ۵۸ تک ان سیاسی لیڈروں نے ملک کو خوب لوٹا تا آنکہ مارشل لار نے نافذ ہو کر ان سیاسی لیڈروں کو نکال باہر کیا گیا مگر یہ چوری کرنے والے عوام کے حقوق پر ڈاک ڈالنے والے دوسرے راستے سے ایوب صاحب کی آمریت کے دروازے کی چول بنے رہے۔ وہ ایوب خاں جنہوں نے آرڈمی نٹوں کے ذریعہ حکومت کی، جنہوں نے آرڈننس کے ذریعے اپنی حفاظت کا توسا مان کیا مگر مذہب اسلام کی حفاظت کے لئے کوئی آرڈمی نٹس جاری نہیں کیا اس دور آمریت میں سوشلزم، کیپیٹلزم، نیشنلزم کے سانپوں نے اپنے پھن نکالے اور مذہب اسلام کو ڈسنے کے لئے بالکل تیار تھے کہ وہی علماء و مشائخ اور مسلمانان پاکستان میدان میں آگئے جنہوں نے پاکستان کے لئے جانی و مالی قربانیاں دی تھیں۔ علماء



مسجد کے ممبر سے نکل کر میدان عمل میں آگئے تاکہ جس اسلامی نظام کے قیام کے لئے  
 محراب و منبر سے آواز بلند کرتے رہے۔ اب اسلامی نظام کو اسمبلیوں میں نوت  
 و طاقت سے بروئے کار لائیں گے۔ گذشتہ ۲۲ سال سے ہمارے لیڈر بار بار اسلام  
 کا نام لے کر عوام کو دھوکہ دیتے رہے اور ہوٹلوں میں داد و عیش دیتے رہے۔ کلبوں  
 میں ناچتے رہے۔ اپنے دور وزارت میں لائسنس اور پرمٹ حاصل کرتے رہے بچٹ  
 میں تمام منصوبوں اور خاندانی منصوبہ بندی کے لئے رقم منظور کرتے رہے مگر اسلام  
 کی تبلیغ کے لئے مسجد کی تعمیر کے لئے مدارس میں دینی تعلیم اور قرآن پاک کی تعلیم کے  
 لئے ایک پھوٹی ٹکڑی بھی بچٹ میں نہیں رکھی، مولانا نے مزید فرمایا کہ جب  
 ہم نے دیکھا کہ پانی سر سے ادرپ جا رہا ہے اور ہمارے یہ سیاسی شعبہ بازہ اپنی  
 حرکتوں کی وجہ سے اس ملک کو لادینی نظریات کی کھینٹ چڑھا رہے ہیں تو علماء  
 و مشائخ مملکت پاکستان کی حفاظت کی ذمہ داری قبول کرتے ہوئے میدان عمل  
 میں آگئے۔ اس ملک میں سوشلزم کے نعرے لگائے جا رہے ہیں اور وہ لیڈر بھی  
 اس کے سربراہ بنے نظر آتے ہیں، جو خود چکے سر یا یہ دارغریبوں پر ظلم و ستم کرتے  
 رہے ہیں، جن کے کتے گوشت کھاتے ہیں مگر ان کے نوکر اور ملازم اس نعمت  
 سے محروم ہیں ہوٹلوں میں شراب کے ڈرم ختم کرنے والے عوام کے حمایتی بن کر  
 سامنے آگئے، یہ وہ ہیں جو تاشقند کے راز کو ٹالتے رہے۔ یہاں تک کہ آخر میں  
 ڈھٹائی سے کہا کہ ایک افسر کے حکم کی وجہ سے تاشقند کے راز کو افشا نہیں کیا  
 جاسکتا۔ ذرا ملاحظہ فرمائیے اس لیڈر کی جرأت کو کہ وہ نوکر شاہی کا احترام  
 کرتا ہے کہ اگر ایسا لیڈر زمام وزارت پھر دوبارہ براجمان ہو تو کس طرح بلا جھجک  
 حق بات کہہ سکتا ہے، ایسے لیڈروں کے دھوکے میں آکر جو لوگ سوشلزم کو  
 اپنی مشکلات کا حل سمجھتے ہیں وہ سیدھے سادے ہیں ان کو ایسے فریب کاروں  
 سے بچنا چاہیے



مولانا نورانی میاں نے مزید فرمایا کہ اس ملک میں دین مصطفیٰ ص کا پرچم لہرا کر رہے گا اور اس ملک میں اسلامی آئین بن کر رہے گا۔ نعروں کو گونج میں شاہ احمد نورانی میاں نے اعلان کیا کہ جمعیتہ العلماء پاکستان انشا اللہ دین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پرچم کو بلند رکھنے کے لئے انتخاب میں حصہ لے گی اور امیدواروں کا اعلان مناسب وقت پر کیا جائے گا۔

## حضرت مولانا غلام علی صاحب اوکاڑوی

کن مجلس عاملہ مرکزی جمعیتہ العلماء پاکستان نے بڑے ہی پر جوش انداز میں دلائل و براہین کی روشنی میں اسلام کے دین کامل ہونے پر خطاب فرمایا مولانا نے فرمایا کہ جب اسلام مکمل دین ہے تو پھر اس میں کسی پیوند کاری کی ضرورت نہیں رہی۔ دین اسلام کا جس طرح اطلاق اللہ تعالیٰ کی طرف ہوتا ہے اسی طرح دین کا اطلاق دین محمدی پر ہو سکتا ہے۔ لہذا جو جماعتیں اور جماعت کے سربراہ "دین محمدی" کو کہنے کو غلط کہتے ہیں وہ گویا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دین کا پیشوا نہیں مانتے۔ ایسے سربراہ جماعت کو زریب نہیں بتا کہ وہ پھر اسلام، اسلام کی رٹ لگاتے ہیں مولانا نے فرمایا کہ ہم کو جس طرح سوشلزم جیسے کھلے دشمن کا مقابلہ کرنا ہے اس طرح ہم کو ایسے چھپے ہوئے دشمن کا مقابلہ کرنا ہے جو اسلام کا نام لینے میں مخلص نہیں معلوم ہوتے۔ ہمیں ایسے نام نہاد اسلام والوں سے کوئی تعلق نہیں ہے جو دین محمدی کی اصطلاح کو خلاف اسلام قرار دیتے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہم کو ہر فتنے سے بچائے۔ انہوں نے فرمایا کہ اگر اسلام کو سوشلزم سے خطرہ ہے تو اسی بعض نام نہاد اسلامی جماعتوں سے اہل سنت کو خطرہ ہے۔ ہم کو دونوں محاذوں پر لڑ کر دین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کرنا ہے۔

بعض جماعتیں اسلام پسند کی اصطلاح استعمال کرتی ہیں، ان سے پوچھا جائے



کہ اس اصطلاح کا کیا مفہوم ہے۔ میرے نزدیک اسلام پسند نہیں بلکہ اسلام پابند کی ضرورت ہے، جہاں ایک طرف ایسے کم علم لوگ اسلام کا نام لے کر ناجائز فائدہ اٹھاتے ہیں وہاں بدکردار شرابی، عیاش اور دین سے بالکل ناواقف لیڈر اسلامی مساوات کا نعرہ لگا رہے ہیں، یہ وہ لوگ ہیں جن سے پوچھا جائے کہ کلمہ طیبہ پڑھو تو درود پڑھتے ہیں، اور درود پڑھنے کو کہا جائے تو کلمہ پڑھتے ہیں ان کو تو کلمہ طیبہ تک نہیں معلوم، وہ کس طرح یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم محمدی نظام قائم کریں گے۔ یہ وہ دھوکہ باز لوگ ہیں جو اسلام کا نام لے کر عوام کو دھوکہ میں مبتلا کر کے اپنا التوسیدھا کرنا چاہتے ہیں بلکہ دراصل یہ لوگ دہریت پسندانہ نظریہ سوشلزم اور کمیونزم کو ہم پر مسلط کر کے ہمارے متاعِ اسلام پر ڈاکہ ڈال رہے ہیں ایسے فریب کاروں سے ضرور بچنا چاہیے۔

جمیعتہ العلماء نے پاکستان نے دین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سر بلندی کے لئے انتخاب میں حصہ لینے کا تہیہ کر لیا ہے اور انشاء اللہ اس ملک سے سوشلزم اور سرمایہ داری کے ساتھ ساتھ ان لوگوں کا بھی جنازہ نکالا جائے گا جو ملک پر زبردستی قابض ہو کر اپنی مرضی کا دین نافذ کرنا چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو تمام فتنوں سے بچائے۔ نعروں کی گونج میں مولانا غلام علی صاحب اودکاڑوی نے اپنی تقریر کو ختم فرمایا۔

## حضرت علامہ مولانا شاہ عارف اللہ صاحب قادری

رکن مجلس عاملہ مرکزی جمیعتہ العلماء پاکستان نے تحریک آزادی ہند کے عظیم سنی رہنماؤں کی تحریک حریت پر بصیرت افروز تقریر فرماتے ہوئے خطاب کیا کہ یہ تاریخ کی کتنی ستم ظریفی ہے اور تعصب کا کتنا عظیم ظلم ہے کہ اہل سنت علماء و مشائخ کی ان عظیم تحریکات کو پس منظر میں ڈال دیا گیا ہے۔ مولانا فضل حق خیر آبادی



مولانا عنایت احمد کاکوروی وغیرہ ان عظیم اہلسنت مجاہدین تحریک آزادی سے ہیں جنہوں نے انگریزوں کے خلاف فتویٰ دیا اور یہ جرات کی کہ اس فتوے پر گرفتاری ہوئی اور مطالبہ کیا گیا کہ فتویٰ واپس لینے پر رہائی ہو سکتی ہے، مگر آہ مولانا فضل حق خیر آبادی کہ آپ نے جیل کو منظور کر لیا۔ جس وقت کو گلے سے لگا لیا مگر آپ کے قلم سے جاری کردہ فتویٰ واپس نہ ہوا۔ اور جب بہ ہزار دقت مولانا فضل کے صاحبزادے مولانا عبدالحق نے پروانہ رہائی حاصل کر کے جزیرہ انڈمان میں قدم رکھا تو معلوم ہوا کہ اس سے پہلے ہی رہائی پا گئے ہیں گویا انگریز کے پروانہ رہائی کے بھی احسان مند نہ رہے۔ ادھر جنازہ اٹھ رہا ہے ادھر مولانا کے صاحبزادے پوچھ رہے ہیں کہ کس کا جنازہ ہے تو کہا جاتا ہے کہ عاشق کا جنازہ ہے بڑی دھوم سے اٹھے۔

مولانا شاہ قادری صاحب نے فرمایا کہ یہ میں ہمارے رہنما! جنہوں نے انگریز کا مقابلہ اس وقت کیا جبکہ اس کے اقتدار کا سورج نصف النہار پر تھا۔ پھر فرمایا کہ اس کے بعد ۱۸۵۷ء میں پٹنہ میں اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کی سرکردگی میں سنی کانفرنس میں ایک اسلامی حکومت کا تصور پیش کیا۔ پھر دوسرا دور آیا جبکہ آل انڈیا سنی کانفرنس بنا جس نے ۱۹۲۶ء میں قیام پاکستان کی جدوجہد کو تیز کرنے کے لئے ہزاروں علماء و مشائخ اہل سنت نے مجتمع ہو کر بیک آواز پاکستان کے حق میں رائے دی اور عملی طور پر قیام پاکستان میں اہم کردار انجام دیا اور آج جبکہ پاکستان کی بقا کا مسئلہ اس کے نظریات کے تحفظ کا مرحلہ آیا ہے تو پھر ان علمائے حق نے میدان جنگ میں قدم رکھا ہے اور انشائے اللہ جیسے پہلے کامیاب ہوتے رہے ہیں، اسی طرح اب بھی علماء و مشائخ کی یہ مقدس جماعت عوام اہل سنت کے تعاون سے اس ملک میں اسلام کا عدالتی اقتصادی معاشی اور تجارتی نظام برپا کر کے رہے گی۔



آپ نے مزید فرمایا کہ آج اسلام کے مقابلہ میں لادینی اقتصادی نظام کی باتیں کی جا رہی ہیں۔ یہ کتنی ستم ظریفی ہے کہ بعض نام نہاد مفتی حضرات بھی اس رد میں بہہ کر بہکی بہکی باتیں کر رہے ہیں جبکہ یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ اگر کوئی نظام مکمل ہو سکتا ہے تو وہ خدائے وحدہ لا شریک کا دیا ہوا وہ نظام ہی مکمل ہو سکتا ہے جس کو آقائے نامدار مدنی تاجدار حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش کیا ہے اور وہ ہے اسلامی نظام جو نہ صرف اس زندگی بلکہ آخری زندگی کے تمام شعبوں پر کامل رہنمائی فرماتا ہے۔

آخر میں مولانا عارف اللہ صاحب قادری نے فرمایا کہ علماء اہلسنت و مشائخ عظام کے ساتھ مل کر عوام اہل سنت سے بھرپور تعاون فرماتے ہوئے جمیعتہ العلماء پاکستان کو مضبوط بنایا جائے۔

## مولانا سلیم اللہ صاحب (لاہور)

نے فرمایا کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ اسلام کو کوئی خطرہ نہیں ہے لیکن میں بتاتا ہوں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر دھڑ کی بازی لگادی تھی؛ کس کے لئے اسلام کے لئے اس کے بعد حضرت ابو بکر صدیقؓ حضرت عمرؓ نے کس لئے جہاد کیا تھا۔ حضرت امام حسینؓ نے کس مقصد کے لئے اتنی عظیم قربانی دی تھی؛ وہ صرف اسلام اور اسلام کی سر بلندی کے لئے تھی۔ باب الاسلام سندھ پر محمد بن قاسم نے حملہ کر کے اسلام کی سر بلندی اور حدود اسلامی کو سندھ تک وسیع کر دیا۔ ہمارے علماء اور صوفیائے کرام نے انہی تعلیمات کو بروئے کار لاتے ہوئے اسلام کے شجر کی آبیاری کی اور جب بھی اسلام کو کسی قربانی کی ضرورت ہوئی تو انشاء اللہ علماء و مشائخ سنت شیری کو زندہ رکھنے کے لئے میدان جہاد میں کود پڑیں گے چنانچہ آج جب سوشلزم اور کمیونزم کی بلائیں اور فتنہ سازانیاں زوروں پر ہیں تو اسلام



کے شیدائی پھر یزیدی قوتوں کا مقابلہ کرنے کے لئے میدان جہاد میں آگئے ہیں۔ یہ خانقاہوں میں زندگی گزارنے والے مشائخ اپنی گدیوں کو چھوڑ کر اس لئے باہر آئے ہیں کہ انہوں نے اس خطرہ کو پہچان لیا ہے جس کو سوشلزم یا اسلامی سوشلزم کے نام سے اس ملک پاکستان میں در آمد کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ انشاء اللہ پشاور سے کراچی تک کے تمام اہلسنت عوام اور علمائے بیداری کی لہر دوڑا کر ہم سب کو اس فتنہ کا مقابلہ میں بڑی مدد فرمائی ہے۔

اے اہل کراچی! میں تم کو مبارک باد دیتا ہوں کہ تم نے بڑی جرأت و بہادری کا مظاہرہ کیا ہے۔ اس کانفرنس کی شانِ عظمتِ اسلام کی عظمت کی عملازی کر رہی ہے۔ خدا تعالیٰ ہم سب کو جمعیتہ کے پرچم تلے اپنے دینی مقاصد میں کامیابی عطا فرمائے آمین۔

## حضرت مولانا جمیل احمد صاحب نعیمی

ناظم نشر و اشاعت جماعت اہل سنت پاکستان نے سنی کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے علماء و مشائخ اور مقررین کا تعارف فرماتے ہوئے بتایا کہ آج یہ علماء مدارس و مساجد سے اور یہ مشائخ اپنی خانقاہوں سے نکل کر میدان جہاد میں آگئے ہیں اور یہ کوئی پہلی مرتبہ نہیں آئے ہیں بلکہ جب بھی انتہائی نازک وقت آیا اور قوم کو ان کی رہنمائی کی شدید ضرورت ہوئی انہوں نے اس جہاد میں بھرپور حصہ لیا، اگر وقت کے مورخ تعصب کی عینک اپنی نگاہوں سے اتار دیں تو ان کو ماضی میں بہت سے ایسے واقعات دستاویزی ثبوت کے طور پر مل جائیں گے کہ علماء و مشائخ اہلسنت نے اپنی بساط کے مطابق باطل کا ہر دور میں مقابلہ کیا ہے اور اس کو زیر کر کے دم لیا ہے۔

مولانا نے فرمایا کہ مولانا فضل حق خیر آبادی اور دیگر علمائے اہل سنت



نے اس برصغیر میں انگریزوں کے خلاف وہ زبردست علم جہاد بلند کیا کہ انگریزوں کے ایوانِ حکومت میں زلزلہ آگیا۔

پھر پٹنہ کی سنی کانفرنس جو ۱۸۹۷ء میں اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کی قیادت میں ہوئی اس میں بھی انگریزوں اور مندوں کے مظالم کے خلاف زبردست جہاد کیا گیا، اور سچ پوچھئے تو پٹنہ کی سنی کانفرنس نے پاکستان کے قیام کی بنیاد کھڑی کر دی تھی۔ چنانچہ ۱۹۲۶ء میں سنی کانفرنس بنارس نے اپنے اسلاف کے نقش قدم پر چل کر پاکستان کے حق میں فیصلہ صادر کر کے برصغیر کی عظیم اکثریت اہل سنت کو مسلم لیگ کے پرچم تلے جمع کر دیا، اور اس طرح اس عظیم اکثریت کے ووٹوں نے پاکستان کے قیام میں سب سے اہم اور بڑا حصہ لیا۔

مولانا نعیمی صاحب نے زور دے کر فرمایا کہ آج کی یہ عظیم سنی کانفرنس بھی پاکستان کو بچانے اور اس کے نظریہ اسلام کی بقا کے لئے ایک اہم سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے۔ چنانچہ ہمارے یہ مشائخ حضرت شیخ الاسلام خواجہ قمر الدین صاحب سیالوی دامت برکاتہم العالیہ صدر مرکزی جمعیتہ العلماء پاکستان اور حضرت قذہ الاسلام شیخ طریقت حضرت پیر محمد قاسم صاحب مشوری صدر جمعیتہ العلماء پاکستان صوبہ سندھ اور یہ مقتدر علمائے اہل سنت جو اس سنی کانفرنس کے دونوں اجلاس سے خطاب فرمائے والے ہیں انہوں نے عوام اہل سنت کو بیدار کر کے اس ملک کو سوشلزم، کمیونزم اور سرمایہ دارانہ نظام کی تباہ کاریوں سے بچانے میں بہت بڑا جہاد کیا ہے۔

آخر میں مولانا نے صدر جماعت اہل سنت پاکستان علامہ ازہری صاحب نائب صدر جماعت اہل سنت، مولانا علامہ محمد شفیع صاحب اوکاڑوی، مولانا علامہ شاہ احمد نورانی، اور مولانا شاہ عارف اللہ قادری، مولانا سید محمود احمد رضوی ناظم اعلیٰ جمعیتہ العلماء پاکستان، مولانا محمد شرف صاحب،



شیخ الحدیث ملتان اور دیگر علماء کا تعارف فرماتے ہوئے اپنی تقریر کو ختم کیا۔  
حضرت شیخ المشائخ قبلہ خواجہ قمر الدین صاحب سیالوی مدظلہ صدر  
مرکزی جمعیتہ العلماء پاکستان نے پہلے اجلاس کی صدارتی تقریر میں فرمایا کہ،  
آج کے اجلاس میں خطاب فرمانے والے مقررین نے جو کچھ فرمایا ہے  
وہ میرے دل کی آواز ہے۔ ہم لوگ اسلام کی سر بلندی کے لئے میدان میں  
نکل آئے ہیں اور انشاء اللہ ضرور کامیاب ہوں گے۔

آپ نے انتہائی عالمانہ انداز میں "الیوم اکملت لکم دینکم الخ" کی  
تفسیر و تشریح فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ

اسلام ایک ایسا مکمل، جامع اور بہترین نظام حیات ہے جو زندگی کے  
ہر شعبے میں رہنمائی کرتا ہے اور یہ دین اسلام خدا کا پسندیدہ دین ہے، یہی قانون  
اسلام انفرادی اور اجتماعی زندگی کے لئے بے حد مفید، کارآمد اور قابل عمل  
ہے، دین اسلام اپنی جامعیت کی بنا پر کسی قسم کی پیوند کاری یا کسی دوسرے  
نظام کی ضرورت نہیں رکھتا، اسلام اپنے تمام ماننے والوں کے لئے یکساں  
رہتا ہے۔ اس دین کے بعد کوئی دین قابل قبول نہیں، اس ملک کا آئین اور دستور  
سوائے کتاب و سنت کی ہدایت کے دوسرا مسلط نہیں کیا جاسکتا۔ ہم کو اسلام  
کے سوا کوئی قانون درکار نہیں۔ حضرت خواجہ صاحب قبلہ نے آخر میں اہلسنت  
کی کامیابی اور مسلمانان عالم کی فلاح و بہبود کے حق میں دعا کرتے ہوئے کانفرنس  
کے منتظمین کو مبارکباد پیش کی۔

سنی کانفرنس کے پہلے اجلاس میں علامہ سید محمود احمد صاحب رضوی  
ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیتہ العلماء نے پاکستان نے منشور کی وضاحت میں ایک مقالہ  
پرٹھا۔



## علامہ محمد شفیع صاحب اوکاڑوی

نائب صدر اول جماعت اہل سنت پاکستان نے اجلاس سے خطاب فرماتے ہوئے انتہائی شاندار الفاظ میں اسلامی مساوات کی وضاحت فرمائی آپ نے فرمایا کہ مساوات کا مطلب سب انسانوں کو ایک جیسا کر دینا نہیں ہے، اور یہ بات خلات قانون قدرت ہے کہ خدا نے انسان کی پانچ انگلیوں کو یکساں نہیں بنایا ہے، ہم جس اسلامی مساوات کے قائل ہیں، وہ نہ سرخ سامراج میں ہے نہ کالے میں، بلکہ ہمارا تعلق گنبد خضرا سے ہے اور اسی تعلق کو ظاہر کرنے کے لئے ہمارے جھنڈے پر گنبد خضرا کا نقشہ ہے جو ہمارے فکری انداز، ہمارے معتقدات اور ہمارے دینی اور مذہبی رجحانات کا عکاس ہے اور اس مملکت میں پیارے آقا کے دین کا ڈنکا بجائیں گے۔ ہم یقیناً کامیاب ہوں گے، کیونکہ ہم پر خدا رسول صحابہ اہل بیت، صوفیا اور علماء سب کا سایہ ہے۔

آپ نے فرمایا کہ اے مسلمانو! آؤ ہم سب مل کر اس علم کو بلند کریں اور بلند رکھیں جس کو حضرت امام حسینؑ نے حضرت ابام ابوحنیفہؒ نے حضرت مجدد الف ثانیؒ نے حضرت غوثؒ بغدادی نے اور حضرت خواجہ غریبؒ نواز نے بلند کیا تھا۔ فتح انشاء اللہ ہماری ہوگی۔ ملک کی عظیم اکثریت اہل سنت جاگ اٹھی ہے وہ صحیح معنی میں نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم قائم کرے گی۔

آخر میں آپ نے اسلام کی سر بلندی اور تبلیغ کے لئے عوام سے مالی تعاون کی اپیل بہت ہی موثر انداز میں کی، جس پر عوام نے لبیک کہتے ہوئے مبلغ دس ہزار روپے کے قریب جماعت اہل سنت کو عطیات فراہم کئے، ماشاء اللہ۔



## مولانا ضیاءالحامدی صاحب (ملتان)

نے اپنی تقریر میں اسلام کی خوبی اور اس کی عالمگیر رشد و ہدایت پر مختصر سے وقت میں اچھی روشنی ڈالی۔

آپ نے مسلمانوں کے درمیان اتحاد و اتفاق حقیقی کی ضرورت اور اس کی اہمیت کو اُجاگر کرتے ہوئے فرمایا کہ ملک کے دنوں بازوؤں کے درمیان اتحاد و اتفاق کا ذریعہ صرف اسلام ہی ہے۔

اس کے بعد مولانا محمد صحبت خاں صاحب صدر جمعیتہ العلماء پاکستان (جیکب آباد)

نے مسلمانوں کی فکری اور ذہنی حریت اور آزادی پر تقریر فرماتے ہوئے بتایا:

بطل حریت اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی۔ علامہ اقبال مولانا محمد علی جوہر اور مسلمانوں کے عظیم سیاسی قائد محمد علی جناح نے مسلمانان برصغیر کے اندر جہاد کا جذبہ اور آزادی کا جوش پیدا کرنے میں بیش بہا خدمات انجام دی ہیں۔ ان بزرگوں اور عمائدین قوم کی وجہ سے ہم آج اس مملکت کو پاکستان کی شکل میں دیکھ رہے ہیں، یہ تمام حضرات زعماء اس ملک کو اسلام کا گہوارہ بنانا چاہتے تھے۔ لہذا ہمیں ان کی روح کو تسکین دینے کے لئے اس ملک میں وہی نظام نافذ کرنا چاہیے جس کے لئے یہ ملک معرض وجود میں آیا، یعنی اسلام۔ آپ نے آخر میں مسلمانان پاکستان کی دینی حمیت کو خوش آئند قرار دیا۔

حضرت مولانا مفتی سید شجاعت علی صاحب قادری مفتی دارالعلوم امجدیہ

ورکن مجلس عالمہ جماعت اہل سنت نے عوام سے خطاب فرماتے ہوئے اسلام کے اقتصادی اور معاشی نظام پر انتہائی موثر انداز میں تقریر فرمائی۔

آپ نے فرمایا کہ جو مقام محنت کش طبقہ کو اسلام میں حاصل ہے اس کی نظیر کسی اور دوسرے نظام میں نہیں ملتی۔ آپ نے حدیث سے استدلال کرتے



ہوئے فرمایا، جناب نبی کرام صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدور اور محنت کش طبقہ کے افراد کے ہاتھوں کو بوسہ دیتے ہوئے فرمایا تھا کہ یہ ہاتھ بہت اچھے ہیں جو محنت کرتے ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں امیر و عزیز سب برابر ہیں اسی لئے اسلام کے پرچم تلے جو معاشرہ برپا ہوگا وہ کائنات کا بہترین معاشرہ ہوگا۔ ہمیں چاہیے کہ اپنے مصائب و مشکلات کا حل اسلام کے ذریعہ حاصل کریں۔ کوئی دوسرا نظام محنت کش اور مزدور طبقہ کو وہ سہولتیں اور آسانیاں مہیا نہیں کر سکتا جو اسلام نے عطا فرمائی ہیں۔

آخر میں آپ نے ایک فرار داد بھی سرمایہ داروں کے مظالم کے خلاف اور محنت کش طبقہ کی زبوں حالی کو دور کرنے کے لئے پیش کی۔

دوسرے اجلاس میں صدر حضرت علامہ پیر طریقت پیر محمد قاسم صاحب

مشوری شریف صدر جمعیتہ العلماء پاکستان صوبہ سندھ نے اپنی صدارتی تقریر میں سنی کانفرنس کی کامیابی پر علماء و مشائخ کو مبارکباد پیش کی اور سب کو باہم متحد ہو کر لادینی فتنوں کا مقابلہ کرنے کی تلقین کی، آخر میں آپ نے فرمایا کہ سب مسلمانوں کو مل کر اسلامی قوانین کے نفاذ کے لئے اپنی کوششوں کو تیز تر کرنے کا مشورہ اور ہدایت کی، اوریوں کراچی کی سرزمین پر یہ سنی کانفرنس صلوة و سلام پر ختم ہوئی اور اپنے ائمہ نقوش تاریخ پاکستان میں ثبت کر گئی۔ اللہ تعالیٰ ہماری کوششوں کو کامیاب فرمائے آمین ثم آمین بجاہ حبیبک النبى الکریم۔



# کانفرنس کی خاص باتیں

- ۱- کراچی میں سیاسی جلسوں کی تاریخ میں کانفرنس کے لئے سب سے بڑا ایٹیج بنایا گیا تھا۔ جس پر تین سو علماء و مشائخ اور معززین کی نشستوں کا انتظام تھا۔
- ۲- ایٹیج کی پشت پر کئی گز لمبا چوڑا جمعیت علماء پاکستان کا پرچم لگا ہوا تھا۔
- ۳- ایٹیج پر ایک جانب "یا اللہ" اور دوسری جانب "یا محمد" کا بورڈ لگا ہوا تھا۔
- ۴- کانفرنس کے انتظام کے لئے اسکاؤٹس اور رضا کار جماعت اہلسنت کے بیج لگائے ہوئے تھے۔
- ۵- مرکزی جماعت اہلسنت کے نائب صدر مولانا محمد شفیع اوکاڑوی نے کانفرنس کے سلسلے میں ایک نظم پڑھی۔
- ۶- دروازوں پر بڑے بڑے بیترنگے ہوئے تھے۔ جس پر تحریر تھا "ہمارا مطالبہ اسلامی آئین"
- ۷- کانفرنس میں کراچی سے ۲۱۰ اور باہر سے ۲۰ ہزار علماء و مشائخ شریک تھے۔
- ۸- ایک بار تالی بھی جس پر ایٹیج سے مانعت کر دی گئی۔



# سنی کانفرنس میں صرف پندرہ منٹ

## میں دس ہزار روپے کے عطیات جمع ہو گئے

جن کے بیج لگے ہوئے ہیں آپ تک پہنچ گئے اور آپ جتنی بھی آپ کی استطاعت ہو تبلیغ اسلام فنڈ کے لئے عطیہ دیں۔ مولانا کے اس اعلان کے ساتھ ہی تقریباً پچاس ساٹھ رضا کار عطیات کی کتابیں اور حجو لیاں لے کر سامعین کے درمیان پہنچ گئے اور پندرہ منٹ کے قلیل عرصے میں تقریباً دس ہزار روپے کی رقم جمع کر لی گئی۔ اس پندرہ منٹ کے دوران مولانا شفیع ادکار ڈوی لاؤڈ سپیکر سے بڑی بڑی رقومات کا اعلان بھی کرتے رہے، لوگوں کو عطیات دینے کی ترغیب بھی دلاتے رہے۔ اس موقع پر انہوں نے علماء اور مشائخ کو بھی نہ بچتا اور ان سے کہا کہ ہر دالے سامعین، دے رہے ہیں اندر والے مشائخ اور علماء، بھی اپنے اپنے عطیات کا اعلان کریں۔

کراچی ۹ اگست راشٹرا پورٹر، دو روزہ سندھ سنی کانفرنس کے دوسرے روز جمعیت العلماء پاکستان کی اپیل پر شرکائے جلسہ نے جس نے سامعین، علماء اور مشائخ بھی شامل تھے تبلیغ اسلام فنڈ میں تقریباً دس ہزار روپے کے عطیات دیتے عطیہ کی اپیل مولانا شفیع ادکار ڈوی نے کی۔ انہوں نے کہا کہ جمعیت کا سرخ سفید سیاہ کسی سامراج سے کوئی تعلق نہیں ہے، اس کا صرف سبز گنبد کے مکین سے تعلق ہے، یہی وجہ ہے کہ علماء اور مشائخ مسجد میں خانقاہیں اور مدرسے چھوڑ کر میدان میں نکل آئے ہیں چنانچہ اب اہلسنت عوام کا یہ فرض ہے کہ وہ ان کی ہر ممکن مالی امداد کریں تاکہ پاکستان میں اسلامی نظام کے نفاذ کی جدوجہد تیز کی جاسکے۔ مولانا شفیع ادکار ڈوی نے مزید کہا کہ جمعیت کے رضا کار جن کے پاس عطیات کی کتابیں ہیں یا



# سنی کانفرنس ٹنڈو آدم (سندھ)

اگست ۱۹۷۰ء

زیر صدارت :- حضرت پیر محمد قاسم مشوری صاحب

تقاریب :- علامہ شاہ احمد نورانی

اس ملک میں غیر اسلامی آئین تیار کرنے والی اسمبلی کے لئے کوئی بھی گنجائش نہیں۔ اگر کسی بھی دستور ساز اسمبلی نے آٹھ کروڑ اہلسنت پر قرآن و سنت کے منافی دستور مسلط کرنے کی جسارت کی تو نہ صرف ایسے دستور کی دھجیاں اڑا دی جائیں گی بلکہ آئین تدوین کرنے والوں کو بھی معاف نہیں کیا جائے گا۔ آپ نے فرمایا کہ حصول پاکستان کا حقیقی تصور یہ تھا کہ اس مقدس سرزمین پر اللہ کی حاکمیت ہو اور ہم قرآن و سنت کی روشنی میں اپنی زندگیاں بسر کریں۔ لیکن آج یہاں اسلام مردہ باد کے نعرے لگائے جا رہے ہیں۔ کلمہ طیبہ کے بیمرزہ کو نذر آتش کیا جا رہا ہے۔ قرآن مجید کی بے حرمتی کی جا رہی ہے۔ لیکن اب ہم اس قسم کے لادین اور اشتراکی عناصر کو اس بات کی ہرگز اجازت نہیں دیں گے۔ اسلام مردہ باد کا نعرہ لگانے والوں کی زبانیں گدیوں سے کھینچ لی جائیں گی۔ کلمہ طیبہ کے بیمرزہ اور قرآن مجید کی بے حرمتی کرنے والوں کے ہاتھ قلم کر دیئے جائیں گے۔

اس کانفرنس سے علامہ عبدالمصطفیٰ الذہری۔ پیر محمد قاسم مشوری۔ مولانا غلام عباس قادری اور دیگر علماء نے بھی خطاب کیا۔



۱۲  
دارالعلوم نورانی  
رجسٹرڈ

احباب اہل سنت کو یہ

جان کر مسرت ہوگی کہ علاقہ گلہارا (گولیمار)

کی ایک بستی (محمد آباد) میں دارالعلوم نورانی قائم

کر دیا گیا ہے۔ اس وقت کافی بچے زیر تعلیم ہیں

دارالعلوم کی تعمیر جاری ہے، اہل

ثروت احباب اس کی تعمیر میں تعاون فرمائیں۔

دارالعلوم کی انتظامیہ بے حد ممنون و مشکور ہوگی۔

ممتاز علی خان جنرل سکیٹری

منجانب: جامع مسجد نورانی و دارالعلوم نورانی

پلاٹ نمبر ۱۷۰۸ محمد آباد - گلہارا - کراچی نمبر ۱۸



اگست ۱۹۷۰ء

# سنی کانفرنس کے

(سندھ)

زیر عداوت :- حضرت پیر محمد قاسم مشوری صاحب

خطبہ استقبالیہ :- حضرت مفتی محمد حسین قادری صاحب

تقریر :- علامہ سید سعادت علی قادری :

آپ نے اسلام کی عظمت اور تحفظ کے لئے کام کرنے والی تمام دوسری جماعتوں سے تعاون کی پیش کش کی۔ لیکن اس کے ساتھ ہی یہ کہا کہ جمعیت علماء پاکستان سواد اعظم کی نمائندہ جماعت ہے اس لئے دوسری جماعتوں کو اس سلسلے میں سلسلہ جنبانی کرنی چاہیے۔ لیکن ہم اسی جماعتوں کے ہاتھ قیادت سوچنے کو تیار نہیں جن کے پرچم پر چاند تارے کو کلمہ طیبہ پر فوقیت حاصل ہے مولانا نے مزید کہا کہ ہم اقتدار حاصل کرنے کے لئے نہیں بلکہ اسلام کی حفاظت کے لئے اپنی مساجد اور حجروں سے باہر آئے ہیں اور صحابہؓ بدر رضوان اللہ تعالیٰ کی پیروی میں اپنی پیش بندی جاری رکھیں گے۔ آپ نے اعلان کیا کہ اگر ہمارے اراکین اسمبلیوں میں جا کر اسلامی آئین نافذ کرنے میں ناکام رہے تو وہ مستعفی ہو جائیں گے۔ ہم تابعین رسول ہیں۔ اس لئے اصل طاقت ہمارے ہاتھ میں ہے۔ وہ سہ ماہیہ دار جو گزشتہ تیس سال سے عوام کا خون چوس رہے ہیں۔ اسلام کی حفاظت کے لئے ایک کوڑی خرچ کرنے کو تیار نہیں ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اسلامی آئین صرف علماء ہی مرتب کر سکتے ہیں جس طرح ایک ڈاکٹر موٹر مینک کا کام نہیں کر سکتا۔ اسی طرح علماء کے علاوہ کوئی دوسرا شخص یہ فریضہ ادا نہیں کر سکتا۔ ہمیں امریکی یا چینی طرز کا آئین نہیں چاہیے اور غیر علماء ۱۲۰ دن کی مدت میں کوئی آئین تیار نہیں کر سکیں گے۔



وہ تو اسمبلی حال میں صرف سگریٹ کے دھوئیں اڑانے جانتے ہیں۔

## علامہ محمد شفیع ا و کارڈوی

سوشلزم اسلام کا بدترین دشمن ہے۔ بدترین قسم کی آمریت ہے اس میں انفرادی ملکیت کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور تمام ملکی وسائل پر ایک آمر کا قبضہ ہو جاتا ہے۔

## حضرت پیر محمد قاسم مشوری

آپ نے اعلان کیا کہ اگر صدر مملکت یقین دلائیں کہ قرآن و سنت کے مطابق آئین نافذ کیا جائے گا۔ تو علماء و مشائخ براہ راست انتخاب لڑنے سے دستبردار ہو جائیں گے۔ آپ نے مزید کہا کہ اسلام سے زبانی ہمدردی کا اظہار کرنے والے عناصر کو اس ملک میں سیاہ و سفید کا مالک نہیں بنایا جاسکتا۔ پاکستان کا کوئی مسلمان محض روٹی اور کپڑے کے لئے اپنا ایمان فروخت کرنے کو تیار نہیں ہوگا۔ کچھ عناصر ایسے بھی ہیں جو اسلام کے نام پر قوم کو بے وقوف بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ لیکن وہ بے لوث نہیں ہیں۔ اس کی شہادت خود ان کے ماضی سے ملتی ہے۔ آپ نے مزید کہا کہ سوشلزم کے پروپیگنڈہ کے لئے لاکھوں کتابیں لوگوں میں تقسیم کی گئی ہیں۔ کچھ لوگوں کو خرید لیا گیا ہے۔ وہ مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ لیکن کلمہ شہادت بھی نہیں جانتے۔

## قراردادیں

- ۱۔ سوشلزم کا پرچار کرنے والی تمام جماعتوں پر پابندی لگائی جائے اور سوشلزم کی حمایت کرنے والوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔
- ۲۔ آئندہ انتخابات فوج کی نگرانی میں کرائے جائیں۔





# سری کل فرس نیشن

۶۱۹۷۸

عظیم ایشان نظام مصطفیٰ کانفرنس کے انعقاد کیلئے کمیٹی کا قیام

جماعت اہلسنت پنجاب کے اجلاس میں نظام مصطفیٰ کے نفاذ کا مطالبہ

جماعت اہلسنت پاکستان، صوبہ پنجاب کے ایک اجلاس میں جو شیخ الحدیث عبدالمصطفیٰ

ازہری کی صدارت میں گذشتہ دنوں جامعہ رضویہ جھنگ بازار فیصل آباد میں ہوا۔ متفقہ طور پر طے

کیا گیا ہے کہ جلد ہی عظیم ایشان پیمانے پر کل پاکستان نظام مصطفیٰ کانفرنس کا انعقاد کیا جائے گا اجلاس

میں پنجاب بھر کے دردر از علاقوں سے آئے ہوئے مجلس عاملہ کے اراکین نے شرکت کی جبکہ خصوصی

دعوت پر کراچی سے شیخ الحدیث علامہ عبدالمصطفیٰ

ازہری اجلاس میں شریک ہوئے۔ اجلاس نے

اس امر کی منظوری دیدی کہ جماعت اہلسنت

پاکستان، صوبہ سندھ کے دستور اور منشور کو صوبہ

پنجاب پر لاگو کیا جائے گا۔ اجلاس میں صوبہ پنجاب

کے ۱۹ اضلاع کے مندوبین نے اپنی اپنی رپورٹیں

پیش کیں اور جماعت اہلسنت کی تنظیمی امور سے

اجلاس کو آگاہ کیا۔ اجلاس نے نظام مصطفیٰ کانفرنس

کے انتظامات کا جائزہ لینے اور صوبائی تنظیموں

کے مشورے سے جگہ کا انتخاب کرنے کے لئے ایک

کمیٹی تشکیل دی جو صاحبزادہ فضل کریم مفتی

عبدالشکور ہزاری، مولانا سید محمد شیخ،

مولانا خدابخش اور مولانا شمس الزماں قادر پر

مشتمل ہے۔ یہ کمیٹی ایک ماہ کے اندر اپنی سفارشات

کے ساتھ رپورٹ پیش کرے گی۔ اجلاس نے ایک قرارداد

کے ذریعہ ملک میں نظام مصطفیٰ کے نفاذ کا مطالبہ کیا گیا



# ملتان سنی کانفرنس کے تاریخی اجتماع کی تیاریاں شروع ہو گئیں

یہ کانفرنس پاکستان میں نئے دور کا آغاز ثابت ہوگی۔ علامہ کاظمی کانفرنس کے انتظامات کے لئے متعدد کمیٹیاں قائم کر دی گئیں

نے ملک کے سوادِ اعظم سے اپیل کی ہے

کہ وہ ۱۶ اور ۱۷ اکتوبر کو ملتان میں عظیم الشان

تعاون کریں تاکہ اس ملک کو حقیقی معنوں میں نظامِ مصطفیٰ کا گہوارہ بنایا جاسکے۔

اس سے قبل مرکزی ایڈ ہاک کمیٹی

کے اجلاس میں سنی کانفرنس کے انتظامات

کو آخری شکل دینے کے لئے مختلف کمیٹیاں

تشکیل دی گئیں۔ راجہ کھٹی میں علامہ سید

احمد سعید شاہ کاظمی، علامہ خدابخش انظر

شجاع آباد، شیخ الحدیث مولانا غلام رسول

فیصل آباد، مولانا محمد منظور احمد شاہ،

ساہیوال، علامہ عطا محمد بندیا لوی سرگودھا

انتخابی کمیٹی میں شیخ الحدیث مولانا غلام

رسول فیصل آباد، چوہدری محمد حسین کراچی

تشریح کمیٹی میں محمد اقبال انظری، شجاع آباد

عزیز انجم ملتان، مولانا حفیظ اللہ نقشبندی

ملتان، صوفی مختار علی مظہری ملتان اور قاری

مرکزی جماعت اہلسنت پاکستان

کے چیئرمین علامہ سید احمد سعیدی کاظمی

کل پاکستان سنی کانفرنس میں جوق در جوق

شرکت کر کے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

سے اپنی قلبی وابستگی کا ثبوت دیں علامہ

کاظمی نے جماعت اہلسنت کی مرکزی ایڈ ہاک

کمیٹی کے اجلاس کے بعد اخباری نمائندوں سے

بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ یہ کانفرنس تاریخ

پاکستان میں ایک نئے دور کا آغاز ثابت

ہوگی انہوں نے کہا کہ سوادِ اعظم کو منظم کرنے

قرآن پاک اور سنت نبوی کی تعلیمات کو

فرسوخ دینے جلد پہلی کو پر دان چڑھانے

اور باطل قوتوں کے خلاف مؤثر طور پر

نہنٹنے کے لئے کل پاکستان سنی کانفرنس کا

انعقاد ضروری ہو گیا ہے۔ انہوں نے توقع

ظاہر کی کہ عامۃ المسلمین اس عظیم الشان

کانفرنس میں شرکت کر کے قیام پاکستان کے



اشتقاق علی ملتان کے اسمائے گرامی شامل ہیں

### طباعت کمیٹی

- ۱- مولانا خدابخش اظہر (شجاع آباد)
- ۲- مولانا شمس الزماں (لاہور)
- ۳- مولانا انوار الاسلام (لاہور)
- ۴- مولانا مظفر اقبال (لاہور)
- ۱۲- مولانا محمد حیات قادری (ملتان)

### ایڈیٹنگ کمیٹی

- ۱- محمد حنیف طیب (کراچی)
  - ۲- محمد اقبال اظہری (شجاع آباد)
  - ۳- امجد علی چشتی (کامونگی)
- جبکہ طعام کمیٹی اور اہتمام جلسہ کمیٹی میں جماعت اہلسنت ضلع ملتان کے ارکان ہوں گے۔ اجلاس میں "ناظرین برائے رابطہ مولانا حفیظ اللہ نقشبندی ملتان، محمد اقبال اظہری ایم۔ اے ملتان کو نامزد کیا گیا۔

مقصد کے حصول کے لئے ایک پلیٹ فارم جمع ہو جائیں گے، انہوں نے کہا کہ سوادِ اعظم کو مرکزی جماعت اہلسنت کے پلیٹ فارم پر مجتمع کرنا وقت کا اہم تقاضا ہے اور سنی کانفرنس اس سلسلے کی اہم کڑی ثابت ہوگی انہوں نے صحافیوں سے اپیل کی کہ وہ اس تاریخی کانفرنس کی کارروائی کو موثر انداز میں شائع کر کے سنی کانفرنس کے ساتھ مکمل

### مجلس استقبالیہ

- ۱- علامہ سید احمد سعید کاظمی
- ۲- مولانا سید عبداللہ شاہ (ملتان)
- ۳- ڈاکٹر محمد بدر قریشی (ملتان)
- ۴- امجد علی چشتی (کامونگی)
- ۵- مولانا علی بخش (کراچی)
- ۶- مولانا احمد میاں برکاتی (حیدرآباد)
- ۷- مولانا ایرار احمد رحمانی (کراچی)
- ۸- خواجہ افتخار احمد (سرحد)
- ۹- مولانا وزیر علی قادری (بلوچستان)
- ۱۰- مولانا حبیب اللہ (کوٹہ)
- ۱۱- مولانا منظور احمد فیضی (احمد پور شریف)



۹۰  
سنی علماء، مشائخ اور عوام کے نام

# علامہ سید محمد سعید کاظمی کا بیعت نام

حضرات علماء کرام و مشائخ عظام و امت برکاتہم العالیہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ :

ملتان میں ۱۶، ۱۷ اکتوبر ۱۹۷۸ء کو "آل پاکستان سنی کانفرنس"

منعقد ہو رہی ہے۔ اس کانفرنس کے انعقاد کا واحد مقصد "مقام مصطفیٰ اور نظام مصطفیٰ" کی عظمت و اہمیت کا مظاہرہ اور ملک کی سوادِ عظیم جماعت اہل سنت کے مذہب و مسلک کا تحفظ و استحکام ہے۔ تاکہ نظریہ پاکستان کو تقویت حاصل ہو اور دشمنانِ پاکستان کے ناپاک عزائم خاک میں مل جائیں۔

ملک و ملت کی اس خدمت کی عظیم ذمہ داری حضرات علماء و مشائخ اہلسنت پر عائد ہوتی ہے اس لئے نہایت ادب سے استدعا ہے کہ اس کانفرنس میں ضرور شرکت فرمائیں اور اپنے مریدین، معتقدین اور جملہ احباب کو بھی کانفرنس میں شرکت اور اس کی مالی امداد و اعانت کا حکم صادر فرمائیں اور کانفرنس کی حمایت میں اخبارات میں بیان شائع کرائیں۔  
شکریہ!

محمد سعید کاظمی

شائع کردہ: مرکزی جماعت اہلسنت پاکستان



# برائے مندوبین

- ① گھر سے چلنے کے وقت سے لے کر سفر میں اور پھر کانفرنس میں ہر شخص دوسرے پر یہ تاثر چھوڑے کہ وہ کارِ ثواب سمجھ کر کانفرنس میں شریک ہو رہا ہے۔ لہذا پوری سنجیدگی اور متانت کا مظاہرہ کریں۔
- ② دورانِ سفر ادائے نماز کی پابندی کی جائے اور امیرِ سفر مقرر کیا جائے جس کی ہدایت پر راستے بھر نعتوں اور درود و سلام کا ورد کریں۔
- ③ سفر کا ضروری سامان بالخصوص چادر، لحاف اور گلاس وغیرہ ہمراہ لائیں۔
- ④ کانفرنس کے منتظمین نے شب و روز محنت کر کے بہتر سے بہتر انتظام کرنے کی کوشش کی ہے۔ اگر کوئی شکایت ہو تو تحریری طور پر استقبالیہ پر موجود افراد کو دے دی جائے۔ تاکہ شور و غل سے پر وگرام خراب نہ ہو۔
- ⑤ لاؤڈ سپیکر اور بجلی کے انتظام پر سب سے زیادہ توجہ دی گئی ہے۔ تاہم خدا نخواستہ کوئی شکایت ہو تو تحریری طور پر پیش کی جائے۔
- ⑥ اسٹیج پر صرف متعین علماء و مشائخ تشریف رکھیں گے۔ علماء و مشائخ کے ساتھ ان کے دیگر اجاب اسٹیج پر جانے کی کوشش نہ کریں۔ اس سے نظم و ضبط خراب ہوگا۔
- ⑦ مختلف شعبہ زندگی سے تعلق رکھنے والے اجاب اپنی مخصوص نشستوں پر بیٹھیں۔



۸) کانفرنس کے قراء، نعت خوان اور مقررین حضرات کی فہرست اور موضوعات پوری طرح مشورہ کر کے انتظامیہ کے سب سے بڑے اجلاس میں طے کئے گئے ہیں۔ لہذا انہی پر اکتفا کریں۔ اس کے باوجود کوئی انتہائی ضروری کلام رہ گیا ہو تو پروگرام کمیٹی کو تحریری طور پر ان کا نام پہنچادیں۔ ایچ سیکرٹری سے اس سلسلہ میں رجوع نہ کریں۔

۹) کانفرنس کے دوران صرف ایچ سیکرٹری سے ہی نعرے لگائے جائیں گے اس لئے مجمع سے نعرے نہ لگائے جائیں۔

۱۰) کانفرنس میں حفاظتی سٹی رضا کار موجود رہیں گے۔ تاکہ کسی قسم کی بدظنی نہ ہونے پائے آپ سٹی رضا کاروں سے مکمل تعاون کریں۔ اس لئے کہ مسلک اہل سنت کی عظمت کے ذمہ دار آپ بھی ہیں۔

۱۱) طعام کے لئے ملتان کے ہوٹل والے عارضی ہوٹل لگائیں گے۔ جہاں سستا اور معیاری کھانا فراہم کیا جائے گا۔ جو حضرات مشترکہ کھانے کا انتظام کرنا چاہیں وہ اپنے ہم سفر ساتھیوں کے لئے انتظام کر سکتے ہو۔ علماء، مشائخ اور عوام انہی ہوٹلوں سے کھانا تناول کریں گے۔ ان ہوٹلوں کو ہنگامہ کھانا نہ بچنے کی اجازت نہ ہوگی۔ ایک ہی قسم کا سادہ کھانا تیار ہوگا۔

۱۲) کانفرنس میں چاروں صوبوں اور آزاد کشمیر سے لاکھوں افراد شریک ہو رہے ہیں۔ اس لئے اگر کوئی انتظامی کسر رہ جائے تو ہم پہلے سے معذرت خواہ ہیں۔

۱۳) اپنے اپنے علاقوں میں سنی کانفرنس کی تشہیر کریں اور زیادہ سے زیادہ افراد کو شمولیت پر آمادہ کریں۔

۱۴) سنی کانفرنس خالص مذہبی مقاصد پر مبنی مشتمل اجتماع ہے۔ لہذا



ہر شخص سیاسی یا گروہی مقاصد سے بالاتر ہو کر آئے۔  
 کانفرنس کے لئے عطیات ۱۳ اکتوبر تک روانہ کر دیں تاکہ انتظامات  
 میں دشواری نہ ہو۔ اس کے بعد وصول ہونے والے عطیات کانفرنس  
 میں ہمراہ لائیں۔ نیز یونائیٹڈ بینک لمیٹڈ کچہری روڈ ملتان کے  
 اکاؤنٹ ۵۹۴ میں بھی کل پاکستان سنی کانفرنس فنڈ کے نام پر  
 جمع کرائے جاسکتے ہیں۔

(۱۶) دیگر ضروری معلومات کے لئے کل پاکستان سنی کانفرنس کے مرکزی  
 دفتر الزوار العلوم کچہری روڈ ملتان۔ فون نمبر ۲۵۲۱ سے رابطہ  
 قائم کریں۔

ضروری نوٹ:

باہر سے آنے والے حضرات کو معلوم ہو کہ مسلک  
 اہل سنت کے وسیع تر مفاد میں کانفرنس کے ہر اجلاس میں  
 ضرور شرکت کریں۔

شکریہ

جماعت اہلسنت پاکستان





(بیادگار غوث العالم مخدوم حضرت سلطان سید شرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ)

# سَمَنانِ طَاوَن

خوش عقیدہ و پاکیزہ حضرات کی بستی

پہر فضا محل وقوع نزد سپر ہائی وے۔ کے ڈی اے اسکیم ۳۳  
 یہ بستی نظریاتی بستی ہے جس میں صرف سنی حضرات ہی کو پلاٹ الاٹ کئے  
 جاتے ہیں۔ مناسب قیمت اور جائز ترقیاتی اخراجات کے ساتھ انتہائی  
 دیدہ زیب نقشے کے مطابق ہر وقت سنی احباب کی خدمت کے  
 لئے ادارے کی انتظامیہ مستعد ہے۔

240 - 400 - 600 - 1000۔ گز کے قطعات اراضی موجود ہیں۔ پہلے آئیے اور

پہلے پائیے۔

۱۔ اوقات کار:- بروز جمعہ صبح ۹ تا ۱۲۔ ۳ تا ۷ بجے شام

بروز جمعرات — تعطیل

بروز ہفتہ تا بدھ صبح ۹ تا شام ۷ بجے تک

دفتر سمنان طاون:- کواپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ

۱۷/۱۴ فردوس کالونی کراچی نمبر ۱۸ فون نمبر 613061



کُلُّ پَاکِسْتَانِ

سَنِي كَالْفَرَسِ مِلَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
نَشَاتَعَا

فون نمبر  
لاہور ۶۰۲۵۹  
ملتان ۷۲۵۲۱  
کراچی ۷۲۷۲۲

۶-۱۷ اکتوبر ۱۹۷۸ء

بِزیر منگل

شان و شوکت سے منعقد ہو رہی ہے

شعبہٴ نشر و اشاعتِ جماعتِ اسلامیہ پاکستان



# احبابِ اہلسنت توجہ فرمائیں



(۱) سالانہ ہفت روزہ جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
منانے والا ادارہ



انجمن تاجدارِ حرمِ حبشہ کراچی

(۲) پاکستان میں پہلا قمری کیلنڈر جاری کرنے والا ادارہ

انجمن تاجدارِ حرمِ حبشہ کراچی

(۳) برصغیر میں سنی کاتفرنسوں کی روداد کو کتابی شکل میں شائع کرنے والا ادارہ

انجمن تاجدارِ حرمِ حبشہ کراچی

(۴) پاکستان میں نظامِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشہیر کرنے والا ادارہ

انجمن تاجدارِ حرمِ حبشہ کراچی

یہ ادارہ آپ کے بھرپور مالی تعاون کا متین ہے

ڈاک کا پتہ:

A - 172 - وحید آباد - گل بہار - کراچی نمبر ۱۸ - کراچی



# پہلا اجلاس

بتاریخ ۱۶ اکتوبر ۱۹۷۸ء بروز پیر بوقت بعد نماز ظہر

پیر طریقت حضرت علامہ حامد علی خاں صاحب	زیر صدارت
جناب مولانا تقدس علی خاں صاحب	مہمان خصوصی
جناب قاری غلام رسول (پنجاب)	تلاوت کلام پاک
جناب امجد علی چشتی صاحب (پنجاب)	اسٹیج سکریٹری
جناب محمد علی ظہوری قصوری صاحب	نعت رسول مقبول
جناب راجہ رشید محمود ایم اے۔	نظم

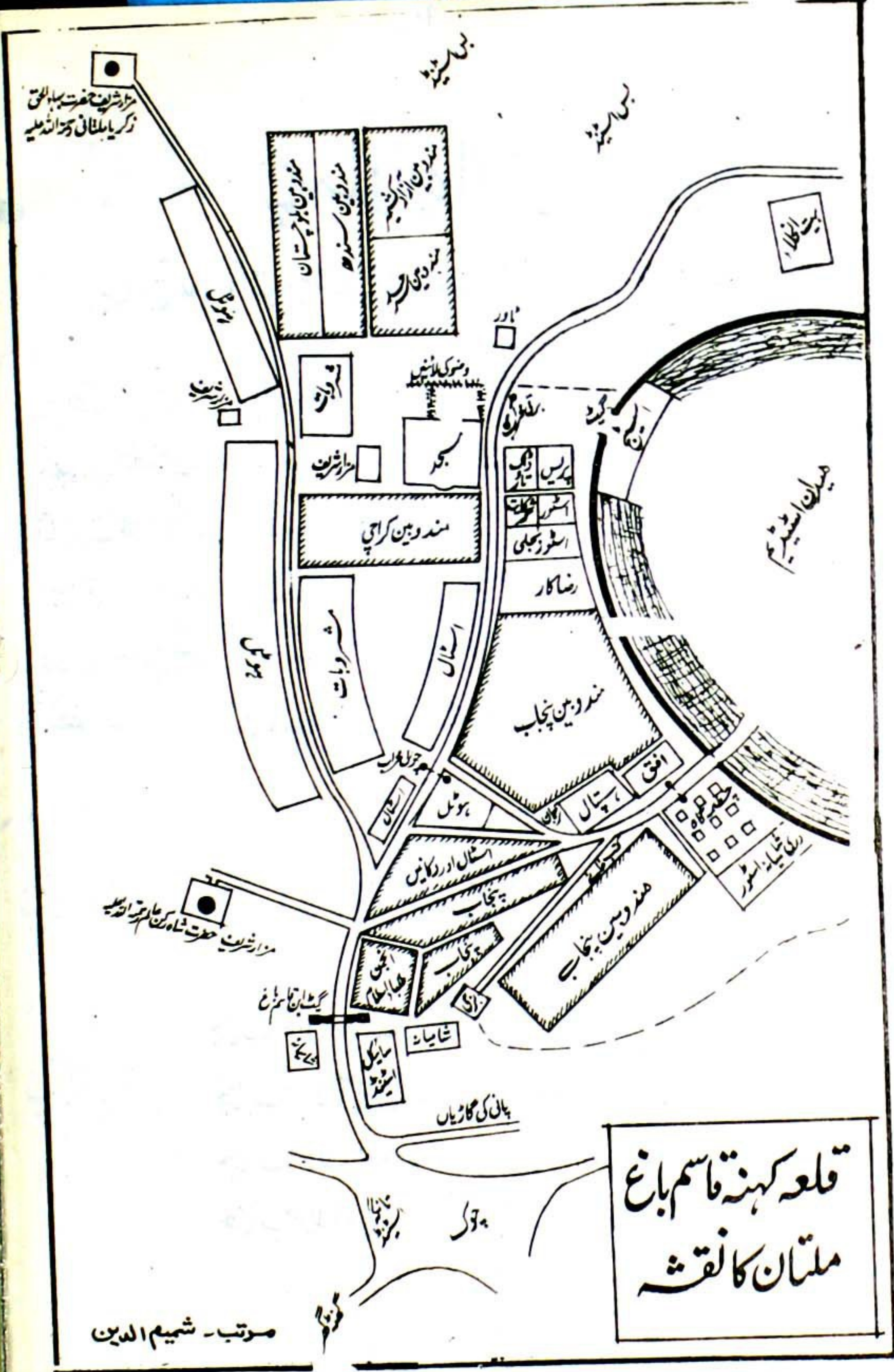
## مقررین

جناب مولانا حبیب احمد صاحب	بلوچستان
جناب مولانا جمیل احمد نعیمی صاحب	سندھ
جناب مولانا عبدالملک ہزاروی صاحب	سرحد
جناب مولانا سید عبدالقادر گیلانی صاحب	پنجاب

دعا و سلام

مولانا حامد علی خاں

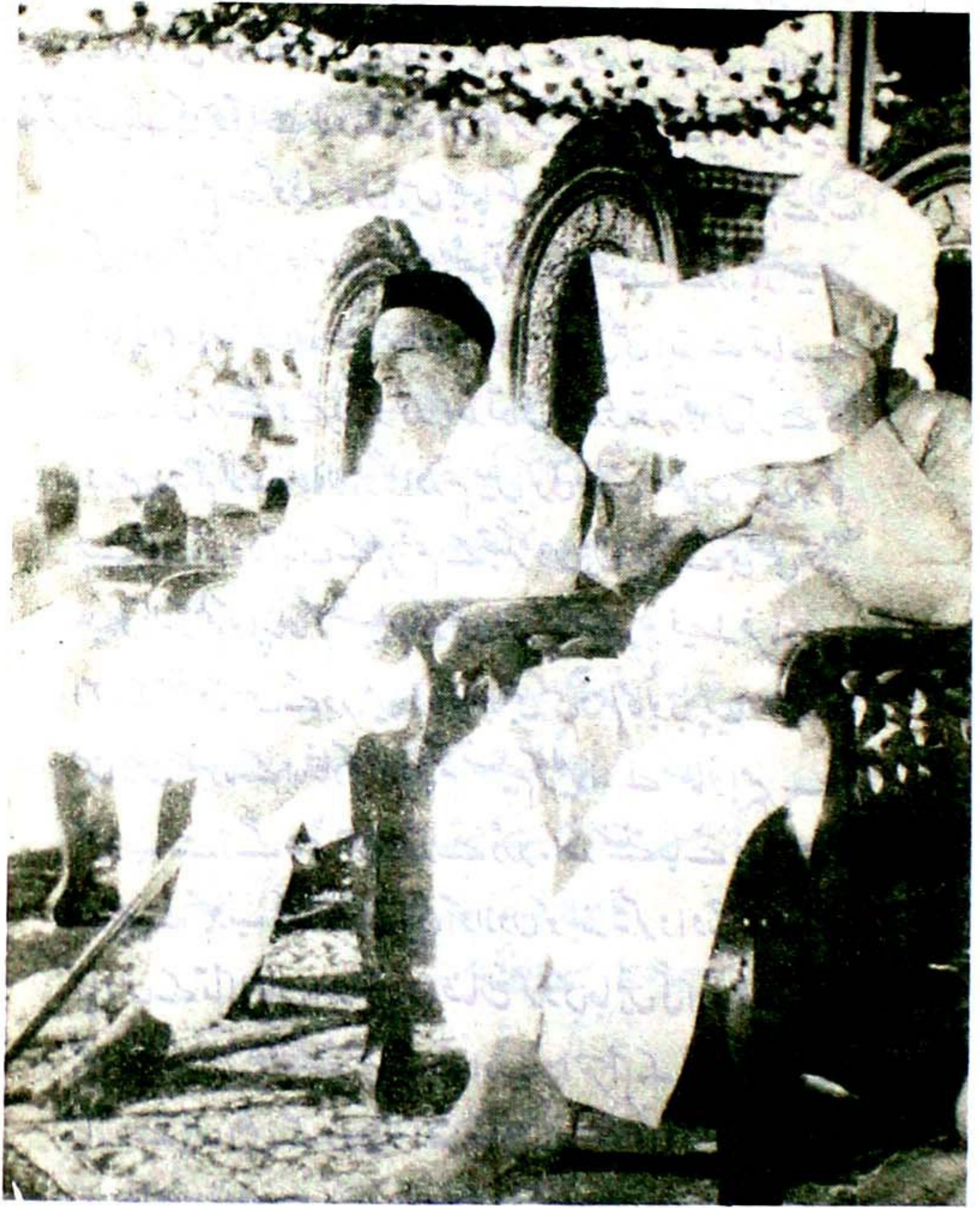




قلعہ کہنہ تاسم باغ  
ملتان کا نقشہ

موتب - شمیم الدین





ستی کانفرنس ملتان کے پہلے اجلاس میں حضرت مولانا تقدس علی خاں صاحب  
پیر طریقت حضرت مولانا حامد علی خاں صاحب



کا دروانی کا آغاز زینت القرار قاری غلام رسول <sup>صلی اللہ علیہ وسلم</sup> نے تلاوت قرآن سے کیا ان کی حسن قرأت نے اجتماع پر وجد کی کیفیت طاری کر دی۔ لاکھوں افراد پر سکتے کی کیفیت طاری تھی اور وہ کلام الہی کی اثر انگیزی سے وجد کر رہے ہیں۔ قاری غلام رسول نے قرآن پاک کی جو آیات تلاوت کیں ان کا ترجمہ بھی پڑھ کر سنایا۔ ترجمہ یہ ہے۔

”ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر اس لئے کہ اللہ کے حکم سے بات کہے اور اگر تم اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھو تو میرے محبوب کے دربار میں آ جاؤ اور ہاں اگر اللہ سے معافی مانگو اور رسول بھی اللہ سے تمہارے لئے معافی مانگے تو پھر دیکھو فوراً اللہ تعالیٰ تمہاری توبہ قبول کرے گا۔ اور تم پر رحم کرنے والا ہوگا اور تم میں کوئی آدمی مسلمان نہیں ہوگا جب تک کہ وہ آپس کے ہر قسم کے جھگڑوں میں پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنا حاکم تسلیم نہ کر لیں اور پھر ہر کار جو فیصلہ فرمادیں اس کے متعلق اس کے دل میں ذرا برابر بھی کسی قسم کا بوجھ پیدا نہ ہو۔ وہ من وعن حضور کے ارشاد کو بسر و چشم تسلیم کر لیں۔ اے مسلمانو! میرے محبوب سے آگے نہ بڑھو۔ اللہ سے ڈرو۔ اللہ سننے جاننے والا ہے۔ اور میرے محبوب کے سامنے اپنی آوازوں کو بلند نہ کرو اور جس نے ایسا کیا اس کے تمام اعمال اور نیکیاں ضائع کر دی جائیں گی اور اسے خبر بھی نہ ہوگی اور جو میرے محبوب کے ادب و احترام کے لئے ہر وقت تیار رہتے ہیں انہی کے دلوں کو اللہ تعالیٰ نے تقویٰ اور پرہیزگاری کے لئے چُن لیا ہے۔“

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ کے بعد محمد علی ظہوری قصوری <sup>صلی اللہ علیہ وسلم</sup> نے نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم پیش کی اس نعت کا پہلا شعر یہ ہے۔



ان کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیئے ہیں  
جس سمت چل دیئے ہیں کوچے بسا دیئے ہیں

اس نعت کے چند اشعار پڑھنے کے بعد سنی کانفرنس کے بارے میں انہوں نے  
جو نظم پڑھی وہ یہ ہے۔

جب سے سنیوں کا نفرنس کا ہو گیا اعلان ہے  
قافلہ اہل سنت بن گیا طوفان ہے  
جو کیف۔ جذبہ لگن ہے ولولہ ایمان ہے  
قلب سنی کی صدا ملتان ہے ملتان ہے  
کھیں نگاہیں منظر جو وہ منظر دیکھ لو  
جانثارانِ محمد کا سمندر دیکھ لو  
جذبہ حبِ خدا، عشقِ پیمبر دیکھ لو  
اہل سنت کا تو یہ سرمان ایمان ہے؟  
قلب سنی کی صدا ملتان ہے ملتان ہے  
آبرو دئے مازِ نامِ مصطفیٰ منشور ہے  
اور درِ دلِ مسلم مقامِ مصطفیٰ دستور ہے  
جو اگر ہو تو نظامِ مصطفیٰ منظور ہے  
جو نہ ہو تو پھر بتا کیسا پاکستان ہے  
قلب سنی کی صدا ملتان ہے ملتان ہے  
اہل سنت نے بنایا ملک پاکستان کو  
دشمنوں نے کر دیا دو لخت اس یک جان کو  
دیکھتے ہیں آج پھر اہل وطن ملتان کو  
جانثارانِ محمد سے وطن کی شان ہے



قلبِ سنی کی صدا ملتان ہے ملتان ہے  
آج قاسم باغ دیکھو یہ نورانی سماں؟

اہلِ دل۔ اہلِ نظر۔ کارواں درکارواں  
ایک مقصد نے کیا ہے ایک پھر سب کو یہاں  
ایسے مقصد پہ قصوری جان و دل قربان ہے

قلبِ سنی کی صدا ملتان ہے ملتان ہے  
قصوری صاحب کے بعد ممتاز نعت کو شاعر راجہ رشید محمود کو دعوت دی گئی  
انہوں نے سوادِ اعظم کے اس عظیم الشان تاریخی اجتماع میں اپنے تاثرات نظم کی  
صورت میں پیش کئے نظم پڑھنے سے قبل انہوں نے کہا کہ  
'قوم و ملک کی کشتی کے ناخداؤ!'

میں نے سنی کانفرنس پر جس قدر نظمیں کہی تھیں سب رسالوں کے "سنی  
کانفرنس" نمبر میں چھپ چکی ہیں آج عاشقانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ جم  
غیر اور جوش و خروش دیکھ کر جو چند شعر ہوئے ہیں پیش کرتا ہوں۔

قوم کے دکھ کی دوا ہے سنیوں کا اجتماع  
ربطِ ملت کا پتہ ہے سنیوں کا اجتماع

سنیت کے نام پر ہیں جمع اربابِ وفا  
باعثِ تکیں ہوا ہے سنیوں کا اجتماع  
ہو گئی ہے آج تعین صراطِ مستقیم

فرد ہر منزل نما ہے سنیوں کا اجتماع  
دل میں عشقِ پیمبر لب پہ ہے صلی علی  
مومذحِ مصطفیٰ ہے سنیوں کا اجتماع

ہے لبوں پہ سب کے نعرہ یا رسول اللہ کا



اپنے آقا پر فدا ہے سنیوں کا اجتماع  
مملکت میں اہلسنت آج چھ سولاکھ ہیں

یہاں پر لاکھوں ہی کا ہے سنیوں کا اجتماع  
شخصیت ہے مرکزی احمد سعید کاظمی

جن کے دم سے ہو گیا ہے سنیوں کا اجتماع  
اور مولانا حامد علی خاں کے تدبیر کے طفیل

آئینہ اسلاف کا ہے سنیوں کا اجتماع  
سب مشائخ اور عالم ہم زباں ہیں دیکھ لو

اور ان کا ہمنوا ہے سنیوں کا اجتماع  
حفظ ناموس پیمبر پہ کمر بستہ ہوئے

عشق احمد کا صلہ ہے سنیوں کا اجتماع

راجہ رشید محمود کے بعد داعی کل پاکستان سنی کانفرنس ملتان غزالی دوراں

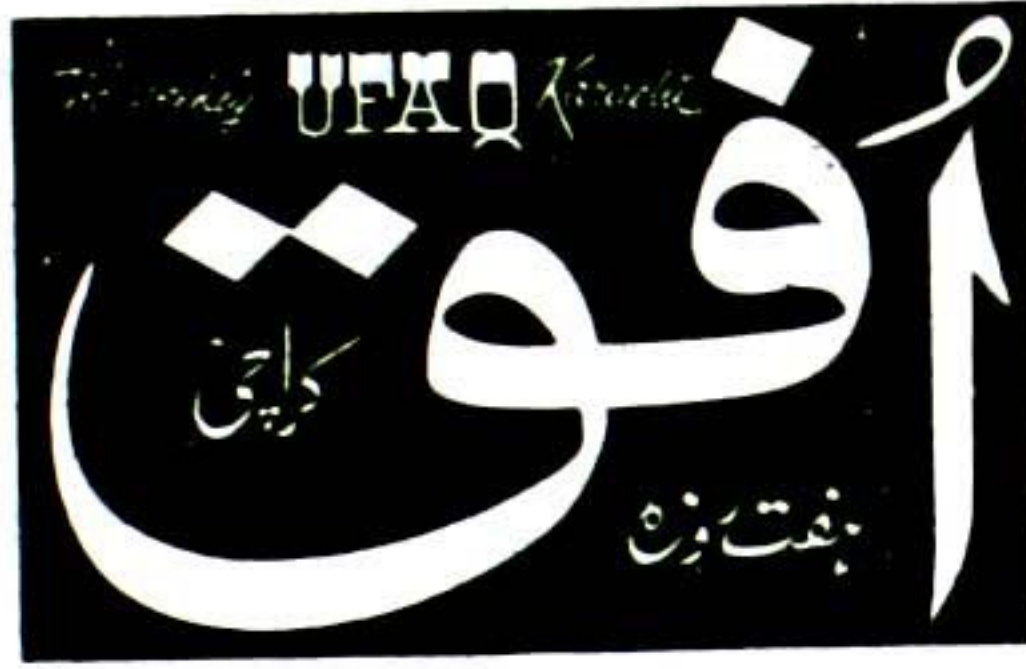
حضرت علامہ سید احمد سعید شاہ کاظمی صاحب نے خطبہ استقبالیہ پیش کیا۔





باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت، پاکستان کے تمام ہفت روزہ اخبارات سے زائد

## ملک میں بین الاقوامی میعار کا ہفت روزہ



پاکستانی صحافت میں ایک نئے باب کا آغاز ہے  
 سواد اعظم کے دھڑکتے ہوئے دلوں کا ترجمان ہے  
 جدید صحافت کے میدان میں بہترین انتخاب ہے  
 نے مختصر کے عرصے میں ناکامیوں کا ازالہ کیا ہے  
 محرومیوں کے احساس سے نجات دلانی ہے۔ مخالفین کے  
 زرعے میں قلمی جہاد کا آغاز کر کے محقر سے وقفہ میں اپنا سکہ  
 جمادیا ہے۔ یہ سواد اعظم کی بھرپور آواز اور بہترین سہارا ہے

پاکستان کا سب سے سستا ہفت روزہ اجمار  
 قیمت صرف دو، روپے

میلاد کانفرنس کے موقع پر سالانہ خریداری میں رعایت  
 ۸۵ روپے سالانہ کی بجائے ۷۵ روپے ۴۵ روپے ششماہی کے بجائے۔ ۴۰ روپے  
 تفصیلات کیلئے اخق کے امثال سے رابطہ قائم کریں



# خطبہ استقبالیہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَكَفَى وَسَلَّمَ عَلَىٰ عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَىٰ

**ابتدائیہ** | صدر محترم! حضرات علمائے کرام و مشائخ عظام اور جملہ حاضرین کرام و برادران اہل سنت، السلام علیکم ورحمۃ اللہ! اس عظیم الشان تاریخ ساز آل پاکستان سٹی کانفرنس میں آپ کی شرکت اور تشریف آوری پر نہایت ادب و احترام کے ساتھ میں آپ کا خیر مقدم کرتا ہوں اور کمال فرحت و مسرت کے ساتھ آپ کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ آپ حضرات نے اس بے مثال سٹی کانفرنس کے ساتھ جو تعاون فرمایا اور اپنی تشریف آوری سے اس کانفرنس کی رونق بڑھائی میں اس پر آپ کا تہ دل سے ممنون و متشکر ہوں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ یہ کانفرنس اس پُر آشوب دور میں اسلام کی سر بلندی، مسلک اہل سنت کے تحفظ، پاکستان کے استحکام اور نظام مصطفیٰ کے نفاذ کے لئے سنگ میل ثابت ہو۔ آمین۔ اس نازک دور میں کیونزیم اور سوشلزم جیسے لادینی فتنوں کا سیلاب امنڈتا چلا آ رہا ہے۔ نیز جماعت اہل سنت اور مسلک اہل سنت کے خلاف خوفناک سازشیں کی جا رہی ہیں، صرف یہی نہیں بلکہ پاکستان کے خلاف بھی منصوبے بنائے جا رہے ہیں۔ وقت کا اہم ترین تقاضا ہے کہ سارے ملک



کے سنی حضرات اپنے اسلاف کی سابقہ روایات کے مطابق اپنے دین و مذہب اور ملک و ملت کے تحفظ و سلامتی اور نظام مصطفیٰ کی ترویج کے لئے پوری طرح منظم اور مستحکم ہو کر ان تمام فتنوں کو ناکام بنا دیں۔

بزرگان محترم! کل پاکستان کے سنیوں کی یہ عظیم اور تاریخی کانفرنس صرف مذہبی بنیادوں پر منعقد ہو رہی ہے۔ سیاست سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔ نہ اس کی بنیاد فرقہ واریت پر ہے۔ آپ سب حضرات کسی گروہی تعصب یا سیاسی غرض کو لے کر نہیں آئے بلکہ آپ سب حضرات محض سنی ہونے کی حیثیت سے تشریف لاتے ہیں۔ جماعت اہلسنت جس کے پلیٹ فارم پر یہ کانفرنس منعقد ہو رہی ہے، خالصتاً مذہبی جماعت ہے اس کے اغراض و مقاصد اور منشور کا خلاصہ صرف اسلام کی سر بلندی مسلک اہل سنت کا تحفظ اور مذہبی بنیادوں پر سنیوں کی تنظیم و تبلیغ ہے۔ نظریہ پاکستان کی حفاظت اور پاکستان میں نظام مصطفیٰ کے نفاذ کی جدوجہد اور اسی بنیاد پر پاکستان کا استحکام جماعت اہلسنت کا نصب العین ہے۔ اس ضمن میں اسلام اور نظام مصطفیٰ، سنت و جماعت کا مفہوم، اہلسنت کا تشخص اور نظریہ پاکستان اور اس کے استحکام کے عنوانات پر مجھے کچھ عرض کرنا ہے۔

## اسلام اور نظام مصطفیٰ

اسلام دینِ فطرت ہے۔ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى فِطْرَةَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ ذَلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ (اللہ تعالیٰ کے دین کو لازم پکڑو جس پر اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو پیدا کیا۔ اس کی خلقت میں کوئی تبدیلی نہیں۔ یہ سیدھا دین ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے) بخاری و مسلم کی متفق علیہ حدیث میں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: كل مولود يولد على الفطرة فابواه يهودانه



اوینصرانہ او یبجسانہ الحدیث۔ (ہر بچہ فطرت یعنی دین اسلام پر پیدا ہوتا ہے اس کے ماں باپ اسے یہودی بنالیں یا نصرانی یا مجوسی بنالیں) دین فطرت ہی انسانی فطرت کے تقاضوں کو پورا کر سکتا ہے۔ انسانی فطرت سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو خلقت و جبلت کے جس بنیادی نقطے پر پیدا کیا جائے اس نقطے سے انحراف نہ پایا جائے۔ مثلاً بہمیت یا سبیت (حیوانیت یا درندگی) اس پر غالب نہ ہو یعنی انسان فطرتِ سلیم پر قائم ہو ایسی صورت میں انسان کی فطرت سلیمہ جس چیز کو پسند کرے گی یقیناً وہی چیز ہوگی جو اسلام میں پسندیدہ ہے۔

بنی نوع انسان میں جتنے افراد سلیم الفطرت پیدا ہوئے بلا تخصیص سب نے اسلام کی پسندیدہ چیزوں کو پسند کیا اور جن چیزوں کو اسلام نے ناپسندیدہ قرار دیا ان سب نے ان تمام چیزوں کو قبیح اور ناپسندیدہ مانا۔

اسلام کے پیش کردہ نظام سے اگر کسی شخص نے کسی وقت روگردانی کی، خواہ وہ روگردانی کرنے والے مسلمان ہی کیوں نہ ہوں تو اس کی وجہ یہ نہیں کہ اسلامی نظام میں کوئی خرابی تھی یا وہ قابل عمل نہ تھا بلکہ اس کی وجہ صرف یہ تھی کہ اسلامی نظام سے روگردانی کرنے والوں کی فطرتِ سلیمہ پر نفسانی خواہشات پر غلبہ ہو چکا تھا اس لئے وہ اس پر عمل کرنے سے منحرف اور گمراہ رہے۔

ادنی شعور رکھنے والا شخص بھی اتنی بات سمجھ سکتا ہے کہ اگر کسی وقت عام طور پر لوگ نیکی کرنا چھوڑ دیں اور جان بوجھ کر بُرائی اختیار کر لیں جیسا کہ صدیوں سے لوگ ایسا کرتے چلے آ رہے ہیں خصوصاً موجودہ دور میں ایسا ہی ہو رہا ہے تو اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ نیکی قابل عمل نہیں رہی۔ لوگوں نے سچ بولنا چھوڑ دیا تو اس سے ہرگز یہ ثابت نہیں ہوتا کہ سچ قابل عمل نہیں رہا بلکہ اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ خود لوگوں میں ایسی خرابی پیدا ہو گئی ہے جس کی وجہ سے انہوں نے



نیکی اور سچائی کو بالائے طاق رکھ دیا اگر کوئی معدہ صالح غذا ہضم نہ کر سکے تو یہ غذا کی نہیں بلکہ خود معدہ کی خرابی ہے۔ نیکی اور اچھائی سے روگردانی اس امر کی دلیل نہیں کہ نیکی اور اچھائی قابل عمل نہیں رہی بلکہ اس بات کا ثبوت ہے کہ لوگ اس فطرت سلیمہ پر قائم نہیں رہے جو ان کی حقیقت کا بنیادی نقطہ تھا۔ یہاں یہ بات واضح رہے کہ فطرت کی خلاف ورزی خلق اللہ کی تبدیلی نہیں بلکہ اصل فطرت کے موجود ہوتے ہوئے اس فطرت سے انحراف اور کجروی ہے۔

دین اسلام کا اصل مفاد ہی یہ ہے کہ اسے قبول کر کے انسان اپنی فطرت سلیمہ پر قائم رہے اور کسی حال میں اس سے منحرف نہ ہو۔ اکثر لوگ اس حقیقت سے بے خبر ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں تنبیہ نازل فرمائی۔ اسی حقیقت کو نہ سمجھنے کی وجہ سے بعض لوگ مسلمان ہونے کے باوجود بھی غیر اسلامی نظاموں کی طرف مائل ہیں۔ کاش وہ "دینِ قیم" کے معنی کو سمجھتے تو انہیں معلوم ہو جاتا کہ انسان کی فطرت سلیمہ کے تقاضوں کی تکمیل کا ضامن یہی دین اسلام ہے جسے "دینِ قیم" سے تعبیر کیا گیا ہے۔

انسانوں کے جو افراد اللہ تعالیٰ کے نبی پر ایمان لائے اور انہوں نے دین اسلام کو قبول کیا وہ غیر مسلم افراد انسانی سے صرف دین اسلام کی بنیاد پر ممتاز ہو گئے جس طرح انسان، ناطق کی خصوصیت کی بناء پر غیر ناطق حیوان سے ممتاز ہو کر جنس حیوان کے تحت مستقل نوع کی حیثیت اختیار کر گیا بالکل اسی طرح مسلمان، خصوصیت اسلام کی وجہ سے غیر مسلم انسانوں سے ممتاز ہو کر گویا جنس انسان کے تحت مسلمان ہونے کی حیثیت سے ایک مستقل نوع قرار پا گیا۔ یوں کہیے کہ اللہ تعالیٰ کے نبی نے انسان کو بمنزلہ جنس اور مسلمان و کافر اور منافق کو اس کے تحت تین انواع قرار دے دیا۔



یہ امر محتاج بیان نہیں کہ ہر نوع کے اسباب بقا اور ضروریات زندگی اس کے حسب حال ہوتے ہیں۔ مچھلیاں اور پرندے دونوں جنس حیوان کی الگ الگ نوع ہیں۔ پرندوں کا پانی میں اور مچھلیوں کا پرندوں کے آشیانوں میں ہونا ان کے حسب حال نہیں، بالکل اسی طرح مسلمانوں کا غیر اسلامی نظام کے تحت ہونا ان کے طبعی تقاضے کے خلاف ہے۔

رہا یہ شبہ کہ ایسی صورت میں غیر مسلم کا اسلامی نظام کے تحت ہونا اس کے طبعی تقاضے کے منافی قرار پائے گا تو یہ شبہ صحیح نہیں اس لئے کہ انسان مسلم ہو یا غیر مسلم بحیثیت انسان ہونے کے اس کی فطرت سلیمہ کا تقاضا عین تقاضائے اسلام ہے اور ظاہر ہے کہ کفر و نفاق کی بنیاد فطرت سلیمہ سے انحراف کے سوا کچھ نہیں اور یہ انحراف غیر طبعی ہے۔ معلوم ہوا کہ غیر مسلم کا اسلام کو اپنی طبیعت کے ناموافق سمجھنا فطرت سلیمہ سے انحراف کی بناء پر ہے ورنہ اس میں شک نہیں کہ یہی نظام اس کی اصل فطرت کے عین مطابق اور حسب حال ہے۔ بلکہ غیر مسلموں کے لئے اسلام امن و عافیت کا حقیقی ضامن ہے اسلام نے عام ہندو، سکھ اور عیسائی جیسی غیر مسلم اقلیتوں کی جان و مال اور عزت و آبرو کے تحفظ کی مستحکم ضمانت دی اور تاریخ شاہد ہے کہ اسلامی حکومتوں کے ادوار میں غیر مسلموں کو وہ شاندار حقوق و مراعات دیئے گئے جن کی مثال کسی غیر اسلامی حکومت میں نہیں پائی جاتی۔ لہذا یہ کہنا بالکل صحیح ہے کہ اسلام ہی بنی نوع انسان کے لئے امن و عافیت اور رحمت و رأفت کا گہوارہ ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ مومن و کافر کے اسی نوعی اختلاف کی بناء پر دونوں کا قانون حیات مختلف ہو گیا حلال و طیب چیزیں مومن کے حصے میں آئیں اور خبیث و ناپاک چیزیں کافر کے لئے رہ گئیں۔ مومن کی غذا حلال اور کافر کی غذا



حرام۔ مسلمان کی طبیعت کا مقتضاً طیبات ہیں اور کافر کی طبیعت کا تقاضا خبیثات۔ قرآن مجید کی سورۃ بقرہ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِن طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ ۖ (اے ایمان والو! ہم نے جو پاک رزق تمہیں دیا اس سے کھاؤ)۔ نیز سورۃ نور میں فرمایا: الْخَبِيثَاتُ لِلْخَبِيثِينَ وَالْخَبِيثُونَ لِلْخَبِيثَاتِ وَالطَّيِّبَاتُ لِلطَّيِّبِينَ وَالطَّيِّبُونَ لِلطَّيِّبَاتِ ۗ (خبیث چیزیں خبیث لوگوں کے لئے ہیں اور پاک چیزیں پاک لوگوں کے لئے)۔ دوسری جگہ سورہ اعراف میں فرمایا: وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ ۗ (اللہ تعالیٰ کے رسول ایمان والوں کے لئے پاک چیزوں کو حلال اور ناپاک چیزوں کو حرام کرتے ہیں)۔ شراب، خنزیر، سود، رشوت اور ہر قسم کی کجس و حرام اشیاء کو غیر مسلم شوق سے استعمال کرتا ہے لیکن مسلمان ان کے قریب جانا پسند نہیں کرتا۔ جس طرح بکری بھڑیئے کی غذا قبول نہیں کرتی اسی طرح مومن کافر کی غذا کو پسند نہیں کرتا کیونکہ ان دونوں کے درمیان ایسا ہی فرق ہے جیسا بکری اور بھڑیئے کے درمیان ہے۔ ان میں سے ہر ایک مختلف النوع ہونے کی حیثیت رکھتا ہے۔

اب یہ حقیقت اچھی طرح واضح ہو گئی کہ مسلمان کا حال غیر مسلم سے مختلف ہے اس لئے کوئی مسلمان غیر اسلامی قانون کے تحت اسلامی زندگی بسر نہیں کر سکتا۔ اصل فطرۃ انسانی کے تقاضوں کی تکمیل صرف اسلامی نظام کے تحت ہو سکتی ہے جس کا نام "نظام مصطفیٰ" ہے۔

## نظام مصطفیٰ کی جامعیت

واضح رہے کہ چند اعمال و عبادات ہی کا نام "نظام مصطفیٰ" نہیں بلکہ



یہ ایسا جامع نظام حیات ہے جو پیدائش سے موت تک اور مہد سے لحد تک انسان کو پیش آنے والے ہر مرحلے پر حاوی ہے۔ عقائد و اعمال، عبادات و معاملات اخلاق و آداب سب کو شامل ہے۔ معاشیات و اقتصادیات، حدود و قصاص تعزیمات، عدل و مساوات، قوانین و احکام سب کچھ نظام مصطفیٰ میں احسن و اکمل طریق پر موجود ہیں اور وہ ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جس کا منبع کتاب و سنت ہے اور اس کی تفصیلات سنتِ خلفائے راشدین و سلف صالحین اور ائمہ مجتہدین کی فقہ و اجتہادات اور تعامل مومنین میں محفوظ ہیں سورہ نسا میں باری تعالیٰ عز اسمہ، کا ارشاد ہے: **أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ ط** (اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو، اس کے رسول کی اطاعت کرو اور اہل ایمان میں سے اولوالامر کی)۔ **مُسْنَدُ أَحْمَدُ** ابوداؤد، ترمذی اور ابن ماجہ میں وارد ہے: **عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ - الْحَدِيثَ**۔ (تم اپنے اوپر میری سنت اور میرے خلفائے راشدین مہدیین کی سنت کو لازم پکڑو)۔ آیت کریمہ میں اولوالامر سے مراد بھی خلفائے راشدین اور سلف صالحین ائمہ مجتہدین ہیں۔ قرآن مجید میں دوسری جگہ سورہ نسا میں فرمایا: **وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّىٰ وَنُصَلِّهِ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا ط** (جس نے ہدایت واضح ہو جانے کے بعد رسول سے اختلاف کیا اور مومنین کے علاوہ کسی دوسرے کے راستے کی اتباع کی ہم اسے اسی طرف پھیر دیں گے جس طرف وہ پھرا اور اسے جہنم میں پہنچا دیں گے اور وہ بہت بُرا ٹھکانہ ہے)۔ اس آیت کریمہ میں اتباع رسول کے ساتھ مومنین کی راہ پر چلنے کا حکم دیا گیا ہے۔ ترمذی کی حدیث میں وارد ہے: **إِنَّ اللَّهَ لَا يَجْمَعُ أُمَّتِي عَلَىٰ**



ضلالة۔ (بے شک اللہ تعالیٰ میری امت پر گمراہی پر جمع نہ فرمائے گا)۔ نیز ابن ماجہ کی حدیث میں وارد ہے: اتبعوا السواد الاعظم (تم لازم پکڑو اپنے اوپر سواد اعظم یعنی بڑی جماعت کو)۔

ان آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ کی روشنی میں یہ بات واضح ہو گئی کہ نظام مصطفیٰ کا اصل منبع اور اس کی تفصیلات کا سرچشمہ کتابِ سنتِ خلافت راشدہ، ائمہ سلف، تعاملِ مومنین اور اجماعِ امت ہے۔ میں پورے وثوق کے ساتھ عرض کروں گا کہ اسلامی ضابطہ حیات کا کوئی پہلو ان سے باہر نہیں۔

**عدلیہ** | قرآن مجید کی سورہ مائدہ میں ہے: اَعْدِلُوا هُوَ اقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ۔ (تم عدل کرو، عدل تقویٰ سے بہت قریب ہے)۔ یہ آیت کریمہ عدل و انصاف کی روشن شمع ہے اور سنت و اجماع اور قیاسِ ائمہ مجتہدین اس کی تفصیلات سے پُر ہیں۔

**ظلم** | عدل کے برعکس ظلم ہے۔ اس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے سورہ اعراف میں فرمایا: لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ۔ (ظلم کرنے والوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے)۔ اور حدیث شریف میں ہے: الظلم ظلمات یوم القیامة۔ متفق علیہ۔ (قیامت کے دن ایک ظلم کے کئی ظلمات ہوں گے)۔

**انتظامیہ** | انتظامی امور کی نگہداشت کرنے والوں کے متعلق اللہ تعالیٰ نے سورہ آل عمران میں فرمایا: تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ (تم نیکی کا حکم دیتے ہو اور بُرائی سے روکتے ہو) صحیح مسلم کی حدیث میں وارد ہے: من رأى منكم منكرا فليغيره بيده۔ الحدیث۔ تم میں سے جو کسی بُرائی کو دیکھے



اسے چاہیے کہ اسے ہاتھ سے روکے۔

۱۔ حدود۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی جرم پر مقرر کی ہوئی سزا کو حد کہتے ہیں۔ جیسے سورہ مائدہ میں ہے۔ فَأَقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا (چوری کرنے والے مرد اور عورت کے ہاتھ کاٹے جائیں)۔ اور سورہ نور میں ہے: فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةً جَلْدَةً (زانی اور زانیہ میں سے ہر ایک کو سو کوڑے مارو)۔

۲۔ قصاص۔ جان۔ عضو یا زخموں کے بدلے کو قصاص کہتے ہیں۔ مثلاً جان کے بدلے جان، عضو کے بدلے عضو اور زخموں کے بدلے زخم۔ قرآن کریم کی سورہ بقرہ میں ہے: وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيَاةٌ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ (تمہارے لئے قصاص میں حیات ہے اے عقل والو)

نوٹ: حدود و قصاص سے متعلق بے شمار احادیث وارد ہیں جو اہل علم حضرات سے مخفی نہیں۔

۳۔ تعزیرات۔ حد سے کم درجے کی سزا کو "تعزیر" کہتے ہیں۔ ہر وہ جرم جس پر مقررہ سزا شرع میں وارد نہیں موجب تعزیر ہے۔ مثلاً زنا موجب للحد کے علاوہ فحش کے ارتکاب پر جو سزا دی جائے گی وہ تعزیر ہوگی علمائے تعزیر کی دلیل میں سورہ نسا کی اس آیت کو پیش کیا: وَاللَّذَانِ يَأْتِيَانَهَا مِنْكُمْ فَادُّوهُمَا (اور تم میں سے دو مرد جو (آپس میں) فحش کے مرتکب ہوں تو انہیں تکلیف پہنچاؤ)۔ یہ تکلیف پہنچانا تعزیر ہے۔

یہ امر واضح رہے کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر حکم تعزیر کے بغیر ممکن نہیں اسی لئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا صحیح مسلم میں ہے: مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مَنكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ۔ الحدیث۔



(تم میں سے جو شخص کسی بُرائی کو دیکھے اسے چاہیے کہ اس بُرائی کو اپنے ہاتھ سے روکے)۔ اس حدیث سے بھی حکم تعزیر پر روشنی پڑتی ہے۔ بعض علماء نے اجماع کو دلیل تعزیر قرار دیا۔

اسلامی حدود اور تعزیرات کے متعلق بعض لوگ کہتے ہیں کہ اس مہذب دور میں رجم اور کوڑوں جیسی شدید سزائیں نہایت غیر مناسب بلکہ ناقابلِ عمل ہیں نیز یہ کہ اس دور میں جرائم کی اتنی کثرت ہے کہ اقامتِ حدود ممکن نہیں۔ لاکھوں انسانوں کے ہاتھ کاٹنے پڑیں گے اور لاکھوں انسانوں کو رجم کرنا پڑے گا جو ناقابلِ عمل ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ جس دور میں جرائم کی اس قدر کثرت ہو اسے مہذب کہنا کہاں کی تہذیب ہے؟ پھر یہ کہ سزا ہمیشہ حرم کے مطابق ہوتی ہے جن جرائم پر اسلام نے شدید سزاؤں کا حکم دیا ہے آپ یہ دیکھیں کہ وہ جرائم کتنے شدید ہیں۔ علاوہ ازیں ایسے شدید جرائم کے ثبوت کے لئے اسلام نے جو معیارِ شہادت رکھا ہے اور ان سزاؤں کے لئے جو کڑی شرائط مقرر فرمائی ہیں ان کے پیشِ نظر ان سزاؤں کے ناقابلِ عمل ہونے کا تصور بھی پیدا نہیں ہوتا لوگوں کا یہ کہنا بھی صحیح نہیں کہ لاکھوں کے ہاتھ کاٹنے پڑیں گے اور لاکھوں کو رجم کرنا پڑے گا۔

میں عرض کروں گا کہ اگر نظامِ مصطفیٰ رائج کر کے اس کے مطابق چند مجرموں کو یہ سزائیں مل جائیں تو جرائم کا انسداد ہو جائے گا۔ سعودی عرب میں اسلامی سزائیں نافذ ہیں وہاں کا حال سب کو معلوم ہے۔ اس قسم کے جرائم کا صدور شاذ و نادر ہی ہوتا ہے۔

## حقوق نسواں

جاہلیت کے دور میں عورت کی جو تذلیل کی جاتی تھی اور جس قدر مظالم کا تختہ مشق عورتوں کو بنایا



جاتا تھا اسلام نے اس تذلیل اور جملہ مظالم سے عورتوں کو نجات دلائی، ان کے حقوق مقرر فرمائے۔ ان پر مظالم اور زیادتیوں کو روکا اور انہیں عزت کا مقام عطا فرما کر ان کے ساتھ بہترین معاشرت اور حسن سلوک کا حکم دیا۔ سورہ نسا میں فرمایا: **وَعَاشِرُوا هُنَّ بِالْمَعْرُوفِ** یعنی عورتوں کے ساتھ حسن معاشرت اور بہترین سلوک کے ساتھ پیش آؤ۔ ماں کا ادب، بہن سے شفقت بی بی سے حسن سلوک قرآن مجید کی تعلیم ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی "خیرکم خیرکم لاهلہ" فرما کر عورتوں کے ساتھ نیکی، بھلائی اور احسان کی تلقین فرمائی۔ یہ حدیث ترمذی، نسائی و ابن ماجہ میں ہے یعنی تم میں بہترین شخص وہ ہے جو اپنے اہل و عیال کے ساتھ بہترین سلوک کرنے والا ہو۔ آج کے دور میں عام طور پر عورتوں کی جو حق تلفی ہو رہی ہے کہ انہیں میراث کے حقوق سے بھی محروم کر دیا جاتا ہے اور ازدواجی زندگی میں بھی وہ ظلم و ستم کا نشانہ بنی رہتی ہیں معاشرے میں انہیں عزت کا کوئی مقام نہیں دیا جاتا اور ان کی فلاح و بہبود کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے نظام مصطفیٰ کے بغیر ان کی حق سنی اور مظالم سے نجات ناممکن ہے۔

## مُعَاشِيَات

قرآن کریم کی اصطلاح میں "معاش" سے مراد روزگار

اور اسباب زندگی ہیں۔ سورہ اعراف میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: **وَلَقَدْ مَكَّنَّاكُمْ فِي الْأَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيهَا مَعَايِشًا** ط قَلِيلًا مَّا تَشْكُرُونَ ط (بے شک ہم نے تمہیں زمین پر جگہ دی اور ہم نے تمہارے لئے اس میں زندگی کے اسباب بنائے۔ بہت ہی کم شکر کرتے ہو)۔

چونکہ معاش اور روزگار کے بہت سے شعبے ہیں اور ہر شعبے سے متعلق بکثرت احادیث وارد ہیں۔ ہر طریق معاش کے لئے کتاب و سنت و دیگر اولیٰ شرعیہ



میں بے شمار احکام موجود ہیں۔ مثلاً سورۃ توبہ میں ہے: **أَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا** (اللہ تعالیٰ نے بیع کو حلال کیا اور سود کو حرام فرمایا)۔ سود کی مذمت میں قرآن و حدیث کی اتنی نصوص ہیں کہ ان کی تفصیلات کو اس مختصر وقت میں بیان کرنا ممکن نہیں۔ یہ ایک بدترین قسم کی لعنت ہے اور بے شمار برائیوں کی بنیاد۔ سودی نظام کو ختم کئے بغیر ہمارے معاشی مسائل حل نہیں ہو سکتے۔

## اقتصادیات

کتاب و سنت کی روشنی میں "اقتصادیات" سے ہماری مراد مالیات میں میانہ روی ہے اگرچہ اعتدال

پسندی اور میانہ روی مالیات کے علاوہ دیگر امور میں بھی مطلوب عندالشرع ہے۔ لیکن مالیات میں اس اعتدال اور میانہ روی کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ مال کو روک لینا جسے ارتکاز دولت سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ شرعاً سخت مذموم ہے۔ اسی طرح اسے بے جا خرچ کرنا یا ناجائز طریقہ سے حاصل کرنا بھی سخت گناہ ہے۔ اسی کے متعلق سورۃ بقرہ میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: **وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُم بَيْنَكُم بِالْبَاطِلِ** (اور تم آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق طور پر نہ کھاؤ)۔ اور میانہ روی کے متعلق تعلیم دیتے ہوئے سورہ بنی اسرائیل میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: **وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُولَةً إِلَىٰ عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُومًا مَّحْسُورًا** (اور اپنا ہاتھ اپنی گردن سے بندھا ہوا نہ رکھ اور نہ اسے پورا کھول دے کہ تو بیٹھ رہے ملامت کیا ہوا تھکا ہوا)۔ یعنی مال کا روکنا اور اسے بلا امتیاز جا بے جا صرف کرنا دونوں ممنوع ہیں۔

جس مال سے زکوٰۃ اور متعلقہ حقوق ادا نہ کئے جائیں اصطلاح شرع میں وہ کنز ہے۔ دیکھیے مجمع بحار الانوار جلد ۳، ص ۲۳۰۔ اسی کنز کو آجکل معاشی



اصطلاح کے طور پر لفظ "سرمایہ" سے تعبیر کر دیا جاتا ہے۔ جس طرح زکوٰۃ ادا کرنے اور متعلقہ حقوق کی ادائیگی کے بعد وہ مال کمتر نہیں رہتا اسی طرح جس مال سے زکوٰۃ اور حقوق متعلقہ ادا کر دیئے جائیں وہ "سرمایہ" کی تعریف میں نہیں آتا۔ بشرطیکہ اسے جائز طور پر حاصل کیا گیا ہو ورنہ وہ مال حرام، مالک کے لئے وبال عظیم اور عذاب الیم کا موجب ہے۔

اس دور میں اکثر بڑے بڑے امیروں اور مال داروں کے اموال سے جو حقوق اللہ اور حقوق العباد متعلق ہیں اگر نظام مصطفیٰ کے تحت ان حقوق کی ادائیگی ان اموال سے کر دی جائے تو کمتر سرمایہ کا وجود ہی ملک میں باقی نہ رہے اور اموال حرام کی کثرت کے باعث ملک میں جس قدر جرائم اور معصیت کا دور دورہ ہے پاکستان اس سے پاک ہو جائے۔

ذراصل دولت اور اسباب معیشت کا حصول اتنا مشکل نہیں جتنا کہ ان کی ہمواری اور موزونیت کا قائم رکھنا مشکل ہے۔ دولت کی ناہمواری ہمیشہ اقتصادی اور معاشی نظام کی خرابی کا موجب رہی ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے سورہ حشر میں فرمایا: كُنْ لَا يَكُونُ دَوْلَةً مُّبِينًا الْاَغْنِيَاءُ مِنْكُمْ ط (تاکہ وہ اموال مال داروں کے درمیان گردش نہ کرتے رہیں)۔ اس آیت نے دولت کی ناموزون تقسیم کو روکا ہے۔ غریب کا غریب تر ہونا اور امیر کا امیر تر ہو جانا اسی غیر مناسب تقسیم دولت کا نتیجہ ہے۔ اس کا ازالہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ امیر و غریب سب کے لئے حصول دولت کے ذرائع ہر ایک کے حسب حال مساوی طور پر مہیا کئے جائیں۔ قرآن مجید کی آیت منقولہ بالا کی روشنی میں "نظام مصطفیٰ" اقتصاد و معاش میں اسی ہمواری اور موزونیت کا داعی ہے۔



## سوشلزم اور مساوات

سب جانتے ہیں کہ "سوشلزم" ،  
"کیونزم" ہی کی ایک شاخ ہے

جس کی بنیاد خدا کی ہستی کا انکار ہے۔ اس میں شخصی ملکیت بھی منفی ہے۔ یہ دونوں نظریے اسلام کی نفی کرتے ہیں۔ اس کے باوجود بعض لوگوں نے "اسلامی سوشلزم" کی اصطلاح ایجاد کر لی۔

"اسلامی سوشلزم" کی ترکیب بالکل ایسی ہے جیسے "اسلامی شراب خانہ"۔ مسلمانوں کو فریب دینے کے لئے ان لوگوں کا بنیادی سہارا قرآن مجید کی ایک آیت اور حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا زہد ہے۔ آیت قرآنیہ سورۃ بقرہ میں ہے: **وَ يَسْأَلُونَكَ مَاذَا يُنْفِقُونَ قُلْ الْغَفْوَةُ** (لوگ آپ سے پوچھتے ہیں وہ کیا خرچ کریں؟ آپ فرمادیں گے کہ "غفو")۔ ان لوگوں کا کہنا ہے کہ "غفو" کے معنی ہیں وہ چیز جو انسانی حاجت سے زیادہ ہو۔ اس بناء پر وہ آیت کا یہ مطلب بیان کرتے ہیں کہ ضرورت سے زائد انسان کے پاس جو کچھ ہو وہ سب خدا کی راہ میں خرچ کر دینا فرض ہے۔

میں عرض کروں گا کہ منکرین خدا کو راہِ خدا کا نام لینا زیب نہیں دیتا پھر یہ لفظ "غفو"، "جہد" کی نقیض ہے۔ جہد کے معنی مشقت ہیں اسی لئے جس نرم زمین کو چلنے کے لئے تیار کیا جائے لغت میں اسے "غفو" کہتے ہیں آیت کے معنی یہ ہیں کہ جو کچھ خرچ کرنا تمہارے لئے سہل اور آسان ہو وہ اللہ کے لئے خرچ کرو۔

ضرورت سے زائد چیز کا خرچ کرنا چونکہ ہر شخص کے لئے آسان ہے اسلئے اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا۔ جن علماء نے "غفو" کا ترجمہ "ما فضل عن الحاجة" کیا یعنی "ضرورت سے زائد" ان کا مقصد بھی یہی ہے کہ جن مال کی انسان کو ضرورت



ہو اس کے خرچ کرنے میں اسے تکلیف اور مشقت ہوتی ہے اور جو ضرورت سے زائد ہو اس کا خرچ کرنا آسان ہوتا ہے۔ اس سے یہ بات ظاہر ہے کہ "سہولت" اور "زیادت عن الحاجة" میں کوئی فرق نہیں۔ دراصل اس آیتِ کریمہ کا مفاد یہ ہے کہ جس مال کے تم خود محتاج ہو اگر اسے خرچ کرو گے تو خود محتاج ہو کر دوسروں کے سامنے ہاتھ پھیلاؤ گے لہذا ایسا نہ کرو۔ حدیث شریف میں اسی کی تائید ہے۔ بخاری شریف میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "الصدقة عن ظہر غنی" صدقہ ایسی چیز کا ہو جو ضرورت سے زائد ہے۔ کیونکہ اسی میں انسان کے لئے سہولت ہے۔ یہ کہیں نہیں فرمایا کہ جو کچھ بھی ضرورت سے زائد ہے وہ سب خرچ کر دو اسی لئے قرآن میں لفظ "عفو" ہے۔ "کل العفو" نہیں۔

ہاں غلبہ زہد کی وجہ سے اگر کوئی زاہد مومن ضرورت سے زائد کل مال بلکہ اپنی ضرورت کو بھی پس پشت ڈال کر سارا مال راہِ خدا میں قربان کر دے تو یقیناً موجب فضیلت ہے بشرطیکہ ایسا کرنے والا خود محتاج ہونے کی وجہ سے وہ دوسروں کے سامنے ہاتھ نہ پھیلائے۔ اللہ تعالیٰ نے سورہ حشر میں اہلبیتِ نبوت اور مہاجرین و انصار کی تعریف میں فرمایا: وَيُؤْتِرُونَ عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَتْ بِهِمْ حَصَاةٌ ط (یعنی وہ اپنی جانوں پر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں اگرچہ انہیں شدید محتاجی ہو)۔ نیز جامع ترمذی اور سنن ابی داؤد میں ہے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غزوہ تبوک کے موقع پر اپنا سارا مال پیش کر دیا تھا جس پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مَا أَجْقِيْتَ لَا هَلَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ! تم نے اپنے اہل و عیال کے لئے کیا چھوڑا؟ تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ابقیت لہما للہ ورسولہ حضور! میں نے ان کے لئے صرف اللہ اور اس کے رسول



کو باقی رکھا۔ لیکن اسے فرض نہیں کہا جاسکتا۔ اگر یہ فرض ہوتا تو جن صحابہ نے کچھ مال پیش کیا خصوصاً حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنہوں نے آدھا مال اپنے اہل و عیال کے لئے باقی رکھا وہ سب حکم خداوندی "قل العفو" کے بموجب نافرمان اور گنہگار قرار پائیں گے بلکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ذات مقدسہ پر کبھی حرف آئے گا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انہیں ہدایت نہ فرمائی۔ العباد باللہ تعالیٰ۔

ثابت ہوا کہ مدعیانِ سوشلزم کا "قل العفو" اور حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے غلبہ زہد سے سوشلزم کو ثابت کرنا محض دھوکہ دہی اور فریب ہے۔

مساوات سے مراد یہ ہے کہ ہر مستحق آدمی کو اس کے استحقاق کے مطابق اس کا حق ادا کر دیا جائے۔ ایسا نہ ہو کہ ایک ہی قسم کے متعدد مستحقین کی ادائیگی حقوق مساوی طور پر نہ ہو ان میں کمی بیشی اسلامی مساوات کے خلاف ہے۔ مثلاً ایک شخص کے چار لڑکے ہیں، دو لڑکیاں اور دو بیویاں۔ اس شخص کی میراث میں جو حصہ لڑکوں کا ہے وہ چاروں کو برابر ملے گا اور جو حصہ لڑکیوں کا ہے وہ دونوں لڑکیوں کو مساوی طور پر دیا جائے گا اور جو حصہ بیویوں کا ہے۔ وہ دونوں بیویوں پر برابر تقسیم ہو گا لیکن ایسا نہیں ہو سکتا کہ لڑکوں، لڑکیوں اور بیویوں میں سے ہر ایک کا حصہ برابر ہو۔ قرآن مجید کی واضح نصوص اس مساوات کے ثبوت میں موجود ہیں اور بے شمار احادیث اس مفہوم میں ناطق ہیں۔ یہ وہ مساوات ہے جو انسان کی عقل سلیم اور طبع مستقیم کا مقتضی ہے اور اسی مساوات کا داعی نظام مصطفیٰ ہے۔

**تجارت** | تجارت کے معنی ہیں اصل مال میں نفع حاصل کرنے کے لئے تصرف کرنا۔ اور بیع کے معنی قیمت والا مال دیکر



قیمت لینا۔ قرآن مجید میں مسلمان تاجر کی شان میں سورۃ نور میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: رِبَّالُ لَا تُلْهِهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ ط  
(سوداگری اور خرید و فروخت ان کو اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غافل نہیں کرتی)۔  
یعنی وہ تجارت اور بیع و شرا میں احکام خداوندی کو ہمیشہ پیش نظر رکھتے ہیں  
اور خدا کی یاد سے غافل نہیں ہوتے۔

تجارت و بیع کے بھی کئی اقسام ہیں اور ہر قسم کے لئے قرآن کریم اور  
حدیث نبوی میں بے شمار احکام وارد ہیں ان کی تفصیلات اس وقت بیان  
نہیں کی جاسکتیں۔ صرف اتنا عرض کر دینا کافی ہے کہ دیانت و صداقت اسلامی  
تجارت کی رُوح و رواں ہے۔ سُننِ دارمی میں ہے: التاجر الصدوق  
مع النبیین (سچا تاجر قیامت کے دن نبیوں کے ساتھ ہوگا)۔ افسوس ہے  
کہ اس دور میں تجارت بھی اکثر و بیشتر غیر اسلامی اصولوں پر ہو رہی ہے ضرورت  
ہے کہ اسے نظامِ مصطفیٰ کے تحت لایا جائے۔

زراعت کے معنی ہیں کھیتی باڑی کرنا اور مختلف اجناس  
کا غلہ اگانا۔ سورۃ اعراف میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:  
كُلُوا مِنْ ثَمَرِهِ إِذَا أَثْمَرَ وَآتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ ط  
(کھاؤ اس کے پھل سے جب وہ پھلدار ہو اور کٹائی کے دن اس کا حق  
ادا کرو)۔ اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے پھلوں اور کھیتی کے نعمت ہونے  
کا اظہار فرمایا اور شکر نعمت کے طور پر اس کی پیداوار سے عشر ادا کرنے  
کا حکم دیا۔

زراعت کو ملکی معیشت میں جو مقام حاصل ہے محتاج تشریح نہیں۔  
انسانی زندگی کسان کی کارکردگی کی رہینِ منت ہے۔ کسان کی حوصلہ افزائی  
زرعی پیداوار کے لئے انتہائی ضروری ہے۔



زراعت کا شعبہ بھی بڑا وسیع ہے۔ بے شمار احکام اس کے متعلق ہیں جو کتاب و سنت، اجماع اُمت اور قیاس و تعامل ناس سے ماخوذ ہیں اور نظام مصطفیٰ میں وہ بڑی اہمیت رکھتے ہیں۔

بدلے پر کام کرنا مزدوری ہے قرآن پاک کی سورہ **مزدوری** | قصص میں حضرت شعیب علیہ السلام کی صاحبزادی

کا مقولہ مذکور ہے انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا: اِنَّ اَجْرِي يَدْعُوكَ لِيَجْزِيكَ اَجْرًا مَا سَقَيْتَ لَنَا ط (میرا باپ تمہیں بلاتا ہے کہ تمہیں ہمارے جانوروں کو پانی پلانے کی مزدوری دے)۔ اس آیت سے واضح ہوا کہ مزدور کے طلب کرنے سے پہلے اس کی مزدوری ادا کر دی جائے۔ مزدوری کا پیشہ نہایت معزز پیشہ ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت شعیب علیہ السلام کو آٹھ سال مزدوری پر بکریاں چرانے کی پیش کش کی۔ بخاری شریف میں ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ کے کسب سے اور محنت کر کے بسر اوقات فرماتے تھے۔

قرآن مجید کی روشنی میں مزدور کو قوت، محنت اور امانتداری کے ساتھ کام کرنے کی ہدایت کی گئی ہے جیسا کہ سورہ قصص میں حضرت شعیب علیہ السلام کی صاحبزادی کا مقولہ اپنے والد ماجد سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے حق میں مذکور ہے: اِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَاَجَرْتَ الْقَوِيُّ الْاَمِينُ ط (بے شک بہترین مزدوری کرنے والا وہ ہے جو طاقت ور (محنت کش) اور امانت دار ہو)۔

آجر کو بھی مزدور کے ساتھ شفقت اور اس کی محنت کی قدر دانی کا حکم دیا گیا ہے۔ ابن ماجہ میں حدیث ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ”مزدور کو اس کے پسینہ خشک ہونے سے پہلے مزدوری ادا کرو۔“



آج دنیا میں ہر طبقے سے زیادہ مزدور کی تعداد پائی جاتی ہے اگر مزدور محنت و قوت اور امانتداری کے ساتھ کام نہ کریں نیز آجر کی طرف سے مزدور کے حقوق کا تحفظ نہ ہو اور اس کی حوصلہ افزائی نہ کی جائے تو ملک کا تمام کاروبار ٹھپ ہو کر رہ جائے۔ لہذا آجر اور اجیر دونوں کا فرض ہے کہ وہ ہدایاتِ ربانی پر عمل کریں۔

مزدوری اور اجرت کا باب بھی بڑا وسیع ہے اور "نظامِ مصطفیٰ" اس کے بھی ہر پہلو پر حاوی ہے۔

**تعلیم** | اسلام نے علم کو سب سے اعلیٰ مقام دیا ہے۔ علم ہی ایمان و عمل کی بنیاد اور فضیلت کا معیار ہے اللہ تعالیٰ نے سورۃ بقرہ میں فرمایا: **وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا** اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو کل اسماء کا علم دیا۔ نیز سورۃ زمر میں ارشاد فرمایا: **قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ** (کیا برابر ہیں وہ لوگ جو جانتے ہیں اور وہ لوگ جو نہیں جانتے)۔ ایک اور جگہ سورہ طہ میں فرمایا: **قُلْ رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا**۔ (آپ کہیے اے میرے رب! میرے علم کو بڑھا)۔ بے شمار احادیث بھی علم کی فضیلت میں وارد ہوئیں۔

تعلیم سے مراد انسان کو زیور علم سے آراستہ کرنا ہے۔ علم اگرچہ فی نفسہ محمود سے مذموم نہیں لیکن اپنے متعلق کے اعتبار سے اس میں بُرائی کا پہلو بھی نکل آتا ہے جیسے بُرائی کا سکھانا بُرا ہے اور اچھائی کا سکھانا اچھا۔

اسلام خدا کی معرفت و محبت، تقویٰ و طہارت اور اخلاقِ حسنہ کی تعلیم دیتا ہے۔ قرآن مجید میں اولین و آخرین اور جملہ حقائقِ کائنات کے علوم موجود ہیں۔ آج تک جس قدر علوم مروج ہیں سب کا منبع قرآن کریم ہے لیکن علوم قرآن کا انداز یہ ہے کہ ہر علم کو اللہ تعالیٰ نے اپنی معرفت کا وسیلہ



بنایا ہے اس لئے معرفتِ خداوندی کے مقصد کو باقی رکھتے ہوتے ہر علم کا حصول قرآنی مقاصد کے عین مطابق ہے۔ اسلامی تعلیم کا خلاصہ یہی ہے۔ لیکن انگریزوں نے اپنے دور حکومت میں اس مقصد کو ختم کرنے کی کوشش کی اور ایسا نصابِ تعلیم رائج کیا جس کے ذریعے خدا پرستی کی جگہ خالص مادہ پرستی کا رجحان پیدا ہوا۔ اسلامی اخلاق و اقدار پامال ہونے لگے اور اس تعلیم کو اپنا کر مسلمان اسلام سے دور ہونے لگے۔ چنانچہ آج تک ہمارے تعلیمی اداروں میں وہی نصابِ تعلیم رائج ہے۔ اگر کسی وقت کچھ تبدیلی ہوئی بھی تو برائے نام۔ وہی لادینی نظریات اور ملحدانہ رجحانات پھیلنے جا رہے ہیں۔ پھر ایک المیہ یہ ہے کہ برائے نام تبدیلی کرنے والوں نے "سوادِ اعظم" کو قطعی طور پر نظر انداز کر دیا۔ ان کے اسلاف کرام کے زریں علمی و عملی مجاہدانہ کارناموں کا تو ذکر ہی کیا۔ ان کے نام تک کو صفحہ قرطاس پر لانا گوارا نہ کیا بلکہ تاریخی حقائق کو بے دردی سے مسخ کر کے جن لوگوں نے انگریزوں سے جہاد کے ناجائز ہونے کے فتوے دیئے تھے انہیں مجاہد بنا کر دکھایا گیا اور اصل مجاہدین کا ذکر تک نہ کیا گیا۔

"نظامِ مصطفیٰ" اس تعلیم میں بنیادی تبدیلی کا داعی ہے۔ وہ ایسی تعلیم کا علمبردار ہے جس کے ذریعے ہماری نسل اسلامی روح سے آشنا ہو اس کے اخلاق و اعمال اسلامی سانچے میں ڈھل جائیں خدا کی ہستی پر کامل ایمان کے ساتھ تمام اسلامی عقائد و اعمال کا انہیں صحیح علم حاصل ہو، تاریخی حقائق اور اپنے اسلاف کرام کے مجاہدانہ اور علمی و عملی کارناموں سے واقف ہوں اور ان کے نقش قدم پر چل کر پاکستان اور ملت اسلامیہ کی صحیح خدمت انجام دے سکیں۔

حدیث شریف میں علماءِ سور یعنی بدترین عالموں کی سخت مذمت فرمائی ہے۔ امام بیہقی نے بروایت مولائے

**علماءِ سور**



کائنات حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم روایت کی کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ ”ایسا زمانہ آئے گا جس میں ایسے عالم بھی ہوں گے جو آسمان کے نیچے بدترین مخلوق ہوں گے انہیں سے فتنہ نکلے گا اور انہیں کی طرف لوٹ جائے گا“

اس حدیث پاک کا مصداق وہی علماء ہیں جو سبیل مومنین اور سلف صالحین، ائمہ مجتہدین کے منہاج سے روگردانی کر کے اپنی ناقص رائے اور ”نام نہاد اجتہاد“ سے کالے کر، دین میں فتنے پیدا کریں گے، دنیا کے بدلے دین بیچیں گے ان کے ذہن میں ہر وقت اقتدار کی کنجیوں کا تصور ہوگا یہی لوگ نظام مصطفیٰ کی راہ میں سنگِ گراں ہوں گے لیکن اگر سوادِ اعظم منظم ہو کر مستحکم ہو جائے تو یہ بھاری پتھر ان کی طاقت کے سیلاب میں خس و خاشاک کی طرح بہ جائیں گے۔ اور ان کے تمام فتنے انہیں کی طرف لوٹ جائیں گے۔

نظام مصطفیٰ کے نفاذ کے لئے حاکم بھی ایسے ہونے چاہئیں جو اپنے پسندیدہ صفحات کی بنا،

## پسندیدہ حاکم

پر عوام میں مقبول اور پسندیدہ ہوں۔

ترمذی شریف میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان وارد ہے: ”کیا میں تمہیں بہترین اور بدترین حکام کی خبر نہ دوں؟“ صحابہ کرام نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ! ضرور ہمیں خبر دیجئے۔ فرمایا بہترین حاکم وہ ہے جن سے تم محبت کرو، اور وہ تم سے محبت کریں۔ اور تم ان کے لئے دُعا کرو، وہ تمہارے لئے دعا کریں اور بدترین حاکم وہ ہے جن سے تم بغض رکھو، وہ تم سے بغض رکھیں۔ تم ان پر لعنت کرو، وہ تم پر لعنت کریں“

نظام مصطفیٰ کے دامن میں ان ہی حکام کے لئے گنجائش ہے جو اس حدیث پاک کی روشنی میں بہترین ہوں۔ ورنہ بدترین حکام کے لئے حدیث



پاک کی روشنی میں نظام مصطفیٰ میں کوئی گنجائش نہیں۔

اسلام میں مسلمان کے خون کی عظمت و حرمت  
**حرمت مومن** | کثرتِ جرائم کے اس دور میں بے گناہ

مسلمانوں کے قتل کی وارداتیں کسی سے پوشیدہ نہیں۔ اسلام نے مسلمان کے خون کو بڑا محترم قرار دیا ہے۔ قرآن و حدیث میں قتل ناحق کی سخت مذمت، اور اس پر وعید شدید وارد ہے۔ ابن ماجہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے خانہ کعبہ کو دیکھ کر فرمایا، "اے کعبہ! تو بڑی عزت و حرمت والا ہے۔

والذی نفس محمد بیدہ لحرمة المؤمن اعظم عند الله حرمة منك۔ (قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے قبضہ قدرت میں مجھ محمد رسول اللہ کی جان پاک ہے یقیناً مومن کی حرمت اللہ کے نزدیک تیری حرمت سے کہیں زیادہ ہے۔

اسی طرح ترمذی شریف میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے بھی خانہ کعبہ کو دیکھ کر یہی فرمایا کہ "اے کعبہ! بے شک اللہ کے نزدیک تیری بڑی عزت و حرمت ہے لیکن مومن کی حرمت اللہ کے نزدیک تجھ سے کہیں زیادہ ہے۔"

اس دور میں مسلمان کا خون جس بے دردی سے بہایا جاتا ہے بلکہ بعض اوقات اسے لالچ دے کر خودکشی پر آمادہ کیا جاتا ہے۔ اسلامی احکام کی روشنی میں کس قدر گناہ عظیم ہے۔ یہی حال مسلمان کے مال اور اس کی عزت و آبرو کا ہے، حجۃ الوداع کے خطبے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ایک لاکھ صحابہ کے مجمع میں ارشاد فرمایا: "مسلمان پر مسلمان کا مال ناحق اور اس کی ہتک عزت حرام اور سخت گناہ ہے۔" نظام مصطفیٰ کی ترویج کے



بیغیر مسلمان کی جان، مال، عزت و آبرو سب معرضِ خطر میں ہے۔

## نظامِ مصطفیٰ کا فوری نفاذ

سوا دا عظیم اہل سنت ملک میں فوری طور پر نظامِ مصطفیٰ کا نفاذ چاہتی ہے۔ کسی کا یہ کہنا کہ نظامِ مصطفیٰ کا فوری نفاذ ممکن نہیں قطعاً غلط اور نظامِ مصطفیٰ کے خلاف نفرت پھیلانا ہے۔ اقامتِ صلوٰۃ، ادائے زکوٰۃ، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے فوری نفاذ میں کوئی دشواری نہیں۔

اس مسئلہ میں یہ سمجھنا کہ مسلمان نماز پڑھتے اور زکوٰۃ دیتے ہیں لہذا صلوٰۃ و زکوٰۃ کا نظام نافذ ہے، صحیح نہیں کیونکہ نفاذ کے معنی یہ نہیں کہ جس کا دل چاہے خود نماز پڑھے اور زکوٰۃ ادا کر دے بلکہ اس کے لئے ضروری ہے کہ تارکِ صلوٰۃ و زکوٰۃ کے لئے سزا مقرر کر دی جائے اور بلا امتیاز ہر ایک کے لئے یہ قانون نافذ ہو۔ اسی طرح حکومت کی سطح پر امر بالمعروف اور نہی عن المنکر یعنی نیکی کے کاموں کے کرنے اور بُرے کاموں سے روکنے کا محکمہ قائم کر دیا جائے اور اس کی تعمیل نہ کرنے والوں کو سزائیں دی جائیں۔

میں سمجھتا ہوں کہ اس راہ میں کوئی رکاوٹ نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے سورۃ حج میں فرمایا: الَّذِينَ اِنْ مَكَانَهُمْ فِي الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اَتَوْا الزَّكٰوةَ وَ اَمَرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَ نَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ وَاللّٰهُ عَاقِبَةُ الْاُمُورِ ط (وہ لوگ کہ اگر ہم انہیں زمین میں قوت و سلطنت عطا فرمائیں تو وہ نماز برپا رکھیں اور زکوٰۃ دیں اور نیکی کا حکم دیں اور بُرائی سے روکیں۔ اور اللہ ہی کے لئے سب کاموں کا انجام ہے)۔

اس حکمِ قرآنی میں صاحبِ قوتِ نافذہ کے لئے جس خوبی کے ساتھ دین برپا کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ ہر مسلمان کے سامنے ہے۔ جو لوگ زماناً اقتدار ہاتھ



میں لے کر نظام مصطفیٰ کے نفاذ میں تساہل کریں گے انہیں قرآن مجید میں سورہ مائدہ کی یہ وعیدیں سامنے رکھنی چاہئیں: وَمَنْ لَّمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ ط وَمَنْ لَّمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ط وَمَنْ لَّمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ط جن کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نازل کئے ہوئے حکم کے مطابق فیصلہ نہ کرنے والے کافر ہیں، ظالم ہیں، فاسق ہیں۔

میں سواد اعظم اہل سنت سے پر زور اپیل کرتا ہوں کہ وہ جلد سے جلد نظام مصطفیٰ کے نفاذ کے لئے میدان عمل میں آجائیں۔

واضح رہے کہ نظام مصطفیٰ کے نفاذ کی صورت میں فقہ حنفی کو اختیار کرنا ضروری ہے کیونکہ پاکستان کے رہنے والے جمہور مسلمان حنفی المذہب ہیں نیز حنفی فقہ اپنی وسعت اور جامعیت کے لحاظ سے ہر طبقے کے انسانوں کی تمام ملکی ضرورتوں کے لئے نہایت مناسب اور موزوں واقع ہوتی ہے۔ انگریزی حکومت قائم ہونے کے بعد بھی ہندوستان میں یہی فقہ حنفی رائج رہی۔ ماضی میں بھی اسلامی سلطنتیں فقہ حنفی کی پابند رہیں۔ خاندان سلجوق، سلاطین ترکی، محمود غزنوی، نور الدین زنگی، سب فقہ حنفی اور اس کے قانون کے پابند تھے۔ خلافت عباسیہ کے مایہ نور حشیم و چراغ خلیفہ ہارون الرشید کی وسیع سلطنت بھی حنفی اصول پر قائم تھی۔ اس عالمگیر حدود مملکت میں فقہ حنفی کے امام ثانی امام یوسف رحمۃ اللہ علیہ عدلیہ کے چیف جسٹس رہے۔

پاکستان کے ملکی قانون میں فقہ حنفی کی قید لگنے سے ایک بڑا فائدہ یہ ہوگا کہ قرآن مجید کی غلط تشریح کر کے الحاد اور بد مذہبی کو ملکی قانون میں شامل کرنے کا راستہ ہمیشہ کے لئے مسدود ہو جائے گا۔



رہا یہ سوال کہ پاکستان میں رہنے والے غیر حنفی فرقوں کے مذہبی معاملات کیونکر طے ہوں گے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ غیر حنفی حضرات جن مسائل میں فقہ حنفی سے اختلاف رکھتے ہیں ان تمام مسائل و معاملات میں ان ہی کے مذہب کے قاضی مقرر کئے جاسکتے ہیں جو ان مخصوص مسائل و معاملات میں اپنی اپنی فقہ کے مطابق پیش آمدہ مقدمات کا فیصلہ کریں لیکن ملکی قانون وہی ہونا چاہیے جو ملک کے جمہور مسلمانوں اور سواد اعظم کا مسلک ہے۔

لفظ "سُنَّت" کی تشریح میں علماء  
**سُنَّت کا مفہوم** محدثین و فقہاء کرام اور علماء اصولیین

نے مخصوص جو اصطلاحات مقرر فرماتی ہیں، اپنے اپنے مقام پر وہ سب درست ہیں۔ "لِكُلِّ اَنْ يَصْطَلِحَ بِمَا شَاءَ" لیکن سلف صالحین نے لفظ سُنَّت کا جو مفہوم بیان کیا ہے وہ سب کو شامل ہے۔ علامہ حافظ ابن رجب حنبلی رحمۃ اللہ علیہ، "جامع العلوم والحکم" میں فرماتے ہیں:

"سُنَّت کے معنی ہیں، الطریق المسلوک۔ جس سے مراد وہ راستہ ہے جو دین میں چلنے کے لئے مقرر کیا گیا ہو۔"

سُنَّت بدعت کا مقابل ہے۔ جیسا کہ حدیث مرفوع سے ثابت ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا، "لوگوں نے کوئی بدعت پیدا نہیں کی مگر اس کی مثل سُنَّت اٹھالی گئی۔" سنت کے ساتھ بدعت کا جمع نہ ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ سُنَّت بدعت کی ضد ہے۔ "الاشیاء تعرف باضدادها" چیزیں اپنی ضدوں سے پہچانی جاتی ہیں لہذا بدعت کی وضاحت سے سنت کے معنی اچھی طرح واضح ہو جائیں گے۔ بدعت وہ ہے جس کی اصل شریعت میں نہ ہو۔ معلوم ہوا جس چیز کی اصل شریعت میں پائی جائے وہ سُنَّت ہے اور اس کے مفہوم میں وہ سب امور شامل ہیں جو شرع میں ثابت الاصل



یہ خواہ ان کی ہیئت کذائیہ خیر القرون میں نہ پائی جاتے۔ جیسے تراویح باجماعت کا التزام۔ تراویح میں ختم قرآن وغیرہ۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی اور اپنے خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کی سنت کو دین میں چلنے کا راستہ قرار دیا اور فرمایا: **علیکم بسنتی و سنت الخلفاء الراشدين المہدیین**۔ اس لئے وہ طریق مسلوک ان سب امور کو شامل ہوگا جو حضور علیہ وآلہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے خلفاء راشدین کے اعتقادات و اعمال اور اقوال سے ثابت ہوں۔ سلف صالحین قدیم زمانے سے اسی معنی پر لفظ سنت کا اطلاق کرتے تھے۔ اھ (ملخص از جامع العلوم والحکم)۔

اس بیان سے سنت کے معنی اچھی طرح واضح ہو گئے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور خلفائے راشدین رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے اعتقادات اور اعمال و اقوال سے جو کچھ ثابت ہوتا ہے۔ وہ سب سنت ہے۔

**جماعت کا مفہوم** | سنت کے بعد لفظ "جماعت" کا مفہوم بھی سمجھ لیجئے۔

امام کی قیادت میں منظم مسلم قوم جماعت ہے۔ ترمذی شریف کی حدیث میں ہے: **"يد الله على الجماعة"**۔ اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہے۔ ابو داؤد و ترمذی کی حدیث مرفوع: **"ما انا عليه واصحابي"**۔ بھی سنت و جماعت کے مفہوم کو شامل ہے۔ لفظ، **"ما انا عليه"**۔ سنت، اور لفظ، **"واصحابي"** سے جماعت کے معنی مفہوم ہوتے ہیں۔ اور آیت کریمہ: **"وَالَّذِينَ اتَّبَعُوا هُمْ بِإِحْسَانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ"** کی روشنی میں تابعین بھی "جماعت" کے معنی میں شامل ہیں۔



اسی بنا پر علمائے امت کی اصطلاح میں گروہ صحابہ و تابعین کو "جماعت" کہتے ہیں۔ نیز اس شرح شرح العقائد وغیرہ کتب عقائد میں اس کی تصریح موجود ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم و خلفاء راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے مقدس دامن سے وابستہ ہو کر ان کے اعتقادات، اعمال و اقوال سے تمسک کرنے والے اور ان سے ثابت شدہ امور کو "سُنَّت" ماننے والے مسلمان۔ "اہلسنّت و جماعت" ہیں۔ یہ مقدس گروہ عہد رسالت سے لے کر آج تک سوادِ عظیم کی حیثیت سے چلا آ رہا ہے۔ جس کے ثبوت میں بے شمار احادیث وارد ہیں۔ البتہ بطور امتیاز یہ لقب (اہلسنّت و جماعت) حضرت امام ابو الحسن اشعری رحمۃ اللہ علیہ کے دور میں سنہ ۳۸۵ھ سے شروع ہوا۔

## تخصّص اہل سنّت

اس تحقیق کے بعد میں عرض کروں گا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے خلفاء راشدین کے عقائد و اعمال اور اقوال کا منبع قرآن و حدیث ہے۔ توحید و رسالت اور جملہ ضروریات دین پر مشتمل عقائد سب قرآن و حدیث میں موجود ہیں۔ اسلامی افعال و اعمال اور اسی طرح ان مقدّسین کے جملہ دینی اقوال سب قرآن و حدیث ہی سے مستنبط ہیں۔

اعمال و اقوال تو امور ظاہرہ سے ہیں لیکن عقائد، باطنی امور سے تعلق رکھتے ہیں جن پر وحی الہی اور الہام خداوندی کے بغیر مطلع ہونا ممکن نہیں۔ منافقین کا گروہ اقوال و اعمال کے اعتبار سے مومنین کے ساتھ شامل تھا لیکن ان کے اعتقادات اور قلبی امور کا حال قرآن و حدیث کی روشنی میں سب کو معلوم ہے اس لئے صرف اقوال و اعمال کو ایمان کا معیار قرار نہیں دیا



جاسکتا۔ اسی حکمت کی بنا پر جس طرح اقوال و اعمال کو عقائد کی بنیاد پر قائم کیا گیا بالکل اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے عشق و محبت اور تعظیم و توقیر کو عقائد کی بنیاد بنایا گیا۔ مومن و منافق کے درمیان یہی چیز حد فاصل اور امتیازی نشان کی حیثیت رکھتی ہے۔

قرآن مجید میں کسی جگہ منافق کے لئے عشق و محبت اور تعظیم و توقیر رسالت کا ذکر نہیں آیا۔ اس کے برعکس منافق کی توہین و تنقیص رسالت اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کی بجائے نفرت اور آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے بعد کا ذکر منافقین کے حق میں وارد ہے۔ سورہ نساء میں ہے: **وَأَيُّتَ الْمُنَافِقِينَ يَصُدُّونَ عَنكَ صُدُودًا** آپ منافقین کو اس حال میں دیکھیں گے کہ وہ آپ سے منہ موڑ کر پھر جاتے ہیں۔ دوسری جگہ سورہ منافقون میں منافقین کا مقولہ بیان فرمایا: **لَئِن رَّجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ** یعنی اگر ہم مدینہ لوٹے لوٹے جو بڑی عزت والا ہے، بڑی ذلت والے کو مدینے سے نکال دے گا۔

منافقین نے مومنین کے گروہ کو بڑی ذلت والا کہا اور گروہ مومنین میں خود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سب سے پہلے شامل ہیں۔ اس مقولہ میں "أَعَزُّ" کے مقابل "أَذَلُّ" مذکور ہے۔ منافقین نے لفظ مومنین اور لفظ رسول کی تصریح کئے بغیر سب کو لفظ "أَذَلُّ" سے تعبیر کر کے اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور مومنین کی شان میں گستاخی کی جیسا کہ ہر چھوٹی بڑی مخلوق کو خدا کے سامنے چوڑھے چمار سے زیادہ ذلیل کہنے والے نے مومنین و رسول کرام کی تصریح نہیں کی لیکن اس کے عموم میں تمام مومنین کا شامل ہونا اظہر من الشمس ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ



مومن کو منافق سے ممتاز کرنے والی چیز صرف عشق و محبت اور تعظیم و توقیر نبوی ہے۔

منافقین کے برخلاف مومنین کی شان یہ ہے کہ قرآن و حدیث میں نہایت کثرت کے ساتھ ایمان والوں کے لئے محبت اور تعظیم و توقیر رسالت کا ذکر وارد ہے۔

سورہ توبہ میں ارشاد فرمایا: "پیارے حبیب! فرمادیجئے (ایمان والو) اگر تمہارے بیٹے، تمہارے بھائی، تمہاری بیبیاں اور تمہارا کنبہ اور تمہاری کمائی کا مال اور وہ تجارت جس کے نقصان سے تم ڈرتے ہو اور تمہارے پسندیدہ مکان یہ سب چیزیں تمہیں اللہ اور اس کے رسول اور اس کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ پیاری ہیں تو انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم یعنی عذاب لائے اور اللہ نافرمانوں کو راہ نہیں دکھاتا۔"

اس آیت کریمہ میں "أَحَبَّ إِلَيْكُمْ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ" کے الفاظ محبت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو عذاب الہی سے بچنے کا ضامن اور ایمان کی روح قرار دے رہے ہیں۔ نیز سورہ شوریٰ میں ارشاد خداوندی وارد ہے: قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَىٰ (الآیۃ)۔ (آپ فرمادیجئے میں اس (تبلیغ رسالت) پر تم سے کوئی اجرت طلب نہیں کرتا، بجز محبت ذوی القربیٰ کے)۔ آل پاک کی محبت عین محبت رسول ہے۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس کی طلب کا حکم دے کر اللہ تعالیٰ نے اس محبت کی عظمت شان کا اظہار فرمایا ہے۔

سورہ احزاب میں ازواج مطہرات کو مخاطب فرما کر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وَإِنْ كُنْتُمْ تُرِيدُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالذَّارَ الْآخِرَةَ فَإِنَّ اللَّهَ أَعَدَّ لِلْمُحْسِنَاتِ مِنْكُنَّ أَجْرًا عَظِيمًا ط (اور اگر تم اللہ



اور اس کا رسول اور آخرت کا گھر چاہتی ہو تو بے شک اللہ تعالیٰ نے تم میں نیکی کرنے والیوں کے لئے اجرِ عظیم تیار کیا ہے۔ اس آیت کریمہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی چاہت اور محبت پر اجرِ عظیم کا وعدہ فرمایا جو محبتِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی چاہت کمالِ عظمت و اہمیت کی دلیل ہے۔

اہلِ مدینہ اور کل انصار و مہاجرین کے لئے سورۃ توبہ میں ارشادِ خداوندی نازل ہوا کہ مدینے والوں اور مہاجرین و انصار کو ہرگز لائق نہیں کہ وہ اللہ کے رسول سے پیچھے رہیں اور نہ یہ کہ ان کی جان سے اپنی جان پیاری سمجھیں یعنی اپنی جانوں کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جان پاک پر فدا کر دیں۔ یہ کمالِ محبتِ رسول ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔

اس آیت کریمہ کے مضمون سے متفق علیہ حدیث کے مضمون کی واضح تائید ہوتی ہے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے صحیح بخاری و مسلم میں مروی ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّىٰ أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَوَلَدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ۔ اور صحیح بخاری کی ایک اور روایت میں "مَنْ نَفْسِهِ" کے الفاظ بھی وارد ہیں۔ یعنی تم میں سے کوئی بھی مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اس کے باپ اور بیٹے اور سب لوگوں سے اور اس کی اپنی جان سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔

ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور علیہ وآلہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض کیا کہ "حضور! آپ مجھے ہر چیز سے زیادہ پیارے ہیں سوائے میری جان کے" تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ "جب تک میں کسی کی جان سے بھی زیادہ اس کا محبوب نہ ہو جاؤں وہ ہرگز کامل مومن نہیں ہو سکتا"



تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ نے عرض کیا، "حضور اس ذات پاک کی قسم جس نے آپ پر قرآن کریم نازل فرمایا، آپ میری جان سے بھی زیادہ مجھے محبوب ہیں۔" حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ "اے عمر! اب تمہارا ایمان کامل ہوا۔" معلوم ہوا کہ ایمان کی بنیاد حُبِّ رسول ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔ بے شمار احادیث صحیحہ سے یہ مضمون ثابت ہے۔ بخوف طوالت اسی پر اکتفا کرتا ہوں۔

اس کے بعد تعظیم و توقیر کی طرف آئیے، سورۃ فتح میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وَتُعْزِرُوهُ وَتُقِرُّوهُ وَتُسَبِّحُوهُ بِكُرَّةٍ وَأَصِيلًا ط (اے مسلمانو! تم اللہ تعالیٰ کے رسول کی تعظیم و توقیر کرو اور اللہ کی پاکی بیان کرو صبح و شام)۔ اس آیت کے مضمون کا تعلق بھی مومنین سے ہے، منافقین سے نہیں۔ قرآن و حدیث کی روشنی میں واضح ہوا کہ ایمان اور نفاق کے درمیان حد فاصل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی محبت اور تعظیم و توقیر ہے۔

یہاں یہ امر کہ محبت و تعظیم کا تعلق قلب سے ہے اس کا اظہار بھیجہ قول و عمل ہی سے ہو سکتا ہے۔ جیسا کہ "فَاتَّبِعُونِي" سے ظاہر ہے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ صرف اقوال و اعمال علامتِ محبت نہیں ہوتے ورنہ منافقین بھی اہل محبت میں شامل ہو کر مومن قرار پائیں گے۔ منافقین نے ہمیشہ ایمان اور محبت کے دعوے کے ساتھ ساتھ ظاہری اقوال و اعمال پر زور دیا گیا محبت کی کوئی صحیح علامت ان میں نہیں پائی گئی۔

قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے شفاء میں اور دیگر علمائے اعلام نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کی علامات بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ حضور کا نام پاک سنتے ہی خشوع اور خضوع کی کیفیت طاری ہو جانا،



حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فضائل و محامد سن کر خوش ہونا اور سننے والے پر خوشی و مسرت کے آثار کا ظاہر ہونا، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے مجتہدین اور آل و اصحاب سے محبت کرنا، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی لقا کا مشتاق ہونا، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نورانی شہر بلکہ ہر اس چیز سے جس کی نسبت ذاتِ مقدّسہ سے ہے، محبت کرنا، ہر حال میں اپنے آپ کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولایت میں جاننا بلکہ اپنی جان کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ملک سمجھنا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ محبت کی علامات ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد کی روشنی میں آپ کی محبت کی عظیم ترین علامت یہ ہے کہ دیکھنے والے کی آنکھ حضور علیہ وآلہ الصلوٰۃ والسلام کی ذاتِ مقدّسہ میں کوئی عیب نہ دیکھے اور سننے والے کا کان حضور پاک کا کوئی عیب نہ سنے، محبت والی آنکھ محبوب میں کوئی عیب نہیں دیکھ سکتی، اور محبت والا کان محبوب کا کوئی عیب نہیں سن سکتا۔ مسند احمد، ابوداؤد اور تاریخ بخاری میں مرفوع حدیث وارد ہے: جبك الشی یعی ویصم یعنی محبت، محبوب کا عیب دیکھنے سے آنکھ کو اندھا اور کان کو بہرا کر دیتی ہے۔

بے شک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت اور اتباع آپ کی محبت کی قوی دلیل ہے لیکن صرف ظاہری قول و عمل اس کے لئے کافی نہیں جیسا کہ پہلے عرض کر چکا ہوں کہ ایسی صورت میں تمام منافقین حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مطیع اور متبع سنت قرار پائیں گے جو صراحتاً باطل ہے، معلوم ہوا کہ اطاعت اور اتباع کے معنی یہ ہیں کہ جذبہ محبت سے مترشاہ ہو کر محبوب کی اداؤں کے سانچے میں ڈھل جائے اور بہ تقاضائے محبت محبوب کے



تقاضوں کے مطابق عمل کرے۔ محبت کے بغیر کسی کے قول و فعل کے مطابق عمل کرنا صرف نقالی ہے اتباع نہیں۔

اس تفصیل سے اہل سنت کا تشخص واضح ہو گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عشق و محبت اور تعظیم و توقیر کی بنیاد پر طریق مسلوک فی الدین پر استقامت، سُنّیت کا امتیازی مقام ہے۔ تمام صحابہ، تابعین، ائمہ مجتہدین، محدثین، اولیائے کرام اور علمائے اعلام و جملہ سلف صالحین سب کا یہی مسلک تھا اور اسی لئے وہ سب اہل سنت تھے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اسی راہِ مستقیم پر قائم رکھے۔ آمین۔

## نظریہ پاکستان اور اس کا استحکام

کسی پاکستانی سے یہ حقیقت مخفی نہیں کہ صرف اسلام ہی نظریہ پاکستان کی اساس ہے جس کا استحکام نظامِ مصطفیٰ کو نافذ کئے بغیر ناممکن ہے۔ قائد اعظم اور قائدِ ملت نواب زادہ لیاقت علی خاں کے متعلق ہمارا حُسنِ ظن یہی ہے کہ اگر ان کی زندگی وفا کرتی تو وہ ضرور نظامِ مصطفیٰ نافذ کر دیتے۔ قائد اعظم نے بارہا اس حقیقت کا اظہار کیا کہ پاکستان کے آئین کی بنیاد صرف اسلام اور قرآن ہے۔ نواب زادہ لیاقت علی خاں نے "قراردادِ مقاصد" پیش کر کے زریں کار نامہ انجام دیا۔ وہ قراردادِ مقاصد جسے پوری قوم ہدایت کا مینار سمجھتی ہے، مگر افسوس کہ قائدِ ملت کے بعد زمامِ اقتدار سنبھالتے والوں میں سے آج تک کسی نے اس ہدایت کے مینار سے روشنی حاصل نہیں کی۔ یہ حسن اتفاق ہے کہ ہماری اس سنی کانفرنس کا پہلا دن "یومِ قائدِ ملت" ہے میں اپنی قوم سے مخلصانہ گزارش کروں گا کہ قائدِ ملت کے اس قائم کردہ مینارِ ہدایت (قراردادِ مقاصد) سے روشنی حاصل کریں۔



# علماء اہل سنت کا کردار

جب بھی قوم پر کوئی نازک وقت آیا اسلام و مسلمین کے تحفظ کی خاطر علماء و مشائخ اہل سنت سر یکف میدان عمل میں نکل آئے۔

۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں جن اکابر علماء و مشائخ اہل سنت نے انگریزوں کے خلاف جہاد کا فتویٰ صادر فرمایا ان میں علامہ فضل حق خیر آبادی، مفتی عنایت احمد کاکوروی، مولانا کفایت علی کافی، مولانا احمد اللہ شاہ مدراسی اور مولانا فضل رسول بدایونی پیش پیش تھے۔ یہی وہ بزرگان دین تھے جن کی یلغار سے ایوان فرنگ میں تہلکہ مچ گیا۔ ان حضرات کا انگریزوں کے خلاف فتوے جہاد صادر کرنا ہی تھا کہ انگریزوں نے انہیں سخت تکالیف پہنچانا شروع کر دیں۔ مولانا کافی مراد آبادی اور مولانا فضل رسول بدایونی کو سمرعام تختہ دار پر کھینچ دیا گیا۔ علامہ فضل حق خیر آبادی اور مولانا مفتی عنایت احمد کاکوروی کو قید کر کے جزیرہ انڈیمان (کالے پانی) بھیج دیا گیا اور ان کی حمایت کرنے والوں کو صرف اس جرم کی پاداش میں گولیوں سے بھون دیا گیا کہ انہوں نے ان پیکران حق و صداقت کا ساتھ دیا تھا۔ اگرچہ مسلمانوں کو اس تحریک آزادی میں بظاہر ناکامی ہوئی مگر آگے چل کر ان ہی مبارک ہستیوں کی قربانیاں قیام پاکستان کا باعث بنیں۔

## فاضل بریلوی اور دو قومی نظریہ

تحریک ترک موالات کے پردے میں "ہندو مسلم بھائی بھائی" کا نعرہ لگانے والوں نے جب ہندو مسلم اتحاد اور باہمی مودت و اشتراک کا ڈھونگ رچا کر "ایک قومی نظریہ" کا پرچار کیا تو اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان فاضل



بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے خلاف ”المحجۃ الموترتمہ“ کے عنوان سے ایک تاریخی فتویٰ جاری فرمایا کہ اس گمراہ کن نظریے کا ردِ بلیغ فرمایا اعلیٰ حضرت کے طویل فتویٰ کا خلاصہ یہ ہے :

”ہندو کی غلامی، مسلمان کے لئے انتہائی بے غیرتی ہے۔ ہندو ناپاک ہے۔ مسلمان پاک ہے۔ ان دونوں کا آپس میں اتحاد و اشتراک عمل کیونکر ہو سکتا ہے۔“

اعلیٰ حضرت نے اس فتویٰ میں نہایت حسن و خوبی اور جامعیت کے ساتھ ”دوقومی نظریہ“ پیش فرمایا اور اسی نظریے کی بنیاد پر پاکستان قائم ہوا۔

## بنارس سنی کانفرنس

ہندو کے ساتھ اتحاد عمل رکھنے والے ”ایک قومی نظریے“ کی حمایت اور قیام پاکستان کی مخالفت میں سر دھڑ کی بازی لگائے ہوئے تھے۔ اسی بناء پر وہ ”قائد اعظم“ اور ”مسلم لیگ“ کے بھی سخت مخالف تھے۔

اس نازک مرحلے پر اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کے دیئے ہوئے ”دوقومی نظریے“ کو لے کر علماء و مشائخ اہل سنت اپنے بزرگوں کی سابقہ روایات کے مطابق میدان عمل میں نکل آئے اور قیام پاکستان کی حمایت کے لئے ۱۹۴۶ء میں انہوں نے ”بنارس آل انڈیا سنی کانفرنس“ منعقد کی۔ اس کانفرنس کے سرپرست امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری تھے اور محترم حضرت علامہ سید محمد محدث دہلوی، ناظم اعلیٰ صدر الافاضل حضرت مولانا نعیم الدین صاحب مراد آبادی اور اس کے روح و رواں حضرت شاہ عبدالعلیم صدیقی میرٹھی و مفتی اعظم ہند حضرت مولانا مصطفیٰ



رضا خان بریلوی، صدر الشریعہ مولانا! مجد علی اعظمی، مولانا محمد عمر نعیمی، مولانا  
عبد الغفور ہزاروی، علامہ سید ابوالبرکات اور مفتی ظفر علی نعمانی تھے حضرت  
پیر بھر چونڈی کی معیت میں فقیر بھی اس تاریخی کانفرنس میں حاضر تھا۔ اس  
کانفرنس میں پانچ ہزار سے زیادہ علماء و مشائخ اہل سنت نے شرکت فرما  
کر "مطالبہ پاکستان" کی زبردست حمایت کی اور برصغیر پاک و ہند کے دور  
دراز علاقوں کا طویل دورہ کر کے قوم میں بیداری کی لہر دوڑادی۔ سب نے  
قائد اعظم کی آواز پر بیک کہہ کر مسلم لیگ کی حمایت کے لئے شب و روز کام  
کیا۔ بالآخر پاکستان کی صورت میں ایک عظیم اسلامی مملکت دنیا کے نقشے پر  
اُبھر آئی۔

## تحریک ختم نبوت

تحریک ختم نبوت کا سہرا بھی جماعت اہلسنت کے سر ہے۔ آل پاکستان  
مجلس عمل کے صدر علامہ سید ابوالحسنات، ان کے صاحبزادے مولانا امین  
الحسنات سید خلیل احمد، مولانا محمود احمد رضوی، مولانا عبدالحامد بدایونی  
اور مولانا عبدالستار خان نیازی کا مرکزی کردار، ان عاشقان بارگاہ ختم  
نبوت کی قید و بند کی صعوبتیں، عوام اہل سنت کا سینوں پر گولیاں کھا کر  
شہید ہونا اور جیلوں میں جانا کسی سے مخفی نہیں۔ اس تحریک کا ایک عظیم  
مرکز ملتان بھی تھا جس کی مجلس عمل کی صدارت کے فرائض خود اس فقیر نے  
انجام دیئے دیگر مکاتب فکر کے اکابر بھی اس تحریک میں شامل تھے لیکن اس  
تحریک کی قیادت اور عوامی قوت کی سعادت سواد اعظم اہل سنت ہی کو  
نصیب ہوئی۔ بظاہر اس وقت کامیابی نہ ہوئی لیکن بالآخر مرزائیوں کا "غیر مسلم  
اقلیت" قرار پانا اسی تحریک کا نتیجہ ہے۔



## ٹوبہ کانفرنس

۱۹۶۰ء میں ایک کیونسلٹ لیڈر نے ٹوبہ ٹیکسٹکس میں جب نام نہاد "کسان

کانفرنس" سے خطاب کرتے ہوئے ملک میں "سرخ انقلاب" لانے اور "گھراؤ جلاؤ" کی تحریک چلانے کی دھمکی دے کر ملکی امن و امان کو درہم برہم کرنے کی ناکام کوشش کی اور دوسری طرف مٹھی بھر لوگوں کی "اسلامی سوشلزم" کی گمراہ کن اصطلاح نے جلتی پرتیل کا کام کیا تو نتیجے میں علماء و مشائخ نے اپنے اسلاف کی روایات کے مطابق سرخ سامراج کو شکست دینے کے لئے دارالسلام (ٹوبہ) میں آل پاکستان سنی کانفرنس منعقد کر کے ملت کی صحیح رہنمائی کی۔ اس تاریخی کانفرنس نے کیونسلوں اور سوشلسٹوں کا زور توڑ دیا۔

توم کو "نظام مصطفیٰ" کا نعرہ جماعت  
اہل سنت نے دیا۔ یہ صحیح ہے کہ اس

## تحریک نظام مصطفیٰ

میں دوسری جماعتیں بھی اپنے مقصد کو لے کر شامل ہوئیں مگر صرف اور صرف "نظام مصطفیٰ" کی بنیاد پر اس ملک گیر تحریک کو چلانا اور تائید ایزدی سے اسے کامیابی کے مرحلے پر پہنچانا سوادِ اعظم اہل سنت ہی کا وہ عظیم کارنامہ ہے جسے تاریخ پاکستان میں زریں حروف سے لکھا جائے گا۔

پاکستان کے سب سے بڑے شہر کراچی سے قائد اہل سنت علامہ شاہ احمد نورانی، علامہ عبدالمصطفیٰ الازہری، پروفیسر شاہ فرید الحق، ظہور الحسن بھوپالی اور مولانا محمد حسن حقانی کی زیر قیادت نظام مصطفیٰ کی یہ تحریک جس زور و شور سے اٹھی اور سارے ملک میں پھیل گئی، روز روشن کی طرح واضح ہے۔ اس ہمہ گیر تحریک میں حضرت مولانا محمد قاسم صاحب مشوری، مولانا عبدالستار خاں نیازی، پیر کرم شاہ بھروی، علامہ سید عبدالقادر گیلانی، ملک محمد اکبر ساقی مولانا غلام علی ادکار ڈوی، مفتی محمد مختار احمد گجراتی، حافظ مولانا محمد عالم،



قاضی محمد فضل رسول اور الحاج مولانا فضل کریم، حاجی لطیف احمد چشتی اور ان کے صاحبزادے امجد چشتی، قاری عبد الحمید، مفتی محمد حسین، مولانا سید اقبال حسین صاحبان نے مجاہدانہ شان سے مرکزی کردار ادا کیا۔

جہاں تک تحریک نظام مصطفیٰ کی قوت و شدت کا تعلق ہے اس کے اعتبار سے ملتان کو منفرد مقام حاصل رہا جس کی قیادت حضرت پیر طریقت مولانا حامد علی خان صاحب نے فرمائی اور موصوف کی قیادت میں تمام مقامی و مہاجر اور ہر طبقہ کے اہل سنت علماء، وکلاء، طلباء، مزدور اور تاجر وغیرہم سب نے نظام مصطفیٰ کی بنیاد پر اس تحریک میں عظیم قربانیاں دیں، بہت سے لوگ شہید ہوئے اور جیلوں میں گئے بالخصوص رُہتک کے چانباڑ اور جیلے سٹیوں نے بے مثال کردار ادا کیا، سینوں پر گولیاں کھائیں اور جیلوں کو بھر دیا۔ سواد اعظم اہلسنت کے ان تمام مجاہدین کا یہ مثالی کردار پاکستان کی تاریخ میں ہمیشہ یادگار رہے گا۔

**اختتامیہ** | آج ہمارا ملک بحران سے دوچار ہے۔ ایک طرف الحاد و لادینیت کا سیل رواں اسلامی اقدار کو

خس و خاشاک کی طرح بہائے لئے جا رہا ہے۔ دوسری طرف تحریک پاکستان کے مخالفین نے اپنے سیاہ ماضی کی روایات کو دہرا کر ملک و ملت اور مسک اہلسنت کو نقصان پہنچانے میں گٹھ جوڑ کر لیا ہے۔ ان تمام سازشوں کا مقابلہ کرنے کے لئے "بنارس" اور "دارالسلام" ٹویہ سنی کانفرنسوں کی نہج پر ملتان میں یہ "کل پاکستان سنی کانفرنس" منعقد کی گئی ہے۔

**وقت کے تقاضے** | ملت کی تعمیر، اور قوم کی فلاح و بہبود کے ضمن میں ہماری نظر صرف ماضی تک

محدود رہی۔ تیزی سے بدلتے ہوئے حالات اور پیش آنے والے مسائل کی



طرف ہماری توجہ آج تک مبذول نہیں ہوئی۔ موجودہ دور کے تغیرات ہمیں  
مجبور کرتے ہیں کہ ہم پوری علمی بصیرت سے حالات کا تجزیہ کریں حال و مستقبل  
کے تقاضوں کو سمجھیں اور ان کو پورا کرنے کی کامیاب جدوجہد کریں۔

علماء اہل سنت کی خدمت میں مخلصانہ گزارش ہے کہ وہ علماء سلف  
کی سیرت کو سامنے رکھیں وہ دیکھیں کہ کس طرح علماء سابقین نے دنیوی  
شہرت اور مال و منال کی طمع سے بالاتر ہو کر علوم دین کی خدمت انجام دی  
کسی نے تجارت کر کے روزی کمائی، کسی نے کبیل اور پوشین بنا کر، کسی نے  
مٹی کے برتن تیار کر کے، کسی نے سرکہ بیچ کر اور بعض نے جوتے سی کر اپنا  
پیٹ پالا اور بے لوث ہو کر علم کو پھیلایا اور اس کی نشر و اشاعت کی اس  
دور میں ان حضرات کی مثال نہیں ملتی۔ میں خود اپنے گریبان میں منہ ڈال  
کر شرمندہ ہوتا ہوں، تاہم یہ ضروری ہے کہ ہر عالم دین اپنے دل میں خوف  
و خشیت الہیہ پیدا کرے اور ذاتی و دنیوی مفادات سے بے نیاز ہو کر تعلیم  
دین کے فرائض سرانجام دے۔ سورہ فاطر میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اِنَّمَا  
يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ اور صحیح بخاری میں رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان وارد ہے: اَنَا عَلِمْتُ بِاللّٰهِ وَ  
اخْشَيْتُمْ مِنْهُ۔

حسد اور باہمی منافرت علماء کے طبقے میں سب سے زیادہ پائی  
جاتی ہے، یہی افتراقِ اُمت کا سب سے بڑا سبب ہے۔ جس کی بنیاد  
"انانیت" ہے۔ سنی علماء ان اولیائے کرام کے مشن کو قوم کے سامنے  
رکھنے کے مدعی ہیں۔ جنہوں نے "انانیت" کو فنا کر دیا تھا۔ اسی صورت  
میں انہیں لازم ہے کہ وہ اپنی "انا" کو فنا کر کے آپس میں کمالِ محبت  
و اخلاص کا جذبہ پیدا کریں۔



حضرات مشائخ کرام جن اولیائے کرام کے سجادہ نشین ہیں ان کے فقر و زہد، علم و معرفت، تقویٰ و طہارت، عبادت و ریاضت، روحانیت اور خدمت خلق کو اپنائیں اس کے بغیر اولیائے کرام کی تیابت اور سجادگی کا کوئی تصور پیدا نہیں ہو سکتا۔

سجادگان کرام، مال و دولت اور دنیوی عزت کو اپنے عظیم منصب کا بنیادی نقطہ نہ سمجھیں۔ اپنے اسلاف کو دیکھیں ان کے پاس علم و معرفت اور زہد و فقر کی دولت کے سوا کیا تھا؟ تاریخ شاہد ہے کہ امرا و سلاطین زمانہ ان کی غلامی کو اپنے لئے باعثِ عز و شرف سمجھتے تھے۔ آپ حضرات کو بھی ان ہی کے نقشِ قدم پر چلنا چاہیے۔

قدیم و جدید ماہرینِ تعلیم اور دانشورانِ اہل سنت کی خدمت میں عرض کروں گا کہ اس دور میں ان کا اہم فریضہ یہ ہے کہ وہ نصابِ تعلیم میں اسلامی روح پیدا کریں۔ علومِ جدیدہ کو اسلامی علومِ قدیمہ سے ہم آہنگ کرنے کی بھرپور کوشش فرمائیں۔ اس کام میں اپنی پوری علمی بصیرت سے کام لیں اس بنیاد پر قوم کے تعاون سے تصنیف و تالیف کے ادارے قائم کریں۔

اہل سنت تاجروں، زمینداروں، امیروں اور تمام محیرِ اہل سنت حضرات کا فرض ہے کہ وہ تمام تعمیری کاموں میں مخلصانہ طور پر بھرپور تعاون تعاون فرمائیں کیونکہ اس کے بغیر یہ کام پایہ تکمیل تک نہیں پہنچ سکتے۔

اسلام نے انسانی معاشرہ میں عورت کو بلند مقام عطا فرمایا ہے نسل انسانی کی فلاح و بہبود کی ضامن عورت ہے۔ بچے کی تعلیم و تربیت کا پہلا مرحلہ آغوشِ مادر ہے، اس کے بعد گھر بلو ماحول، ان دونوں کے بعد مکتب یا مدرسہ ہے۔

شرم و حیا، عفت و عصمت عورتوں کے بنیادی محاسن ہیں۔ ازدواج



مُطہرات، اہل بیت اطہار، اور خیر القرون میں خواتین اسلام نے پردہ میں رہ کر خدا اور اس کے رسول کی رضا کے لئے اسلام کی جو بے مثال خدمات انجام دیں، تاریخ اسلام ان پر شاہد ہے۔ اس لئے خواتین اہل سنت اور بنات اسلام کے لئے میرا یہ پیغام ہے کہ وہ اپنی سابقہ روایات کو زندہ کریں۔

اس موقع پر میں اپنے اہلسنت عزیز طلبہ کو نہیں بھول سکتا۔ میں سمجھتا ہوں کہ طلبا پوری قوم کا متاعِ عزیز ہیں۔ ان کے لئے میرا یہ پیغام ہے کہ وہ بے سود ہنگامہ آرائی سے بچیں۔ تعلیم کی طرف پوری طرح متوجہ ہوں، علم و عمل کے میدان میں زبان سے زیادہ قلم میں زور پیدا کریں۔ مسلک کی بنیاد پر اپنی تنظیم کا دائرہ وسیع کریں اور اسے بہت زیادہ مستحکم بنائیں۔

راہنمایان اہل سنت کی خدمت میں گزارش کروں گا کہ سوادِ اعظم اہل سنت کا مکمل اعتماد آپ کو حاصل ہے۔ ہر سنی، ہر وقت آپ کی آواز پر لبیک کہنے کے لئے تیار ہے۔

یہ صحیح ہے کہ آپ حضرات نے اب تک اہل سنت کے اعتماد کو ٹھیس نہیں پہنچائی لیکن اس کے باوجود نہایت ادب سے عرض کروں گا جو سنی صحابہ علم و فراست آپ کی رفاقت و دیانت و اخلاص کے ساتھ کام کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو آپ ضرور اسے اعتماد میں لیں اور ایسے سب رفقہ کار کی عقل و خرد کی روشنی میں وقت کے تقاضوں اور مستقبل میں پیش آنے والے حالات کا صحیح جائزہ لیں اور پوری قوت و ہمت اور کامل بصیرت کے ساتھ اہل سنت کی رہنمائی فرمائیں۔ آپ کی معمولی سی لغزش پوری جماعت اور کل سوادِ اعظم کے لئے خطرناک ثابت ہو سکتی ہے اس لئے کمالِ حزم و احتیاط کو ہمیشہ ملحوظ رکھیں اور اپنی ذمہ داریوں کی اہمیت کے احساس سے کسی وقت بھی غافل نہ ہوں۔



نیز یہ کہ پاکستان بنانے والے بھی آپ ہیں اس لئے اس کی حفاظت کا احساس سب سے زیادہ آپ ہی کو ہو سکتا ہے۔ ملک کو ایسے حالات سے بچائیے جو ملکی سالمیت کے لئے مندر ہوں۔ حکومت کے اچھے کاموں کے ساتھ تعاون کیجئے اور اس کی غلط روی پر گرفت سے ہرگز دریغ نہ فرمائیے لیکن تنقید برائے تنقید کسی حال میں مفید نہیں

آخر میں ارباب اقتدار کی خدمت میں عرض کروں گا کہ اقتدار آنے جانے والی چیز ہے اس کے نشے میں سرشار ہو کر ملک کی اشریتِ عظیمہ کو نظر انداز کر دینا قرین مصلحت ہے نہ مقتضائے انصاف۔ میں پورے وقت کے ساتھ ارباب حکومت سے عرض کرتا ہوں کہ سوادِ اعظم اہلسنت پاکستانی مسلمانوں کی اسی فیصد آبادی ہے۔ اگر اس کے مذہبی حقوق کو پامال کیا گیا مثلاً ”الصلاة والسلام عليك يا رسول الله“ کہنے پر کسی قسم کی پابندی لگائی گئی یا خطباء و علماء اہلسنت کو ٹھیس پہنچائی گئی تو سوادِ اعظم اہلسنت ہرگز اس کو برداشت نہ کریں گے اور اس کے نتائج کی تمام تر ذمہ داری ارباب اقتدار پر ہوگی۔

میرے محترم سنی بھائیو!

**اپیل**

میں آپ سب کا ادنیٰ خادم ہونے کی حیثیت سے درد مندانہ اپیل کرتا ہوں کہ ملک کے گوشے گوشے میں جماعت اہلسنت کی تنظیموں کو مستحکم کیجئے، ہر تنظیم کی مجلس شوریٰ کا کم از کم پندرہ روزہ اجلاس منعقد کر کے مرکز کو اس کی رپورٹ بھیجئے اور مرکز کی ہدایات و تجاویز کو عملی جامہ پہنائیے۔ مرکز سے آپ کا مستحکم رابطہ نہایت ضروری ہے۔

آپ سب اقامتِ صلوة اور ادائے زکوٰۃ کا نظام اپنے اوپر جاری کرنے یعنی پابندی کے ساتھ نماز پڑھنے

**ہمد و اتق**



اور صحیح طور پر زکوٰۃ ادا کرنے کا پکا عہد کریں۔ اور حسن اخلاق کو اپنائیں، اپنے مسلک اور ملک و ملت کی فلاح کے لئے کسی قسم کی قربانی اور ایثار سے دریغ نہ کریں اور ہر ایک کو یہی پیغام نرمی اور حسن و خوبی کے ساتھ پہنچائیں۔ خود بھی بُرائی سے بچیں اور دوسروں کو بھی بُرائی سے بچائیں۔ آپ بھی نیکی کریں اور دوسروں کو بھی نیکی اور بھلائی کی ترغیب دیں۔ میں خود بھی آپ کے ساتھ اس عہد میں شریک ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو یہ عہد پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین۔

بزرگانِ ملت اور سنی بھائیو! اگر ہم سب نے اس عہد کو پورا کیا اور "جماعتِ اہل سنت" کی تنظیم کو وسیع سے وسیع تر کرنے اور اس کے استحکام میں پوری طرح کامیاب ہو گئے تو یقین کیجئے کہ انشاء اللہ تعالیٰ آپ کی یہ خالص مذہبی تنظیم لوگوں کی سیاسی تنظیم سے بہت زیادہ ملک و ملت کے لئے مفید ثابت ہوگی اور "اہل سنت سوادِ اعظم" کی یہ خالص مذہبی جماعت پاکستان میں سب سے زیادہ عظیم طاقت بن کر ابھرے گی اور اس وقت آپ دشمنانِ نظریہ پاکستان کو لٹکا کر کہہ سکیں گے۔

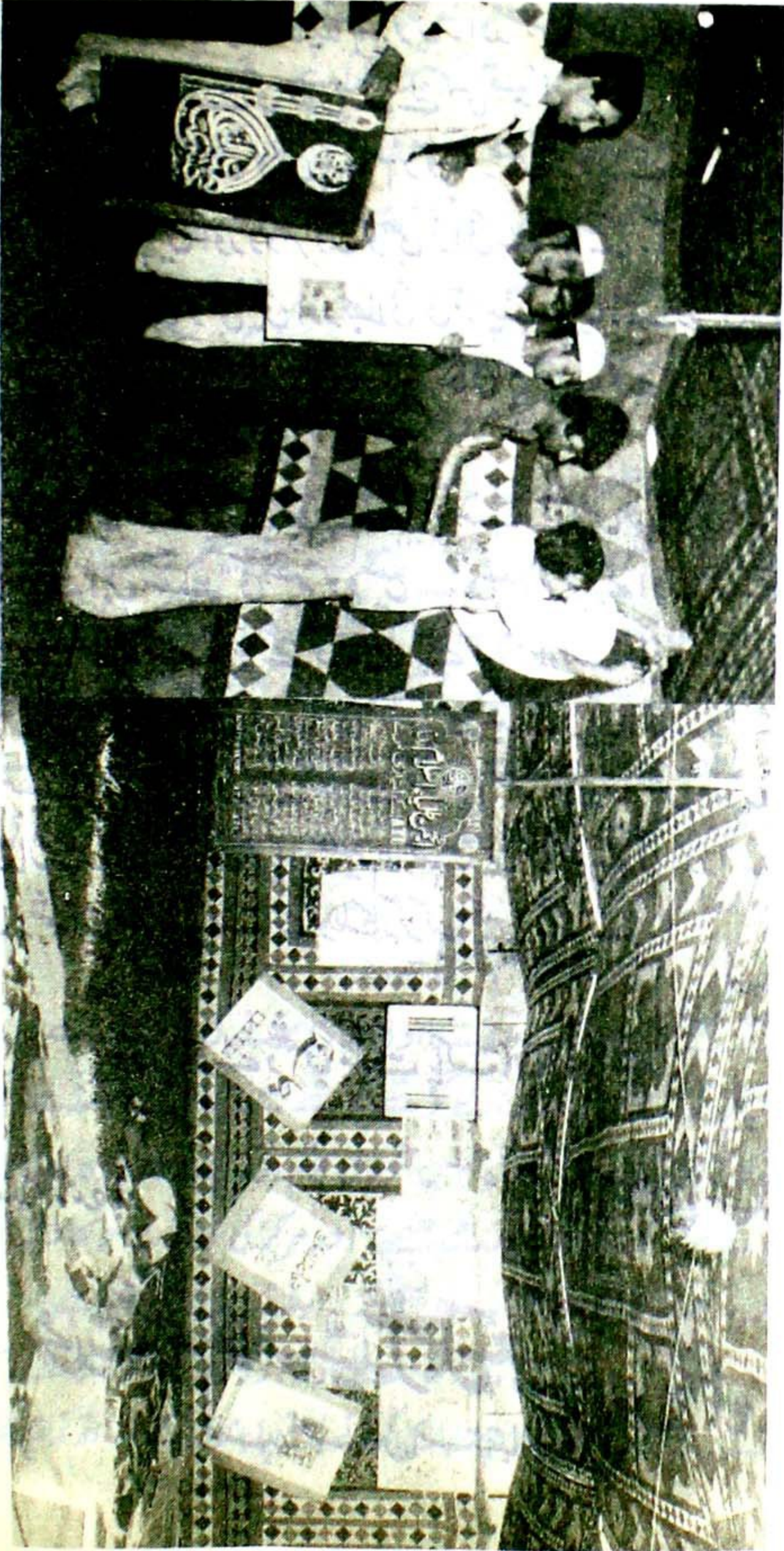
دور ہٹو اے دشمنِ ملتِ پاکستان ہمارا ہے

پاکستان پائندہ باد

اسلام زندہ باد

حضرتِ اعظم علامہ سید ابوالسعید کاناظی  
صدر مجلس استقبالیہ





سستی کانفرنس ملتان کے موقع پر انجمن طلباء اسلام کے کارکن انجمن کا اسٹال نگار ہے میں۔



## مولانا حبیب احمد

"میں اس کانفرنس میں شرکت کو اپنے لئے باعث سعادت سمجھتا ہوں اور کانفرنس میں شرکت کرنے والے بلوچستان کے مندوبین اس کانفرنس میں شرکت کی دعوت دینے پر منتظمین کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور ہم سمجھتے ہیں کہ سنیت کے رشتہ کو مضبوط بنانے کے لئے یہ اقدام نہایت مبارک ہوگا۔ اس سے قبل قائدین اہلسنت سخت سردیوں میں بلوچستان کا سترہ روزہ دورہ کر چکے ہیں جس سے بلوچستان کے سنیوں میں بیداری کی لہر دوڑ گئی ہے اور آج یہ محسوس ہوتا ہے کہ اگر دنیا میں کوئی طاقت ہے تو وہ سنیت کی ہے۔ بلوچستان کے ہر شہر اور قصبے میں اہلسنت کے مراکز اور ادارے قائم ہیں۔ لیکن اس سے قبل اہلسنت کے جو بھی بڑے بڑے اجلاس یا کانفرنسیں منعقد ہوئیں اس میں بلوچستان کے علمائے مشائخ اور عوام شرکت کی سعادت سے محروم رہے۔ یہ پہلا موقع ہے کہ ہمارے صوبہ بلوچستان کے پسماندہ عوام کو بھی اس تاریخی کانفرنس میں شرکت کا موقع ملا ہے۔ یہ قائدین اہلسنت، مخصوص شاہ احمد نورانی کی کاوشوں کا ثمرہ ہے کہ وہی علماء مشائخ جو کچھ عرصہ قبل تک غیروں سے دُور فریب میں پھنسے رہے آج اس اسٹیج پر موجود ہیں۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ یہ علماء، مشائخ و عوام اپنے دینی جذبہ کی وجہ سے اسلام سے گہرا لگاؤ رکھتے ہیں۔ ہمارا اپنا نولی پلیٹ فارم نہیں تھا جس پر یہ حضرات جمع ہو کر کام کرتے۔ مجبوراً غیروں کو اسلام کا ہمدرد خیر خواہ سمجھ کر ان کے ساتھ نام کرتے رہے لیکن اب جب کہ ان کو اپنا پلیٹ فارم نصیب آیا ہے تو وہ غیروں سے تعلق ختم کر کے اپنے پلیٹ فارم پر جمع ہو گئے ہیں کیونکہ اب غیروں کے ساتھ رہنے کی ضرورت نہیں اور نہ ہی ان کے دُور فریب میں اب کوئی آسکتا ہے۔



## مولانا جمیل احمد نعیمی

"سے اٹھ کر اب بزم جہاں کا اور ہی انداز ہے

مشرق و مغرب میں تیرے دور کا آغاز ہے

میں علامہ سید احمد سعید شاہ صاحب کاظمی کو اس تاریخی کانفرنس کے انعقاد پر نہ صرف اپنے کراچی کے احباب بلکہ پورے صوبہ سندھ کے تمام مندوبین و احباب کی جانب سے مبارک باد پیش کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ اہلسنت کو متحد و متفق ہو کر نہ صرف پاکستان میں بلکہ پوری دنیا میں نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نفاذ اور مقام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے تحفظ کی توفیق عطا فرمائے۔

اہلسنت کی تاریخ بہت تاباں ہے۔ اس کا ماضی بھی تاباں ہے اس کا حال بھی تاباں ہے اور حیب اہلسنت متحد و متفق ہو جایا کرتے ہیں تو انشاء اللہ اس کا مستقبل بھی تاباں ہوگا۔ (نعرے) اہلسنت کی تاریخ شاندار روایات کی امین ہے۔ سنی کانفرنسوں کی تاریخ بہت طویل ہے اگر ہم ذرا پیچھے مڑ کر دیکھیں تو ہمیں معلوم ہوگا کہ ہمارے ہی وہ اکابر تھے۔ وہ ہمارے ہی اسلاف تھے کہ جب کچھ لوگ اس برصغیر میں تقسیم سے قبل ہندوؤں کے اشاروں پر ناپاچ رہے تھے اور بندے محترم کا گیت اپنے والے ہندوؤں کا ساتھ دے رہے تھے تو فاضل بریلوی اور ان کے رفقاء ۱۳۱۸ء میں پٹنہ میں عظیم الشان کانفرنس منعقد کر کے ایک طرف ہندوؤں اور انگریزوں کو لکارا تھا تو دوسری طرف مسلمانوں میں وہ لوگ جو مقام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نابلد تھے اور نا آشنا تھے ان کو یہ بتایا تھا کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مقام کیا ہے؟ اس کے بعد حضرت صدر الافاضل مولانا نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۹۲۶ء میں بنارس میں علماء و مشائخ اہلسنت کو جمع کیا۔



اس زمانہ کے اخبارات و رسائل میں اس کانفرنس کی جو رپورٹ شائع ہوئی، اس کے مطابق بلا مبالغہ بنا سنی کانفرنس میں شریک علماء، مشائخ کی تعداد ۵ ہزار سے زائد تھی۔ بلوچستان، سرحد، پنجاب، سندھ اور مشرقی پاکستان غرضیکہ برصغیر کے گوشے گوشے سے علماء اہلسنت جمع ہوئے اس کانفرنس میں علماء مشائخ اہل سنت کے اعلان کیا تھا اور اپنے مریدین سے کہا تھا کہ پاکستان میں لئے ووٹ دینا ہوگا۔ امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا تھا کہ ”جو مسلم لیگ کو ووٹ نہ دے وہ مسلمانوں کے قبرستان میں کبھی نہ دفن کیا جائے۔“

میکر دوستو!

پاکستان ہمارے اسلاف نے بنایا قربانیاں بھی ہمارے اسلاف نے دی ہیں اب پاکستان کو بچانا اور اس کے استحکام کے لئے متحد ہونا، متفق ہونا اور منظم ہونا بھی ہمارا اور آپ سب کا کام ہے۔

۱۹۷۰ء میں جب ایک شخص نے کہا کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ کو ہم سوشلزم کا گرٹھ بنائیں گے تو مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ اس اسٹیج پر بیٹھے ہوئے قائد اہلسنت مولانا شاہ احمد نورانی نے کراچی کے آرام باغ میں اس چیلنج کو قبول کیا تھا قائد اہلسنت جن کا نام لے کر آج ہم اپنے سرفخر سے بلند کرتے ہیں اس لئے کہ نظام مصطفیٰ کے تحفظ کے لئے جو قربانیاں مولانا شاہ احمد نورانی اور مولانا عبدالستار خاں نیازی اور دیگر علماء اہلسنت نے دی ہیں وہ تاریخ کا ایسا زریں باب ہے جسے فراموش نہیں کیا جاسکتا۔ میں ٹوبہ ٹیک سنگھ موجودہ دارالسلام کے دوستوں کو بھی مبارکباد دیتا ہوں کہ انہوں نے بھی اس چیلنج کو قبول کیا تھا۔ اسی طرح ۸، ۹، اگست کو کراچی کے نشتر پارک میں بھی ہم نے ایک عظیم الشان کانفرنس بلانی تھی آج آٹھ سال کے بعد مدینۃ الاولیاء ملتان میں جہاں بے شمار اولیاء کرام آرام فرما رہے ہیں غزالی دوراں علامہ



سید احمد سعید شاہ کاظمی اور ان کے رفقاء کی کوششوں سے جو عظیم الشان کانفرنس منعقد کی گئی ہے میں آپ سے اپیل کرتا ہوں کہ آپ اس کانفرنس کے دور رس اثرات ملک کو گوشے گوشے میں پھیلائیں اور راستے میں حائل ہر قسم کی مشکلات کا خندہ پیشانی سے مقابلہ کریں۔

۔ وہ یہیں سے لوٹ جائیں جنہیں ہو زندگی پیاری

## مولانا عبدالملک ہزاروی

” اس امت کی محبت کی مثال میں اس طرح پیش کرتا ہوں کہ شہد کی مکھیوں سے پوچھا گیا کہ تم ہر قسم کے پھولوں سے رس نچوڑ لیتی ہو جب یہ اکٹھا ہو جاتا ہے تو میٹھا کیوں ہو جاتا ہے؟ شہد کی مکھیوں نے جواب دیا کہ ہم بیوں کے سر تاج حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھتی ہیں اس کی برکت سے یہ میٹھا ہو جاتا ہے چونکہ اہل سنت حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجتے ہیں اس کی وجہ سے وہ ازل سے ابد تک غالب رہے ہیں اور غالب رہیں گے (نعرے)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مرتبہ فوج کفار کے مقابلے میں مسلمانوں کو سست دیکھا تو انہوں نے سوچا کہ میں ایسا نام لوں کہ ان کا سینہ اکھر جائے اور ان کو جوش آئے اور رحمت الہی ان کی مدد کرے چنانچہ حضرت عمر فاروقؓ نے فرمایا۔ ”یا رسول اللہ“ (نعرے)

”یا رسول اللہ“ کہنے والی جماعت دنیا میں ہمیشہ سے اکثریت میں رہی ہے مملکت خداداد پاکستان کا وجود بھی انہیں کی کوششوں کا ثمرہ ہے۔ بعض لوگ اس بابرکت درود شریف اور نعرہ رسالت کو مٹانے کی کوشش کرتے ہیں ان کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ اللہ کی اس جماعت کے سینے سے خدا کی رحمت اور جوش ایمانی نکال دیا جائے کیونکہ جب یہ نکل جائے گا تو یہ جماعت بھی دوسروں کی طرح خالی رہ جائے



گی لیکن اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے محبوب کے صدقہ خالی نہیں چھوڑتا آج ہمیں اللہ تعالیٰ نے مولانا شاہ احمد نورانی اور مولانا عبدالستار خان نیازی جیسے قائدین عطا کئے ہیں جن کی کاوشوں سے درود پڑھنے والے تمام صوبوں کے علماء، مشائخ اور عوام ایک جگہ جمع ہو گئے ہیں اور آج دوسرے صوبے کے عوام کی طرح صوبہ سرحد کے عوام بھی نظام مصطفیٰ کے نفاذ سے مقام مصطفیٰ کے تحفظ کے لئے اپنی جان تک کی بازی لگانے کو بھی تیار ہیں۔

### مولانا سید عبدالقادر جیلانی

آج اہل سنت و جماعت کا یہ ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر یہ بتا رہا ہے کہ

آج پھر بہار آئی ہے تجھ میں لے گلستاں غم نہ کھا

وہ چلی آتی ہے فوج عندیباں غم نہ کھا

اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ صرف برصغیر ہی میں نہیں بلکہ پورے عالم اسلام کے سینوں میں نشاۃ الثانیہ ہو رہی ہے سینوں کی صفیں خدا کی سرزمین پر تریب پا رہی ہیں۔ سوئے ہوئے سینوں نے بڑی مدت کے بعد انگریزانی لی ہے لیکن باطل اب اپنے آپ کو تھام کر اور سنبھال کر دکھائے۔ سنی بیدار ہوا تو باطل گیا۔ پاکستان میں سنیوں کی افرادی قوت کا ذکر کرتے ہوئے تمام عالم اسلام میں جتنی تعداد ہماری ہے اسلام کے دعوے دار فرقے ایک پلیٹ فارم پر کھڑے کر دیئے جائیں اور سنی ایک جگہ جمع ہوں تو اسلام کے تمام دعوے دار فرقے سینوں کے ایک تہائی حصے سے بھی کم ہوں گے اور اکیلے سنی تمام فرقوں سے دو تہائی ہیں۔ سنی کی افرادی قوت ایک مسلمہ حقیقت ہے اور سنی کی قانونی بالادستی کی بات کرتے ہو تو آج تک خدا کی سرزمین میں جہاں بھی اور جب بھی اسلامی دستور کہیں نافذ ہوا ہے تو اے سنی یہ فخر صرف تجھے حاصل ہے کہ Pooviana Law قانون ہمیشہ تیرا نافذ ہوا ہے۔



کسی قوم کی قانون میں بالادستی قوم کی مجموعی بالادستی کے لئے کافی دلیل ہوتی ہے۔ اگر یہ سوال آجائے کہ کسی ملک میں اس قوم کو بالادستی حاصل ہے تو پھر آپ بجا طور پر یہ کہہ سکتے ہیں کہ جس قوم کو قانونی بالادستی حاصل ہے تو وہ قوم اس ملک کی بالادست قوم ہے۔

اسلام کے آغاز کے بعد سے آج تک جب بھی اسلامی قانون نافذ ہوا تو سنی کو قانونی بالادستی حاصل رہی ہے اس کے معنی یہ ہیں کہ عالم اسلام کا قانونی حکمران اور فرمانروا ہمیشہ سنی چلا آیا ہے۔

آج خدا کی تائید نے اور تمہاری فہم و دانش کے تمہاری پرانی بات کو پھر منوایا ہے۔

”نظامِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم“ کا لفظ ایک جھٹکے سے کہے جانے والا لفظ ہے مگر اسے قانون کے پروجیکٹر پر چلائیں تو بال سے زیادہ نکھری ہوئی تصویریں سامنے آتی ہیں۔ نظام میں یہ دیکھنا ہوتا ہے کہ نظام کس شے کا نام ہے۔ عدلیہ انتظامیہ اور مقننہ یکجا مل کر بیٹھیں تو ایک نظام بنتا ہے لہذا ظاہر ہے کہ جس کا نظام ہوگا اسی کا مقام ہوگا۔ عدلیہ کا، انتظامیہ کا اور مقننہ کا جو اپنا جہاز ہو اسے باختیار تو ماننا پڑے گا۔ یہ بات سمجھنے والی ہے کہ ڈیڑھ سو سالہ تبلیغ کے منہ پر اس نعرے نے حجت مار دیا ہے اور ثابت کر دیا ہے کہ سنی اپنے اس دعویٰ میں سچا ہے کہ سنی کا نبی خدا کی کائنات میں مختار ہے۔

میرے پاس نصوص صریحہ موجود ہیں جو یہ ثابت کریں کہ عدلیہ۔ انتظامیہ۔ مقننہ میں سب سے آخری اور فیصلہ کن طاقت حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات ہے جب تک کوئی قرآن و حدیث کی نصوص صریحہ سے انکار نہ کرے اس سے انکار نہیں کرتا کہ جس کو جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہیں وہ قانون سازی کا بھی اپنا جہاز ہے عدلیہ کا بھی اپنا جہاز ہے اور انتظامیہ اور مقننہ



کا بھی انچارج ہے تو بتائیے جو ملک کے ان تینوں اداروں کا انچارج ہو وہ بے اختیار ہو سکتا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں یہ عقیدہ و عظمیٰ کی زبان کی بجائے قانون کی زبان میں اور زیادہ نکھر کر سامنے آ گیا جس کا کوئی نظام ماننے گا اس کا مقام بھی ماننے گا جب تینوں اداروں کا انچارج کسی کو تسلیم کر لے گا تو وہ یا تو اپنے پہلے نعرے میں تھوٹا ہے یا پھر دوسرے نعرے میں تھوٹا ہے۔ دونوں نعروں میں وہ سچا نہیں ہو سکتا۔

یہ سنی قائدین کی تاریخی ذہانت کا تاریخی واقعہ ہے۔ جو بٹیر ہمارے جال سے نکلا سو ڈیڑھ سو سال بھاگا ہمارے مذہبی دانشوروں نے پھر اسے پرانے جال میں پھانس لیا۔ آپ یاد رکھیں بظاہر یہ سمجھا جاتا ہے کہ شاید عظمتِ مصطفیٰ کوئی دماغی عیاشی کا کام ہے شاید یہ محض ایک خوش گپی ہے۔ یاد رکھو یہ وہ نعرہ ہے جس سے محروم کر کے ترکوں کو بھاڑے توڑا گیا تھا مغلوں کو یوح بھاڑے محروم کر دیا گیا تھا۔ بنیادی بات یہ ہوئی تھی کہ مسلمان ایک صحرا کے گوشے سے اُٹھے اور ساون کی بدلی بن کر پوری کائنات پر چھا گئے تھے۔ لوگوں نے سوچا کہ یہ اکٹھا کیوں ہوا اور خصوصیت سے برصغیر میں جہاں مسلمانوں کا طویل اور پائیدار اقتدار تھا اس پر چوٹی کے انگریز دانشوروں مسٹر ہاربر۔ مسٹر جی ایڈورڈ مسٹر برنارڈ شاہ نے اور دیگر چوٹی کے قانونی مبصرین نے غور کیا کہ سرزمین ہند میں مسلمان باوجودیکہ کوئی مقامی ہے۔ کوئی غیسر ملکی ہے۔ کوئی گورا ہے۔ کوئی کالا ہے۔ کوئی لمبا کرتا پہنتا ہے، کوئی چھوٹا پہنتا ہے۔ کوئی عربی بولتا ہے، کوئی فارسی، کوئی ہندی بولتا ہے تو کوئی سندھی، کوئی مراٹھی بولتا ہے کوئی کاٹھیوارٹی۔ جب زبانوں میں بھی اختلاف ہے۔ لباسوں میں بھی اختلاف ہے ہزاروں طرح کی جڈائیاں ہیں پھر یہ قوم ایک کس طرح ہو گئی۔ سوچنے اور غور کرنے پر یہ فیصلہ کیا گیا کہ مسلمان نبی کی غیر معمولی دانش



پہ، نبی کے غیر معمولی علم پر، نبی کی غیر معمولی قوتوں پر نبی کی دور رس صلاحیتوں پر بے پناہ اعتماد رکھتا ہے۔ یہ اس وجہ سے آپس میں متحد ہیں اور جدا نہیں ہوتے اس وجہ سے کہ جس وقت کوئی غیر ان کے سامنے اپنی پالیسی پیش کرتا ہے تو کہتے ہیں ہم اپنے نبی کی پالیسی چھوڑ کر غیر کی طرف کیوں جائیں؟ ہمارا نبی تو بزم ممکنات کے ذرے ذرے کا راز دار ہے کائنات کی ساری حقیقتیں میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر آئینہ ہیں اپنے محبوب کبریا کو چھوڑ کر غیر کی طرف جاؤں کیوں؟ میرے نبی کا علم قطعی اور تمہارا علم ظنی۔ تمہیں کل کا پتہ نہیں۔ میرے نبی کو کل کی کل کا تو کیا قیامت، والی کل کا بھی پتہ ہے۔ (نعرے) یہ موقع تھا سمجھنے کا کہ مسلمان نے کہا کہ میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پالیسی کو چھوڑ کر حضرت سرور عالم کی تصویر کار کو چھوڑ کر حضرت سرور عالم کے پروجیکٹ (منصوبہ) کو چھوڑ کر حضرت سرور عالم کے لاء (قانون) کو چھوڑ کر حضرت سرور عالم کے کانسٹی ٹیوشن (آئین دستور) کو چھوڑ کر اس لئے میں کسی طرف نہیں جاسکتا کہ میں ان کو چھوڑ کر جن کی طرف جانا چاہتا ہوں ان کا علم ناقص ہے۔ نبی کا علم کامل ہے۔

جب پہلی بار انسان کو پھٹے پر کھڑے ہو کر یہ کہا گیا ہو گا کہ اپنے نبی پر تنقید کرو تو بہت زیادہ کچھ خرچ کر کے اسے پھٹے پر لایا گیا ہو گا۔ وہ انسان پر موت کا دن ہوا ہو گا جس دن کہ وہ جس کا کلمہ پڑھتا ہے اس کے علم پر کھڑا ہوا معترض ہو گا معلوم نہیں کہ کون سی بے ساکھیاں اس کی بغلوں میں کھڑی کی گئی ہوں گی۔

جب جا کر کہیں انسان نے یہ بولی بولی ہو گی۔ کیونکہ یہ انسانی فطرت ہے کہ انسان گناہ بے ذوق کرنے کا عادی نہیں۔ انسان لذت کے لئے گناہ کرتا ہے پوچھو تو وہی کلمہ ان ہی کا پڑھا ہے اور ان کے ہی خلاف باتیں کرنے لگا ہے۔ اس گناہ میں لذت کیا ہے۔ دراصل اس غیر ملکی حکمران نے آئندہ اپنی حکومت کی بنیادیں ڈالنے کے لئے مسلمان کو تتر بتر کرنا چاہا۔ اس نے سوچا اس وقت تک ان میں صوبائی جدائی



نہیں ڈالی جاسکتی جب تک ان میں مدینے والے پر اعتماد قائم ہے ان میں لسانیاتی  
جدائیاں قائم نہیں کی جاسکتیں جب تک کہ حضرت سرور عالم پر ان کا اعتماد و سلامت  
ہے۔ اعتماد اٹھ جائے تو انہیں اسلام کے آنے سے پہلے یہ جس طرح ٹکڑے ٹکڑے تھے  
آج بھی انہیں ٹکڑے ٹکڑے کیا جاسکتا ہے۔ اس بنیاد پر اس نے یہ کام شروع کر دیا  
سوچنے کی بات ہے کہ انگریز نے ان مقاصد کے حصول کے لئے کیا کچھ نہ کیا ہوگا۔ چنانچہ  
جلد ہی اسے ایسے بے ضمیر افراد مل گئے جنہوں نے اس کے مذموم مقاصد کے حصول  
کے لئے پہلے پہل حضور کے علم اور اختیارات پر حملہ کیا اور عشق رسالت مآب کو مسلمانوں  
کے دلوں سے کافور کرنے کی جدوجہد کی پھر امکان نظیر اور ارکان کذب کے مسئلے  
چھیڑے خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتمیت سے انکار کیا چنانچہ ایک طرف تو  
غلام احمد قادیانی نے اپنے نبی ہونے کا دعویٰ کر دیا اور دوسری طرف ان افراد نے  
پورا زور قلم و زباں حضور سرور عالم کی ذاتِ بابرکت کو عظمت کو گھٹانے پر صرف  
کر دیا۔ سوچنے کی بات ہے کہ نبی کا ملائکہ سے آگے بڑھ جانا حتیٰ کہ انسانی تخیل  
کی پرواز بھی دم توڑ جائے نبی کا اس پار ہو جانا۔

خرد سے کہہ دو کہ سر جہکالے

گمان سے گزریں۔ گزر نیوالے

کے اشعار کو معمولی بات سمجھ کر نظر انداز کر دینا دانشمندی نہیں  
ان کی بات کو مختلف زاویوں سے دیکھنے سے مختلف نتائج برآمد ہوتے ہیں۔ ان  
کا یہ کہنا ہے کہ سرور کائنات کی جو صلاحیتیں ہیں۔ وہ تمہاری سیاست کی بھی  
بنیاد ہیں۔ وہ تمہارے دین کی بھی بنیاد ہیں۔ وہ تمہارے فکر کی بھی بنیاد ہیں! اسی  
عظمت والی ہستی پر سے اعتماد کا اٹھنا تھا کہ مسلمان ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے۔ اب جس  
قوم نے یہ ذمہ داری قبول کی کہ مسلمانوں میں افتراق و انتشار کا فریضہ ہم انجام  
دیں گے۔ ظاہر ہے کہ وہ مسلمان قوم کی جماعت نہیں تھی جو غیر ملکی سازش میں آگئی  
تھی۔



## مولانا حامد علی خان

نے پُر سوز آواز میں دعائے خیر کی انہوں نے فرمایا۔  
 اے مولائے کریم . ہم تیری رحمتوں کے طالب ہیں تیرے حبیب کی خوشنودی  
 مانگتے ہیں .

اے مولائے کریم دنیا و آخرت کے عذاب سے پناہ مانگتے ہیں . اے مولایا دنیا  
 کے فتنوں سے پناہ دے .

اے مولانا . جب تک ہماری زندگی ہے . عشق محمد علی اللہ علیہ وسلم میں گزارنے  
 کی توفیق دے .

اے مولانا . رحم فرما . کرم فرما . ہمارے بہت سے مصائب ہیں ان کو دور فرما  
 روحانی و جسمانی مسائل ان سب کو تو دور فرما . اے مولانا ہم پر تو اپنا کرم فرما تو اپنی  
 مہربانی سے ہمارا کام بنا دے .

اے مولانا جو دکھوں میں ہیں ان کے دکھ دور فرما . جو بیمار ہیں انہیں شفا عطا کر .  
 جو بے روزگار ہیں انہیں روزگار دے اور جو صاحبِ روزگار ہیں ان کے روزگار  
 میں خیر و برکت عطا فرما .

مولانا حامد علی خان کی دعائے خیر کے ساتھ ہی عصر کے وقت کانفرنس کا پہلا  
 اجلاس اختتام کو پہنچا . جس کے بعد اسٹیڈیم میں نماز باعصر باجماعت ادا کی گئی لاکھوں  
 فرزند انِ اسلام خدا کے حضور سبز سجود تھے عجیب روحانی منظر تھا .  
 ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز  
 نہ کوئی بندہ رہا اور نہ کوئی بندہ نواز



# سنت کا نرس ملتان

اجتماعِ اہلسنت ہو گیا ملتان میں!  
 سنیوں کو ولولہ تازہ ملا ملتان میں  
 مرکزِ روحانیت، وہ خطہ اہل نظر  
 کیا ہوا یکدم بہ فیضِ اولیاءِ ملتان میں  
 رنگِ تازہ مل گیا، تاریخ کی تحریر کو  
 پرچمِ ایماں بصد شوکت اڑا ملتان میں  
 بادشیں انوار کی، عشاق کا پیہم ہجوم  
 کیا سماں تھا دوستو وہ کیفِ املتان میں  
 سرحد و پنجاب اور سندھ و بلوچستان سے  
 آگے ہیں عاشقانِ مصطفیٰ ملتان میں  
 نہ تعصب، نہ ہی فرقہ واریت کے نام پر  
 یہ محبت کا فقط پیغام تھا ملتان میں



نہ کوئی منفی سیاست، نہ کوئی شور و شر

اجتماع کارنگ تھا سب سے جدا ملتان میں

لاکھوں انسانوں کا سیل بیکراں تھا موزن

یا کہ شانِ مسلک احمد رضا ملتان میں

یہ گماں ہوتا تھا ایسے اجتماع کو دیکھ کر

کیا اتر آتے ہیں نجم و مہر و ماہ ملتان میں

تھم گئیں حالات کی نبضیں یہ منظر دیکھ کر

وقت کا دھارا بھی رک کر رہ گیا ملتان میں

اجتماع اتنا بڑا، یہ حج بیت اللہ کے بعد

یہ سعادت تھی کہ یارو ہو گیا ملتان میں

مادر گیتی و فور شوق سے یہ دیکھ کر

کہہ اٹھی "اہلا و سہلا مرحبا" ملتان میں

رکنے سے رک نہیں سکتا نظامِ مصطفیٰ

ایک ہی آواز تھی اک فیصلہ ملتان میں

از بنا رس تا بہ اجمیر اور ٹوبہ ٹیک سنگھ

پھر سے جاری ہو گیا یہ سلسلہ ملتان میں

دلِ منور، چہروں پر ایمان کی تابانیاں

اہل سنت کا چلا یوں قافلہ ملتان میں



زندہ پائندہ رہو ملتان کے صاحب دلو!

حق ادا یوں میزبانی کا کیا ملتان میں

دیدہ و دل تھام کر اغیار ہیں نوحہ کنساں

چشمِ عالم کیا سے کیا ہو گیا ملتان میں

اے رضا ہم ہی ہیں ناموسِ وطن کے پاسباں

پھر سے ہم نے کر لیا عہدِ وفا ملتان میں

(محمد اکرم رضا شکر گڑھ)



سنی کانفرنس ملتان کے موقع پر تریجان اہلسنت کراچی کا بک اسٹال



اہلسنت والجماعت کی

معیاری دینی درس گاہ

# دارالعلوم فیض نبوی

بکراپیڑی کراچی

جس میں تفسیر و حدیث و فقہ و دیگر فنون اسلامیہ کی تعلیم دی جاتی ہے۔ دارالاقامہ میں رہائش پذیر طلبہ کے قیام و طعام و جملہ اخراجات دارالعلوم کے ذمے ہے۔

مخیر حضرات تعاون فرما کر عن اللہ ماجور ہوں۔

الداعی الی الخیر  
محمد وسایا الخطیب  
مہتمم دارالعلوم فیض نبوی  
بکراپیڑی کراچی



# دوسرا اجلاس

بتاریخ ۱۶ اکتوبر ۱۹۶۸ء بروز پیر بوقت بعد نماز عشاء

زیر صدارت :	جناب علامہ غلام رسول شیخ الحدیث جامعہ رضویہ فیصل آباد
مہمان خصوصی	پیر طریقت حضرت خواجہ قمر الدین سیالوی صاحب
تلاوت کلام پاک	جناب قاری غلام رسول قادری صاحب کراچی
اسٹیج سکریٹری	جناب محمد حنیف طیب صاحب
نعت رسول مقبول	جناب سعید ہاشمی صاحب - جناب طلعت محمود صاحب
نظم	جناب حافظ بصیر پوری صاحب

## مُقرِّین

جناب مولانا سید محمد ہاشم صاحب سندھ	جناب مفتی مختار احمد گجراتی صاحب پنجاب
جناب مفتی سید شجاعت علی قادری صاحب سندھ	جناب ملک محمد اکبر ساقی صاحب پنجاب
جناب امجد علی چشتی صاحب (پنجاب)	جناب چوہدری محمد حسین صاحب سندھ
پیر طریقت حضرت خواجہ قمر الدین سیالوی صاحب	پنجاب (پیغام)
جناب مولانا علی بخش قاسمی صاحب سندھ	جناب مولانا سلیم اللہ صاحب پنجاب
جناب مفتی محمد حسین قادری صاحب	جناب علامہ سید محمود احمد رضوی صاحب
جناب مولانا عبدالعزیز چشتی صاحب پنجاب	جناب سلیم اللہ خاں صاحب
جناب پروفیسر شاہ فرید الحق صاحب سندھ	جناب علامہ محمد شفیق صاحب وکارتوری سندھ



## علامہ سید محمد ہاشم فاضل شمش

ہم اہلسنت نہ صرف پاکستان میں عظیم اکثریت (یعنی سوادِ اعظم) ہیں بلکہ مسلمانانِ عالم میں بھی ہماری تعداد اسی انداز سے (یعنی ۵ فیصد) ہے ہم نے یہ خطہٴ ارض صرف نامِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حاصل کیا ہے۔ جب یہ مک نامِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حاصل کیا گیا ہے تو یہاں صرف اسی کا نظام چلے گا یہ ان کا گھر ہے اور یہاں صرف ان ہی کا حکم چلے گا۔ ہم سنی ہیں۔ ہمارا دین۔ دینِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔ ہمارا ایمان مصطفیٰ ہے۔ ہمارا مذہب مصطفیٰ ہے اس کے علاوہ کچھ نہیں۔ ہمارے سامنے اگر کلمہ بغیر "محمد رسول اللہ" کے آئے تو ہم قبول نہیں کرتے۔ اگر ہمارے سامنے اذان بغیر اشہد ان محمد رسول اللہ کے آئے تو ہم اذان کو قبول نہیں کرتے اگر اقامت بغیر اشہد ان محمد رسول اللہ کے آئے تو ہم اسے قبول نہیں کرتے اگر ہمارے سامنے ایسی نماز آئے جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک نہ ہو تو ہم اس نماز کو قبول نہیں کرتے۔

تو اس سرزمین پر جو نامِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حاصل کی گئی ہے ہم نظامِ مصطفیٰ کے علاوہ کوئی اور نظام کس طرح قبول کر سکتے ہیں۔ جب ہم بغیر نامِ مصطفیٰ کے کلمہ قبول نہیں کرتے۔ نماز و اقامت اور اذان قبول نہیں کرتے تو پھر ہم ایسا کوئی دستور، کوئی آئین، کوئی حکومت جو بغیر نامِ مصطفیٰ کے ہمارے سامنے آئے گی اس کو کس طرح قبول کریں گے ہم اسے ہرگز قبول نہیں کریں گے۔

اس پاکستان کے بانی اہلسنت ہیں دوسروں نے نہیں بنایا حضرت علامہ فضل حق خیر آبادی سے لے کر آج تک یہ مسلسل کوشش اہلسنت کی ہوتی رہی ہے آج کے اس عظیم اجتماع میں عوام کی کثیر تعداد یہ بتا رہی ہے کہ اگر یہ اکثریت اتنی قربانیاں نہ دیتی تو پاکستان وجود میں نہ آتا اب یہی اکثریت پاکستان کو بچا بھی



سکتی ہے۔ یہی تعداد پاکستان کو استحکام عطا کر سکتی ہے اگر بنیان پاکستان کی اس عظیم اکثریت کو نظر انداز کر کے کوئی آئین مسلط کرنے کی کوشش کی گئی تو اس میں ناکامی ہوگی۔ کامیابی صرف اسی صورت میں ہو سکتی ہے کہ بنیان پاکستان کو اس کا موقع فراہم کیا جائے کیونکہ مخالفین پاکستان ہرگز پاکستان کو استحکام عطا نہیں کر سکتے۔

علامہ سید محمد فاضل شمس نے مزید کہا کہ

” آج یہ کہا جاتا ہے کہ انگریزوں کی حکومت قائم ہونے کے بعد اہلسنت نے کام نہیں کیا اور انگریزوں کو اس ملک سے نکالنے کی جدوجہد نہیں کی۔ ہم نے مسلسل جدوجہد کی ہے لیکن اتنا ضرور ہے کہ ہم نے دوسروں کی طرح ہندوؤں کے ساتھ اشتراک عمل کر کے انگریزوں کو نکالنے کی کوشش نہیں کی اس لئے نہیں کی کہ ہم اللہ کے قانون کے پابند تھے۔ اللہ کا قانون ہے کہ ”مومنین کافروں کو اپنا ولی (دوست) نہ بنائیں“

مومنین کافروں کو اپنا دوست ہمدرد اور شریک کار نہ بنائیں اس لئے ہم نے ان کو اپنا ساتھی نہیں بنایا۔ ہم نے کوشش کی۔ ہمارے علماء نے جدوجہد کی۔ اعلیٰ حضرت احمد رضا خاں بریلوی نے کوشش کی۔ ہاں کافروں کے ساتھ اشتراک عمل کو انہوں نے جائز قرار نہیں دیا مولانا فضل حق خیر آبادی کا آخری پیغام جو وصیت کی صورت میں موجود ہے وہ یہ ہے کہ

”مسلمان انگریزوں کے ساتھ ۱۸۵۷ء کی جنگ میں کامیابی کے قریب تھے ہندوؤں نے مسلمانوں کے ساتھ غداری کی اور اس غداری کی وجہ سے مسلمانوں کو نقصان ہوا“

ہم نے اس وجہ سے ہندوؤں سے اشتراک عمل نہیں کیا کہ یہ تجربہ ہمارے سامنے تھا اور اللہ تعالیٰ کا فرمان بھی ہمارے پیش نظر تھا یہ کس طرح ممکن تھا کہ ہم ان کے ساتھ اشتراک عمل کرتے ہمارے سامنے بنیان پاکستان میں علامہ ڈاکٹر محمد



اقبال بھی تھے جنہوں نے کہہ دیا کہ

بمصطفیٰ برسوں خوشیوں کا کہ دین ہمہ اوست

اگر با و نر سیدتی تمام بوہیں اوست

وہ بانی پاکستان تھے وہی نعرہ اور منشور ہمارا بھی ہے کہ وہی پاکستان ہمارا  
ہوگا جو ہمیں مصطفیٰ کے دین تک پہنچائے اور وہی آئین ہمارے لئے قابل قبول  
ہوگا جو مصطفیٰ تک پہنچائے مسلمانوں کے دوسرے گروہ اس آئین کو مانیں نہ مانیں  
ہم سنی ہیں ہم تو صرف ایسے آئین کو مانیں گے مسلمانوں کے دو گروہ ہیں ایک گروہ  
وہ ہے جس کا موٹو یہ ہے کہ

بمصطفیٰ برسوں خوشیوں کا کہ دین ہمہ اوست

اور دوسرا گروہ وہ ہے جس کے متعلق یہ کہا جاتا ہے کہ

سرود بر سر منبر کہ ملت از وطن است

ہم اس کے ساتھ نہیں ہم تو اس کے ساتھ ہیں جو

بمصطفیٰ برسوں خوشیوں کا کہ دین ہمہ اوست

کا چاہنے والا ہے اور یہ نعرہ بانیانِ پاکستان کا ہے جو یہ کہتے ہیں کہ مصطفیٰ تک

پہنچو اور ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے بھی بار بار ارشاد فرمایا ہے کہ

”محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کی طرف بلانے والے بھی ہیں اور اللہ تک پہنچانے

والے بھی ہیں۔ کائنات میں حضور کے بغیر کوئی ایسا نہیں جو ہمیں اللہ تک لے

جائے جو مواحد یہ کہتا ہے کہ اور توحید کا مدعی ہے وہ دامن مصطفیٰ کو تھامے بغیر

اللہ تک نہیں پہنچ سکتا ہم اسی لئے نظام مصطفیٰ چاہتے ہیں کہ اللہ تک پہنچیں اور

حقیقی توحید یہی ہے کہ دامن مصطفیٰ سے وابستہ ہو جائیں۔



## مفتی مختار احمد گجراتی

جاگ اٹھے ہیں اہلسنت گونج اٹھا یہ نعرہ ہے

دُور ہٹو اے دشمنِ ملتِ پاکستان ہمارا ہے

اولیاً کا ہے فیضانِ پاکستان۔ پاکستان (نعرے)

اس کے بعد انہوں نے کہا کہ پاکستان اہلسنت نے بنایا ہے اس کے لئے بے شمار قربانیاں بھی اہلسنت نے دیں ایک وقت وہ تھا جب ہمیں پاکستان بنانے کے لئے آل انڈیا سنی کانفرنس بنا کر منعقد کرنا پڑی اور آج کافی عرصہ بعد آل پاکستان سنی کانفرنس ملتان منعقد ہو رہی ہے وہ کانفرنس اس لئے ہوئی تھی کہ اس وقت پاکستان بنانا تھا اور یہ اس لئے ہو رہی ہے کہ اب پاکستان کو بچانا ہے پاکستان تب ہی بچ سکتا ہے جب کہ یہاں اللہ کی حکومت ہو اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کا نظام جاری ہو۔ آج حدِ رنگا تک نبی پاکؐ کے پر دانوں کے سر ہی سر نظر آرہے ہیں اسے دیکھ کر یقین ہو چلا ہے کہ نظامِ مصطفیٰؐ اب اس ملک میں ناگزیر بن چکا ہے۔ دُور بہت دُور پاکستان کے افق پر نظامِ مصطفیٰؐ کا سورج طلوع ہونے والا ہے۔ یہ ہماری لازوال قربانیوں کا نتیجہ ہے کیونکہ تحریکِ نظامِ مصطفیٰؐ صلی اللہ علیہ وسلم میں علماء اہلسنت نے ہی گولیاں کھائیں ہیں یہ ہمارے علاوہ کون کہہ سکتا ہے کہ نظامِ مصطفیٰؐ کے لئے سنیوں نے ہی خون بہایا ہے اور یہ خون ضرور رنگ لائے گا۔

## مفتی سید شجاعت علی قادری

اس عظیم کانفرنس کا انعقاد اس لئے کیا گیا ہے کہ اس ملک میں نظامِ مصطفیٰؐ

صلی اللہ علیہ وسلم کا نفاذ ہو اور وہ اس ملک کی اکثریت (سوادِ اعظم اہلسنت) کی



تشریح و تبیین معتقدات اور معاملات کا لحاظ رکھتے ہوئے نافذ کیا جائے تاکہ اس ملک کی اکثریت اپنے عقائد و نظریات پر آسانی کے ساتھ عمل پیرا ہو سکے اگر اس ملک میں اسلامی نظام کے نام پر ایسی چیز نافذ ہو جائے جس سے ہمارے عقائد و نظریات کو ٹھیس پہنچے اور ہمارے ملک کو نقصان پہنچے اور ہمارے معاملات میں رکاوٹیں پیدا ہوں تو وہ اسلامی نظام نہ ہوگا بلکہ وہ اسلامی نظام کے نام پر مسلک اہلسنت و جماعت کے خلاف ایک سازش ہوگی اور میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے رہنماؤں، ہمارے بزرگوں اور ہمارے قائدین نے یہ محسوس کیا ہے کہ اس ملک میں اہلسنت کے ساتھ ناانصافی کا ارادہ ہے کیونکہ وہ کون سا نکتہ لایحل ہے۔ جو پاکستان کے علماء اب تک حل نہیں کر سکے اور دوسری طرف سے آنے والے علماء نے اسے حل کر دیا ہے اس اجتماع عظیم کی وساطت سے میں ارباب اقتدار سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ ہمیں بالتفصیل وہ مسئلہ بتایا جائے جو پاکستان کے علماء نے حل نہ کیا ہو یا حل نہ کر سکتے ہوں۔ بیرونی ممالک سے علماء کو منگوانے کا واضح مطلب یہ ہے کہ عوام کو یہ تاثر دیا جائے کہ باہر کے علماء علم کے میدان میں ہمارے ملکی علماء سے آگے ہیں۔ اس لئے علم کی بھیک مانگنے کے لئے دوسروں کے دروازے پر جاتے ہیں۔ میں پوسے و ثوق کے ساتھ یہ کہتا ہوں کہ علم و عرفان کی جو روشنی برصغیر پاک و ہند میں ہے۔ وہ دنیا کے کسی گوشے میں نظر نہیں آتی اس لئے ہم اپنے ان علماء پر جو یہاں موجود ہیں اور جو کسی وجہ سے شریک نہ ہو سکے پورا اعتماد کرتے ہیں اور ہم اسلامی نظام کی طرف اس تشریح و تبیین کو قبول کریں گے جو ان حضرات کی تائید کے ساتھ ہم تک پہنچے اور جو کچھ ان کی تائید کے بغیر ہوگا تو وہ ہمارے لئے قابل قبول نہ ہوگا۔

## ملک محمد اکبر خان ساقی

آج کی یہ عظیم الشان سنی کانفرنس اس بات کی گواہی دے رہی ہے کہ



اہلسنت وجماعت پاکستان میں عظیم اکثریت میں ہیں اور ملکی معاملات میں ان کو نظر انداز کر کے جو بھی فیصلہ کیا جائے گا وہ قومی فیصلہ نہیں ہوگا علماء اہلسنت جنہوں نے ہر مرحلے پر ملک وملت کے لئے عظیم قربانیاں دی ہیں ان کو کسی فیصلے میں شریک نہ کرنا اور بغیر ان کی رضامندی اور تصدیق کے کوئی بھی فیصلہ ہمارے لئے قابل قبول نہ ہوگا۔ (نعرے)

ملک محمد اکبر خان ساتی نے اس موقع پر علماء اہلسنت کی تاریخی خدمات کا جائزہ پیش کرتے ہوئے ایک واقعہ بھی سنایا انہوں نے کہا کہ انگریزی دور میں اہلسنت ہی کے ایک عالم دین جن کو انگریزی دور میں پھانسی کی سزا سنائی گئی جب ان کو اس کی اطلاع ملی تو وہ مسکرائے لیکن جب ان کی یہ سزا منسوخ کر دی گئی تو چند سپاہیوں نے ان کی داڑھی مبارک کو نوچا اور اس میں کچھ بال الگ ہو گئے تو وہ زار و قطار رونے لگے اور فرمایا کہ میرے بالو! تم کتنے خوش قسمت ہو کہ تم نے شہادت کے مرتبے کو پایا لیکن میں اس سے محروم رہا (نعرے)

آج ایک طرف کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جنہوں نے دوٹوں کی خاطر لوگوں کو دھوکہ دیتے ہوئے مزاروں پر چادریں بھی چڑھائیں حاضری بھی دی۔ یہ وہی لوگ ہیں جن کے اکابر ساری عمر مزارات پر حاضری کو شرک قرار دیتے ہوئے۔ دوٹ لینے کی باری آئی تو نہ صرف میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلوسوں میں شرکت کی بلکہ جلوسوں کی قیادت کی اور بانی بھی بن بیٹھے یا رسول اللہ کے نعرے بھی لگائے تبرک بھی تقسیم کئے دستار بندیاں بھی کروائیں بزرگوں کے مزارات پر چادریں بھی چڑھائیں لیکن یہ سارا دھوکہ اور فریب تھا وہ صرف دوٹوں کے لئے یہ ڈرامہ کھیل رہے تھے آج وہ نظام مصطفیٰ کا نام بھی اس لئے لیتے ہیں کہ انہیں معلوم ہے یہ قوم صرف نظام مصطفیٰ کو قبول کرتی ہے چور دروازے سے اقتدار میں داخل ہونے کے لئے انہوں نے نظام مصطفیٰ کا نعرہ لگایا اگر وہ نظام مصطفیٰ سے مخلص ہوتے تو آج



تین ماہ کا عرصہ گزر گیا وہ نظامِ مصطفیٰ کو نافذ کر چکے ہوتے اس ملک میں نظامِ مصطفیٰ صرف وہی لوگ نافذ کر سکتے ہیں جو مقامِ مصطفیٰ کو سمجھتے ہیں جو مقامِ مصطفیٰ کو نہیں سمجھتے وہ نظامِ مصطفیٰ نافذ نہیں کر سکتے وہ کل تک یہ کہتے تھے کہ سچے لوگ اور سچے وعدے آج ان کے سچے وعدے قوم کے سامنے آرہے ہیں۔

## الحاج امجد علی ہشتی

انجمن طلباء اسلام پاکستان ان جماعتوں کے مقابلے میں کھڑی ہو گئی ہے جو تیس چالیس سال سے ایک سیاسی جماعت کی پشت پناہی اور اندرونی اور بیرونی امداد کے سہارے طلباء کے نظریات کو خراب کرنے اور تعلیمی ماحول کو پراگندہ کرنے کے لئے کالجوں میں کام کر رہی ہے اس سال انجمن نے کالجوں کے انتخابات میں نمایاں کامیابی حاصل کر کے ان کے ناپاک ارادوں کو پامال کر دیا ہے انجمن ان کے مقابلے میں طلباء میں ائمہ مجتہدین، صحابہ کرام اور اولیاء کرام کی محبت پیدا کرنے کی دعوت دیتی ہے پورے ملک کے سنی طلباء انجمن میں شامل ہو چکے ہیں اور جو شامل نہیں ہوئے ہیں ان کو دعوت دوں گا کہ وہ دوسری تنظیموں سے ہٹ کر اور نکل کر انجمن میں شامل ہو جائیں کیونکہ انجمن اہلسنت طلباء کی ملک گیر تنظیم ہے جو ملک میں مقامِ مصطفیٰ کے تحفظ اور نظامِ مصطفیٰ کے نفاذ کے لئے سرگرم عمل ہے۔ (نعرے)

ہر قوم طلباء کو زیادہ اہمیت دیتی ہے کیونکہ طلباء ہی ہر قوم کی ریڑھ کی ہڈی ہوتے ہیں۔

یہی طلباء جو آج کل یونیورسٹیوں اور کالجوں میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں کل حکمران ہوں گے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ آج اگر ان نوجوانوں کا ذہن اسلام اور مسلمان اہلسنت و جماعت کے مطابق تیار ہو گیا تو جب یہ تعلیم مکمل کر کے اعلیٰ عہدوں



پر پہنچیں گے تو وہاں بھی یہ اپنے مسلک اور مذہب کے لئے کام کریں گے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہمارے اکابرین اور علماء کرام و مشائخ عظام کو انجمن کی سرپرستی کرنی چاہیے۔“

امجد علی چشتی نے مزید کہا کہ

”ہم اس قوم کے فرد ہیں جس قوم کا سترہ سالہ نوجوان محمد بن قاسم برصغیر منہستان

کے دروازے پر پہنچا اور سندھ سے نکلتا ہوا مدینۃ الاولیاء تک آ پہنچا۔ اس محمد بن قاسم کے دل میں عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھا اور اس وقت دمشق کی حکومت تھی ہم بھی غلامی مصطفیٰ کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن ہماری پشت پناہی کرنے والا کوئی بھی نہیں۔ آپ ہماری سرپرستی فرمائیں گے تو آپ یقین مانیں وہ وقت دور نہیں جب اس ملک میں نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نفاذ عمل میں آئے گا۔“

انجمن طلباء اسلام پاکستان کے جیالے کارکنوں نے ملک پاکستان میں تحریک ختم نبوت، تحریک نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور نظام تعلیم کو اسلامی بنیادوں پر استوار کرنے کے لئے مسلسل دس سال جدوجہد کی۔ تحریک نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں انجمن کا وہ جیالہ کارکن افتخار احمد شہید ربورے والا نے سب سے پہلے اپنا خون پیش کیا اس کے بعد فانیوال انجمن کے دو کارکن ظفر اقبال اور حضور بخش شہید ہوئے۔ تحریک تحفظ ختم نبوت میں انجمن کے سینکڑوں کارکن جیلوں میں گئے۔ میں ان تمام اہلسنت طلباء کو جو دوسری تنظیموں میں اغواء ہو چکے ہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ فوراً اپنے اصل مرکز کی طرف واپس لوٹ آئیں۔

میں ایک بار پھر اپنے بزرگوں سے التماس کرتا ہوں کہ وہ جس شہر اور علاقے میں انجمن کی شاخ نہیں ہے وہاں طلباء کو تلاش کریں اور ان کی یہ ذمہ داری بھی لگائیں کہ وہ انجمن کی شاخ قائم کریں۔ یہ طلباء ہی آپ کے دست و بازو ہیں۔ میں



یقین دلاتا ہوں کہ جہاں ہمارے علماء کرام کا پسینہ بہے گا وہاں ہمارے کارکنوں کا خون بہے گا۔ ہم صحابہ کرام، اولیاء کرام، علماء کرام کے خلاف کسی قسم کی غلط بات سننے کے لئے ہرگز تیار نہیں ہیں۔

اگر یہ نوجوان راہِ راست پر آگئے تو آئندہ نسل راہِ راست پر آجائے گی اور اگر یہ گمراہ ہو گئے تو پوری نسل گمراہ ہو جائے گی۔

سے قوتِ عشق سے ہر پست کو بالا کر دے  
دہر میں اسمِ محمد سے اجالا کر دے

## پروفیسر محمد حسین ورک

میری تحقیق کا نقطہ آغاز مسلمان کا وہ بنیادی عقیدہ ہے جس کے تحت اس کا یہ ایمان ہے کہ خدائے علیم و بصیر نے مسلمانوں کے لئے قرآن حکیم میں کوئی ایسا حکم نہیں آمارا اور پیغمبر علیہ السلام نے اپنی امت کے لئے کوئی امر ضروری قرار نہیں دیا جو تا قیامت قابلِ عمل نہ ہو چکا ہے۔ زمانے میں کتنے ہی صنعتی معاشرتی اور معاشی انقلابات کروٹیں لے ڈالیں۔ یہی وہ بنیادی وجہ ہے کہ جس نے اتنے اہم اور مشکل بلا سود مالیات کے مسئلہ کو میرے لئے قطعی آسان بنا دیا ہے۔

سودی مالیات کا ابلسی نظام آج عاشقانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اس جذبہ ایمانی کی زد میں ہے اور سودی مالیاتی نظام دیکھنے والی آنکھ تازہ نظر آ رہا ہے اس ظالم نظام کے حمایتی خاموش شکست مان چکے ہیں۔ قرآنی احکامات کے صدقے میں عالم اسلام کو اس بے رحم نظام سے نجات ملا ہی چاہتی ہے اور غیر مسلم دنیا جو مذہبی بنیادوں پر نہیں بلکہ صرف معاشی بنیادوں پر سودی مالیاتی نظام کو معاشیات کے لئے لعنت تسلیم کر چکی ہے۔ عالم اسلام کے غیر سودی نظام سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے گی۔



بلا سودی مالیات کا عنوان بہت تفصیل طلب ہے۔ اختصار کا واحد طریقہ یہ ہے کہ میں سوال و جواب کی شکل میں نئے نظام کے موٹے موٹے اصول بیان کروں تاکہ تھوڑے سے الفاظ میں مضمون ممکنہ حد تک ذہن نشین ہو سکے چنانچہ اس سلسلے میں پہلا سوال یہ ہے کہ

اگر سود ختم کر دیا گیا تو بنکوں اور دیگر مالیاتی اداروں کا کیا ہوگا ہو جائے گا تو ان کے حسابات کہاں سے چلیں گے؟ ان اداروں کے ڈپازٹ ختم ہو جائیں گے تو قرضوں کی سہولتیں ختم ہو جائیں گی نتیجہً صنعت و تجارت کو قرض کی بہتر سہولتیں نہ مل سکیں گی اور خود مالیاتی نظام درہم برہم ہو جائے گا؟

جواب :- جو اب ا عرض ہے کہ یہ تمام سوالات یا خدشات لاعلمی اور غلط فہمی کی پیداوار ہیں حقیقت اصل میں یہ ہے کہ بنکوں اور دیگر تمام مالیاتی اداروں کو سودی نظام کی جگہ دوسرا مالیاتی نظام اختیار کرنا ہوگا جس کا تمام تر ڈھانچہ اسلامی اصولوں کے مطابق اور تابع ہوگا۔ سود کے بے رحم اور تباہ کن نظام کو یکسر ختم کر کے نئے نظام پر چلنا ہوگا جس کے تحت ان اداروں کی آمدنی شریعت کے عادلانہ اور منصفانہ تقاضوں کے مطابق ہوگی جس سے ان اداروں کے اخراجات چلیں گے ڈپازٹ بڑھیں گے۔ صنعت و تجارت کو قرض کی بہتر سہولتیں ملیں گی اور ان کو فروغ حاصل ہوگا کیونکہ ان کی گردنوں سے سود کا بوجھ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گا اور مالیاتی ادارے ایک نئے عزم اور نئی روح کے ساتھ ملکی معیشت کے استحکام میں مصروف کار ہو جائیں گے۔

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ نیا نظام کیا ہے اس کی عملی شکل آج کے مالیاتی نظام میں کیا ہوگی؟ متبادل نظام دنیا کا قدیم ترین عدل و انصاف پر مبنی شرکت و مضاربت کی سرمایہ کاری کا نظام ہے۔ عام فہم زبان میں اسے نفع اور نقصان میں شرکت پر مبنی نظام بھی کہا جاسکتا ہے۔ مالیاتی ادارے اس نظام کے تحت ڈیپازٹ



شرکت و مضاربت پر قبول کریں گے اور اسی اصول کے تحت وہ آگے صنعت و تجارت کو قرض دیں گے اس نظام میں پوری سرمایہ کاری سود کے بوجھ سے آزاد ہو جائے گی اور سود کی تباہ کاری کی وجہ سے افسراد، کمپنیاں صنعتی تجارتی اور مالیاتی ادارے دیوالیہ ہونے سے بچ جائیں گے۔ سودی نظام میں مقروض کی بے بسی اور مجبوری کوئی پوشیدہ راز نہیں۔ سود ختم ہونے سے ۱۶ فیصد تا ۲۰ فیصد کا بوجھ صنعت و تجارت کی قیمت لاگت و خرید پر کم ہو جائے گا جس کے نتیجے میں صنعتی اور تجارتی اشیا اس تناسب سے کم ہو جائیں گی۔ مہنگائی کا موثر اور کامیاب سدباب ہو جائے گا اور صنعتی پیداوار بہت بڑھ جائے گی۔

سوال: کیا نیا نظام کامیابی سے چل سکے گا اس کے ناکام ہو جانے کا ڈر تو نہیں ہے؟

جواب: جو باعرض ہے مجوزہ نظام پہلے سے ہی سرمایہ کاری کے میدان میں اپنی کامیابی کا لوہا منوا چکا ہے شرکت پرائیویٹ اور پبلک لمیٹڈ کمپنیاں یہ سب شرکت و مضاربت کی کامیاب ترین مثالیں ہیں جو بینکوں کے اپنے اصل سرمائے اسی شرکت و مضاربت کے اصول پر ہیں جب کہ ان کا کاروبار پورے کا پورا سودی ہے جب صنعتیں آزاد تھیں اور قومی ملکیت کے نام پر یہ غاصبانہ قبضہ میں نہ آئی تھیں تو صنعتوں کے حصص کی مقبولیت کا یہ عالم تھا کہ لوگ بینکوں سے مقررہ شرح سود پر قرض لے کر ان حصص میں لگانا پسند کرتے تھے حالانکہ حصص میں نقصان ہونے کا احتمال ہر وقت موجود رہتا تھا صنعت کار اور تاجر کی دیانت داری کا ہر معاملہ میں ذکر ضرور ہوتا ہے مگر اس شکل میں ان تاجروں اور صنعت کاروں کی دیانت کے ہر پہلو کو نظر میں رکھتے ہوئے لوگ ان کی کمپنیوں میں نفع نقصان پر اپنا روپیہ لگانا بہت پسند کرتے تھے یہاں تک کہ حصص کے حصول کے لئے سفارش بھی چلتی تھی۔ سودی معاشرے میں ان لوگوں کی دیانت قابل اعتماد تھی تو اسلامی معاشرے



میں تو اور بھی بہت ساری کے بہت زیادہ امکانات ہیں آج کل معدودے چند  
 منافع لوگ افراد کی دیانت کا سوال اٹھا کر اسلامی معاشرے کی راہ  
 کرنے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں میں ایسے لوگوں سے سوال کرتا ہوں کہ کیا  
 موجودہ نظام مالیات و اقتصادیات، نظام قانون اور نظام ٹیکس کیا انسانی دیانت  
 اور غیر دیانت کی دسترس سے باہر ہے، نہیں ہرگز نہیں حقیقت یہ ہے کہ موجودہ  
 تمام طریقے افراد کی تخریبی ذہانت کی ٹھوکریں ہیں تو پھر ایسے نظام کی کیونکر وکالت  
 کی جاسکتی ہے اور اسے کیونکر مفید قرار دیا جاسکتا ہے۔ اس کے برعکس شرعی نظام  
 انتہائی موثر اور غلطی سے مبرا نظام ہے اس لئے اس کی کامیابی قطعی یقینی اور مسلم  
 ہے۔ اس کے بعد۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا نئے نظام میں قرضوں کی وصولی خطرہ میں تو نہ پڑ  
 جائے گی۔

جواب:- نہیں ہرگز نہیں جہاں تک موجودہ قرضوں کے عوض مختلف شکلوں میں  
 قرضوں کی واپسی یقینی بنانے کے لئے جو اقدامات کئے گئے ہیں وہ نئے نظام میں رائج نہیں  
 گئے کیونکہ مالیات کے نظام سے اخراج تو صرف سود کا کرنا ہے نہ باقی تمام چیزوں کا جو  
 شرعی حدود کو پامال نہیں کرتیں اخراج یا خاتمہ کیونکر ضروری ہو سکتا ہے۔ امید ہے کہ اس  
 صورت میں مشکوک لوگوں کو تسلی ہو جائے گی ضمانتوں کا موجودہ نظام طریقہ جو ان کو  
 پسند ہے باقی رہے گا۔ مزید اہم بات یہ ہے کہ نئے نظام میں بینکوں اور مالیاتی  
 اداروں کا مقصد محض ایک سود خور بنیے کا نہ ہوگا بلکہ ایک ذمہ دار شراکت دار کا ہوگا  
 اس لئے قرضوں کی حفاظت اور وصولی مزید بہتر ہو جائے گی۔ مختصر یہ کہ اشیائے  
 تجارت، عمارتوں اور دیگر اثاثوں قرضوں کے سامنے بطور ضمانت برائے وصولی قرضہ  
 قائم رکھا جائے گا۔

بلا سود مالیات میں تاجروں کو یہ اعتراض ہو سکتا ہے کہ وہ اپنا منافع جو اکثر



و بیشتر بینک سود کی شرح سے زیادہ ہوتا ہے اس میں مالیاتی اداروں کو شریک کریں گے تو ان کی شرح منافع ختم ہو جائے گی۔

یہ خدشہ بالکل بے بنیاد ہے کیونکہ کارکردگی کا حصہ جو ان کو دیا جائے گا اور باقی ماندہ منافع بینک اور تاجر کے سرمایہ کی نسبت سے ان میں تقسیم ہوگا۔ کارکردگی کا حصہ اور سرمایہ کا حصہ ملا کر دونوں اتنے ہوں گے کہ تاجر خسارہ کی بجائے کچھ اضافہ ہی کی توقع کر سکتا ہے۔

ایک اور اہم سوال: جو اس نظام سے متعلق ہے وہ یہ ہے کہ کیا بلا سودی مالیاتی نظام کے نفاذ کے سلسلے میں موجودہ ٹیکسوں کا ڈھانچہ تبدیل ہوگا یا نہیں؟  
جواب:۔ ہاں ہوگا اور ضرور ہوگا۔ مکمل اسلامی معاشی نظام میں تو ٹیکسوں کا موجودہ ڈھانچہ بالکل ہی تبدیل ہو جائے گا مگر جہاں تک بلا سودی مالیات کا تعلق ہے اس کے لئے دولت ٹیکس، انکم ٹیکس لازماً ختم کرنے ہوں گے ورنہ ہم اس نئے نظام کا اپنے ہاتھوں گلا گھونٹ دیں گے اور اپنی ناکامی کو (نعوذ باللہ) اسلام کی ناکامی قرار دیں گے جو بہت بڑا ظلم اور اسلام سے انحراف ہوگا۔

سوال:۔ نام نہاد ماہرین مالیات فوراً سوال کریں گے کہ دولت ٹیکس اور انکم ٹیکس کے خاتمہ سے تقریباً تین ارب روپے کی کمی بجٹ میں واقع ہوگی۔ وہ کہاں سے پوری ہوگی؟

جواب:۔ معترض لوگوں کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ موجودہ مالی سال کے بجٹ میں تقریباً چار ارب روپے کی کمی تھی جن کو مختلف ذرائع سے پورا کرنے کا انتظام کیا گیا ہے کیا تین ارب روپے جو کہ اضافی بوجھ ہرگز نہیں۔ پہلے ہی سے بجٹ میں شامل ہے ان کو خوش حال طبقوں پر تقسیم کر دیا جائے گا۔ بلکہ زکوٰۃ عشر خمس کی پوری وصولی کے بعد اس تین ارب روپے کو خوش حال طبقوں میں پھیلانے کی ہرگز ضرورت نہ رہے گی۔



سوال: ملکی سطح سے ہٹ کر بین الاقوامی سطح پر سوال ضرور اٹھے گا کہ پاکستان کے اندر تمام معاملات حکومت ٹھیک طور پر حل کر سکے گی مگر بیرونی قرضوں اور بین الاقوامی تجارت جو غیر ملیکیوں سے ہے اور وہ عموماً مسلمان بھی نہیں ان سے لین دین کرنے میں بہت دشواریاں آسکتی ہیں؟

جواب:۔ جواباً عرض ہے کہ بیرونی قرضوں کا مسئلہ سب سے آسان ہے اور ریاضی کے ایک سوال کی طرح پوری عملی شکل کے ساتھ اس کا مسودہ ہمارے پاس موجود ہے کم وقت میں اس کی تفصیلات عرض کرنا بہت مشکل ہے۔ یہی صورت بین الاقوامی قرضوں کی ہے پاکستانی قرضوں کی نسبت بیرونی قرضے شرکت اور مضاربت کی بنیاد پر زیادہ سہل ہیں ان کی تمام تفصیلات میں اپنی کتاب میں پیش کر رہا ہوں میں آج سوام کے اس عظیم اٹان اور بے نظیر اجتماع میں حکومت کے کل پُرزوں سے عرض کروں گا کہ وہ بلا سود مالیات اور زکوٰۃ و عشر کے نظام کو رائج کرنے سے بیشتر دولت ٹیکس اور انکم ٹیکس کا خاتمہ یقینی بنائیں ورنہ نتائج بہت تباہ کن

## پیر محمد کرم شاہ الازہری

پیر محمد کرم شاہ الازہری نے خواجہ قمر الدین سیالوی کے بارے میں کہا کہ۔  
 ”حضرت کی طبیعت بے حد علیل تھی اور اس طویل سفر کی کوفت برداشت کرنے کی قوت موجود نہیں تھی اور گھر میں ایسا حادثہ بھی ہوا تھا (واضح رہے کہ خواجہ صاحب کی اہلیہ کا حال ہی میں انتقال ہوا ہے)۔ جب آپ کو یہ پتہ چلا کہ تمام پاکستان کے اہلسنت و جماعت ملتان میں جمع ہو رہے ہیں تو حضرت اب بھی یہ فرما رہے تھے کہ

”میں صرف اس نیت سے آیا ہوں کہ میں محمد عربی کے غلاموں کے اس عظیم اجتماع میں شریک ہو جاؤں شاید میری ہی شرکت میری بخشش کا باعث



بن جائے:

یہ کانفرنس کوئی معمولی کانفرنس نہیں ہے۔ یہ وہ کانفرنس ہے کہ قطبِ وقت  
یہ سمجھ رہا ہے کہ اس میں میری شرکت میری نجات کا باعث ہوگی۔ یہ یقیناً وہ جہاد  
ہے جس کے بارے میں اللہ کے حبیبؐ نے فرمایا۔

"یہ نہیں ہو سکتا کہ میرے غلام کے راہِ جہاد میں پاؤں گرد آلود  
ہوں اور پھر دوزخ کی آگ بھی اس کو چھو سکے۔"

اس پر دوزخ حرام ہو جاتی ہے۔ ہمارا یہ ایمان ہے کہ اس کانفرنس میں  
ہماری شرکت ہماری دنیا کی نحوستوں کے ازالے کا سبب ہوگی اور سعادتوں کے  
نزول کا باعث ہوگی اور پاکستان کے مستقبل کے تابندہ ہونے کا سبب بنے گی  
اب میں حضرت کا ارشادِ گرامی پڑھنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔

"بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ - قائدینِ اہلسنت و برادرانِ اسلام آل پاکستان  
سنی کانفرنس کی تاریخی حیثیت اور ملک گیر اہمیت مسلمہ حقیقت ہے۔  
سامعینِ کرام!

"آل پاکستان سنی کانفرنس کے انعقاد کا مقصد کسی فرقے  
کے خلاف محاذ آرائی نہیں بلکہ اس کا مقصد وحید اہلسنت کی صفوں  
کو منظم کرنا ہے کیونکہ ملک کے سوادِ اعظم کی حیثیت سے پاکستان کی  
اور حوصلہ شکن ہوں گے۔"

ہمارے پاس بلا سود مالیات کا ڈھانچہ پوری تفصیلات کے ساتھ موجود ہے اور  
ہم اس نظام کو آٹھ روز کے اندر ملک میں نافذ کر سکتے ہیں اور ابتداء چوبیس گھنٹوں  
میں کی جاسکتی ہے دوسرے لفظوں میں نفاذ فوری طور پر ضروری ہے تکمیل قدرتی رفتار  
سے ہوگی اور نتائج تیسرے مرحلے پر ظاہر ہوں گے۔ گذشتہ تیس برس سے یہ دعویٰ کرنے  
والے کہ ان کے پاس اسلامی ریاست کا مکمل ڈھانچہ موجود ہے آج گوگوا اور بے یقینی



کاشکار کیوں ہیں اگر وہ اپنے دعووں میں سچے نہیں تھے اور وہ اسلامی معاشیات کو نافذ کرنے سے قاصر ہیں تو وہ ہمارے قائدین سے رابطہ قائم کریں تو ہم ان کو بلا سودی مالیات کا مکمل مشورہ فراہم کر سکتے ہیں۔

نظریاتی اور جغرافیائی سرحدوں کی حفاظت کرنا ہمارا اولین فریضہ ہے۔ جو سوادِ اعظم ہے وہی ملک کی نظریاتی سرحدوں کی حفاظت کر سکتا ہے۔ جغرافیائی سرحدوں کی بھی حفاظت کر سکتا ہے اور اس فریضہ کو بہ طریق احسن صرف اسی صورت میں ادا کیا جا سکتا ہے جبکہ اہلسنت متحد اور منظم ہوں، مغربی سرحد پر خطرات کی جو بدلیاں نمودار ہو رہی ہیں وہ اس امر کی متقاضی ہیں کہ ہم سب سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن جائیں۔“

یہ اس غلط فہمی کا ازالہ ہے جو اس کانفرنس کے بارے میں بڑے بڑے لوگ پیدا کر رہے ہیں کہ یہ فرقہ وارانہ کانفرنس ہے اور فرقہ وارانہ جذبات کو مشتعل کرنے کے لئے منعقد کی جا رہی ہے۔ ہم کسی کے خلاف محاذ آرائی کے لئے میدان میں نہیں آئے، بلکہ اپنی صفوں کو منظم کرنے کے لئے آئے ہیں۔ اگر دوسرے فرقے اپنی صفوں کو منظم کرنے کا حق رکھتے ہیں تو ملک کا سوادِ اعظم بھی اپنی صفوں کو منظم کرنے کا حق رکھتا ہے، پاکستان کی سلامتی ہی اس میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام متحد ہو کر سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن جائیں۔

ہم حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جوتیوں کی خاک کو اپنی آنکھوں کا سرمہ بنانے والے پاکستان کے لئے اپنے خون کے دریا بہانے کے لئے تیار ہیں۔ جب بھی کوئی خطرہ آیا یا آئندہ آئے گا ہمیشہ ان ماؤں کے بچوں نے اس پاکستان کی سالمیت کے تحفظ کے لئے قربانیاں دیں جو خدا کا نام لیتی تھیں تو ساکت تھیں کبھی کہا کرتی تھیں (الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ) اگر کسی کو ہمارے بارے میں غلط فہمی ہو تو وہ اپنے دل







تائید حاصل ہوگی اور ان میں سے کسی نے اہلسنت کے حقوق غصب کرنے کی کوشش کی یا ہمارے عقائد کو نقصان پہنچانا چاہا تو پھر ہم اپنے حقوق اور عقائد کا دفاع کریں گے اور ایسا کرنا ہمارا قانونی اور آئینی حق ہوگا ہم خلاف قانون بات نہیں کریں گے ہم اپنے حقوق کے لئے جو بھی قدم اٹھائیں گے وہ قانونی ہوگا کیونکہ یہ ہمارا آئینی حق ہے کہ ہمارا عقیدہ سلامت رہے اور کوئی اسے گزند نہ پہنچائے۔

” مشائخ کرام و علماء عظام سے بھی فقیر ملتمس ہے کہ بدلتے

ہوتے حالات میں وہ اپنے فرائض کو پہچانیں۔“

جو قوم اور جس قوم کے بزرگ اپنے فرائض جانتے ہیں انہیں دنیا کی کوئی طاقت نقصان نہیں پہنچا سکتی اور جو قوم خود اپنے حقوق سے دستبردار ہو جاتی ہے یا اپنے حقوق کا پتہ بھی نہیں ہوتا تو اس قوم کی بقاء کی کوئی ضمانت نہیں دی جاسکتی۔

## مولانا علی بخش قاسمی

انہوں نے کہا کہ پیر محمد قاسم صاحب مشوری علالت کی وجہ سے اس کانفرنس میں شریک نہیں ہو سکے انہوں نے پیر محمد قاسم مشوری کا یہ پیغام پڑھ کر سنایا۔

” میں سنی کانفرنس کے ساتھ ہوں اور آئندہ جب بھی اہلسنت کا اس قسم کا تاریخی اجتماع ہوگا میں اس میں ضرور شرکت کروں گا۔ میں کل پاکستان سنی کانفرنس ملتان میں شرکت کرنے والے تمام بھائیوں سے اپیل کرتا ہوں کہ ان کی جتنی بھی دینی اور رفاہی انجمنیں ہیں وہ سب کو جماعت اہلسنت میں مدغم کر دیں۔“

پیغام سنانے کے بعد مولانا علی بخش قاسمی نے کہا کہ یہ غوث کی نگری ہے اور ہم قلندر کی نگری سہون شریف میں صوبائی سطح کی سنی کانفرنس کا انعقاد کریں گے تاریخ کا تعین بعد میں کیا جائے گا۔



## مولانا سلیم اللہ خان

آپ ہی اس بات کے ذمہ دار ہیں کہ اس ملک میں نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نافذ کریں۔ کیونکہ آپ ہی نے پاکستان بنایا تھا۔ اہلسنت اگر اس میدان میں نہ آتے تو پاکستان نہیں بن سکتا تھا۔ آج جب روسی اور سوشلزم اور کمیونزم کی تخریبی طاقتیں دنیا میں یلغار کر رہی ہیں تو ان سب کی نگاہیں پاکستان پر لگی ہوئی ہیں پاکستان کے نظام کو وہ درہم برہم کرنا چاہتی ہیں اس لئے کہ یہاں نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نفاذ اور مقام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے تحفظ کا نام لیا جا رہا ہے۔ تمام لادینی طاقتیں اسلام کی دشمن ہیں اس لئے اسلام نے اس قلعہ کو مسمار کرنا چاہتی ہے اس لئے اس آنے والے خطرے کا بھی آپ کو مقابلہ کرنا ہے۔ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نفاذ اور مقام کے تحفظ کے لئے سینہ سپر ہوتا ہے اور آپ پر ہی یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ اگر آپ نے غفلت کی تو اے سوادِ اعظم! یہ غفلت ناقابلِ معافی جرم ہوگا۔ سوشلزم آپ کی سرحدوں پر دستک دے رہا ہے (الکفر ملت واحدہ) وہ سوشلزم کی شکل میں ہو یا یہودیت اور نصرانیت کی شکل میں ہو وہ سب آپ کے خون کے پیاسے ہیں وہ کبھی آپ کے دوست نہیں ہو سکتے۔ چین کا وزیر اعظم آتا ہے تو ایران چلا جاتا ہے، امریکہ کا صدر آتا ہے تو بھارت چلا جاتا ہے۔ پاکستان میں نہیں آتے اس کی انہیں ضرورت نہیں ہے۔ پاکستان کے صرف غلامانِ مصطفیٰ کو ضرورت ہے اس کے سوادِ اعظم کو ضرورت ہے اس واسطے ہم اسے باقی رکھنا چاہتے ہیں۔

صرف وہی طاقت اسے باقی رکھ سکتی ہے جس نے اسے بنایا ہے وہ نظامِ مصطفیٰ اور مقامِ مصطفیٰ والوں کی طاقت ہے وہ غلامانِ محمد کی طاقت ہے۔

آج جتنی بھی طاقتیں نظر آتی ہیں خدا کے فضل سے وہ آپ کے سامنے ٹھہر نہیں سکتیں آپ انہیں حس و خاشاک کی طرح بہا کر لے جائیں گے۔



ابھی ابھی میرے مخدوم و محترم خواجہ صاحب کا پیغام شاہ صاحب نے پڑھا  
 کر سنایا، ہمیں اس سے اتفاق ہے کہ لیکن جو بات ہمارے عقائد کے مطابق ہوگی ہم اس  
 کی تائید کریں گے اور جس بات سے ہمارے عقائد و تصورات اور ہمارے خیالات  
 اور ہمارے جذبات مجروح ہوں گے اگر وہ کسی حکمران کی طرف سے ہوں گے یا کسی اور  
 کی طرف سے ہوں گے تو ہم بر ملا ان سے کہیں گے۔ میں جنرل محمد ضیاء الحق صاحب  
 سے پوچھتا ہوں کہ وہ اس تصور اور تاثر کو دور کریں جو ہم ان کے متعلق اپنے ذہنوں  
 میں رکھتے ہیں کہ آپ وہاں بیت کی پشت پناہی کر رہے ہیں ہم اسے ہرگز برداشت  
 نہیں کریں گے۔

حضرات! آپ سوادِ اعظم ہیں آپ کے بغیر پاکستان نہیں چل سکتا پاکستان  
 میں علماء اہلسنت موجود ہیں مفتی اور مصنف موجود ہیں کون سی وہ کمی ہے جو پاکستان  
 میں ہے باہر سے علماء کرام کو بلانے کی کوئی ضرورت نہیں نظامِ مصطفیٰ ایک سیکنڈ میں  
 جاری و ساری ہو سکتا ہے۔ اگر حکومت کو ضرورت پڑے کسی کے گرفتار کرنے کی تو  
 ابھی آرڈیننس جاری ہو سکتا ہے کیا وجہ ہے کہ تین ماہ گزر گئے اس عرصہ میں زنا کو  
 نیست و نابود کیا گیا، شراب کو ختم نہیں کیا گیا کس بات کا انتظار ہے کیوں نہیں ان  
 تمام محرقات پر پابندی لگائی گئی؟ غلامان محمد کا یہ عظیم اجتماع کیا حکمرانوں کی  
 آنکھوں کا سرمہ بصیرت نہیں بن رہا ہم پوچھتے ہیں کہ صدر پاکستان کو مورودی  
 صاحب کے پاس جانے کی کیا ضرورت ہے؟ پاکستان کے اندر جماعت اہلسنت  
 کے بہترین علماء موجود ہیں۔ کون سی اسلام کی خدمت ہے جو یہ انجام نہیں دے  
 سکتے۔ آپ سوادِ اعظم ہیں اپنی کثرت پر ناز نہ کریں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے  
 کہ ہم بہت ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہمیں اندرونی اتحاد کی طرف توجہ دینے  
 کی ضرورت ہے۔ آج ہم ٹولیوں میں بٹے ہوئے ہیں اگر ہم نے ان تمام چیزوں  
 کو دور نہ کیا تو پھر اس کے بعد دنیا کی کوئی طاقت ہمارے سامنے نہ کھڑے گی آپ



متحد و منظم ہو کر پاکستان کو بچانے کی کوشش کریں (نعرے)  
 مولانا سلیم اللہ خان کے پُر جوش خطاب کے بعد اسٹیج سیکریٹری جناب محمد حنیف  
 حاجی طیب مدینہ منورہ سے اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں کے خلیفہ اور  
 عظیم روحانی پیشوا حضرت علامہ ضیاء الدین قادری رضوی بریلوی کا پیغام موصول ہوا  
 انہوں نے کہا کہ آج ہی مدینہ طیبہ سے غزالی دوراں علامہ سید احمد سعید شاہ کاظمی  
 کے نام علامہ ضیاء الدین قادری رضوی بریلوی کا پیغام موصول ہوا ہے جو اس امر کا  
 ثبوت ہے کہ سنی کانفرنس کا نعرہ مدینہ طیبہ میں بھی گونج اٹھا ہے اور یہ کانفرنس  
 کی قبولیت اور کامیابی کی دلیل ہے۔

## علامہ ضیاء الدین قادری کا پیغام

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِ الْکَرِیْمِ اٰمَابَعْدَ

بمصطفیٰ برساں خویش را کہ دین ہماست

اگر باو نہ سیدی تمام بوہی است

۱۴۔۱۱۔۱۹۷۸ء کو بلدا اولیا ملتان میں غزالی دوراں حضرت علامہ

سید احمد سعید کاظمی کی زیر قیادت سنی کانفرنس کے انعقاد سے مجھے قلبی راحت

ہوئی ہے۔ بنارس سنی کانفرنس جو مملکت خداداد پاکستان کے وجود کا سبب بنی میری

دُعا ہے کہ شیخ الاسلام حضرت غوث بہاد الحق رحمۃ اللہ علیہ کے زیر سایہ منعقد

ہونے والی یہ عظیم الشان کانفرنس پاکستان میں نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے

نفاذ کا پیش خیمہ ثابت ہو امین بجزمت سید المرسلین۔

خادم:

محمد ضیاء الدین قادری رضوی بریلوی مدینہ منورہ سعودی عرب۔



## مولانا برکات احمد کا پیغام

”مجھے یہ جان کر انتہائی مسرت ہوئی ہے کہ مادیت اور الحاد پرستی کے دور میں غلامانِ مصطفیٰ نے یہ عظیم روحانی و اسلامی اجتماع منعقد کر کے لوگوں کے دلوں میں عشقِ رسول کے جذبہ کو تقویت دی ہے مجھے امید ہے کہ یہ کانفرنس پاکستان کی تاریخ میں نظامِ مصطفیٰ کے نفاذ میں سنگِ میل ثابت ہوگی اور اس سے مسلمانوں کے دلوں میں روحانی و مذہبی انقلاب برپا ہوگا اس کانفرنس کے تمام منتظمین و مندوبین کو میں اپنے دل کی گہرائیوں سے مبارک باد پیش کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس مملکت خداداد پاکستان میں نظامِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو جاری و ساری فرمائے مجھے افسوس ہے کہ میں بعض ناگزیر وجوہات کی بنا پر اس عظیم اجتماع میں شریک نہیں ہو سکا لیکن میں نے برادرانِ طریقت کو اس میں شرکت کی تاکید کر دی ہے اور اپنی طرف سے اپنے سلسلہ کے خدام مولانا عنایت اللہ چشتی منڈی بہاؤ الدین گجرات اور راجہ محمد یعقوب ساہیوال کو اپنی نمائندگی کے لئے خصوصی طور پر نامزد کیا ہے۔“

## مفتی محمد حسین قادری

”کل پاکستان سنی کانفرنس اہلسنت کی کامیابی و روشن مستقبل کے لئے سنگِ میل کی حیثیت رکھتی ہے اور یہ وقت تباہی گاہ کا ہے صرف اہلسنت ہی پاکستان کی قیادت اور حفاظت کا حق اور فرض ادا کر سکتے ہیں صرف اہلسنت و جماعت ہی اس ملک کی صحیح طور پر قیادت کر سکتے ہیں اور پاکستان کی حفاظت کر سکتے ہیں لیکن یہ صرف اسی صورت میں ہو سکتا ہے اور یہ اسی وقت ممکن ہے جب ہمارے دلوں میں عشقِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی شمعِ فروزاں ہو ہمارے



عزائم پختہ اور ہم ایک متحدہ قوت کی شکل اختیار کر جائیں۔  
انہوں نے مزید کہا کہ

”نظامِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نفاذ اور مقامِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے تحفظ کے لئے ہم آگے بڑھتے ہی جائیں گے اور اس راستے میں جو رکاوٹیں حائل ہوں گی ان کا پامردی کے ساتھ مقابلہ کریں گے اب ہم نے یہ عزم کر لیا ہے کہ ہمارا ہر قدم آگے بڑھے گا پیچھے نہیں ہٹے گا اور نظامِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نفاذ تک ہمارا یہ کارواں منزل کی جانب رواں دواں رہے گا۔ ہم نے عہد کر لیا ہے کہ اس ملک کو نظامِ مصطفیٰ کا گہوارہ بنا کر دم لیں گے اس ملک میں صرف نظامِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نافذ ہوگا اس کے علاوہ کوئی نظام نافذ کرنے کی کوشش کی گئی تو وہ کبھی کامیاب نہیں ہوگی کیونکہ اس ملک میں سوادِ اعظم کلمی والے آقا کے رحمتوں والے نظام کے علاوہ کسی فرد کا بنایا ہوا قانون نافذ نہیں ہونے دیں گے۔  
انہوں نے تجویز پیش کی کہ۔

”اس قسم کی کانفرنس ہر سال منعقد ہونی چاہیے تاکہ سال میں ایک جگہ جمع ہو کر اپنے قومی، ملی اور مذہبی مسائل پر ہم اجتماعی طور پر سوچ سکیں میری یہ تجویز ہے کہ ملک بھر کے سوادِ اعظم کو ہر سال ایک جگہ جمع کرنے کے لئے اس اجتماع کو سالانہ شکل دی جائے۔“

## علامہ سید محمود احمد رضوی

”میں غزالی دوراں علامہ سید احمد سعید شاہ کاظمی اور ان کے رفقاء اور جماعت اہلسنت کے تمام اکابر کو اہدیہ تبریک پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے بروقت اقدام کر کے اس عظیم اجتماع کو خوش اسلوبی کے ساتھ منعقد کیا اللہ ان کی کاوشوں کو منظور فرمائے۔“



میری آپ حضرات سے التجا ہے کہ میرے والد مفتی اعظم پاکستان علامہ ابوالبرکات کا گذشتہ دنوں انتقال ہو گیا۔ اجتماع کو بلا لینا آسان ہے لیکن سب سے بنیادی اور اصلی چیز یہ ہے کہ ہم بیرونی حالات اور ملک کے داخلی و خارجی حالات کو پیش نظر رکھ کر نظام مصطفیٰ کے نفاذ اور مقام مصطفیٰ کے تحفظ اور اہلسنت کے تحفظ کے لئے کوئی مثبت اقدام کریں اور ہمارے ارباب حل و عقد تمام امور پر سوچیں اور ایک لائحہ عمل مرتب کریں اور وہ لائحہ عمل جو ہمیں ملے اس پر ہم مکمل طور پر عمل کریں۔ ہر شخص یہ عہد کرے کہ جو بھی خدمت سرانجام دینے کے لئے اس کے اوپر ذمہ داری عائد کی جائے گی وہ اس کو عملی طور پر کر کے دکھائے گا اس سلسلے میں میری ایک تجویز ہے کہ ہم میں جو انتشار، افتراق و گروہ بندی پیدا ہو جاتی ہے اس کے ختم کرنے کا ایک ہی طریقہ ہے اور وہ یہ ہے کہ آپ اپنے اس اجتماع میں علماء و مشائخ و دانشوروں پر مشتمل ایک سپریم کونسل قائم کریں جو ہمارے ملی مذہبی اور سیاسی امور کے حل کے لئے قطعی اور آخری فیصلہ کرے، اور پالیسی بنائے جس پر عملدرآمد کے لئے تمام جماعتیں اس کی پابند ہوں، ہمیں مرکزی طور پر دارالافتاء قائم کرنا چاہیے جس میں ہمارے افاضل کو پوری سہولتیں فراہم ہوں تاکہ وہ مسائل حاضرہ پر تحقیق و جستجو کے بعد حتمی فیصلہ کر سکیں اور قوم کے سامنے رکھ سکیں۔ میں یہ بات اس لئے بھی کہنا چاہتا ہوں کہ دوسرے لوگوں کے سامنے جب اس قسم کے مسائل آتے ہیں تو وہ مکمل اتحاد و اتفاق کے ساتھ ان مسائل کو اپنی صوابدید کے مطابق حل کر کے قوم و حکومت کے سامنے پیش کرتے ہیں لیکن ہم میں ابھی تک یہ سپرٹ اور جذبہ پیدا نہیں ہوا کہ ہم کسی مسئلہ حاضرہ اور مسائل پر حتمی فیصلہ کر کے حکومت و عوام کے سامنے پیش کریں اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ دارالافتاء کا قیام انتہائی ضروری ہے۔ میری ایک تجویز یہ بھی ہے کہ جس طرح یہ اجتماع ہوا ہے اس طرح کا اجتماع ہر سال منعقد ہونا چاہیے اس کے لئے آپ ایک تاریخ او



وقت مقرر کریں جس کے اندر ملک بھر کے سنی مسلمان جمع ہوں اور جمع ہو کر اپنے مسائل کے سلسلے میں سوچیں۔ آپس میں ملیں تاکہ اتحاد و اتفاق کے ساتھ اس ملک میں نظامِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نفاذ اور اپنے حقوق کے تحفظ کے لئے کام کر سکیں، انجمن طلباء اسلام پاکستان کے ساتھ ہر سنی مسلمان کو تعاون کرنا چاہیئے انجمن کی جو حیثیت ہے جو کیفیت ہے وہ ستونوں کی مانند ہے۔ ہمارے دینی مدارس کے فاضل علماء و طلباء اتنا کام نہیں کر سکتے جتنی صلاحیت سے یہ کام کر سکتے ہیں۔ اسی لئے ان کے ساتھ تعاون کرنا ہمارا فرض ہونا چاہیئے اور ان کی سرپرستی کرنی چاہیئے۔ اس لئے مجھے جو بھی ذمہ داری سونپی جائے گی، میں اسے حتی الامکان پوری کرنے کی کوشش کروں گا۔“

## علامہ سید احمد سعید شاہ کاظمی

جماعت اہلسنت کے عقائد کی بنیاد عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ہے۔  
 اللہ تعالیٰ اپنے محبوب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ارشاد فرمایا ہے۔  
 ” وہ اللہ تعالیٰ جس کی بندگی ساری مخلوق پر فرض ہے :  
 وہ خدا اپنے بندوں کو حکم دیتا ہے ۔

” تم میرے محبوب کی توقیر بجالاؤ۔ وہ خدا جو ساری کائنات کا خدا ہے اس کا حکم ہے کہ تم میرا حکم بجالاؤ، وہی خدا جو سارے جہان کا مالک ہے فرماتا ہے کہ میرے محبوب کی توقیر بجالاؤ۔ آپ ملاحظہ فرمائیں کہ حضور کی توقیر اور تعظیم کا کیا مقام ہے حضور اکرم کی محبت اور تعظیم کو ہم اپنے ایمان کا بنیادی نقطہ سمجھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں اپنے محبوب کا ذکر پہلے فرمایا ہے اور اپنی تسبیح کا ذکر بعد میں فرمایا ہے مقصد یہ ہے کہ جب تک میرے محبوب کی توقیر و تعظیم نہیں ہوگی، میری تسبیح بھی قبول نہیں ہوگی، میں عرض کر رہا تھا کہ توقیر و تعظیم محبت کی علامات ہیں



اصل جوہر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ہے۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی محبت کا یہ عالم تھا کہ انہوں نے غارِ ثور میں حضور اکرمؐ کی محبت میں اپنی جان کا نذرانہ پیش کیا۔ حضرت عمر فاروقؓ کی محبت کا یہ حال تھا کہ حضور کی عظمت و شان کے خلاف کوئی شخص بات بھی سامنے کہنے کا تصور نہیں کر سکتا تھا۔ حضرت عثمانؓ کا یہ عالم تھا کہ صلح حدیبیہ کے موقع پر جب حضرت عثمان غنیؓ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے کفارِ مکہ کے ساتھ بات کرنے کے لئے حضور کے حکم سے پہنچے تو کفارِ قریش نے انہیں کہا کہ

”اے عثمان غنی! آپ مدینہ سے عمرہ اور طواف کرنے کے لئے آئے ہو، یہ تو ہم آپ کو اس بات کی اجازت دیتے ہیں کہ آپ طواف کر لیں اور عمرہ بھی کر لیں، حضرت عثمان غنیؓ نے جواب دیا۔ یہ تو ہو نہیں سکتا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تو طواف اور عمرہ نہ کریں اور عثمان یہاں عمرہ اور طواف کر لے۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ حضرت عثمان غنیؓ نے جواب دے دیا اور بالکل طواف اور عمرہ نہیں فرمایا۔

قرآن شریف کا حکم ہے کہ ”اللہ کے لئے حج اور عمرہ ادا کرو“ جب عمرہ کے لئے احرام باندھ لیا تو پھر اس کا ادا کرنا واجب ہے۔ حضرت عثمان غنیؓ کو عمرے کا موقع مل گیا تھا لیکن انہوں نے صرف اس لئے عمرہ ادا نہیں کیا جیسا کہ اعلیٰ حضرت کا فرمان ہے کہ جملہ فرائض فروغ ہیں۔

اصل الاصول بندگی اس تاجور کی ہے۔ (نعم)

حضور اکرمؐ کی محبت اور تعظیم و تکریم ہمارے ایمان کی حقیقت ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضور اکرمؐ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہیں۔ عرض کیا میرے آقا محمدؐ مجھے ہر چیز سے زیادہ آپ سے محبت ہے، لیکن ابھی تک اولاد سے غرضیکہ ہر چیز



سے زیادہ آپ سے محبت ہے۔ لیکن ابھی تک میں اپنے اندر اپنی جان سے زیادہ حضور کی محبت نہیں پاتا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "اے عمرؓ! جب تک اپنی جان سے بھی زیادہ میری محبت نہیں ہوگی کوئی مومن عزت کے قابل نہیں ہو سکتا۔"

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا روحانی فیض ایسا حضرت عمرؓ کو حاصل ہوا کہ اسی وقت حضرت عمرؓ فاروقؓ کے دل میں یہ بات پیدا ہو گئی اور حضرت عمرؓ نے قسم کھا کر عرض کیا اے اللہ کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم جس اللہ نے آپ پر کتاب کو نازل کیا ہے۔ میں اس اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ آپ کی محبت میرے دل میں میری جان سے بھی زیادہ پیدا ہو گئی ہے۔

اہلسنت کا یہ عظیم اجتماع بھی اس بات کی تبلیغ کے لئے ہوا ہے اور اسی بنیاد پر سوادِ اعظم کو منظم کرنے کے لئے یہ عظیم کانفرنس منعقد ہوئی ہے جس میں دس ہزار سے زائد علماء و مشائخ اور ۱۵ لاکھ افراد شریک ہوئے ہیں۔ یہ عظیم اجتماع حرفِ آخر نہیں۔ ابتداء ہے اور مستقبل میں ایسی کانفرنسیں منعقد ہوا کریں گی۔ میں سوادِ اعظم کا شکر گزار ہوں کہ وہ یہاں جمع ہوتے ہیں کہ وہ متحد ہو کر اسلامی نظام کے نفاذ کے لئے اپنی آواز بلند کر سکیں۔ دستور اسلام کی عمارت کی بنیاد ہے اور جب بنیاد ہی نہ ہوگی تو عمارت کیسے تعمیر ہوگی اسی لئے ضروری ہے کہ اس مملکتِ خداداد میں جو اسلام کے نام پر وجود میں آئی اس میں اسلامی دستور نافذ کیا جائے۔ کیونکہ یہ دستور ہی مسلمانوں کی عظمت اور امتیاز کا علامتی نشان ہے اور جو اس کی آواز پر لیک کہتا ہے وہ اس دنیا کا خوش نصیب انسان ہے۔

آخر میں انہوں نے کہا کہ

ملک بھر سے سینکڑوں خطوط اور برقیے موصول ہوئے ہیں اور جماعت



اہلسنت کراچی نے بھی تجویز پیش کی ہے اور میں بھی اس سے متفق ہوں کہ سستی کانفرنس میں شریک ہر فرد جماعت اہلسنت کے مرکزی فنڈ میں کم از کم ایک روپیہ بطور عطیہ دے تاکہ سنی کانفرنس کے موقع پر کئے جانے والے اخراجات پورے کئے جاسکیں اور جماعت اہلسنت کی تنظیم کے لئے بھی اسے استعمال میں لایا جاسکے۔

## مولانا عبد العزیز چشتی

ہم ہمیشہ سوادِ اعظم رہے ہیں اور انشاء اللہ ہمیشہ رہیں گے اگر ہم یہ کانفرنس منعقد نہ بھی کرتے تب بھی سوادِ اعظم تھے اور کانفرنس منعقد کرنے کے بعد بھی سوادِ اعظم ہیں۔ ہم جنرل صاحب سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ پاکستان کی مخالف قوتوں سے ہوشیار رہیں۔ ان کے قریب وہ لوگ ہیں جو نظریہ پاکستان کے مخالف ہیں اور نظریہ پاکستان کے مخالف اپنے آپ کو پاکستان کا مالک اصل ظاہر کر رہے ہیں لیکن وہ لوگ جو ہمیشہ مسلمانوں کے مفادات سے کھیلتے رہے ہندوؤں سے اتحاد کیا جنگ آزادی میں انگریزوں کے آلہ کار رہے اب پاکستان کو اپنی جاگیر سمجھتے ہیں لیکن دوسری طرف ہمارے علماء تھے جیسا کہ اعلیٰ حضرت احمد رضا خاں بریلوی نے فرمایا

عمر میرا دین پارہ نان نہیں

ہمارے علماء کا دین پارہ نان نہیں۔ انہوں نے کبھی دین کو نہیں بیچا۔ ہمیشہ کلمی والے آقا کے نظام کے نفاذ کی جدوجہد کی ہے۔ علماء اہلسنت نے ہمیشہ سلطنتِ مصطفیٰ کے نفاذ کی بات کی ہے۔ ہمیں صرف اس ملک میں نظامِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نفاذ ہی مطمئن کر سکتا ہے۔ ہم اس کے علاوہ کسی اور نظام کو ہرگز قبول نہیں کریں گے۔ اس نظام کے علاوہ کوئی ازم ہمارے لئے قابل قبول نہیں۔ کسی اور نظام کی یہاں کوئی گنجائش نہیں آج وہ لوگ نظامِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نفاذ کا وعدہ کر کے کرسی پر براجمان ہیں۔ اس کے بتدریج نفاذ کی بات کرتے ہیں۔ یہ فریب



ہے یہ دھوکہ ہے ہم ان کے اس فریب کو بے نقاب کر دیں گے جو مقامِ مصطفیٰ کو نہیں سمجھتے جو حضورِ رحمتِ عالم کی عظمت کے قائل نہیں ان سے نظامِ مصطفیٰ کے نفاذ کی توقع نہیں کی جاسکتی۔ آج وہ لوگ ہمیں فرقہ کہتے ہیں۔ لیکن میں ان سے پوچھتا ہوں کہ آپ کی جماعت میں کبھی کوئی ولی اللہ ہوا ہے۔ ہماری جماعت ہمیشہ سوادِ اعظم رہی ہے۔ تمام اولیاءِ کرام اسی جماعت میں سے تھے۔ کیا اولیاءِ کرام کی جماعت فرقہ سے؟ کیا اولیاءِ کرام فرقہ پرست تھے۔ ہم پر ان اولیاءِ کرام کا سایہ ہے جن کا مشن عظمتِ مصطفیٰ کے گیت گانا اور مقامِ مصطفیٰ کے تحفظ اور نظامِ مصطفیٰ کے نفاذ کے لئے جدوجہد کرنا رہا ہے اور وہ جن کا دین پارہ نان نہیں۔ جنہوں نے کبھی اپنے ضمیر کا سودا نہیں کیا۔ کبھی باطل کی حمایت نہیں کی اس لئے کہ

”ان کا دین پارہ نان نہیں ہے“

## سر سلیم اللہ خان

”ہر طبقہ اپنے مفاد کے لئے معاشی نظام کو تشکیل دیتا ہے۔ سوشلزم اور کیمونزم کا معاشی نظام بھی اسی فلسفہ کا آئینہ دار ہے۔ وہاں بھی ایک مخصوص طبقہ معاشی نظام پر چھایا رہتا ہے اور ملٹی دولت اس کے قبضہ قدرت میں ہوتی ہے ہر قوم اپنی روایات اور تقاضوں کو مد نظر رکھ کر اور سیاسی اور معاشی نظام ترتیب دیتی ہے لیکن اسلام کا معاشی نظام کسی فرد کے ذہن کی اختراع نہیں یہ کسی ایک انسان کے ذہن اور فکر کا آئینہ دار نہیں۔ نہ ہی کسی انسان نے اس کے خاکہ کو مرتب کیا ہے بلکہ یہ نظام اس مالکِ حقیقی کا نظام ہے جس نے انسان کو پیدا کیا اور اس کی ضرورتوں کو مد نظر رکھتے ہوئے اس کیلئے اسلام کو بطور دین پسند فرمایا۔ اس لئے یہ نظام فطرت ہے اور اس کے نفاذ میں کسی قسم کی دشواری حائل نہیں اسے بہت آسانی کے



ساتھ نافذ کیا جاسکتا ہے۔

انہوں نے مزید کہا۔

ہر تحریک کو ہم نے بن کامیابی کی منزل تک پہنچایا۔ اہلسنت نے ہی ہر موقع پر قوم کی رہنمائی کی۔ قیامِ پاکستان کا مدد و پیش آیا۔ علماء اہلسنت نے بنا اس سنی کانفرنس کا انعقاد کیا۔ جب سوشلزم کی آواز پاکستان میں سنائی دی تو علماء اہلسنت نے دارالاسلام سنی کانفرنس منعقد کر کے نظامِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نفاذ کا نعرہ بلند کیا۔ یہاں تک کہ وہ لوگ جو پہلے نظامِ مصطفیٰ کی اصطلاح پر اعتراضات کرتے تھے اس نام سے چڑتے تھے ان کی زبان سے بھی یہ نعرہ سنائی سنایا لیکن وہی لوگ اب نظامِ مصطفیٰ کے نفاذ میں بھی تاخیری حربے استعمال کر رہے ہیں انہیں یہ چوتہ نہیں کہ بلا سود بینکاری نظام کس طرح نافذ ہوگا۔ دنیا میں ہر جگہ اکثریت کے مسک اور عقیدے کے مطابق آئین بنتے ہیں اور قوانین نافذ ہوتے ہیں کیونکہ یہی حقیقی جمہوریت ہے۔ افغانستان کے دستور میں یہ واضح طور پر درج ہے کہ وہاں کا صدر لازمی طور پر سنی حنفی عقیدے کا ماننے والا ہوگا اسی طرح ایران میں بادشاہ کا شیوہ اثناعشری ہونا لازمی قرار دیا گیا ہے۔

سلیم اللہ خاں نے کہا۔

محمدی نظامِ معیشت کو سمجھنے کے لئے اس کے نفاذ کے لئے غیر مسلموں کی لکھی ہوئی کتابیں ہماری رہنمائی نہیں کر سکتیں۔ کیونکہ نظامِ معیشت پر زیادہ تر کتابیں یہودیوں کی لکھی ہوئی کتابیں محمدی نظامِ معیشت میں شراکت اور مضاربت کا اصول اپنایا جاسکتا ہے۔ اس میں عشر اور زکوٰۃ کے نظام کو مکمل طور پر نافذ کرنا ضروری ہوتا ہے۔ آج کچھ لوگ کہتے ہیں کہ اسلامی نظامِ معیشت اور بلا سود بینکاری نظام کے راستے میں بہت سی رکاوٹیں حائل ہیں اور یہ اس زمانے کا ساتھ نہیں دے سکتا یا اس کے نفاذ کے لئے بہت عرصہ درکار ہوگا۔ وہ لوگ غلط کہتے ہیں انہیں



معلوم نہیں کہ آج بھی بہت سے ملکوں میں بلا سود کے بینکاری نظام نافذ ہیں جہاں بغیر سود کے کاروبار ہوتا ہے یہاں تک کہ چین جیسے ملک میں بھی سود کا نام : نشان موجود نہیں کیونکہ ہمارا نظام معیشت اس وقت تک مستحکم نہیں ہو سکتا جب تک کہ سود کا خاتمہ نہ کر دیا جائے۔

سلیم اللہ خان نے بلا سود بینکاری نظام کے قیام پر تفصیل سے روشنی ڈالی ان تمام تفصیلات کو جگہ اور وقت کی کمی کے پیش نظر شائع کرنے سے معذور ہیں پھر کسی مناسب موقع پر اس موضوع پر ان کے خیالات کو تفصیل کے ساتھ پیش کیا جائے گا۔

## پروفیسر شاہ فرید الحق

میں اس عظیم الشان تاریخی کانفرنس کے انعقاد پر غزالی دوراں علامہ سید احمد سعید شاہ کاظمی اور دیگر علماء اکابر اہلسنت کو دل کی گہرائیوں سے مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ اولیاء کرام کے مزارات کے سائے میں پاکستان کے سواد اعظم کے عظیم ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر کو دیکھ کر میرے جذبات نے لفظوں کا روپ دھار لیا ہے میں شاعر نہیں ہوں لیکن دل کی دھڑکنوں کو لبوں پر آنے سے نہیں روک سکتا میرے دل نے اس عظیم اجتماع کو دیکھ کر جو کچھ کہا ہے وہ میں اہلسنت تک پہنچاتا ہوں۔

اجتماع اہلسنت دیکھئے ملتان میں

بارش انوارِ رحمت دیکھئے ملتان میں

نعرۂ تکبیر سے گونجی فضا ہے شہر کی

یا رسول اللہ کی کثرت دیکھئے ملتان میں

انہوں نے کہا کہ۔

سنی کانفرنس کا اس کے سوا اور کوئی مقصد نہیں کہ سواد اعظم اپنے حقوق کا تحفظ چاہتے ہیں۔ یہ کانفرنس کسی فرقہ یا گروہ کے خلاف نہیں۔ یہ خالصتاً مذہبی اجتماع



ہے اس ملک میں دو گروہ کام کر رہے ہیں ایک بڑا گروہ سوادِ اعظم کا ہے جو یارِ رسول اللہ کا نعرہ لگاتا ہے اور دوسرا گروہ وہ ہے جو اس کی مخالفت پر تلا ہوا ہے وہ اقلیت میں ہے اور ہم اکثریت میں ہیں اور جہاں ہماری اکثریت ہے وہاں صرف نظامِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی نافذ ہو سکتا ہے۔ اس کے علاوہ کوئی نظام جو اس اکثریت کے مسلک اور عقیدے کے خلاف ہو گا ہرگز قبول نہیں ہو گا۔ آج ہم پر یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ مذہب کی آرٹ میں سیاست ہو رہی ہے۔ اس لئے ہم ان کا کاروبار نہیں ہونے دیں گے۔ لیکن ہم یہ کہتے ہیں کہ

عُجْرًا هُوَ دِيسِ سِيَا سَتِ سَعِ تَوْرَه جَاتِي هِي چنگیزی

ہم انگریز کی سیاست کے قائل نہیں۔ ہم صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نظریات اور تعلیمات کو نافذ کرنا چاہتے ہیں اور یہی ہمارا مقصدِ حیات ہے۔ یہ ساری جدوجہد صرف اسی مقصد کے لئے ہے اور سنی کانفرنس بھی اسی مطالبے کا نام ہے کہ ملک میں جلد از جلد نظامِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، شریعتِ محمدی اور معیشتِ محمدی کو نافذ کر دیا جائے۔ اس کے لئے کسی کمیشن کے بٹھانے کی ضرورت نہیں کہ بینہ کے اجلاس بلانے کی ضرورت نہیں۔ باہر سے علماء، بلانے کی ضرورت نہیں اس طرح مسئلہ حل نہیں ہو گا۔ گزشتہ ۳۲ سالوں سے یہی ہو رہا ہے کمیشن بٹھائے جا رہے ہیں۔ اجلاس بلائے جا رہے ہیں یہاں تک کہ پاکستان دو ٹکڑے ہو گیا۔ صوبائی نعصبتوں کو پھلنے پھولنے کا موقع ملا۔ صوبائی اور علاقائی منافرت کو پھیلا یا گیا لیکن جس مقصد کے لئے اتنی عظیم قربانیاں دی گئیں جس عظیم مقصد کے لئے یہ ملک حاصل کیا گیا اسے فراموش کر دیا گیا اسے بھلا دیا گیا۔

پروفیسر شاہ فرید الحق نے کہا ہم جو کام بھی کرتے ہیں۔ ہم کوئی بات بھی کرتے ہیں اس پر فرقہ واریت کا لیل لگا دیا جاتا ہے لیکن جب شیعوں ایران میں مذہب کو سرکاری قرار دیا جاتے تو وہ جمہوریت کہلاتی ہے جب برطانیہ میں ملکہ کا پروٹسٹٹ ہونا لازمی



قرار دیا جائے تو وہ جمہوریت ہے۔ لبنان میں صدر کا عیسائی اور وزیر اعظم مسلمان ہونا ضروری قرار دیا جائے تو وہ عین جمہوریت ہے۔ لیکن اگر ہم فقہ حنفی کے نفاذ کی بات کریں تو یہ فرقہ واریت جاتی ہے۔ جمہوریت اکثریت کا نام ہے اور پاکستان میں اکثریت اہلسنت کی ہے اس لئے پاکستان کا صدر بھی سنی ہوگا اور وزیر اعظم بھی حنفی مسلمان سنی ہوگا اور یہی حقیقی جمہوریت ہے کہ اکثریت کے مسلک اور عقیدے کے مطابق ہی آئینی ڈھانچہ تشکیل دیا جائے۔ حکومت اگر اکثریت کی یہ رائے مان لے تو تمام مسائل خود بخود حل ہو جائیں گے۔ فتاویٰ عالمگیری جو اس سے پہلے بھی برصغیر پاک و ہند میں سینکڑوں برس نافذ رہا ہے اسے دوبارہ نافذ کر دیا جائے اور ملکی قانون کو فقہ حنفی کے مطابق بنایا جائے۔ ہمارا قانون فقہ حنفی کے مطابق ہوگا اور ہم ہر فرقے کے عقائد کے تحفظ کی ضمانت دیں گے بشرطیکہ وہ اکثریت کے مسلک اور عقیدے میں دخل نہ دے گا۔ ہر فرقہ کے عقائد کے مطابق اس کے مسلک اور عقیدے کے علیحدہ قاضی مقرر کئے جائیں گے جو ان کے عقائد کے مطابق فیصلے کریں گے۔ اگر ہم فقہ حنفی کے نفاذ کا مطالبہ کرتے ہیں تو یہ کون سی فرقہ واریت ہے۔

انہوں نے مزید کہا۔

ہم نے ہمیشہ اقتدار پر لعنت بھیجی ہے ہم نے وہ کرسیاں پرٹوسیوں کو دے دی ہیں جن پر آج وہ ناپچ رہے ہیں جس کرسی پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ نہ ہو وہ ہمارے لئے ہرگز قابل قبول نہیں جس کرسی پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ ہوگا اسی پر نورانی جلوہ گر ہوگا۔

ہمیں اقتدار کی کرسی سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا منبر محبوب ہے۔

(نعرے) شاہ فرید الحق نے آگے چل کر کہا۔

ہمارا مذہب مثبت ہے منفی نہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ کی وحدت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتمیت پر یقین رکھتے ہیں۔ ہم صحابہ کرام، اہل بیت اطہار، اولیاء



کرام و محدثین و آئمہ کرام سب کی عزت و توقیر کرتے ہیں۔ لیکن ہماری اس جنگ سے جو ختم نبوت کا منکر ہے جو صحابہ کی شان میں گستاخی کرتا ہے۔ اور اولیاء کرام کی بے عزتی کرتا ہے۔ آج بعض افراد نظامِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے وعدے سے منکر ہونے کے لئے طرح طرح کے ڈھونگ بچا رہے ہیں روزنامہ جنگ میں ایک بڑے عالم کا بیان شائع ہوا ہے جس کا کہنا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں اسلام کی تبلیغ کرنے کے لئے آئے تھے اسلام نافذ کرنے نہیں؛ اس شخص کو میں اس صدی کا سب سے بڑا احمق تصور کرتا ہوں جو یہ کہتا ہے کیونکہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں کھلی گستاخی ہے اور توہین ہے سوادِ اعظم اس قسم کی توہین آمیز باتوں کو ہرگز برداشت نہیں کرے گا۔ حکومت اس طرف توجہ کیوں نہیں کرتی کیوں ایسے گستاخوں کا منہ بند نہیں کیا جاتا۔

انہوں نے آخر میں کہا کہ سنی کانفرنس نے دشمنوں کے دن کا چین اور راتوں کی نیند اڑا دی ہے اور یہ اس بات کی ضمانت ہے کہ ہم کامیاب ہیں۔

## مولانا محمد شفیع اوکاڑوی

ہماری جماعت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور صحابہ کرام رضوان اللہ جمیعین کے طرز عمل کی پیروی کا رہے اسی لئے ہم اہلسنت و جماعت ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد نئے نئے فتنوں نے جنم لیا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں فتنہ ارتداد نے شدت اختیار کی تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس کا خاتمہ کیا، خارجیت کے فتنہ کا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مقابلہ کیا اور جب ان کے بعد نئی فتنوں نے جنم لیا تو ان کا مقابلہ سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام نے کیا۔ انہوں نے کہا کہ آپ غور کریں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ وہ جماعت صرف



ہمارے اہلسنت وجماعت ہی ہے جس کے دامن اولیاء کرام سے وابستہ ہیں حضرت  
داتا گنج بخشؒ، حضرت خواجہ غریب نوازؒ اور دیگر اولیاء کرام نے ہمیشہ تعمیری کام کیا ہے  
کبھی تخریبی کام نہیں کیا۔ ان بزرگان دین کی پیروی کرنے والے اور ان سے عقیدت و  
احترام رکھنے والے اہلسنت وجماعت (سوادِ اعظم) نے بھی ہمیشہ تعمیری کام کیا ہے اگر  
آپ ماضی کی طرف جھانک کر دیکھیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ جب پاکستان کا نعرہ لگایا گیا  
تو بنارس سنی کانفرنس ہوئی اور پاکستان بن گیا۔ بنارس سنی کانفرنس ہی میں علماء اہلسنت  
سے یہ طے کر لیا کہ اگر خداخواستہ قائد اعظم بھی مطالبہ پاکستان سے دستبردار ہو گئے اور  
اپنے موقف سے ہٹ گئے تو پھر علماء اہلسنت پاکستان بنا کر دم لیں گے۔ دوسری  
طرف وہ لوگ تھے جو بر ملا جلسہ عام میں قائد اعظم کو کافر اعظم کہہ رہے تھے اور یہ  
فتویٰ دے رہے تھے کہ مسلم لیگ کو ووٹ دینا جائز نہیں اور پاکستان تو پلیدستان  
ہوگا۔

مولانا محمد شفیع اڈکار وی نے مزید کہا۔

اسی طرح جب پاکستان میں سوشلزم کا نعرہ لگا تو دارالسلام (ٹوبہ) سنی  
کانفرنس کا انعقاد ہوا۔ اور پھر وہ وقت بھی آیا جب سوشلزم کا داعی مسٹر بھٹو  
جیل جا پہنچا۔

اب نظامِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نفاذ کا مسئلہ ہے تو کل پاکستان سنی  
کانفرنس ملتان منعقد ہوئی ہے اور جو لوگ نظامِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نفاذ  
کی راہ میں رکاوٹ بن رہے ہیں انہیں بھٹو کا انجام ذہن میں رکھنا چاہیے۔ سوادِ  
اعظم اب میدانِ عمل میں آچکے ہیں تاریخ ہمیں یہ بتاتی ہے کہ جب بھی سوادِ اعظم  
میدانِ عمل میں آیا ہے کامیابی نے ہمیشہ اس کے قدم چومے ہیں، ۴۰ سالہ پرانی جماعت  
جو یہ دعویٰ کرتی تھی کہ صرف وہی اسلام سمجھتی ہے اور نافذ کر سکتی ہے اب یہ کہتی ہے  
کہ ہم پہلے حالات کو سازگار کریں گے پھر نظامِ مصطفیٰ نافذ کریں گے اور اسے



بتدریج نافذ کریں گے، میں ان سے یہ پوچھتا ہوں کہ آپ حالات کس طرح سازگار کریں گے کیونکہ بغیر نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نافذ کئے حالات سازگار نہیں ہو سکتے، حالات کو سازگار کرنے کے لئے ہی تو نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نافذ کیا جاتا ہے اور جو لوگ پہلے نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اصطلاح پر نکتہ چینی کرتے تھے وہ اسے کس طرح نافذ کریں گے جو مصطفیٰ کی حکومت کے ہی قائل نہیں وہ نظام مصطفیٰ کس طرح نافذ کریں گے۔ باہر سے علماء درآمد کئے جا رہے ہیں اور پاکستان میں بخیریت قائم کرنے کی سازش کی جا رہی ہے۔ باہر سے جو لوگ آرہے ہیں وہ بخیریت کے خواب دیکھ رہے ہیں اور اسلام کے خلاف گھناؤنی سازشیں کر رہے ہیں اور اس سلسلے میں درآمدی علماء کا سہارا لیا جا رہا ہے۔

انہوں نے انکشاف کیا کہ اس بار حاجی کیمپ کراچی میں وزارت حج کی طرف سے ایک کتاب "مسائل حج و عمرہ" کے نام سے تقسیم کی گئی ہے جس کے مصنف مدینہ منورہ کے عبدالعزیز بن باز اور مترجم علامہ احسان الہی ظہیر ہیں اس کتاب میں عقائد اہلسنت اور سلف صالحین کے خلاف من گھڑت باتیں لکھی گئی ہیں۔ اس کتاب میں ایک جگہ تحریر ہے کہ

"دنیا کی جتن بھی عورتوں نے آج تک حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارک کی زیارت کی ہے وہ (معاذ اللہ) لعنتی ہیں۔"  
مولانا محمد شفیع اوکاڑوں نے کہا کہ اس طرح مصنف نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے لے کر آج تک چودہ سو سال کے عرصہ میں روضہ مبارک کی زیارت کرنے والی خواتین کو لعنت کا مستحق ٹھہرانے کی ناپاک کوشش کی ہے۔ اسی طرح کتاب میں ایک اور جگہ تحریر ہے کہ

"مدینہ جانے والے افراد و عورتوں کی زیارت کا ارادہ نہ کریں کیونکہ اس سلسلے میں جتنی بھی حدیثیں ہیں (معاذ اللہ) من گھڑت ہیں۔"



اس کتاب کے اندر ایک ایسی سازش کی بنیاد رکھی گئی ہے جو گمراہی اور کفر کی طرف لے جاتی ہے، میرے بار بار کے احتجاج پر ڈائریکٹریج ڈیپارٹمنٹ نے اس کتاب کی تقسیم بند کر دی ہے۔ لیکن اندرون خانہ ایسی سازشیں کی جا رہی ہیں جنہیں سوادِ اعظم ناکام بنا دیں گے۔ پاکستان میں بخدیت نہیں چل سکتی۔

انہوں نے کہا کہ ولی فرقی میں نہیں۔ غوث کسی فرقے میں نہیں، حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ، حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ ان سب اولیاء کرام کا تعلق اہلسنت سے ہے۔ یہ سب سوادِ اعظم کے رہنما ہیں اور پاکستان انہی اولیاء کرام کا فیضان ہے۔ محکمہ اوقاف میں ایک مخصوص جماعت کے اشارے پر اہلسنت کے اماموں اور خطیبوں کو مختلف من گھڑت الزامات کے تحت نوٹس بھیجے جا رہے ہیں۔ انہیں مذہب چھوڑنے یا مساجد چھوڑنے پر مجبور کیا جا رہا ہے لیکن ہم ان گیدڑ بھبھیوں سے ہرگز مرعوب نہیں ہوں گے کیونکہ یہ ملک سنی اکثریت کا ملک ہے اور یہاں سرف وہی نظام نافذ ہوگا جو ہم چاہیں گے اور ہم چاہتے ہیں کہ نظامِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو فی الفور نافذ کر دیا جائے۔ اختتامی تقریر کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ اقدس پناہ میں صلوة و سلام کا یہ پیش کیا گیا۔ لاکھوں عاشقانِ رسولؐ نے کھڑے ہو کر سلام پڑھا جس کے بعد صدر اجلاس شیخ الحدیث مولانا غلام رسول صدر جماعت اہلسنت صوبہ سندھ نے ایمان کی سلامتی، پاکستان کی ترقی و استحکام، اتحاد عام اور ملک میں نظامِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کی جس کے بعد دوسرا اجلاس اختتام پذیر ہوا۔



# نظم

سماں پر کیف سا ہے اور فضا میں مسکراتی ہیں  
 عروجِ شادمانی ہے ہوائیں گیت گاتی ہیں  
 نبی کے چاہنے والوں کی فوجیں بڑھتی آتی ہیں  
 سمندر ہے کہ ہر دم جسکی موجیں چڑھتی جاتی ہیں

کچھ ایسا دلربا ہے گلشنِ قاسم کا نظارہ  
 کہ رکتا جا رہا ہے دیکھنے کو وقت کا دھارا

سنو! اے سنیو شاہِ دو عالم کے ثنا خوانو!  
 نظامِ مصطفیٰ کے وارثو، حق کے نگہبانو!  
 مقامِ مصطفیٰ پہچاننے والوں کے پروانو!  
 تمہیں اک بات کہتا ہوں اسے سمجھو اسے مانو

کہ طوفاں بڑھنے والے ہیں ہوائیں آبنوالی ہیں  
 تھیسڑوں سے دوبارہ کشتیاں ٹکرانے والی ہیں

سنو! حق کو باندازِ دگر باطل نے للکارا  
 بنا کر بھیس ساحل کا چلا طوفان کا دھارا  
 مقامِ مصطفیٰ جس کو نہ ہوگا جان سے پیارا  
 نظامِ مصطفیٰ نافذ کرے گا کیا وہ ناکارہ

ضرورت ہے کہ اب تم نیند سے بیدار ہو جاؤ



نظامِ مصطفیٰ کے واسطے تیار ہو جاؤ

ہمارے رہنمائے معتمد ہیں، شاہ نورانی  
قیادت جنکی روحانی سیاست جن کی ربّانی  
یہ شاہ بے کلمہ حامد علی خاں پیر ملتانی  
کہ اپنی صورت و سیرت میں ہیں لاریب لاثانی

ادھر ہیں کاظمی صاحب ادھر وہ خاں نیازی ہیں  
انہیں دیکھو مجاہد ہیں انہیں دیکھو غازی ہیں

مشائخ، انبیاء، اغوات، اقطابِ دلی سارے  
ہیں حشّتی، قادری اور نقشبندی جان پیارے  
ہیں پیرانی گرامی شان اپنی آنکھ کے تارے  
یہ سب ہوں ساتھ جس کے کیوں کسی میدان میں مارے

خدائے پاک نے ہم پر ہے لطف خاص فرمایا  
شہ لولاک کی رحمت کا ہے ہم پر گھنا سایہ

نظامِ مصطفیٰ سب سنیوں کو جاں سے پیارا ہے  
یہی خواہش ہماری ہے تقاضا یہ ہمارا ہے  
خدا پر ہے توکل، اولیا کا بھی سہارا ہے  
بہاد و الحق و الدین، رکن عالم نے پکارا ہے

تو ہم بیک کہہ کر آج ان کے پاس آئے ہیں  
نیاز و عجز کے ہدیے بھی اپنے ساتھ لائے ہیں



عزیزو! اس مقدس شہر میں آنا مبارک ہو  
یہاں آکر وفا کے پھول برسنا مبارک ہو  
خدا کے واسطے تکلیف فرمانا مبارک ہو  
محمد مصطفیٰ کے دیں پہ مٹ جانا مبارک ہو

تمہیں تحفہ میں دل کا میں نگینہ پیش کرتا ہوں  
مبارکبادیوں کا اک خزینہ پیش کرتا ہوں

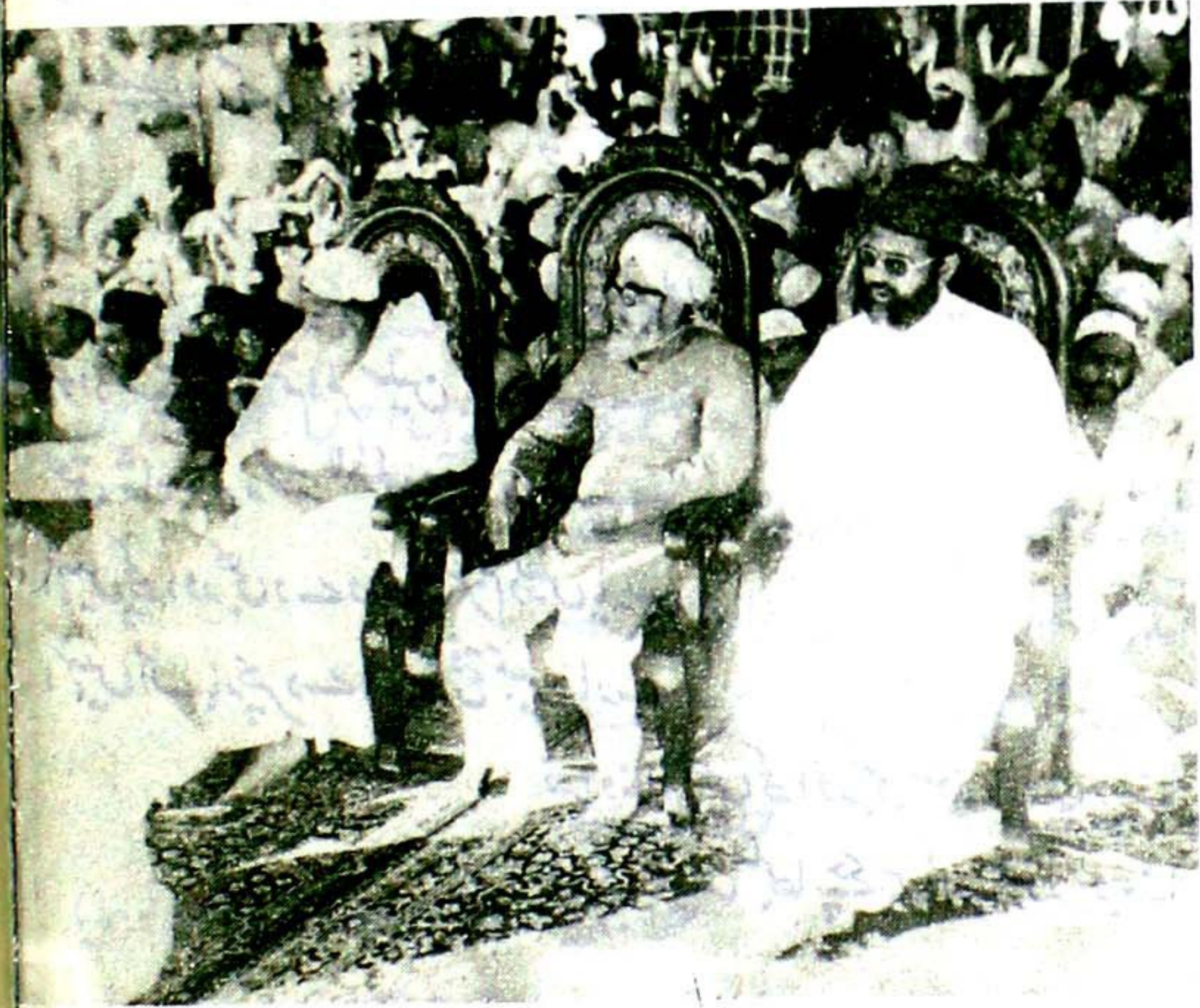
ہواہ سید ابراہیم الختم المرسلین یا رب  
بحق شاہ عالم رحمۃ اللعالمین یا رب  
انہیں کچھ اور بھی دے دولت عزم و یقین یا رب  
انہیں اک بار پھر دے وعدہ فتح تمہیں یا رب

خداوند! انہیں کچھ اور بھی سوز دروں دینا  
خرد کی گتھیاں سلجھا چکے ہیں اب جنوں دینا

(مطبوعہ ہفت روزہ "افق" کراچی)

حافظ بصیر پوری





سنی کانفرنس ملتان کے تیسرے اجلاس میں حضرت سید دیوان آل مجتبیٰ  
حضرت پیر سید اختر حسین علی پوری۔ صاحبزادہ، قاضی فضل رسول صاحب



# تیسرا اجلاس

بتاریخ ۱۷ اکتوبر ۱۹۶۸ء بروز منگل بوقت بعد نماز ظہر

جناب خواجہ دیوان آل مجتبیٰ صاحب	زیر صدارت
جناب اختر حسین علی پوری صاحب	مہمان خصوصی
جناب ظہور الحسن بھوپالی صاحب	۱ سٹیج سکریٹری
جناب قاری محمد صفدر گولڑادی	تلاوت کلام پاک
جناب ریاض صابری، خورشید	نعت رسول مقبول
جناب سکندر لکھنوی صاحب	نظم

## مقررین

جناب مولانا ظاہر شاہ قادری صاحب	سرحد
جناب مولانا سید شاہ تراب الحق قادری صاحب	سندھ
جناب مولانا علی بخش قادری صاحب	سندھ
جناب صاحبزادہ فضل کریم صاحب	پنجاب
جناب خواجہ دیوان آل مجتبیٰ صاحب رینچا	سرحد
جناب علامہ عبدالستار خاں نیازی صاحب	پنجاب



## مولانا ظاہر شاہ قادری مدین سوات

نے پشتو میں تقریر کی، جس کا ترجمہ یہ ہے

انہوں نے کہا۔

”اس تاریخی سنی کانفرنس میں ہر علاقے کے عوام نے بہت بڑی تعداد میں شرکت کی ہے خصوصاً صوبہ سرحد کے علماء کرام اور عوام و خواص نے پہلی بار اتنی بڑی تعداد میں کسی مذہبی اجتماع میں اتنے منظم انداز میں شرکت کی ہے ان تمام افراد کی شرکت کا مقصد یہ ہے کہ یہ اپنے اندر ایک حساس دل رکھتے ہیں اور اب یہ مسلک اہلسنت کے لئے بھرپور جدوجہد کرنے کا عزم لے کر واپس جائیں گے۔“

**اہلسنت وہ ہیں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور صحابہ کرام کی پیروی کرتے ہیں**

انہوں نے کہا

آج ہر ایک مکتبہ فکر یہ دعویٰ کرتا ہے کہ وہ حق پرست ہے اور صرف وہی سیدھے راستہ پر ہے مرزائی بھی اپنے آپ کو حق پرست خیال کرتے ہیں لیکن قرآن پاک و حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے واضح طور پر فرما دیا ہے کہ سیدھے راستہ پر وہ ہیں جن پر انعام کیا گیا اور جن پر انعام کیا گیا وہ صحابہ کرام، شہداء اور علماء کرام کی جماعت ہے اور اس جماعت سے محبت و عقیدت رکھنے والے ہم ہی ہیں اور ہم سوادِ اعظم ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حق پرست جماعت اکثریت میں (سوادِ اعظم) ہوگی۔

اور یہ بھی فرمایا کہ میری امت گمراہی پر جمع نہیں ہوگی۔ جس کا واضح مطلب یہ ہے کہ سوادِ اعظم ہی حق پرست اور ہدایت یافتہ لوگوں کی جماعت ہے جو قرآن و سنت کی پیروی کرتی ہے۔



## مولانا شاہ تراب الحق قادری

پاکستان علماء اہلسنت نے بنایا۔ اگر علماء اہلسنت تحریک پاکستان میں شامل نہ ہوتے تو پاکستان کبھی معرض وجود میں نہ آتا اہلسنت اس ملک میں اتنی اور توڑے فیصد بستے ہیں۔

لیکن وہ کون سے محرکات ہیں جن کی بناء پر ان کے حقوق پامال کئے جا رہے ہیں ذرائع ابلاغ میں ان کو نظر انداز کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے سوال کیا کہ پاکستان ٹیلی ویژن اور ریڈیو پاکستان جن سے گھنٹوں محراب اخلاق پر وگرام نشر ہوتے ہیں اور جن پر قومی سرمایہ خرچ ہو رہا ہے۔ کیا انہیں یہ لاکھوں عوام کا اجتماع عظیم نظر نہیں آتا! انہوں نے ان اخبارات کی شدید مذمت کی جو اس کانفرنس کو گھٹا کر پیش کر رہے ہیں! انہوں نے کہا کہ آج مختلف اخبارات اس اجتماع کے بارے میں متضاد خبریں شائع کر رہے ہیں لیکن کیا ان کو یہ لوگ جو اس کانفرنس میں شریک ہیں نظر نہیں آتے۔ مولانا شاہ تراب الحق نے کہا کہ آج ہمارے حقوق پامال کئے جا رہے ہیں۔

ہمیں مجبور کیا جا رہا ہے کہ ہم کوئی قدم اٹھائیں ہم انہیں یہ بتادینا چاہتے ہیں کہ سوادِ اعظم ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو چکے ہیں اور اپنے حقوق حاصل کر کے ہی دم لیں گے انہوں نے کہا کہ ایک منظم سازش کے تحت اس ملک کو وہابی اسٹیٹ بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے لیکن ہم کبھی اس بات کی اجازت نہیں دیں گے کہ اس ملک میں وہابیت پھیلے کیونکہ یہ ملک اہلسنت نے قربانیوں کے بعد حاصل کیا ہے اور وہی اس کے اصل وارث اور مالک ہیں انہوں نے کہا کہ جو پاکستان کے بنانے والے ہیں وہ پاکستان کو چلا بھی سکتے ہیں ہم کسی فرقہ کو ختم کرنے کی دھمکی نہیں دے رہے لیکن یہ حقیقت ہے کہ جو فرقے ہیں وہ جماعت کے راستے میں حائل ہونے کی کوششیں ترک کر دیں کیونکہ دقونی اور چوٹنی روپے کا راستہ نہیں روک سکتی اور نظامِ مصطفیٰ اس ملک کا مقدر بن چکا ہے اور اس کی راہ میں حائل ہونے والے عناصر اپنے انجام کو



پہنچیں گے انہوں نے عوام کی اپیل کی کہ وہ سوادِ اعظم کے ترجمان اخبارات و رسائل کی سرپرستی کریں خود پڑھیں اور اپنے دوستوں کو پڑھائیں۔ گلی گلی اور کوچے کوچے میں پھیل کر جماعت اہلسنت کا پیغام پہنچائیں اور ایک جگہ جمع ہو جائیں۔ ایک موقع پر مولانا محمد علی جوہر نے کہا تھا کہ

تو نہ سمجھتا کہ فنا میرے لئے ہے  
غیب سے سامانِ بقا میرے لئے ہے  
توحید تو یہ ہے کہ خدا حشر میں کہہ دے  
یہ بندہ دو عالم سے خفا میرے لئے ہے  
اے شافعِ محشر جو کرے تو نہ شفاعت  
تو کون وہاں تیرے سوا میرے لئے ہے

## مولانا علی بخش قاسمی

اس میں شک نہیں کہ ہم سوادِ اعظم ہیں اس میں شک نہیں کہ ہم کثیر ہیں اور اس وقت آپ کے سامنے پورے پاکستان کی نمائندگی موجود ہے۔ علماء و مشائخ تشریف فرما ہیں یہ کوئی عام جلسہ نہیں کہ آپ اٹھ کے چلے جائیں۔ آپ بزرگوں کے پیغامات لے کر جائیں ہدایات لے کر جائیں ان پر عمل کریں اور سختی سے عمل کریں دیکھئے ہر مذہب مہذب کے دو حصے ہوتے ہیں ایک کا نام اعتقادات ہے اور دوسرے کا اخلاقیات اعتقادات وہ ہوتی ہیں جن کا تعلق دل کے ساتھ ہوتا ہے اور اخلاقیات وہ جن کا تعلق جوارج اور اعضاء کے ساتھ ہوتا ہے۔ قرآن پاک میں بھی انہی دو کا بیان ہے میں بالکل واشگاف الفاظ میں عرض کرتا ہوں کہ اعتقادات کو مقامِ مصطفیٰ کہتے ہیں اور اخلاقیات کو نظامِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہیں۔ جب یہ بات پختی ہو کہ اعتقادات مقامِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور اخلاقیات نظامِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے تو کہیں گے کہ رسالت کا نعرہ دین ہے اور کوئی ہم سے ہمارا دین نہیں



چھڑا سکتا۔ کبھی نہیں پھرا سکتا اور جو کوئی ہم سے ہمارا دین چھڑانے کی کوشش کرے گا تو ہم یہ بتا دینا چاہتے ہیں کہ اللہ کی قسم ہم کٹ تو سکتے ہیں مگر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا دین نہیں چھوڑ سکتے۔ بس اسلام کے دو حصے ہیں ایک اعتقادات اور ایک اخلاقیات۔ اعتقادات وہ جن کا تعلق دل سے ہوتا ہے جیسے توحید رسالت، خلافت، قیامت، شہادت غرضیکہ یہ ساری باتیں اور اخلاقیات کے بھی کئی حصے ہیں نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ سب کچھ ایک بات میری کان کھول کر سن لیں کہ یہ ساری باتیں اسلام کی جان ہیں تو کھڑے ہو کر صلوٰۃ و سلام پڑھنا ہی ایمان ہے۔ احترام بڑی چیز ہے اہل بیت کا ادب، اہل بیت کی محبت، اہل بیت کا عشق بھی ضروری ہے اس لئے ہمارا عقیدہ ہے کہ صدیق اکبرؑ کی بڑی شان، فاروق اعظمؑ کی بڑی شان عثمان غنیؓ کی بڑی شان اور حیدر کرارؑ کی بڑی شان وہ ہیں کہ جب آپ آئی تھیں تو مصطفیٰ پاک کھڑے ہو جاتے تھے۔ ایمان ہے کہ نہیں؟ ادب کا ادب بزرگوں کا ادب، بزرگوں کی بارگاہوں کی حاضری ایمان ہے تفصیل میں میں نہیں جانا۔ اس لئے کہ اصل ایمان ہے احترام مصطفیٰ۔ ہمارے نزدیک نماز عبادت، روزہ عبادت، زکوٰۃ عبادت، حج عبادت یہ سارے رکن دین کے ہیں سارے اپنے مقام پر ایمان کی علامتیں ہیں لیکن مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ادب ایمان کی جان ہے ادب کے بارے میں حضرت غوث بہاؤ الحق فرماتے ہیں

زمین و آسمان بہ ... برقرار است

بہاؤ الحق غلام چاریار است

اور اگر اس بات کو دیکھو کہ صحابہ کیا ہیں، اہل بیت کیا ہیں، ادب کیا ہیں ان کا ادب کیا ہے تو امام سے پوچھ لیجئے لکھا ہوا میں دکھا سکتا ہوں جب آپ مدینہ پاک میں گئے۔ تو مدینہ پاک کے گتے کے گلے میں بازو ڈال کر فرمایا

من کتم کہ بہ تو دم دوستی ز نم



السلام... میں بات یوں ہی ہیں رہا پوری ذمہ داری سے عرص کرنا ہوں کہ اسلام  
مقام مصطفیٰ کا نام ہے اور نظام مصطفیٰ کا نام ہے۔

# إِعْلَامِيَّةُ مُلْتَانِ

مرکزی جماعت اہل سنت کے زیر اہتمام پاکستان کے مقتدر علماء و  
مشاریح اور ملک بھر سے آئے ہوئے لاکھوں مندوبین کا یہ اجتماع اس امر پر  
خدائے بزرگ و برتر کے حضور شکر گزار ہے کہ اس کے فضل و کرم اور حضور اکرم  
صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمتوں کے صدقہ میں ملک کے گوشہ گوشہ سے شمع  
رسالت کے پروانے ملتان کے اس تاریخی شہر میں اولیائے عظام کے مزارات  
کے سائے میں ایک مشترکہ اور متحدہ پلیٹ فارم پر جمع ہوئے ہیں۔

ملک کی تاریخ کے اس نازک مرحلے پر سوادِ اعظم اہل سنت والجماعت کے  
عظیم اتحاد کا یہ ہمہ گیر مظاہرہ پوری قوم کے لئے باعثِ اطمینان ہے جس کی نظریں  
رہنمائی کے لئے اس اجتماع پر لگی ہوئی ہیں۔ کیونکہ اس کانفرنس کے انعقاد کا مقصد  
اہل سنت والجماعت کی مذہبی بنیادوں پر مستحکم تنظیم کے دائرہ کی توسیع اور  
سوادِ اعظم کی مذہبی اخلاقی اور عملی سطح پر ترقی کے ساتھ ساتھ نظریہ پاکستان  
کی ترویج، مقامِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے تحفظ اور نظامِ مصطفیٰ صلی اللہ  
علیہ وسلم کے فوری نفاذ کی حمایت کا ملک گیر عملی مظاہرہ کرنا ہے۔

سنی کانفرنس کے مندوبین اور شرکار کو پورا احساس ہے کہ پاکستان  
مسلمانوں کی علیحدہ مملکت کی حیثیت سے سوادِ اعظم کی حمایت اور کوششوں  
کے نتیجے میں قائم ہوا اور اس کو اس حیثیت سے قائم رکھنا اور مستحکم بنانا بھی  
ہماری ذمہ داری ہے۔ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی جانب سے



دو قومی نظریہ پیش کرنے سے بنا اس سنی کانفرنس کے انعقاد اور پھر قیام پاکستان کی عملی تعمیر تک انتہک جدوجہد اور مسلسل مساعی ہمارے علماء کا ناقابل فراموش کارنامہ ہیں۔ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ اگر قائد اعظم محمد علی جناح کو سواد اعظم کے علماء اور مشائخ کا عملی تعاون حاصل نہ ہوتا تو کانگریس نواز علماء کا ٹولہ تحریک پاکستان کو سبوتاژ کرنے میں کامیاب ہو جاتا۔

اس پس منظر میں سنی کانفرنس ملتان کے مندوبین اور شرکار اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ جس طرح انہوں نے تحریک پاکستان میں بھرپور کردار ادا کیا وقت آ گیا ہے کہ اب وہ نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نفاذ کے ذریعے تعمیر پاکستان میں بھی اپنا قائدانہ کردار پیش کریں۔ اور سیکولرزم، کمیونزم، سوشلزم، کیپٹلزم، علاقائی عصبیت اور فرقہ وارانہ منافرت کی ملک دشمن سازشوں کو ناکام بنانے کے سلسلے میں اپنی مذہبی ذمہ داریاں پوری کریں۔

اس نتائج کی روشنی میں ————— یہ کانفرنس اس امر کا واضح اور اور دو لوگ انداز میں اعلان کرتی ہے:-

① یہ ملک نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نفاذ کے لئے قائم کیا گیا ہے۔ اسی کے ذریعہ برقرار رہ سکتا ہے۔ یہی پاکستان کی سالمیت، بقا، استحکام ترقی اور خوشحالی کا ضامن ہے۔ نظام مصطفیٰ کے بتدریج نفاذ کا فریب نہیں۔ بلکہ اس کے فوری نفاذ کا مشرکہ ہی ہمیں مطمئن کر سکتا ہے۔ اس سرزمین پر نظام مصطفیٰ کا عملی نفاذ ہماری زندگیوں کا مقصد ہے اور اس مقصد کے حصول میں اگر کچھ عملی دشواریاں ہیں تو ہمارے علماء ان کا حل تلاش کرنے میں بھرپور تعاون کے لئے تیار ہیں۔ برصغیر کے علماء کا ماضی درحشاں ہے۔ یہ کوئی نو مسلم ریاست نہیں جس میں قوانین



کی تشکیل کی مدد کے لئے یا سر سے علماء اور ماہرین بلائے جائیں بلکہ اس خطہ کے علماء نے مانسی میں دراوی عالمگیری جیسے عظیم تعزیری فوجداری اور دیوانی قانون کی تدوین کی ہے اور آج بھی اس اسٹیج پر ایسے درخشاں ستارے جلوہ افروز ہیں جو سر سلسلے میں عملی رہنمائی کر سکتے ہیں۔

(۲) کانفرنس واضح اور دو لوگ الفاظ میں اس مسدہ حقیقت کا اظہار کرتی ہے کہ اہل سنت والجماعت کسی فرقہ کا نام نہیں بلکہ پاکستان واضح اکثریت کا نام ہے۔ اور جو اکثریت سے جدا ہو وہ فرقہ کہلاتا ہے ہذا فرقہ کا نام دے کر ملک کی غالب ترین اکثریت کو اس کے مذہبی حقوق سے محروم کرنے کی کوشش ناقابل برداشت ہوگی۔ اس وقت جہاں پاکستان کے کچھ بدخواہ حکومت سے باہر ہو کر علاقائی اور لسانی عصبیتوں کو ہوا دے رہے ہیں وہیں کچھ دوسرے اقدار سے قریب ہو کر مخصوص مفادات کی تکمیل کے لئے اہل سنت کے حقوق پامال کر کے فرقہ واریت کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ یہ کانفرنس اہل سنت والجماعت کے مرکزی مذہبی و تبلیغی اجتماع کی حیثیت سے سوادِ اعظم کے حقوق کے تحفظ کے عزم کا اعادہ کرتی ہے اور اقدار کے سائے میں ملک میں فرقہ وارانہ کشیدگی پھیلانے والوں کو آگاہ کرتی ہے کہ ہم نے اپنے خون سے اس چمن کی آبیاری کی ہے اور کسی کو خواہ وہ کسی مقام پر کیوں نہ ہو اس چمن کو پامال کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

(۳) یہ کانفرنس اس عمل کا اعلان کرنا بھی ضروری سمجھتی ہے کہ پاکستان دو قومی نظریہ کی بنیاد پر قائم ہوا ہے اور مسلم قومیت کی بنیاد مذہب



پر ہے۔ اگر مذہب نہیں تو کچھ بھی نہیں۔ پاکستان کے مسلمان ایک قوم کے افراد ہیں۔ لہذا علاقائی عصییت کے فتنوں کے خاتمے کے لئے ضروری ہے کہ ہمارے قومی اور ملی تشخص کو اجاگر کرنے کے لئے موثر اقدامات کئے جائیں پاکستان جن داخلی اور خارجی مشکلات سے دوچار ہے ان کا حل یہ ہے کہ علاقائی قبائلی اور لسانی عصییتوں کا سرکچنے اور مختلف مکاتب فکر میں بے چینی اور فتنہ و فساد کی آگ بھڑکانے والوں کو لگام دینے کے لئے سوادِ اعظم اہل سنت کو اپنا بھرپور کردار ادا کرنے کا موقع دیا جائے۔

(۴) اس عظیم کانفرنس کے مندوبین اور شرکاء اس امر پر شدید تشویش کا اظہار اور پُر زور احتجاج کرتے ہیں کہ محکمہ اوقاف میں ہماری واضح اکثریت کو مسلسل نظر انداز کیا جا رہا ہے۔ یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ محکمہ اوقاف کی نوے فیصد آمدنی اولیاء کرام رضوان اللہ اجمعین کے درباروں سے متعلق اوقاف کے نذرانوں سے حاصل ہوتی ہے۔ اسی طرح اس محکمہ کے زیر انتظام زیادہ تر مساجد کا تعلق بھی اہل سنت والجماعت سے ہے لیکن کیسی ستم ظریفی ہے کہ محکمہ کے افسران کی اکثریت اوپر سے نیچے تک ایسے حضرات پر مشتمل ہے جنہیں اولیاء کرام سے عقیدت تو درکنار بلکہ وہ مزارات پر حاضری کو قبر پرستی سے تعبیر کرتے ہیں۔ اسی طرح جو ڈسٹرکٹ خطباء مقرر ہیں ان میں اکثریت ان حضرات کی ہے جو اولیاء کرام کے عقیدت مندوں پر شرک اور بدعت کے فتوے لگاتے ہیں۔ اور اسی کا نتیجہ ہے کہ محکمہ کے بعض لوگوں نے درپردہ اہل سنت کی مساجد پر قبضہ کی مہم چلائی اور بعض نے تو درود و سلام پر پابندی کے احکامات تک جاری کرنے سے گریز نہیں کیا۔ اسی طرح



اہل سنت آئمہ اور خطباء کی برطرفیوں کی اطلاعات اور یہ اطلاعات کہ فن اور دیگر سرکاری محکموں میں آئمہ اور خطباء سے کہا جا رہا ہے کہ وہ سوس دینی اداروں کی سند لائیں ورنہ ملازمت سے ہاتھ دھو بیٹھیں گے۔ بجا طور پر بیجان پیدا کرنے کا باعث بن رہی ہیں۔ کتنی عجیب بات ہے کہ جس مسلک کے لوگوں نے یہ ملک بنایا انہی کے تعلیمی اداروں کے لئے یہ زمین تنگ ہے۔ اور تعلیمی اداروں کو حکومت کی طرف سے جو امداد دی جاتی ہے ان میں اہل سنت کے حقیقی مدارس کے بجائے زیادہ تر حصہ ان لوگوں کو عطا ہوتا ہے جو محکمہ اوقاف کی اس آمدنی کو حرام ثابت کرنے میں ساری صلاحیتیں صرف کرتے رہے ہیں۔ یہ کانفرنس مطالبہ کرتی ہے کہ کیونکہ محکمہ اوقاف کی آمدنی کا ۹۰٪ (نوے فیصد) حصہ اولیاء کرام کے مزارات اور اہل سنت کی مساجد سے حاصل ہوتا ہے اس لئے اخلاقاً اور شرعاً انصاف کے تقاضوں کے پیش نظر ان کا مکمل انتظام بھی علماء اہل سنت کے سپرد کیا جائے۔ ورنہ پھر اہل سنت والجماعت کے تمام اوقاف ان کے حوالے کر دیئے جائیں۔ اسی طرح یہ کانفرنس یہ اپیل بھی کرتی ہے کہ سرکاری محکموں خصوصاً محکمہ افواج میں اہل سنت والجماعت کے مدارس کی اسناد کو تسلیم کیا جائے اور اہل سنت کے جو آئمہ اور خطباء ان اداروں میں ابتداء سے کام کر رہے ہیں انہیں تحفظ دیا جائے۔ اور جو لوگ نکالے گئے ہیں انہیں بحال کیا جائے۔

برصغیر کی تاریخ میں اہل سنت والجماعت کا یہ عظیم الشان

اجتماع اس تاریخی موقع پر اس عزم کا اعادہ کرتا ہے۔

① اہل سنت والجماعت پاکستان کی تعمیر و ترقی، استحکام و خوشحالی کے لئے



بھر پورا اجتماعیت یگانگت اور اتحاد کا مظاہرہ کریں گے۔  
بنارس سنی کانفرنس میں قیام پاکستان کے جن مقاصد کا تعین کیا گیا  
تھا اور جن کے لئے برصغیر کے مسلمانوں نے ناقابل فراموش قربانیاں  
پیش کیں۔ ان مقاصد کو ہر حالت میں حاصل کیا جائے گا۔

(۲) دارالسلام (ٹوبہ) کی سنی کانفرنس میں ہم نے مقام مصطفیٰ کے تحفظ  
اور نظام مصطفیٰ کے نفاذ کی جدوجہد کا عہد کیا تھا اور تاریخ گواہ ہے  
کہ ہم — آٹھ برس سے اس عہد پر قائم ہیں۔ اور اس کے لئے  
لازوال قربانیاں دے رہے ہیں۔

ہم عہد کرتے ہیں کہ مقام مصطفیٰ، شان صحابہ و اہل بیت اور عظمت  
اولیاء کرام کے تحفظ کے لئے اپنے مسلک کی تبلیغ کا سلسلہ جاری رکھیں گے  
ہم حضرت بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ، شاہ رکن عام رحمۃ اللہ علیہ  
اور حضرت موسیٰ پاک شہید رحمۃ اللہ علیہ کے مزارات کے سائے میں عہد کرتے  
ہیں کہ اس ملک کو نظام مصطفیٰ کی روشنی سے منور کرنے کے لئے اولیاء کرام  
کی جلائی ہوئی مشعل کو فروزاں رکھیں گے۔ اور آج ہم نے جس اجتماعیت،  
اتحاد اور اخوت کا مظاہرہ کیا ہے۔ اسے نہ صرف حصول منزل تک بلکہ اسکے  
بعد بھی برقرار رکھیں گے اور سواد اعظم کا یہ قافلہ مقتدر علماء و مشائخ کی قیادت  
میں انشاء اللہ یونہی رواں دواں رہے گا۔

یہ کانفرنس ملک بھر کے سواد اعظم برادران اہل سنت کو یاد  
دلاتی ہے کہ انہیں جماعت اہل سنت پاکستان کی تنظیم کو زیادہ سے  
زیادہ مؤثر اور مضبوط بنانے میں اپنی انفرادی اور اجتماعی ذمہ داریوں  
کو پورا کرنا ہے۔ اس کے لئے ارکان اسلام کی پابندی خصوصاً مساجد میں نماز  
یا جماعت کا خصوصی اہتمام کریں۔ اولیاء کرام کے اعراس کے موقعوں پر مقام



اولیاء کا نفر نسوں کا انعقاد کیا جائے اور اولیاء کرام رضی کے معمولات کو جاری رکھا جائے۔ اور اس کے موقع پر ہر قسم کی لغویات اور منکرات کو روکا جائے۔ ہر محلہ تحصیل، گاؤں، ضلع میں تنظیمی دفاتر قائم کریں۔ باقاعدہ تبلیغی و تربیتی پروگرام منعقد کریں۔

برعلاقے میں دارالمطالعہ قائم کریں۔ اور اہل سنت کے لٹریچر اور جرائد کو زیادہ سے زیادہ پھیلائیں اور اس کا مل یقین کے ساتھ اپنی جدوجہد کو جاری رکھیں۔ کہ پاکستان ہم نے بنایا تھا۔ اور اس ملک کو اس کا صحیح شخص دینے کا فریضہ بھی سوادِ اعظم اہل سنت کو انجام دینا ہے۔

خدا ہمارا نگہبان ہے اور رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے وسیلہ جلیلہ ہیں۔

پیش کردہ

صاحبزادہ حاجی فضل کریم

مرکزی ناظم اعلیٰ جماعت اہل سنت پاکستان



## محمد یعقوب قادری ایڈووکیٹ

نے صدر اجلاس سجادہ نشین اجمیر شریف دیوان آل مجتہبیٰ کا پیغام پڑھ کر سنایا۔  
 بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔ حضرات قائدین اہلسنت  
 علمائے کرام، مشائخ عظام و برادران اسلام! کل پاکستان سنی کانفرنس ملتان کا انعقاد  
 خدائے بزرگ و برتر کا بڑا فضل و کرم ہے کہ پاکستان کے عوام و خواص سنی سوادِ اعظم  
 میں اس سے جو بیداری پیدا ہوئی ہے وہ سالہا سال کی جدوجہد کے بعد نہیں ہو سکتی۔  
 تھی الحمد للہ اس عظیم الشان سنی کانفرنس کے ذریعے حضرات مشائخ عظام اور علماء  
 کرام نے جب مصطفیٰ اور مقام مصطفیٰ کی اہمیت کو بہ طریقہ احسن ذہن نشین  
 کر دیا اب یہ مسلمانوں کی مذہبی ذمہ داری ہے کہ ان مجالس مقدسہ میں بیان کردہ  
 امور پر مستقلاً عمل پیرا رہیں اور دین حقہ اور عقائد حقہ کی اشاعت و ترویج میں  
 انسانی حد سعی و کوشش کریں۔ کانفرنس میں یہ بات بھی واضح ہو گئی ہے کہ محمد مصطفیٰ  
 اور مقام مصطفیٰ کی عظمت کے اہتمام کے بغیر جو نظام قائم ہوگا وہ بے روح  
 نظام ہوگا اس نظام کو نظام فقر و اریث یا نظام صوبائیت کہا جاسکتا ہے مگر نظام  
 مصطفیٰ نہیں کہا جاسکتا۔ نظام مصطفیٰ ایسا ہمہ گیر نظام ہے کہ اس کے سامنے  
 تمام جدید و قدیم نظام بے جان اور نامکمل نظر آتے ہیں۔ آج دنیا میں جہاں جہاں جو  
 جو نظام رائج ہیں ان کی تنگ دامانی اور کم مائیگی اظہر من الشمس ہے انسان کو مساوات  
 انسانی ہمدردی اور بھلائی کے ذریعے اصولوں کو اپنی اپنی قوموں، صوبوں اور ملکوں  
 میں محدود و مقید کر دیا گیا ہے۔ مذہب دنیا کی راہ انصاف ہے مساوات میں رنگ  
 و نسل آج بھی حائل ہے کالے اور گورے کا فرق مٹانے نہ مٹ سکا امتیازات اور  
 خصوصی مراعات کا قانون تہذیب حاضر کی پیشانی پر کلنک کا ٹیکہ ہے۔ کہاں آج کے  
 تنگ نظر نظام ظالمانہ نظام اور کہاں نظام مصطفیٰ مخلوق کے قانون کو خالق کائنات



کے قانون سے کیا نسبت اختیار بھی اسلام کی حقانیت تسلیم کرتے ہوئے اس سے عالمگیر اور لافانی نظام کو دنیا کے لئے مسرتوں کا ضامن قرار دیتے ہیں "بونا پارٹ اسلام کے عیسائی مصنف نے اپنی کتاب کے صفحہ ۱۰۵ پر درج کیا ہے کہ نیپولین نے قرآن کریم کو لافانی نظام، نظام مسرت قرار دیتے ہوئے اپنی تقریر میں کہا ہے کہ "مجھے امید ہے کہ میں دنیا کے تمام دانا اور باشعور لوگوں کو آگاہ کر کے قرآنی تعلیمات کی روشنی میں ایک لافانی نظام قائم کروں گا کیونکہ یہی تعلیمات انسان کو حقیقی مسرتوں سے روشناس کر سکتی ہیں درحقیقت نظام مصطفیٰ کا نظریہ صرف مسلمانوں تک محدود نہیں بلکہ وہ عالمگیر ہے اس کا دامن وسعت تمام انسانوں کو اپنی آغوش ابریت میں لینے کے لئے نکلا ہے امن و محبت اور صحیح سماجی انصاف کا علم بردار ہے۔ نظام مصطفیٰ ہی طبقات اور رنگ و نسل میں انسانیت کے لئے امن و سکون اور ترقی کا ضامن ہے۔

سلطان الہند خواجہ غریب نواز حضرت معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے تمام عقیدت مندوں اور وابستگان سلسلہ عالیہ چشتیہ سے فقیر بالخصوص متوقع ہے کہ وہ جماعت اہلسنت پاکستان سے بھرپور تعاون کر کے اپنی ذمہ داریاں پوری کریں گے کیونکہ حضرت غریب نواز کی خوشنودی بھی اس میں مضمر ہے۔

## مجاہد ملت مولانا عبدالسار خاں نیازی

صدر محترم حضرات مشائخ عظام علمائے کرام بزرگانِ ملت میرے بھائیو

عسریز دوستو!

یہ فرزند ان اسلام کا اجتماع عظیم جس مقصد اور مدعا کے لئے منعقد ہے اس کا بخوبی علم ہے گذشتہ روز سے جس طرح قافلہ ہائے شوق یہاں ملتان میں آرہے ہیں اس کا آپ کو بخوبی علم ہے یہ کانفرنس اس مقصد کے لئے منعقد ہو رہی ہے کہ سوادِ اعظم اہلسنت والجماعت اپنے وجود اپنی قوت، اور اپنی عظمت یہاں پر سکھانے کے لئے



پاکستان میں واضح کرنا چاہتا ہے کہ اہلسنت والجماعت کا موقف اور ان کا نظریہ حیات اور مقصد پاکستان کے اندر خالصتاً نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نفاذ ہے افسوس یہ ہے کہ انگریز کی آمد کے بعد یہاں پر انگریز کی تربیت سے اور بعض خود ایسے فرقے پیدا ہوئے ہیں جنہوں نے کہ مقام مصطفیٰ کو کم کرنے کے لئے نظام مصطفیٰ کو ملتوی کرنے کے لئے مسلسل نوے سال جدوجہد جاری رکھی لیکن اللہ کے فضل و کرم سے سوادِ اعظم اہلسنت والجماعت نے ملت کی ہر مصیبت کے وقت مدد کی اور ایک وہ وقت تھا جب کہ ہندوستان کے اندر الحاد زندقہ اور نصرانیت کا دور دورہ ہو رہا تھا اس وقت علمائے اہلسنت جمع ہوئے اور پہلی سنی کانفرنس منعقد ہوئی لیکن سب سے بڑی کانفرنس وہ ہے جو ۱۹۲۶ء میں منعقد ہوئی۔ اور جس نے تحریک پاکستان کا پیغام گھر گھر پہنچا دیا۔

سوادِ اعظم اہلسنت نے ہمیشہ غیر اسلامی نظریات کے خلاف جہاد کیلئے ہر جہان اور ہر آزمائش میں سوادِ اعظم نے مسلمانوں کی کشتی کو منجھار سے نکالا ہے۔ انگریز اور بنیاسامراج کے خلاف سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن کر مسلمانوں کے لئے الگ خطہ زمین پاکستان کی شکل میں حاصل کیا۔ لیکن کتنے دکھ کی بات ہے کہ سوادِ اعظم کی قربانیوں کے باوجود ہمیشہ اسے نقصان پہنچانے کی کوشش کی گئی ہے۔ یہاں تک کہ سوادِ اعظم کے مزارات کو محکمہ اوقاف کے سپرد کر دیا گیا۔ اس طرح سوادِ اعظم کے مزارات کو غیر حنفی مسلک کے تصرف میں لایا گیا۔ ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ یا تو محکمہ اوقاف توڑ دیا جائے یا اہلسنت کے وقف کے لئے الگ بورڈ قائم کیا جائے۔

ہم نظام مصطفیٰ کی آڑ میں اقتدار حاصل کرنے کو مذموم فعل سمجھتے ہیں۔ ہم نے وزارتوں کی خاطر دین اسلام سے کبھی دھوکہ نہیں کیا۔ اگرچہ وزارتیں ہمارے قدموں میں پڑی ہوئی تھیں، ہم نے اقتدار کو ٹھکرا دیا۔ دین فروشی نہیں کی۔ اسلام پسندوں کی اسلام کو دھیرے دھیرے نافذ کرنے کی منطق ہماری سمجھ سے بالاتر ہے۔ جب ہمارے



پاس اسلامی فقہ موجود ہے تو ہمیں باہر سے مشورہ لینے کی ضرورت نہیں نہ اسلام کو قسطوں میں نافذ کرنے کی کوئی تک ہے۔

ہم ابھی اس وقت اسلام کا مکمل ضابطہ حیات نافذ کر سکتے ہیں، کتنے افسوس کی بات ہے کہ پاکستان واحد ملک ہے جس کے عوام خود اسلامی نظام کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ لیکن حکومت اسے معرض التواء میں ڈال رہی ہے۔ نوکر شاہی ہمیشہ ہر حکومت کی غلام رہی ہے۔ ان افسروں کے مشورہ پر اگر نظام مصطفیٰ کو قسطوں میں نافذ کرنے کی پالیسی مرتب کی گئی تو یہ افسوس ناک بات ہوگی۔ فوری طور پر فتاویٰ عالمگیری نافذ کیا جائے۔ ہم چیف مارشل لائیڈ منسٹریٹ کو یقین دلاتے ہیں کہ اگر اس سلسلہ میں انہیں کوئی پریشانی ہوئی تو سوادِ اعظم ان کا پوری طرح ساتھ دے گا۔ ہم یہ بات بھی واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ حنفی فقہ کے نفاذ کی صورت میں کسی بھی دوسرے فرقے کی حق تلفی نہیں کی جائے گی۔ بلکہ دوسرے فرقوں کو ان کے نظریات کے مطابق مراعات دی جائیں گی۔

میں مفتی محمود سے کہا ہوں کہ تم اپنے آپ کو حنفی کہتے ہو تو فتاویٰ عالمگیری جو فقہ حنفی کی روشنی میں ہند کے سینکڑوں علماء نے مرتب کیا ہے اس کے نفاذ کا مطالبہ کیوں نہیں کرتے اور اسے نافذ کیوں نہیں کرتے اب تو اقتدار بھی تمہارے پاس ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ تم اس میں رد و بدل چاہتے ہو۔ دال میں کچھ کالا ضرور ہے۔ یہ وہی لوگ ہیں جو ہر دور میں ہر حکومت کے وفادار اور غلام رہے ہیں وہ انگریز کے بھی خانہ زاد غلام تھے ہندوں کے بھی خانہ زاد غلام تھے اور بھٹو کے بھی خانہ زاد غلام رہے ہیں۔

اگر یہ لوگ مخالفت کرتے ہیں تو میں CMLA کو اس بات کا یقین دلاتا ہوں کہ آپ بے پرواہ ہو جائیں کچھ پرواہ نہ کریں۔

وہ فتاویٰ عالمگیری جو احناف کا قانون ہے وہ اگر نافذ ہو گیا تو آپ یہ دیکھیں



گے کہ کیا رنگ بنتا ہے۔

یہ کانفرنس جن مقاصد کے لئے بلائی گئی ہے آپ کے سامنے مختصراً میں نے ان کا جائزہ پیش کر دیا اور آپ لوگ جب گھروں کو واپس جاؤ تو اپنے مسلک کو سمجھو مذہب کو سمجھو اپنے نظریے کو سمجھو، حضور کے مقام کے لئے، رتبے کے لئے حضور کی ناموس کے لئے اور حضور کی کل جہان کی سروری اور سلطانی کے لئے اگر ہم جذباتی ہو جاتے ہیں الہجک ہو جاتے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں ہے کہ ہم کسی کا نقصان کرتے ہیں کسی سے الہجک میں کسی سے متفکر ہیں بلکہ یہ ہماری محبت ہے لیکن وہ لوگ کہتے ہیں کہ نبی کو پیٹھ پیچھے کا علم نہیں تھا۔

جو لوگ یہ کہیں کہ نبی علیہ السلام کو چند باتوں کا علم تھا باقی کا نہیں تھا تو ان لوگوں کو معیشت محمد کے متعلق معاشرے کے متعلق تمدن کے متعلق اور تمام دوسرے مسائل کے متعلق کسی اور کی رہبروں کی ضرورت پڑے گی۔ حضور کی بشریت کے متعلق حضور کی شخصیت کے متعلق ہم یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو کل کائنات اور کنٹرول دیا ہے۔ "در رسول علیکم شہیداً حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم ہم سب پر نگران ہیں آپ کی نگرانی ہے آپ کا امت کے ساتھ تعلق ہے کنٹرول ہے آپ صدر مملکت بھی ہیں آپ کمانڈر انچیف بھی ہیں آپ قاضی القضاة بھی ہیں آپ امام اور رہبر و راہنما بھی ہیں اس لئے امامت عبادت ہر لحاظ سے حضور پاک کی قیادت عظمیٰ میں ہمارے تمام مسائل کو قیامت تک کے لئے حل موجود ہے۔

اے میرے دوستو! عزیزو! آج ہم نے کانفرنس میں یہ فیصلہ کرنا ہے آپ نے واپس جا کر اپنے گھروں میں جا کر اپنے عقیدہ و مسلک کو سمجھنا ہے۔ یہ سنیت کیا ہے اس کا حدود و اربعہ کیا ہے آپ کے حقوق پر ڈاکے کون ڈال رہا ہے تم اپنے گھروں کی حفاظت کرو اور ان لوگوں کو سمجھاؤ جو لکھے پڑھے ہیں لیکن دین کی تعلیم



کم ہے ان کو سمجھاؤ کہ جب اس طریقہ سے اپنے گھر کو مضبوط کر لو گے جب اس پر تم مستحکم ہو جاؤ گے پھر نکل کر اقوام عالم کو بتاؤ۔ اس طرح ہمارا معاشرہ گناہ سے پاک معاشرہ بن سکتا ہے اور پاکیزہ ہو سکتا ہے۔

آج یہ لوگ تو کہہ رہے ہیں کہ اسلام کا فوجداری قانون ہے وہ (نعوذ باللہ) تم نعوذ باللہ) نافذ العمل نہیں ہو سکتا۔ ان کو معلوم ہونا چاہیے کہ آج کی دنیا آج کا انگلستان آج کا امریکہ، آج کا روس، اپنے گناہ سے تنگ آ کر اسلام کے متعلق غور کر رہے ہیں۔ مجھے ذاتی تجربہ ہے کہ انگلستان کے اندر جب ہم ایک ہوٹل کے اندر کھڑے ہوئے تھے۔ ہوٹل کے اندر ایک معمولی سا سوراخ تھا کمرہ میں اور اس سوراخ سے آدمی دیکھ سکتا ہے کہ کون آ رہا ہے۔ اندر سے بھی تالا لگا ہوا تھا اور باہر سے بھی تالا لگا ہوا تھا جب میں نے ان سے پوچھا تو اس نے جواب دیا کہ بات یہ ہے کہ یہاں پر رات دن کوڑا کے پڑتے ہیں۔

AND WE ARE SERIOUSLY THINKING TO ADOPT

THE CRIMINAL LAW BECAUSE THAT IS -

ہم سنجیدگی سے سوچ رہے ہیں کہ ہم محمد مصطفیٰ کا فوجداری قانون نافذ کریں کہ ہماری تمام مصیبتوں کا حل محمد مصطفیٰ کے قانون میں ہے۔ عجیب بات ہے کہ میں ہوا کا فر تو وہ کافر مسلمان ہو گیا

آج تم تفکر میں ہو آج تم سوچ رہے ہو۔ تم مشورے کر رہے ہو۔ میں اعلان کرتا ہوں۔ علمائے دین کے اندر ہم CMLA کو پورا یقین دلاتے ہیں کہ سوا در اعظم اہلسنت ۸۵ فیصد آبادی اس امر کا یقین دلاتی ہے کہ بے خوف و خطر وہ فتویٰ عالمگیری نافذ کر دیں اگر کوئی طاقت اس کے مقابل آئے گی تو دنیا اہلسنت اس کے ساتھ کھڑی ہوگی CMLA کی مدد کرے گی میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ کام طویل نہیں کرنا چاہیے ہم تو اس دن کی تیاری میں ہیں کہ قربانی کی عید ادھر ختم ہو اور ملک



کے اندر نظامِ مصطفیٰ نافذ ہو لیں "ڈیٹ" کی ضرورت نہیں ہے۔ لمبی معیاد کی ضرورت نہیں ہے بلکہ وزراء کی کابینہ جو ہے یہ تو پابند ہے ایک ماہ کے اندر ملک میں نظامِ مصطفیٰ نافذ کرنے کی۔ اس کا دوسرا مہینہ ہونے کو آ رہا ہے یہ ابھی طفلِ تسلیاں دے رہے ہیں سب دلا سے دے رہے ہیں یہ ان کی بھول ہے۔ یہ سمجھتے ہیں کہ لوگ اس بات پر خاموش ہو جائیں گے جہاں تک ہمارا تعلق ہے۔ جہاں تک سوادِ اعظم اہلسنت کا تعلق ہے ہم اعلان کرتے ہیں کہ ہم اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھیں گے جب تک ملک میں نظامِ مصطفیٰ نافذ نہیں ہو جاتا۔ لوگ کہتے ہیں سوادِ اعظم سے کیا مراد ہے۔ سوادِ اعظم کبٹو کے ساتھ ہے۔ نہیں سوادِ اعظم تو وہ ہے جو حق پر ہے جو باطل پر جمع ہوتے ہیں وہ سوادِ اعظم نہیں ہیں جو حق پر ہیں وہ سوادِ اعظم ہیں۔ مسلمانوں کی وہ جماعت جو ہر دور میں ہے زمانہ میں نظامِ مصطفیٰ کا جھنڈا بلند کرتی



سنی کانفرنس ملتان کے رضا کاروں کی ایک یادگار تصویر



ہے وہ سوادِ اعظم ہوتی ہے اس لئے میں اعلان کرتا ہوں اور مجھے امید ہے کہ کوئی ساتھ دے یا نہ دے۔ اس نظام کو بے خوف و خطر نافذ کرنا ہوگا۔ عیدالضحیٰ کے فوراً بعد اس ملک کے اندر نظامِ مصطفیٰ<sup>۴</sup> نافذ ہوگا۔ لوگ کہتے ہیں کہ نافذ ہونے سے کیا مطلب ہے۔ دیکھئے اگر کوئی زنا بالجبر کرے گا۔ اس کو سات سال سزا ہوگی اور پندرہ کوڑے لگائے جائیں گے۔ تو کیا اس کے لئے تم انتظار کرتے ہو۔ یہ آرڈر جو ہے اب ساری دنیا کے سامنے آگیا۔ جو جرم کا مرتکب ہوگا اسے کوڑے لگیں گے۔ سزا ملے گی۔ اسی طرح فوجداری قانونِ اسلامی کا نفاذ اس کا اعلان ہو جائے گا۔ اس کے نتائج کا بعد میں پتہ چلے گا اور انشاء اللہ نتائج ایسے ہوں گے کہ پاکستان دارالامن بن جائے گا پاکستان کا معاشرہ سدھر جائے گا۔ پاکیزہ ہو جائے گا اس لئے یہ کانفرنس تین مطالبے کرتی ہے پہلا مطالبہ یہ ہے کہ فتویٰ عالمگیری کا فوری نفاذ ہو۔

دوسرا مطالبہ یہ ہے کہ ہمارے اوقاف معابد، مزارات اور مساجد کا انتظام سنی بورڈ کے ہاتھ میں ہونا چاہیے افسرانِ آئمہ اور خطباتِ تمام کے تمام سنی عقیدہ کے ہونا چاہیے اور تیسری بات یہ ہے کہ ہم اس بات کو واضح کرنا چاہتے ہیں کہ جو باقی فرقے موجود ہیں۔ وہ اپنے قانون لائیں گے جیسا کہ آپ کو بتایا گیا ہے کہ ان کے قانون کو ہم قبول کر لیں گے جیسا کہ وزیر مذہبیات کہتے ہیں کہ اگر نظامِ مصطفیٰ<sup>۴</sup> کو نافذ کرنے میں فرقہ بندی رکاوٹ ہے۔ میں یقین دلاتا ہوں کہ فرقہ بندی اس میں رکاوٹ نہیں ہے۔ یہ تمہارا تذبذب ہے تمہاری بدنیتی ہے۔ تمہارا عزم مصمم ہو۔ یقین کامل ہو تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ نظامِ مصطفیٰ کے نفاذ میں کسی قسم کی رکاوٹ نہیں ہو سکتی ایک اور بات جس پہ میں اپنی تقریر ختم کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ نظامِ مصطفیٰ کا نام صرف عام فوجداری قانون کے لئے ہم استعمال نہیں کرتے بلکہ نظامِ مصطفیٰ کا معنی یہ ہے کہ ہمارے معاشرے کے اندر کوئی محتاج نہیں رہے گا۔ ہمارے معاشرے کے



اندھ حرام کی جو جامد ادیں لوگوں نے بنائی ہیں۔ خون چوس چوس کر، ہڈیاں پیس پیس کر تمام کا تمام واپس دینا ہوگا۔ نظامِ مصطفیٰ کا مطلب یہ ہے کہ یہاں کوئی گداگر نہیں ہوگا۔ نظامِ مصطفیٰ کا مطلب یہ ہے کہ بیوہ کے لئے ہر یتیم اور محتاج کے لئے وظیفہ اس کے گھر میں پہنچے گا۔ نظامِ مصطفیٰ کا مطلب یہ ہے کہ زکوٰۃ، عشر اور صدقات کے حصول کے لئے حکومت کی جانب سے اقدام ہوگا جو زکوٰۃ کا منکر ہوگا وہ باغی تصور کیا جائے گا جو زکوٰۃ نہیں دے گا اس کو سزا ملے گی۔ ایسا نظام ملک میں نافذ ہو جائے گا تو کوئی کسی کا محتاج نہیں رہے گا۔

میرے دوستو! یہ پہلو نظامِ مصطفیٰ کا خاص طور پر قابل ذکر ہے اور ساتھ ہی ساتھ یہ بھی سنو کہ نظامِ مصطفیٰ میں یہ بھی لازم ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے "انفروا خاک ظالماً أو مظلوماً" اپنے بھائی کی مدد کرو ظالم ہو یا مظلوم صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ مظلوم کی مدد تو سمجھ میں آگئی۔ ظالم کی مدد کیسے کریں حضور نے فرمایا۔ ظالم کی مدد اسے ظلم سے روک دینا ہے۔

یہاں پر شورائی نظام ہو اور جمہوری نظام ہو اور عوام کے نمائندے "امرا بالمعروف اور نہی عن المنکر" کے لئے آئیں۔ ہمارا جیسا کہ حضرت نے اپنی تقریر میں کہا تھا حضرت صدیق اکبر کا خطبہ جو آپ نے ارشاد فرمایا تھا۔

"اے لوگو! میں تمہارا سردار بنایا گیا ہوں مجھے تم پر کوئی برتری نہیں ہے۔ تمہارا کمزور میرے لئے قوی ہے۔ جو قوی ہے وہ میرے نزدیک کمزور ہے۔ ع

ضعیف اگر نظر پڑے رسول کا جمال بن

قوی اگر ہو سامنے تو قہر ذوالجلال بن

خدا کے آگے سر جھکا کہ سرکشوں کا سر جھکے

سزا ستم گروں کو دے ستم زدوں کی ٹھال بن

اس لئے غور سے سنو! یہ اہلسنت حضرات کا موقف عین رسول اللہ کی منشا کے



علیکم سنتی و سنت خلفانی

مسلمان ہو ہی نہیں سکتا جب تک حضور کی سنت حضور کے صحابہ کی سنت بتیغ تابعین کی سنت بزرگان دین کی سنت کا قائل نہ ہو۔ یہ ہمارا نظام ہے۔ اسی پر ہم قائم ہیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق دے کہ ہم اسی نظام پر قائم و دائم رہیں۔

# احباب

# اہلسنت

# سے تعاون کی اپیل

## برائے تعمیر دارالعلوم بسین شکر ناگوری

زیر اہتمام :- انجمن محبان حضرت شکر الدین ناگوری رحبرڈ کراچی۔

آفس ایڈریس :- پلاٹ نمبر ۱۷۲/۱۷۱ سیکٹر نمبر ۱۱۔ ادزنگی ٹاؤن کراچی۔

ڈاک کا پتہ :- بسین جنرل اسٹور نزد مسجد ہلال وحید آباد۔ گلہار کراچی۔

## منجانب: محمد بسین بیگ جنرل سکرٹری انجمن اہل



# ملتان چلو، ملتان چلو

اے حسنِ نبی کے پر والو! ملتان چلو ملتان چلو

اے دینِ مبیں کے دیوانو! ملتان چلو ملتان چلو

اس ملک کے گوشے گوشے سے آئیں گے لکھوں ما پیر و جواں  
تم سب بھی چلو اور ہم بھی چلیں دیکھیں تو وہاں کی عظمتِ شہا

اے حسنِ نبی کے پر والو! ملتان چلو ملتان چلو

اس بزم میں شرکت کر کے ہمیں ماضی کا سبق دہرانا ہے

ہم لوگ سوادِ اعظم ہیں۔ دنیا کو یہی سمجھانا ہے

اے حسنِ نبی کے پر والو! ملتان چلو ملتان چلو

ہم کون ہیں؟ کیا ہیں! دنیا کو یہ اپنے عمل سے دکھلا دیں

اس بزم کی شان و شوکت سے دشمن کے دلوں کو دہلا دیں

اے حسنِ نبی کے پر والو! ملتان چلو ملتان چلو

بیدار بصیرت والوں نے سوتے سے جگایا ہے ہم کو

یہ وقت جہادِ صغریٰ پیغام سنایا ہے ہم کو

اے حسنِ نبی کے پر والو! ملتان چلو ملتان چلو



اک آلِ نبی، اولادِ علی، ثانی غزنالی و رازی  
 علامہ سعید احمد قبلہ اس بزم کے ہیں سعد و بانی

اے حسنِ نبی کے پروا! ملتان چلو ملتان چلو

یہ وقت نہیں ہے غفلت کا یہ راز بتایا ہے ہم کو  
 ملت کے غزالی دُوراں نے ملتان بلایا ہے ہم کو

اے حسنِ نبی کے پروا! ملتان چلو ملتان چلو

ہم فخرِ سوادِ اعظم ہیں، پیروئے امامِ اعظم ہیں  
 ہم خواجہ سبیر کے شیدا ہم بردہ غوثِ اعظم ہیں

اے حسنِ نبی کے پروا! ملتان چلو، ملتان چلو

خدا ہم نبی ملتان جا کر پھر شانِ علامی دکھلا دیں  
 آئینِ قرآن و سنت کو اس ملک میں نافذ کروا دیں

اے حسنِ نبی کے پروا! ملتان چلو، ملتان چلو

اسلام کا جس دل میں گھر ہے جس قلب میں عشق سرور ہے  
 ہر حال میں وہ سب جائیں گے یہ بات سکندرِ اظہر ہے

اے حسنِ نبی کے پروا! ملتان چلو ملتان چلو

سگِ دربارِ نبی سکندرِ لکھنوی



# چوتھا اجلاس

بتاریخ ۱۰ اکتوبر ۱۹۵۷ء بروز منگل بوقت بعد نماز عشاء

صدارت جناب علامہ سید احمد سعید کاظمی صاحب

مہمان خصوصی جناب علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی قائد اہلسنت

و صدر جمعیت علماء پاکستان

تلاوت کلام جناب تارن غلام رسول صاحب

اسٹیج سکریٹری جناب اقبال احمد ظہری صاحب

نعت جناب محمد یونس شہزاد صاحب

نظم جناب محمد یوسف مبین کراچی

## مقرنین

جناب مولانا شمس الزماں صاحب پنجاب جناب مولانا ابرار احمد رحمانی صاحب سندھ

جناب صاحبزادہ حاجی فضل کریم جناب مفتی محمد عبداللہ صاحب پنجاب

جناب مفتی محمد حسین نعیمی رکن اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان

جناب مولانا سید خلیل احمد قادری آزاد کشمیر جناب ظہور الحسن بھوپالی صاحب سندھ

جناب علامہ غلام علی ادکار ڈوی پنجاب جناب مولانا محمد حیات آزاد کشمیر

جناب راؤ ارتداد حسین صاحب

جناب علامہ عبدالمصطفی الازہری شیخ الحدیث صاحب سندھ

جناب قائد اہلسنت علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی صاحب پاکستان



# مولانا شمس الدین قاری

حضرات کرام!

آج کے اس عظیم انسان کل پاکستان سنی کانفرنس کے موقع پر ثابت کرنا چاہتا ہوں کہ ہم آج ہی کثیر نہیں بلکہ ابتداء انسانیت سے ہی نبوت کی تعظیم کرنے والے کثیر رہے ہیں اور دوسری بات یہ ہے کہ بنیادی مسئلہ اس کائنات میں تعظیم نبی اور توہین نبی کا ہے چنانچہ قرآن مقدس میں ارشاد باری سے واضح ہے کہ جب آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ اپنا نائب و خلیفہ بنا رہا تھا تو فرشتوں کو اپنے اس ارادہ سے آگاہ فرمایا اس میں ایک بات تو یہ واضح ثابت ہوئی کہ فرشتے اور جن پہلے سے موجود تھے مگر خداوند قدوس نے اپنی نیابت و خلافت کے لئے انسان کا انتخاب فرمایا جو عظمت انسانیت کی دلیل ہے اور مزید اپنے نائب اور خلیفہ کی عظمت کو واضح کرنے کے لئے اپنے فرشتوں کو فرمایا جب میں اسے ٹھیک بنا دوں اور اس میں اپنی روح پھونک دوں تو تمہیں تمام کو اس کو سجدہ کرنا ہوگا چنانچہ تمام فرشتوں نے سجدہ کیا مگر شیطان نے سجدہ نہ کیا اگر خداوند قدوس چاہتے تو اس کو فوراً نکال پھینکتے مگر ایسا نہیں کیا بلکہ مزید عظمت نبوت کو اجاگر کرنے کے لئے شیطان سے پوچھا کہ تو نے سجدہ کیوں نہیں کیا؟ تو شیطان نے جواباً کہا کہ میں آدم سے بہتر ہوں تو نے مجھے نار سے پیدا کیا ہے اور آدم کو مٹی سے پیدا کیا ہے۔ گویا کہ شیطان نے فلسفیانہ انداز میں اپنی عظمت کو واضح کرنا چاہا کہ میری پیدائش نار سے ہے اور آدم کی پیدائش خاک سے ہے اور مادہ نار لطیف ہے اور مادہ خاک کثیف ہے اور لطیف شے کثیف سے بہتر ہوتی ہے اور شیطان نے دوسرا جواب یوں دیا کہ کیا میں بشر کو سجدہ کروں جس کو تو نے مٹی سے پیدا کیا ہے۔ گویا شیطان نے اپنی عظمت پر غرور کرتے ہوئے آدم کی خاک و بشریت کو تو دیکھ لیا لیکن نور نبوت اور نیابت خدا کو نہ دیکھ سکا۔ بس اس جواب کے بعد خداوند عالم نے فرمایا۔ پس نکل جا تو مردود ہے۔ معلوم ہوا کہ



بنیادی مسئلہ تعظیم نبی اور توہین نبی ہے سب سے پہلا کافر جس کو اپنے علم و فلسفہ پر ناز تھا وہ منکر توحید جب شرک نہیں ہے بلکہ گستاخ نبی ہے اسی لئے تعظیم نبی کرتے والے نوری کہلاتے ہیں اور توہین نبی کرنے والے جہنمی اور تاری ہیں۔

مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

نوریاں مر نوریاں را طالب اند

ناریاں مر ناریاں را طالب اند

نور کی نوری کو ڈھونڈ لیتا ہے اور ناری ناری کو کھینچ لیتا ہے جس دل میں عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہو اُسے جبریل کی معیت نصیب ہوتی ہے اور جس دل میں بغضِ مصطفیٰ ہو اُسے ابلیس مردود کی غلامی نصیب ہوتی ہے الحمد للہ کہ کل پاکستان سنی کانفرنس میں شریک ہونے والے اور جمیع اہل سنت اسی سبق کو دہرانے کے لئے آج یہاں جمع ہیں اور قیامت تک جمع ہوتے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے سرشار رکھے اور ان کی غلامی کی توفیق نصیب فرمائے۔

## مولانا ابراہیم احمد رحمانی

”کل پاکستان سنی کانفرنس جو کہ مدینۃ الاولیاء، ملتان میں منعقد ہو رہی ہے اس کانفرنس میں ملک کے گوشے گوشے سے قریہ قریہ سے لاکھوں عوام اہلسنت ملتان کے اسٹیڈیم میں جمع ہو کر اس بات کا عزم کر رہے ہیں کہ ہم اس ملک میں بخیریت کے خواب کو ہرگز پورا نہ ہونے دیں گے ہم کسی کو اہل سنت کے حقوق چھیننے کی اجازت نہیں دیں گے۔ آج کا یہ عظیم اجتماع اس بات کا بین ثبوت ہے کہ اس ملک کی اکثریت سوادِ اعظم اہل سنت ہیں اور سوادِ اعظم انشاء اللہ اس ملک میں نظامِ مصطفیٰ نافذ کر کے رہے گا لیکن میں یہ بات کہتا چلوں کہ جب تک ہمارے دلوں میں عشقِ مصطفیٰ جاگزیں نہیں ہوگا نظامِ مصطفیٰ نافذ نہیں ہو سکتا۔ کل جب ہم نے اس ملک میں نظامِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نعرہ پیش کیا تو بعض لوگوں نے



عجیب حیرت و استعجاب کا مظاہرہ کیا اور انہوں نے کہا طح طرح کی تاویلیں پیش کیں۔ کسی نے اس نظام کے مقابلے میں اسلامی نظام کا نعرہ لگایا کسی نے بقول اس ملک کے ایک وزیر کے۔ بروہی صاحب نے قانون الہی کہا اور کہا کہ نظام مصطفیٰ کی اصطلاح غلط ہے لیکن،، کی تحریک نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کو ثابت کر دیا کہ عوام اہلسنت اور تمام قوم نے نظام مصطفیٰ کے نعرہ کو قبول کیا۔ مولانا رحمانی نے مزید کہا کہ لیکن وہ لوگ جو ہمیشہ اسلام کی باتیں کرتے نہیں تھکتے تھے جب تحریک میں قربانی کا وقت آیا تو نام نہاد مفکر اسلام (مودودی) راہ فرار اختیار کر جاتا ہے لیکن ایک طرف انجمن طلباء اسلام کے نوجوان اپنی جانوں کے نذرانے پیش کر رہے تھے۔ عورتوں کے سہاگ اجڑ گئے۔ بچے یتیم ہو گئے۔ بہنیں بھائیوں سے بچھڑ گئیں۔ میرے وہ رہنما میرے وہ قائد علامہ مفتی محنت راحمد گجراتی نے سیالکوٹ میں اپنے سینے پر نوگو لیاں کھائیں زخمی ہوئے لیکن نام نہاد مفکرین اسلام (معذرت کے ساتھ) سب نہیں نام نہاد مفکر اسلام مودودی جب نماز جمعہ کے لئے گھر سے چلا تو راستے میں فوج نے روک لیا تو حضرت نے نماز بھی چھوڑ دی ایک وہ ہے جو سینے پر گو لیاں کھا کر نظام مصطفیٰ کے جھنڈے کو بلند کرتا ہے ایک وہ ہے جو خدا کی عبادت بھی چھوڑ دیتا ہے آج کر بلا سے صدا آرہی ہے کہ اگر ہمیں اسلام کو نافذ کرنا ہے تو جب تک عشق محمدی کو اپنے سینے میں جاگزیں نہ کریں گے نظام مصطفیٰ کو نافذ نہیں کر سکتے مولانا رحمانی نے ایک شعر پڑھتے ہوئے کہا کہ عاشق رسول عشق کی منزل میں اپنی گردن پر تلوار بھی چلے تو اوف نہیں کرتا۔

سے زیر شمشیر میر تر پنا کیسا

ہم سے تو سر بھی محبت میں ہلایا نہ گیا

تو آج کا یہ سیلابِ عظیم اس بات کا بین ثبوت ہے کہ اس ملک کی اکثریت جماعت اہلسنت ہیں یہی سوادِ اعظم ہیں اور سوادِ اعظم اس ملک میں نظام مصطفیٰ کو نافذ



کرنے کا عزم کر چکے ہیں تو پھر رکے نہیں عنقریب وہ منزل سامنے آرہی ہے نظام  
مصطفیٰ اس ملک کی تقدیر بنے گا اپنی تقریر کو مولانا رحمانی نے اس شعر پر ختم کیا۔

ہوئی جاتی ہے کیوں بے تاب منزل  
مسلل چل رہا ہوں آ رہا ہوں

## صاحبزادہ حاجی فضل کریم

حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر نور مجسم شفیع معظم آقائے نعمت، ہادی  
دو جہاں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تک تمام انبیاء علیہ السلام نے صرف اور صرف  
دین اسلام کی تبلیغ کا کام سرانجام دیا۔ اس سے یہ ثابت ہوا کہ دین اسلام  
سے اچھا اس دنیا میں کوئی اور دین موجود نہیں ہے۔ میرے عزیز بھائیو! اے کھنا  
یہ ہے کہ جو دین ہم تک پہنچا وہ کس ہستی کی معرفت ہم تک پہنچا اور آج ہم مسلمان ہیں  
اور رسول اللہ کے درکے گدا ہونے کی حیثیت سے اپنے آپ میں فخر محسوس کر رہے  
ہیں یہ کس کے صدقہ میں ملا۔ میرے عزیز بھائیو! صرف اور صرف رسول اللہ کی غلامی  
ہمارے لئے کافی ہے کوئی کچھ کہتے ہیں کسی کو بادشاہ کی غلامی پر ناز ہوتا ہے۔ کسی کو اپنے  
امیر کی غلامی پر ناز ہوتا ہے مگر شمع رسالت کے پروانوں کو اگر ناز ہے تو محمد کی  
غلامی پر ناز ہے۔ (نعرے)۔

وقت بہت ہی مختصر ہے۔ میں آپ حضرات سے التماس کروں گا کہ آپ جس  
مقصدِ عظیم کے لئے ملتان شریف کے اندر جمع ہوئے ہیں اس کا مقصد یہ نہیں ہے  
کہ آپ حضرات یہاں پر تشریف لائیں اور جلسہ کے بعد جس وقت آپ واپس  
جائیں گے تو تنظیمی کام نہ کریں سب سے زیادہ ضرورت اس بات کی ہے کہ وقت  
کا تقاضا بھی یہی ہے کہ جماعت اہلسنت کو آپ شہر شہر، گھر گھر، گلی گلی، کوچہ کوچہ،  
قریہ قریہ کے اندر پہنچادیں تاکہ دشمنانِ مصطفیٰ تمہارے سامنے آنکھا ٹھا بھی نہ سکیں



گے (نعرے)۔ لاکھوں کے اجتماع میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ آج کے بعد اگر اہلسنت کے حقوق کو غصب کیا گیا تو ہم برداشت نہیں کریں گے۔ ہمارے صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا ہے اور ہمارے حقوق بہت غصب ہو چکے ہیں لیکن اب ہم کسی کو اپنے حقوق غصب کرنے کی اجازت نہیں دیں گے۔

میکر عزیز بھائیو!

یہ اسی طریقے سے ہو سکتا ہے کہ آپ حضرات نظم و نسق کے ساتھ چلے ایک پلیٹ فارم پر ہو کر چلے اور اگر آپ خدا نخواستہ۔ خدا نخواستہ ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو کر نہ چلے تو یقین کر لیجئے کہ اس ملک کو بخدی اسٹیٹ بنانے کی مکمل سازش کی جا رہی ہے اور ہم اس بات کی بھی اجازت نہیں دیں گے کہ جب تک یہاں پر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام موجود ہیں۔ جتنی دیر تک شمع رسالت کے پروانوں کے جسموں میں خون کا ایک قطرہ بھی موجود ہیں پاکستان کو بخدی اسٹیٹ نہیں بنے دیا جائے گا۔ (نعرے) سازشیں ہو رہی ہیں۔ اولیاء کرام کے متعلق تنقید ہو رہی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر یہ کہا جا رہا ہے (نعوذ باللہ ثم نعوذ باللہ) کہ رسول اللہ کی رائے سے زیادہ افضل صحابہ کی رائے تھی وہ نام نہاد مفکر یہ بات سن لیں کہ صحابیوں کو تو عقیدت اپنے آقا و جہاں صلی اللہ علیہ وسلم سے اتنی تھی کہ آقا علیہ السلام جس پانی سے وضو شریف فرمایا کرتے تھے صحابہ کرام اس پانی کو نوش فرمایا کرتے تھے۔

میکر عزیز بھائیو!

اب وقت نہیں ہے کہ یہ جو طرح طرح کے الزام ہیں یا کسی قسم کا غلط پروپیگنڈہ جو ہے وہ کوئی کرے ہم انشاء اللہ اب متحد اور متفق ہیں جو آنکھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی کے لئے اٹھے گی۔ شمع رسالت کا ہر بچہ اس آنکھ کو نکال دے گا۔



## مفتی محمد عبداللہ قصوری

عوام اہلسنت سے مخاطب ہوئے انہوں نے سوادِ اعظم کی ملی، قومی اور مذہبی و سیاسی خدمات پر روشنی ڈالی اور کہا کہ آپ نے ہی تحریکِ پاکستان کو کامیابی کی منزل تک پہنچایا۔ آپ نے تحریکِ ختمِ نبوت میں جان و مال کی قربانی دے کر تحفظِ ناموسِ مصطفیٰ کے لئے شاندار کردار ادا کیا اور اب بھی آپ پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ اس ملک کو حصولِ مقصد سے ہمکنار کرنے کے لئے اپنی جدوجہد تیز کر دیں۔ اس ملک کو حقیقی ریاستِ اسلامی بنانا بھی آپ اہلسنت کا کام ہے۔ یہ ذمہ داری بھی تمہارے کاندھوں پر ہے۔ نظامِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نافذ ہو گیا تو اس ملک کے عوام سکھ کا سانس بھی لے سکیں گے اور اس کی ترقی و استحکام کی ضمانت بھی ملے گی۔

مفتی صاحب نے کہا۔

یہ عظیم کام صرف وہ لوگ کر سکتے ہیں جن کے دلوں میں حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق کا جذبہ ہے اور جو حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کے قائل ہیں ان کے مقام کے محافظ ہیں اور جو اس نظام کی برکتوں سے آشنا ہیں۔

## مفتی محمد حسین نعیمی

میں آپ کی خدمت میں چند منٹ کے اندر اپنے خیالات کو اختصار کے ساتھ بیان کروں گا۔

اے میرے سنی بھائیو!

آج ہم نے یہ دیکھنا ہے۔ یہ بتلانا ہے۔ یہ کہنا ہے کہ اہلسنت کے سوادِ اعظم یہ ٹھیک ہے کہ پاکستان تمام دنیا کے مسلمانوں کا ہے اور تمام دنیا کے مسلمانوں کی



نگاہیں اس وقت پاکستان پر لگی ہوئی ہیں یہ بھی ٹھیک ہے کہ پاکستان کے ہر باشندے ہر فرقے ہر جماعت کا پاکستان ہے لیکن اصلیت یہ ہے کہ پاکستان سنیوں کا سب سے زیادہ ہے اس لئے کہ پاکستان کے بنانے میں سنیوں نے اہلسنت نے سب سے زیادہ حصہ لیا ہے اور پاکستان کی قیمت اہلسنت نے زیادہ ادا کی ہے۔ جب پاکستان بنایا جا رہا تھا تو تحریک پاکستان کے جلسوں میں اہلسنت ہوتے تھے جب پاکستان بنایا جا رہا تھا تو تحریک پاکستان کے جلسوں میں سنیوں کی تعداد زیادہ ہوتی تھی۔ جب پاکستان بنایا جا رہا تھا تو جیلوں میں اہلسنت زیادہ گئے تھے لاکھیاں زیادہ کھائی تھیں۔ گھر زیادہ سنیوں نے لٹائے۔ زیادہ قربانیاں چونکہ سنیوں نے دی ہیں اس لئے پاکستان زیادہ سنیوں کا ہے لیکن تعجب اور مقام حیرت ہے کہ آج پاکستان کے اندر سنیوں کے حقوق ہر جگہ پاٹمال کئے جا رہے ہیں۔ ہر جگہ سنیوں کو پیچھے دھکیلا جا رہا ہے اور جو لوگ تحریک کے وقت پاکستان کی مخالفت میں ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے تھے اور آج وہ آگے آگے ہیں اور اصل پاکستان کے وارثوں کو پیچھے دھکیل دیا گیا ہے ہر جگہ ان کے حقوق اور ان کے تحفظ کو پاٹمال کیا ہے۔

دیکھ لیں اسلامی نظریاتی کونسل جو اس موجودہ حکومت نے بنائی ہے آؤ اب اس پر ایک نظر ڈالیں اور آپ کو یہ جان کر انتہائی دکھ ہو گا کہ اسلامی نظریاتی کونسل کے اندر چار دیوبندی، دو شیعہ اور صرف دوستی۔ ہاں ہاں اسلامی نظریاتی کونسل میں چار دیوبندی اور سوادِ اعظم جمہور اہلسنت کے صرف دو۔

اے سنیو!

تمہیں بھی بتلانا ہے کہ تمہارے ساتھ کیا ہو رہا ہے اور کس طرح سے تمہارے حقوق اور تمہاری ان ذمہ داریوں سے جو اس پاکستان کی ترقی اور استحکام اور نظامِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلہ میں سلسلہ میں عائد ہیں۔ ان سے کس طرح سے آپ کو ہٹایا اور پیچھے دھکیلا جا رہا ہے یعنی دوستی اور چار دیوبندی۔ ہم اس



موجودہ حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ احتجاج کرتے ہیں کہ جب کہ اس ملک کے اندر ۸۰ فیصدی سنی ہیں تو کیا وجہ ہے کہ اسلامی نظریاتی کونسل کے اندر سنیوں کی تعداد دیوبندیوں سے آدھی ہے۔ آپ سن رہے ہیں کہ اوقاف جو ۹۵ فیصدی اہلسنت والجماعت کا، کتنے دربار، کتنی خانقاہیں، کتنے مزارات اور اکثر مساجد اہلسنت کی، تمام آمدنی جو ہے ۹۸ فیصدی اہلسنت کی لیکن اوقاف کا چیف اہل حدیث اوقاف کا ناظم مساجد دیوبندی، اوقاف میں شیعہ تبلیغ کا سربراہ دیوبندی اوقاف کے عملہ کے اندر ۹۰ فیصد بااختیار دیوبندی حضرات فائز ہیں۔ جو سنیوں کے حقوق کو پامال کر رہے ہیں اور سنی اماموں اور خطیبوں کو ہٹاتے چلے جا رہے ہیں۔ ایک بات جو آپ کو بتلانی تھی کانفرنس کو بلا کر آپ کو یہاں دعوت دے کر اجتماع کر کے یہ بتلانا تھا کہ اے سنیو! تمہارے حقوق کو کس طرح پامال کیا جا رہا ہے کب بیدار ہو گے؟

کب جاگو گے۔ کب اٹھو گے۔ کب میدان میں نکلو گے

اور اپنے حقوق کو کب حاصل کرو گے وقت آ گیا ہے کہ اب بیدار ہو جاؤ۔ اہلسنت والجماعت اپنے حقوق کو حاصل کرنے کے لئے آج سے متحد ہو گئے ہیں اور عہد کر لیا ہے کہ آج کے بعد اپنے حقوق کی پامالی کا کسی کو موقع نہیں دیں گے۔ ایک بات جو آپ کو بتلانی تھی۔ یہ تمام قربانیاں جو دی گئیں اور اب تک ۳۱ سال میں اہلسنت اپنے حقوق کو پامال ہوتے ہوئے برداشت کرتے رہے یہ محض پاکستان کی محبت میں پاکستان کی سلامتی کے لئے اور پاکستان کی ترقی اور استحکام کے لئے تھا۔ اپنے حقوق کی قربانی دیتے رہے مگر یہ سب کچھ اس لئے تھا کہ ہمارے حقوق پامال ہو جائیں ہمیں تکلیفیں دی جائیں۔ ہمارے ساتھ طرح طرح کی زیادتیاں کی جائیں مگر کسی نہ کسی طرح پاکستان میں نظام مصطفیٰ نافذ ہو جائے لیکن نظام مصطفیٰ کے اعلانات تو بہت ہیں۔ ہمارے جنرل ضیاء الحق صاحب ڈیڑھ سال سے یہ اعلان



کر رہے ہیں اور سربراہ ہوتے ہی انہوں نے قوم کو یقین دلایا اور کہا کہ میں صرف  
 نظامِ مصطفیٰؐ کی بنیادیں رکھنے اور ملک میں نافذ کرنے کے لئے آیا ہوں۔ ڈیڑھ  
 سال ہو گیا سینکڑوں اعلانات اور بڑے بڑے وعدے کئے لیکن ڈیڑھ سال کے  
 اندر اس مردِ مجاہد نے مردِ مومن نے نظامِ مصطفیٰؐ کے نافذ کرنے کے لئے ایک قدم  
 بھی نہیں اٹھایا۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ پورے کا پورا اسلام ایک دن میں نافذ کر دو  
 مگر اتنا ضرور کہتے ہیں کہ پاکستان میں نظامِ مصطفیٰؐ کو لانا شروع کر دو، ایک  
 ہفتے میں نہ سہی ایک مہینہ میں، دو مہینے میں، تین مہینے میں، چھ مہینے میں شروع  
 تو کرو کہاں تک پہنچتے ہو۔ مگر کتنے افسوس کی بات ہے کہ اس مردِ مجاہد نے ڈیڑھ  
 سال میں کچھ نہیں کیا اس کی کیا وجہ کیا ہے میں نے جو سمجھا ہے مجھے یوں نظر آیا ہے  
 کہ اس مردِ مجاہد نے اندر دو کمزوریاں ہیں۔ ایک تو اس میں جرات و حوصلہ نہیں ہے  
 ردِ عمل سے ڈرتا ہے اور سمجھتا ہے کہ اگر ہم نے یہ کیا تو پتہ نہیں کیا ہو جائے گا، کون  
 ناراض ہو جائے گا۔ کون کون بگڑ جائے گا۔ کون کون کیا کیا نقصان پہنچائے گا یہی وجہ  
 ہے کہ اسلامی نظام کے نفاذ میں تاخیر کر رہا ہے۔ دوسرا عیب، دوسری بات جو آج  
 ہمارے سربراہ کے اندر ہے وہ یہ ہے کہ اس میں قوتِ فیصلہ نہیں ہے یہ کچھ نہیں  
 کر سکتا اور جو کرتا ہے اس کے اوپر ڈٹ نہیں سکتا۔ رک نہیں سکتا اس کے اوپر جم نہیں  
 سکتا۔ گو مگوا اور رائے میں اضطراب ——— مردِ مومن تو جو کہتا ہے وہ کرتا ہے  
 اور یہ کہتا بار بار ہے مگر کرتا ایک بار بھی نہیں۔ اس کے اندر قوتِ فیصلہ نہیں ہے۔  
 یہ دونوں باتیں کسی ملک کے سربراہ کے اندر انتہائی نقصان دہ ہوتی ہیں۔ مگر مجھے  
 تو اس پہ زیادہ رنج ہے کہ اس لئے یہ سربراہ عام سربراہ نہیں بلکہ میرے ملک کی فوج  
 کا سربراہ بھی ہے اور ملک کی فوج کا سربراہ، اگر اس میں جرات نہ ہو، اگر اس میں  
 قوتِ فیصلہ نہ ہو تو کوئی اعتبار نہیں کیا جاسکتا کہ وہ ملک کو کیسے بچا سکتا ہے۔ جہاد  
 اور جنگ کی فتح میں سب سے زیادہ، بنیادی چیزیں دو ہی ہوتی ہیں۔ ایک تو مجاہد



میں جرات ہو اس میں قوت فیصلہ ہو اس لئے کہ قوت فیصلہ اگر نہیں ہے تو آن کی آن میں منٹوں میں جنگ کا نقشہ بدل جاتا ہے یہ اور مورچے صٹ جاتے ہیں ایسے میں فوجی کو فوراً فیصلہ کرنا پڑتا ہے۔ فیصلہ کر کے آگے قدم بڑھانا پڑتا ہے۔ جس فرد کے اندر قوت فیصلہ نہ ہو۔ جرات نہ ہو اس پر کوئی کیا اعتبار کرے۔

سنو! نظامِ مصطفیٰ کے آنے میں ایک رکاوٹ تو یہ تھی اور دوسری رکاوٹ ہمارے سربراہ کے ساتھ اس کے رفیق، ہم نوالہ وہم پیالہ وزیر، کونسل کے! کون حضرات ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ اسلام ہمیں "دارا" نہیں کھاتا۔ اس لئے کہ اسلام آئے گا تو ہمیں شکلیں بدلنی پڑیں گی اسلام آئے گا تو اخلاق بدلنے پڑیں گے۔ اسلام آئے گا تو اپنا رہن سہن بدلنا پڑے گا۔ اسلام آئے گا تو اپنے کردار کو بدلنا پڑے گا۔ اسلام آئے گا تو ذہن بدلنے پڑیں گے۔ اسلام آئے گا تو نیتیں بدلنا پڑیں گی۔ اسلام آئے گا تو پورا نظام بدلنا پڑے گا اس لئے وہ کہتے ہیں کہ اسلام ہمیں "دارا" نہیں کھاتا۔ اور اپنے آپ کو بدلنے کے لئے وہ تیار نہیں۔ ہم ان کو یہ بتانا چاہتے ہیں کہ یہ پاکستان جو بنا تھا۔ لاکھوں انسانوں کی قربانیاں دے کر، گھر وطن جلا کر بنایا گیا تھا۔ یہ تمہارے "دارے" کے لئے نہیں بنایا گیا تھا۔ تمہیں "دارا" کھائے یا نہ کھائے قوم کو دارا کھانا ہے جس نے قربانیاں دی ہیں اس لئے ملک کے وارث اور اس کے مالک تم نہیں ہو۔ تم نے اس ملک کے بنانے میں کوئی قیمت ادا نہیں کی۔ کوئی نقصان نہیں اٹھایا یہ تو عوام نے قربانیاں دیں۔ عوام ہی اس ملک کے اصل مالک و وارث ہیں۔ ان مالکوں کا یہ تقاضا ہے کہ اس ملک میں اسلامی نظام نافذ کیا جائے۔

اس وقت تو یہ کہہ سکتے تھے کہ اسلام کی انہیں خبر نہیں اسلام سے یہ واقف نہیں۔ لیکن اب کیا ہوا۔ وہ جماعت جو پچاس سال پہلے قائم ہوئی جس کا نام بھی اسلامی جماعت جس کا اعلان اور منشور بھی اسلامی نظام جس کی تمام کتابیں۔ تمام لٹریچر۔ تمام رسائل، تمام پچاس سال میں جو کچھ بھی تھا اس کا نام اسلام۔ اسلام۔ اسلام



رکھا ہے۔ اب وہ جماعت جو اسلام پر شور مچا رہی تھی۔ اسلام کا مطالبہ کر رہی تھی اسلام کا کام کرتی تھی۔ اسے کیا ہو گیا کہ پونے دو مہینے ہو گئے اسے نہیں پتہ چلتا کہ اسلام کیا ہے اور کیسے رائج ہو سکتا ہے۔

اور پھر اس علی بابا کے دوسرے ساتھی وہ بھی بہت پڑھے لکھے اور بڑے بڑے وکیل، مفتی صاحبان، شیخ الحدیث، ایک جماعت علماء کے صدر اور قومی محاذ کے صدر وہ بارہ سال سے کہہ رہے ہیں، نظام شریعت، اللہ تعالیٰ ایسے موقع فراہم کرتا ہے کہ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے۔ پاکستان کے عوام کو یہ بتانے کے لئے موقع دیا تاکہ عوام دیکھ لیں اور سمجھ لیں کہ یہ ہیں وہ جو اسلام کا نام لیا کرتے تھے اسلام کی باتیں کرتے تھے۔ اسلامی نظام کے اعلان کرتے تھے۔ نظام شریعت، اسلامی شریعت کی باتیں کیا کرتے تھے دیکھ لو یہ اپنے اپنے دعوے اپنے قول میں مخلص ہیں یا نہیں ہیں۔ ہم انہیں اقتدار دیتے ہیں ہم انہیں موقع دیتے ہیں پھر نہیں کرتے تو پتہ چلتا ہے قوم کو کہ سچا کون ہے، مخلص کون ہے قوم کو دیکھانے کے لئے اور ان کے چہرے سے نقاب ہٹانے کے لئے اللہ نے چند دنوں کے لئے دیا ہے تاکہ قوم بھی دیکھ لے کہ یہ اسلام اسلام کہنے والے پونے دو مہینے۔ اور یہ ابھی سوچ رہے ہیں کہ کیا کریں۔ کیسے لائیں ابھی تک ان کی سمجھ میں نہیں آتا کہ کیسے لائیں۔ معلوم ایسا ہوتا ہے کہ اسلام کی ترجیحات کا کوئی پتہ نہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اسلام کا کوئی منصوبہ نہیں ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اسلام کی ترجیحات کا کوئی پتہ نہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اسلام کے تقاضوں سے واقف نہیں ہیں۔ اس لئے اس دور کو ابھی ہوئی دور کو سلجھانے کے لئے مزید الجھا رہے ہیں اس کا کنارہ ڈھونڈ رہے ہیں جو مل نہیں رہا پورے دو مہینے سے!

لے پاکستان کے غیور اہلسنت!

آپ کو بلا کر یہی بتلانا تھا کہ یہ قربانیاں جو دی گئی تھیں۔ یہ پاکستان جو بنایا گیا تھا اس میں نظام مصطفیٰ نہیں آ رہا۔ رکاوٹیں ڈالی جا رہی ہیں اور جو ہیں وہ لانے



میں مخلص نہیں ہیں لانا نہیں چاہتے ، لانا جانتے نہیں اور تم جو تحریکیں چلا کر کامیاب ہو چکے ہو۔ پاکستان کے بنانے کی تحریک چلائی اس میں تم پیش پیش اور کثرت سے تھے کامیاب ہوئے اس کے بعد تم نے تحریک ختم نبوت چلائی۔ تحریک ختم نبوت میں بھی زیادہ تعداد تمہاری قربانیوں کی تھی اس لئے تم وہاں بھی کامیاب ہوئے۔ اس کے بعد تم نے تحریک مطالبہ نظامِ مصطفیٰ چلائی۔ اللہ نے اس میں بھی کامیاب کیا۔ ایک ظالم و آمر کو جو ملک پر پنجے گاڑے ہوئے تھا اس کا پنجہ توڑ کر باہر کیا اور قوم کو نکال کر نجات دلائی یہ تحریک مطالبہ نظامِ مصطفیٰ میں پھر کامیاب ہوئے۔ اب وقت آگیا ہے کہ ایک تحریک اور چلائی پڑے گی۔

اور اس کا نام تحریک تکمیل نظامِ مصطفیٰ اور چلائی پڑ رہی ہے۔ ایک تحریک اور چلائی پڑ جائے گی۔ ہم تو چاہتے ہیں کہ ہمیں تحریک چلانے کی ضرورت نہ پڑے اور خدا انہی کو توفیق دے کہ نظامِ مصطفیٰ کو ہفتہ بھر میں دس دن میں نافذ کریں اور اگر نہیں کیا تو لے سنیو! تحریک چلائی پڑے گی۔ وہ تحریک ہوگی... تحریک چلائی پڑے گی اور اس تحریک کا نام ہوگا۔ تحریک تکمیل نظامِ مصطفیٰ اس تحریک کے لئے تیار ہونا ہے اس تحریک کے لئے میدان میں آنے کا وقت آگیا ہے۔ یہ جہاد بھی تمہیں کو کرنا پڑے گا۔ سنیو! مگر جب کوئی میدان میں اترتا ہے مجاہد... تو اسے جھنڈے کی ضرورت ہوتی ہے جب مجاہد میدان میں اترتا ہے تو تحریک چلاتا ہے تو اسے جھنڈے کی ضرورت پڑتی ہے۔ تمہیں اللہ نے اے غیور! سنت جھنڈا بھی عطا فرمایا ہے اس جھنڈے پر گنبدِ خضرا اور کلمہ طیبہ لکھا ہوا ہے۔ جمعیت علمائے پاکستان اور جماعت اہل سنت کا جھنڈا تمہارے ہاتھوں میں ہوگا اور ان کے قائد تمہارے رہنما ہوں گے اور پھر یہ تحریک چلے گی اور اللہ اس میں کامیابی عطا فرمائے گا اور نظامِ مصطفیٰ پاکستان میں آئے گا۔



## مولانا سید خلیل احمد قادری

محمدی کچھار کے شیر و شمع رسالت کے پروانوں!

آج ابھی ابھی میرے استاد محترم مخدوم اہلسنت حضرت مفتی محمد حسین نعیمی نے اس جذبہ ایمانی اور اس شان کے ساتھ پاکستان کے اہلسنت و الجماعت کے دل کی ترجمانی کی ہے اور پاکستان کے مقصد کو جن محبوب اور نہایت ہی موثر الفاظ میں پیش کی ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہمارے دل کی آواز ہے اور ہم یہ بتا دینا چاہتے ہیں کہ آج شمع رسالت کے پروانے آج گنبد خضرا کے مکس کے غلام اپنے آپ کو سنی کہلاتے ہیں لیکن ایسے بھی عناصر ہیں کہ وہ اپنے آپ کو مسلمان کہہ کر یہ اعتراض کرتے ہیں کہ اس کانفرنس کا نام سنی کانفرنس نہیں رکھنا چاہیے تھا کیونکہ صاحب! وہ کہتے ہیں اس میں فرقہ واریت آجاتی ہے لیکن درحقیقت یہ ان کے دلوں کا نفاق ہے اس لئے وہ یہ بات کہہ کر قوم کو گمراہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اگر شیعہ کانفرنس ہو۔ اگر اہل حدیث کانفرنس ہو اگر تبلیغی کانفرنس ہو تو اس پر یہ نہیں کہا جاتا کہ یہ فرقہ واریت ہے لیکن اگر ہم اپنے آپ کو اپنی حقیقت کے ساتھ اظہار کریں تو اس کو فرقہ واریت کہا جاتا ہے۔

عزیز دوستو! یہ پاکستان جو عظیم قربانیوں کے بعد حاصل کیا گیا تحریک نظام مصطفیٰ ہی ہے۔ عظیم قربانیوں کے بعد منزل کے قریب آئے لیکن شیر اہلسنت مجاہد ملت مولانا عبد الستار خاں نیازی نے اپنی تقریر میں یہ بات کہی تھی کہ کچھ لوگ تو وہ ہیں جو نور کے راہی ہیں اور کچھ وہ ہیں جو موڈ کے راہی ہیں۔ جب تک ہم منزل تک نہیں پہنچتے یا درکھئے نظام مصطفیٰ اس سرزمین پر جب تک نافذ نہیں ہو جاتا ختم نبوت یا وہ قانون جو تحفظ رسالت کے لئے متفقہ طور پر بنایا گیا۔ جب تک نافذ نہیں ہو جاتا اہل سنت کبھی دم نہیں لیں گے، کبھی چین سے نہیں بیٹھیں گے۔ ۱۹۵۳ء میں ان کے ساتھ



بڑی بڑی طاقتیں آئیں بڑے بڑے ہتھیاروں کے ساتھ میدان میں آئے اور  
 قوت کے ساتھ دبانے کی کوشش کی لیکن حقیقت یہ ہے کہ جیسے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ  
 فرماتے ہیں ۔

رہے گایوں ہی ان کا چہر چاہے گا  
 پڑے خاک ہو جائیں جل جانے والے

حضرات! پھر وہ وقت آچکا ہے کہ اہلسنت بیدار ہو چکے ہیں بلکہ میں یہ  
 دیکھ رہا ہوں کہ ہمارے روحانی پیشوا علماء اور مشائخ میں ایک عظیم تبدیلی نظر آ رہی  
 ہے۔ آپ حضرات اس وقت جو یہاں موجود ہیں پاکستان کے ہر شہر اور صوبے کی  
 نمائندگی کر رہے ہیں۔ مندوب کی حیثیت سے آپ آئے ہیں آپ سامع کی حیثیت  
 سے نہیں آئے۔ لہذا اب ضرورت اس بات کی ہے کہ حضرت مفتی محمد حسین نعیمی  
 نے جیسا کہ ابھی آپ کو پیغام دیا۔ میں انہی کی طرف سے یہ اعلان کرتا ہوں کہ نظام  
 مصطفیٰ کے لئے اگر قربانی دینے کی ضرورت پڑی تو ۱۹۵۳ء کی طرح سب سے پہلے  
 میں حاضر ہوں گا اور میں نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اپنی قربانی پیش  
 کروں گا۔

عزیز دوستو! قربانیوں سے ہی ملت بنتی ہے۔ قربانیوں سے ہی قومیں بنتی ہیں۔  
 وہ وقت وہ تھا کہ بڑے زور و شور کے ساتھ کہا جاتا تھا کہ ۱۹۵۳ء گزرنے نہ پائے کہ غیر  
 احمدیوں کو مجبور کر دیا جائے کہ وہ احمدیوں کے قدموں میں آگریں لیکن اس کے بعد یہ  
 تحریک چلی اور مجاہدین اسلام، شمع رسالت کے پروانے اپنی جانوں کا تحفہ لے کر دربار  
 رسالت میں حاضر ہوئے تو پھر آپ نے دیکھا کہ دنیا کی کوئی طاقت ان کے اس عقیدے  
 کو ان کے اس نظریے کو نہیں مٹا سکی یہاں تک کہ مٹانے والے مٹ گئے آج کہاں ہیں  
 وہ طاقتیں کہاں ہیں وہ جبرئیل، آج کہاں ہیں وہ قومیں جن کو پاکستان کی سرزمین بھی  
 نصیب نہیں ہوئی۔



عظمتِ مصطفیٰ اور نظامِ مصطفیٰ کے لئے اب کمر بستہ ہو جانے کی ضرورت ہے جہاں تک جذبات کا تعلق ہے۔ جہاں تک اس بات کی دلوں کی آواز کا تعلق ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہر کلمہ گو مسلمان جو آج حضرت شاہ رکن عالم، اللہ کے پیارے ولی کامل کے سائے میں ہے یہ عہد کرے۔ آج اس امر کی ضرورت ہے کہ آپ کمر بستہ ہو جائیں۔ اپنے اپنے مقام پر پہنچ کر جیسا کہ آپ کو ہمارے قائد صدر جماعت اہلسنت غزالی دوراں حضرت علامہ احمد سعید کاظمی اور اس نورانی محفل کے قائد حضرت شاہ احمد نورانی اور جماعت اہل سنت جو بھی پروگرام دے آپ اس پر عمل پیرا ہوں اور انشاء اللہ وہ وقت دور نہیں ہے جب کہ یقیناً آپ کامیاب ہوں گے پاکستان کا مقصد کیا لا الہ الا اللہ لیکن لا الہ الا اللہ سے مراد کیا لی گئی۔ آج تک وہ بد بخت مرزائیوں کی جماعت تھی جو لکار رہی تھی لیکن آج ہمارے جرائد میں، رسالوں میں، تقریروں میں، ایسی آوازیں نظر آ رہی ہیں کہ یہ کہا جاتا ہے کہ اذان میں جو درود و سلام پڑھا جاتا ہے ان کو اعلانیہ درے لگائے جائیں اور اس ملک میں درود و سلام کو بند کیا جائے۔ ہمارے جرائد و رسائل ایسے بھی موجود ہیں کہ جن میں یہ مشورہ دیا کہ سلطان العارفین تاج الاولیاء حضرت داتا گنج بخش کے آستانہ عالیہ کو شہید کر دیا جائے۔

ذرا آپ غور فرمائیں جیسا کہ میرے مخدوم نے ارشاد فرمایا کہ جبرأت کی ضرورت ہے نظام کی ضرورت ہے حکومت نے آج تک اس کا کوئی ایکشن نہیں لیا۔ حکومت کا یہ فرض تھا کہ جس نے یہ کہا تھا اس کو برسر عام کوڑے لگائے جائیں اور اس کو سزا دی جاتی تاکہ آئندہ کسی کو جبرأت نہ ہوتی۔

عزیز دوستو! یہ وہ نظامِ کامل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔  
 ”تکمیل دین اور اتمام نعمت ہو چکا ہے“ اور اس کے بعد نہ کسی وحی، نہ کسی رسول، نہ کسی شریعت، نہ کسی کتاب کی ضرورت ہے اس لئے کہ خاتم النبوت، خاتم



کتاب اور خاتم رسالت جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اب قرآن پاک کے بعد کوئی کتاب آسمانی نہیں آئے گی اور کوئی شریعت نہیں آئے گی۔ شریعت کامل ہے شریعت مضبوط ہے۔

فخرِ رمل، ختمِ رسل مولاؐ نے کل، شافعِ محشر، نیرِ عالم جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور یہ عہد کرتے ہیں کہ ہم سنت مطاہرہ اور نظامِ مصطفیٰ کے لئے اگر قربانی کا وقت آیا تو کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے اب جہاں تک پہنچ کا تعلق ہے تو اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا اور بتلایا کہ اپنی قوت کو مجتمع کرو، اپنی قوت کو زیادہ کرو اور اپنی استطاعت کے مطابق کرو۔ یہی وجہ تھی کہ بدر میں جب صحابہ مجاہدینِ اسلام آئے کتنی تعداد تھی، یہ کہ اپنی استعداد کے مطابق وہ اپنی قوت کو جمع کر کے وہ میدان میں آئے اللہ تعالیٰ نے ان کی مدد فرمائی اور ان کو نصرت عطا فرمائی۔ آج بھی اللہ کی مدد اللہ کی نصرت آپ کے ساتھ ہے کہ

نصر من اللہ وفتحٌ قریب۔

## ظہورِ الحسن بھوپالی

جمعیت علمائے پاکستان کے مرکزی سیکرٹری اطلاعات اور سنی کانفرنس کی مرکزی استقبالیہ کمیٹی کے رکن جناب ظہور الحسن بھوپالی نے پرچوش انداز میں خطاب کرتے ہوئے مزارات و مقابر اور یاء کے خلاف سازشوں سے نقاب اٹھایا اس سلسلے میں انہوں نے تصاویر بھی اجتماع میں دکھائیں۔

انہوں نے کہا۔ کون کہتا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے رحم و کرم کا فیض آج جاری نہیں ہے اس لئے کہ رحمتوں کے فیض کا اس سے بڑا ثبوت کیا ہو سکتا ہے کہ کم مایہ بے مایہ، بے وسیلہ افراد نے پاکستان کی تاریخ کے دھارے کو بدلنے کے لئے اس عظیم کانفرنس کا انعقاد کیا۔ (نعرۃ تکبیر)



یہ سب سبز گنبد والے آقا کی مہربانی ہے یہ ان اولیاء عظام کی برکتیں ہیں (نعرہ)۔  
یہ میرے آقا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا زندہ معجزہ ہے کہ گنبد خضریٰ کے عاشقوں  
نے، پر دانوں نے آج پاکستان کی تاریخ کے دھارے کو بدلنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ میرے  
دوستو! اور بزرگو! علماء اور مشائخ کی موجودگی میں میرا کچھ عرض کرنا "چھوٹا منہ اور بڑی  
بات کے مترادف ہے اس لئے میں صرف دو باتیں آپ کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا  
ہوں جو یہ ہیں۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ کل کی کانفرنس کے پہلے اجتماع کے بعد پورے ملک میں جو  
تاثرات پیدا ہوئے، کچھ لوگ پریشان بھی ہوئے۔ کچھ لوگوں کو شکایات بھی ہوئیں، کچھ لوگ  
مسائل لے کر ہمارے پاس آئے اور آج دن میں ایک ذمہ دار شخصیت، انتظامیہ کے ایک  
ذمہ دار فرد سے بھی میری بات چیت ہوئی۔ ہم سے شکوہ کیا گیا کہ ہم نے کانفرنس میں سیاسی  
باتیں کی ہیں۔ میں نے ان سے عرض کیا کہ جناب بات ساری یہ ہے کہ ہمارے علماء نے ہمارے  
مشائخ نے اقتدار حاصل کرنے کی بات نہیں کی۔ کرسی چھیننے کی بات نہیں کی۔ کسی کو کرسی  
سے اتارنے کی بات نہیں کی۔ محمد مصطفیٰ کے نظام کے نفاذ کی بات کی ہے اور اگر یہ سیاست  
ہے تو پاکستان کا ہر سنی سب سے بڑا سیاست دان ہے۔ (نعرے) میں نے ان سے  
عرض کیا کہ محترم میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ آج کانفرنس میں یہ اعلان ہوتا ہے، یہ  
مطالبہ ہوتا ہے کہ نظام مصطفیٰ فوراً نافذ کرو۔ تو تم کہتے ہو کہ یہ سیاست ہے۔ تمہیں اس  
وقت خیال نہ آیا جب اس خالص دینی اور تبلیغی اجتماع کے خلاف وزراء اخبارات  
میں بیانات دیتے رہے۔ تمہیں اس وقت خیال نہ آیا، جب اس تبلیغی اور خالص  
دینی کانفرنس کے خلاف سازشیں کی جاتی رہیں۔ سیاست کا دروازہ تم نے کھولنا چاہا  
تھا لیکن اس کانفرنس کے منتظمین نے علماء اور مشائخ نے اپنی مذہبی ذمہ داری کا مظاہرہ  
کرتے ہوئے اس سازش کو ہمیشہ کے لئے ناکام بنا دیا۔



ہم اپنے حقوق کی بات کرتے ہیں اگر ہم حقوق کی بات کرتے ہیں تو ہم خطا کار ہیں اور میرے عزیز ساتھیو! آپ کو معلوم ہو گا کہ آپ نے علماء کرام کے خطابات سنے مگر میں آپ سے کہتا ہوں اس ملک میں ہمارے اور آپ کے حقوق پر ڈاکہ اس سے کہیں زیادہ موثر انداز میں ڈالا جا رہا ہے جس کا نقشہ آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا ہے آج مدینۃ الاولیاء ملتان کے اس شہر میں میں آپ کی توجہ ایسے ہی ایک واقعہ کی طرف دلاتا ہوں یہ میرے ہاتھ میں حضرت شاہ رکن عالم کے مزار مبارک کے مختلف مناظر کی تصاویر ہیں اور ان تصاویر کی روشنی میں، میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ہم جھوٹ نہیں بولتے ہم غلط دعویٰ نہیں کرتے ہم جو کہتے ہیں کہ اس ملک میں مزارات کو ڈھانے کی سازشیں ہو رہی ہیں تو یہ بات غلط نہیں ہے یہ بات دعوے کے ساتھ ثبوت کے ساتھ پیش کی جاتی ہے اور اسی لئے آج میں آپ کو یہ دکھانا چاہتا ہوں کہ حضرت شاہ عالم کے مزار کے احاطہ میں جو قبریں تھیں جو مزارات تھے جن بزرگوں کی قبریں وہاں موجود تھیں ان کو ختم کر دیا گیا ان کی جگہ فرش بنا دیا گیا یہ مختلف درجات کی تصاویر ہیں جن سے کہ اس بات کی تصدیق کی جاسکتی ہے۔ حضرت شاہ رکن عالم کے مزار کی پائنتی ایک قبر کو اس طرح کھودا گیا یہ تصویر شاہد ہے کہ ایک لاش مبارک صاف نظر آرہی ہے اور پھر ہم اگر یہ بات کہیں ہم یہ مطالبہ کریں (بخندیت مردہ باد کے نعرے) کہ مزارات کی حرمت کو برقرار رکھو۔ تو میرے دوستو! یہ کون سا جرم ہے۔ ہم نے سابق حکومت کے زمانہ میں بھی یہی بات کہی تھی، اب بھی یہی بات کہتے ہیں، آئندہ بھی یہی بات کہنا چاہتے ہیں، ہمیں اقتدار نہیں چاہیے۔ ہم مولانا شاہ احمد نورانی کو کسی صدارت پر نہیں دیکھنا چاہتے۔ غزالی دوراں نے یہ تحریک کرسی کے حصول کے لئے نہیں چلائی اس لئے کہ یہ نظام مصطفیٰ کو اقتدار میں لانا چاہتے ہیں۔ نظام مصطفیٰ اقتدار میں آگیا تو یہ بھی اقتدار میں آجائیں گے اور میرے دوستو! یہی ہمارا مقصد ہے، یہی ہمارا منزل ہے اور اسی منزل کے



حصول کے لئے یہ سنی کانفرنس منعقد کی گئی ہے، انشاء اللہ العزیز آپ کا یہ تبلیغی اور دینی اجتماع پاکستان کی تاریخ کے دھارے کو موڑ دے گا۔ اب انشاء اللہ جب دوسری سنی کانفرنس منعقد ہوگی تو اس سے پہلے اس ملک میں کوئی اقتدار میں ہو لیکن اس کو نظام مصطفیٰ نافذ کرنا پڑے گا..... کرنا پڑے گا..... کرنا پڑے گا..... اس لئے کہ عوام کی اس سیل رواں سے عوام کے اس سیلاب سے کوئی نہیں ٹکرا سکتا۔

## مولانا ابوداؤد محمد صادق

حضرات جیسا کہ میرے عزیز اظہر صاحب نے کہا ہے کہ فقیر نے دارالاسلام ٹوبہ میں نظم کی صورت میں ایک نعرہ پیش کیا تھا۔ الحمد للہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے اس نعرہ کو برکت اور مقبولیت عطا فرمائی اور ۱۹۷۹ء سے اب تک وہ نعرہ اکثر اہلسنت والجماعت کے اسٹیجوں پر گونجتا رہا ہے اور کل پاکستان سنی کانفرنس ملتان کے اسٹیج پر بھی وہ نعرہ وقتاً فوقتاً گونج رہا ہے آپ کے ماہنامہ رضائے مصطفیٰ میں وہ نظم شائع ہو چکی ہے اور روزنامہ "آفتاب" ملتان کے آج کے شمارہ میں بھی وہ نظم شائع ہوئی ہے جس کا شعر بصورت نعرہ یہ ہے کہ

جاگ اٹھے ہیں اہلسنت گونج اٹھایا نعرہ ہے

دور ہٹو اے دشمنِ ملت پاکستان ہمارا ہے

وہ نظم چونکہ بفضل تعالیٰ کافی مشہور ہو چکی ہے اب میں اہلسنت والجماعت کی خدمت میں ایک نیا نعرہ پیش کرنا چاہتا ہوں اور یہ نعرہ غافل لوگوں کے نام ایک پیغام بھی ہے۔

اس نظم کو سامعین نے بہت پسند کیا اس نظم کے چند بند یہ ہیں۔

بہت غافل رہا اب ہوش میں آ



۲۲۹  
بہت سوچکا بیدار ہو جا  
ہراک کو یہ پیغام پہنچا  
سنتی تو ہے جماعت اہل سنت میں آ  
اہلاً سہلاً مرحبا مرحبا

اب دین کا ڈنکا ہر سو بجا  
بے دینوں کو نظروں سے دور ہٹا  
بدمذہبوں سے اپنا دامن بچا  
ہے تجھ کو یہ حکیم رسولِ خدا  
یاد آنے پہ ان کے قریب نہ جا  
سنتی ہے تو جماعت اہلسنت میں آ

تیرے دین کے دشمن جان کے دشمن  
ملک کے اور ایمان کے دشمن  
ملتِ پاکستان کے دشمن  
تاریخِ وطن ہے اس پہ گواہ  
انکے چہروں پہ سب کچھ ہے لکھا ہوا  
سنتی ہے تو جماعت اہلسنت میں آ

ان کے بس میں ہو تجھ کو مٹا دیں ابھی  
چھین لے جائیں تیری مساجد سبھی  
کرنے نہ دیں تجھ کو ذکرِ ربّی  
پڑھنے نہ دیں تجھ کو صلّٰی علی  
یہ عزائم ہیں ان کے بھول نہ جا  
سنتی ہے تو جماعت اہلسنت میں آ



سوادِ اعظم کا محبوب ترجمان

ماہنامہ **شکایہ** اہلسنت  
کراچی

کسی بھی بک اسٹال سے آج ہی خریدیے

آپ کے حقوق کے لئے سرگرم عمل

نور پڑھیے احباب کو پڑھو ایسے

فی شماره

۲/۵۰ روپے

سالانہ چندہ بذریعہ جسٹری

۳۵ روپے

رابطے کے لئے

فون نمبر ۲۲۲۲

۲۲ محمدی مینشن مارسٹن روڈ، کراچی ۳



اعلیٰ حضرت احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

عقل ہوتی تو خدا سے نہ لڑائی لیتے

یہ گھٹائیں اسے منظور بڑھانا تیرا

مٹ گئے۔ مٹ جائیں گے اعدا تیرے

نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر مٹ نہیں سکتا۔ نبی پاکؐ کا ذکر بند نہیں ہو سکتا۔ جس کے ذکر کو خود رب تعالیٰ فرماتا ہے اس کے ذکر کو خود رب تعالیٰ فرماتا ہے اس کے ذکر کو خدا کی قسم کوئی بند نہیں کر سکتا جو اسے بند کرنے کی کوشش کرے گا وہ خود بند ہو جائے گا جو اسے ختم کرنے کی کوشش کرے گا وہ خود ختم ہو جائے گا۔ اس کی لڑائی ہم سے نہیں رب تعالیٰ سے ہے۔ حقیقت میں نبی پاکؐ کا ذکر رب کا ذکر ہے۔ رب کا ذکر کوئی بند نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے کہ

”اے ایمان والو! تم سبھی نبی پاکؐ پر درود بھیجو اور سلام بھیجو جیسا کہ درود و سلام بھیجنے کا حق ہے۔“

### میرا مسلک ہے

سینم من نعرۃ تکبیر و رسالت می زنم

رمز۔ ابوبکر رضی۔ عمر رضی۔ عثمان رضی و حیدر می زنم

قادریم نعرۃ یا غوث اعظم رضی می زنم

رمز احمد رضا خان قطب عالم می زنم

میرا تعارف ہے!

شفیع روزِ قیامت محمد است و علی



عسلی اسم غلام عسلی

ہزارہان گرامی خدائے نام عسلی

مولانا غلام علی اوکاڑوی نے مزید کہا۔

علامہ سید احمد سعید شاہ کاظمی نے نہایت تفصیل کے ساتھ خطبہ استقبالیہ آپ کے سامنے پیش فرمایا ہے۔ باقی حضرات بھی آپ کے سامنے اپنے گراں قدر خیالات کا اظہار کر رہے ہیں ہم نے تحریک چلانے کے لئے اس ملک کے عوام کو جمع نہیں کیا ہے۔ ہم اس کانفرنس سے کوئی سیاسی فائدہ نہیں اٹھانا چاہتے۔ کوئی سیاسی مفادات نہیں ہیں یہ خالصتاً دینی سطح پر اجتماع ہے۔ اس کانفرنس سے ہم نے یہ بات ثابت کر دی ہے کہ اہلسنت کے تمام علماء و مشائخ نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نفاذ کے لئے متفق ہیں۔

مجھے خصوصی طور پر اسلامی حدود و تعزیر کے متعلق کچھ کہنا ہے۔ حضرت غزالی

دوراں نے اپنے خطبہ میں بڑی وضاحت سے اس کو بیان فرمایا ہے۔

اگر اس ملک کے حکمران خلوص و دیانت داری کے ساتھ یہ چاہتے ہیں کہ اس

ملک میں نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نفاذ ہونا چاہیے تو انہیں فوراً اس ملک

میں نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نفاذ ہونا چاہیے اور اسلامی حدود و تعزیر کو

فوراً نافذ کر دینا چاہیے۔ لیکن اکثر کہا جاتا ہے کہ اسلام صرف چند سزاؤں کا نام ہے

اسلام صرف چند سزاؤں کا نام نہیں۔ ہم اس بات کا احترام کریں گے کہ اگر اللہ تعالیٰ

ہمارے ملک میں حکمرانوں کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ جماعت کے ساتھ نماز پڑھیں

اور نماز پڑھائیں لیکن میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ حکمران کے ذمے صرف آنا فرض

نہیں ہے کہ وہ صرف یہ کہے کہ وہ خود نماز پڑھتا ہے اس لئے یہ فرض اسی نے ادا کر

دیا بلکہ حکمران اسلام کی یہ بھی ذمہ داری ہے کہ وہ خود بھی نماز پڑھے اور دوسروں کو

بھی نماز پڑھائے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ



اور جنہیں ہم اقتدار و حکومت ادا کرتے ہیں ان کا کام یہ ہے کہ نماز قائم کرتے  
س، زکوٰۃ ادا کرتے ہیں نیکی کا حکم دیتے ہیں اور بُرائی سے روکتے ہیں۔“

حکم الہی کے بموجب اسلامی حکومت کا یہ فرض ہے کہ وہ نماز قائم کرانے، زکوٰۃ  
کے نظام کو نافذ کرے اور اسلامی حدود و تعزیرات کو نافذ کرے۔

”وہ سزا جو مقرر کر دی گئی ہو اور جس میں کمی بیشی کا کسی کو اختیار نہیں۔“  
تعزیر: ”یہ وہ مقرر کردہ سزا نہیں بلکہ سزا کو اختیار ہے کہ وہ جرم کے حساب  
کے چالیس دروں سے کم۔ جو سزا چاہے دے سکتا ہے۔“

۔۔ یہ کہنا کہ اسلامی حدود و تعزیرات اس مہذب ملک و معاشرہ  
میں نافذ کرنا درست نہیں لیکن اگر یہ مہذب دور سے تو مہذب  
ملک و معاشرے میں چوری نہیں ہوتی۔ زنا نہیں ہوتا۔ ڈاکہ زنی نہیں  
ہوتی۔ لوگوں کی جان و مال عزت و آبرو محفوظ رہتی ہے۔ اگر یہ مہذب  
دور ہے تو جرائم کیوں ہوتے ہیں؟ اور اگر جرائم ہیں تو پھر شریعت نے  
سزائیں مقرر کی ہیں وہ سزائیں ضرور نافذ ہونی چاہئیں۔ جرم جتنا سخت  
ہوگا اس کی سزا بھی اتنی ہی سخت ہوگی۔ ایک طرف تم جرم کو رکھو اور  
دوسری طرف اسلامی سزائیں کو رکھو۔ لوگ کہتے ہیں کہ، وحشیانہ  
سزائیں ہیں لیکن قرآن پاک نے فرمایا کہ

”چور مرد اور عورت کے ہاتھ کاٹ دو۔ بدکار مرد اور بدکار  
عورت کو درے لگاؤ۔“

قرآن پاک نے جو سزا مقرر کی ہے اس میں بے شمار معنویت ہے۔ وہ یہ کہ

قرآن پاک نے فرمایا کہ

”درے لگاؤ۔ جلد جس حد تک ہے، ہماری فقہ اور علماء، یہ کہتے ہیں کہ درے اس طرح  
لگانا جائز نہیں ہیں جس طرح انگریزوں کے دور سے اب تک جلیوں میں لگانے جا رہے



ہیں بلکہ ذرہ زیادہ سخت نہ ہو۔ نہ زیادہ نرم ہو اور نہ ہی ایسا ہو کہ دو ذرے لگانے کے بعد ہڈی ٹوٹ جائے اور ڈاکٹری معائنہ کی ضرورت پیش آئے۔ بلکہ فرمایا۔

اسلامی سزا۔ اور اس طرح سزا دینا جو کہ قرآن و سنت سے ثابت نہیں ہے وہ اسلامی سزا نہیں بلکہ غیر اسلامی سزا ہے ہمیں ہر بات کو حدِ اعتدال پر رکھنا ہے جس طرح مجھ سے پہلے میرے بعض اکابر نے فرمایا۔ ہمارے حکمران ڈرتے ہیں اور کچھ ان کا ایمان و اعتقاد پختہ نہیں ہے اگر انہیں کچھ ڈر ہے تو میں جمعیت علماء پاکستان اور جماعت اہلسنت پاکستان کی طرف سے موجودہ حکومت کو یہ یقین دلانا چاہتا ہوں کہ ملک کے اندر یونین کونسلیں قائم ہوں صوبوں میں اور مرکز میں حکومت بنے۔ ہم اس طرح کی حکومت کے طلب گار نہیں ہم کوشش صرف دین کے لئے کر رہے ہیں۔ اقتدار کے لئے نہیں صرف نظامِ مصطفیٰ کے لئے کر رہے ہیں۔ ہم انہیں یقین دلاتے ہیں کہ اگر وہ دیانتداری کے ساتھ اس ملک کے اندر نظامِ مصطفیٰ کو نافذ کریں اور اگر اس راستے میں کوئی رکاوٹ ہے تو جماعت اہلسنت اور جمعیت علماء پاکستان نظامِ مصطفیٰ کے نفاذ کے لئے پورے خلوص کے ساتھ ہر ممکن تعاون کرے گی۔ اگر ان کی نیت درست نہیں ہے۔ اور وہ اسلام کو نافذ نہیں کرنا چاہتے۔ بہانے تلاش کر رہے ہیں تو میں اپنی قیادت اور اپنے بزرگوں کو یقین دلاتا ہوں کہ ان کی طرف سے جو ہدایت ہو گی اس کے مطابق ہم نظامِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نفاذ کے لئے سر دھڑ کی بازی لگانے کو تیار ہیں۔ اس ملک میں نظامِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نفاذ۔ مقامِ مصطفیٰ اور حقوق اہلسنت کے تحفظ کے لئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کرے گی۔ یہ کتنے افسوس کی بات ہے کہ ایک مارشل لاء وہ تھا جسے فوجی مارشل لاء کہا جاتا تھا۔ دوسرا مارشل لاء آیا تو کہا گیا کہ یہ عوامی مارشل لاء ہے۔ اس کے بعد اب جو مارشل لاء آیا ہے تو کہا جا رہا ہے کہ یہ اسلامی مارشل لاء ہے۔ یہ ایسا مارشل لاء ہے کہ مسجدوں میں تقاریر پر پابندی ہے۔ مدرسوں پر پابندی ہے اور اب یہ پابندیاں مزید بڑھتی جا رہی ہیں ہم



یہ نہیں چاہتے کہ حکومت سے ٹکرائیں اور ملک میں انتشار اور بد نظمی پیدا کریں  
لیکن ہم یہ بھی نہیں چاہتے کہ اس کرسی پر کوئی غاصبانہ قبضہ کرے۔ میں دارالسلام سنی  
کانفرنس کے اپنے فقرے دہراتا  
ہوں کہ "ہم نہ مودودی ازم چاہتے ہیں نہ سوشلزم چاہتے ہیں ہم اس ملک میں  
صرف نظامِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم چاہتے ہیں۔"

## مولانا محمد حیات

"ہمیں بہت مسرت ہے کہ آج جب پاکستان کے کونے کونے سے سنی ملتان  
میں جمع ہوتے ہیں تو آزاد کشمیر کے سنی بھی اس کانفرنس میں شریک ہیں ہم نے بھی  
یہ عہد کر لیا ہے کہ جس طرح پاکستان کے سنی نظامِ مصطفیٰ کے نفاذ کے لئے جدوجہد کر  
رہے ہیں ہم بھی آزاد کشمیر کو نظامِ مصطفیٰ کا گہوارہ بنا کر دم لیں گے اور جماعت  
اہلسنت اور جمعیت علماء کے جھنڈے تلے آکر اس پیام کو جگہ جگہ پہنچائیں گے اور اس  
عظیم نصب العین کے لئے اپنی جدوجہد جاری رکھیں گے۔ تاکہ جب محشر کے روز ہم سے  
اپنی ذمہ داریوں اور فرائض کے بارے میں پوچھا جائے تو ہم بتا سکیں گے کہ لے اللہ  
ہم نے تیرا پیغام تیرے محبوب کا پیغام جگہ جگہ پہنچا دیا۔ جماعت اہلسنت کی کانفرنس  
اتنی عظیم ہے کہ ہر مسلمان اسے عزت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ صرف مسلمان ہی نہیں  
بلکہ خدا تعالیٰ کے فرشتے بھی رحمت کے انداز میں دیکھ رہے ہیں۔ آزاد کشمیر سے صوفیاء  
علماء کرام و مشائخ عظام جو ہمارے ساتھ تشریف لائے ہیں۔ ہم نے یہ محسوس کیا کہ جس  
طرح پاکستان میں جماعت اہلسنت منظم ہے۔ صدر جماعت اہلسنت عنبرالی  
دوراں علامہ سید احمد سعید شاہ کاظمی کی اجازت سے اپنی تنظیم آزاد کشمیر میں بھی  
قائم کی ہے ہم یہ عہد کرتے ہیں کہ ہم جماعت اہلسنت کو پورے آزاد کشمیر میں جگہ جگہ  
پہنچائیں گے اور نظامِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نفاذ کے لئے جس قدر بھی جدوجہد



یا قربانیوں کی ضرورت ہوگی پیش کرنے سے گریز نہیں کریں گے۔

## راؤ ارداد حسین اشرفی

نے موجودہ دور اور حالات میں طلباء کے کردار پر مختصر سا خطاب کیا اور طلباء کو ان کی ذمہ داریوں کا احساس دلایا انہوں نے کہا کہ انجمن طلباء اسلام پاکستانی طلباء میں عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شمع فروزاں کرنا چاہتی ہے۔ وہ طلباء کا رشتہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جوڑنا چاہتی ہے۔ ہم عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو دین و ایمان کی بنیاد سمجھتے ہیں خلفاء راشدین، صحابہ کرام، اولیاء کرام کی مقدس اور پاکیزہ شخصیتوں کی عزت و ناموس کی حفاظت ہمارا اولین مقصد ہے۔ ہم اولیاء کرام کے مشن کی تکمیل کے لئے سرگرم عمل ہیں اور پاکستان کو بھی اولیائے کرام کا فیضان سمجھتے ہیں۔ (اولیاء کا ہے فیضان پاکستان پاکستان)

ہم صحابہ کرام۔ اولیاء کرام اور علماء اہلسنت کے خلاف کسی گستاخی کو ہرگز برداشت نہیں کریں گے۔ ہم طلباء میں صحیح اسلامی روح بیدار کرنے کے لئے ان کا رشتہ املاف سے جوڑنا چاہتے ہیں۔ ہمارا مقصد اقبال کا یہ پیغام ہے کہ

قوتِ عشق سے ہر پست کو بالا کر دے  
دہر میں عشقِ محمد سے اجالا کر دے

## علامہ عبدالمصطفیٰ الازہری

یہ اجتماعِ عظیم صرف مجھے نظر آ رہا ہے یا آپ کو بھی نظر آ رہا ہے؟ غور سے دیکھنا سب کو نظر آ رہا ہے نا۔ لیکن..... ان کی آنکھ نہیں دیکھتی۔ دیکھتی ہے اور اسے ضرور دیکھنا چاہیے۔ لیکن جماعتِ اسلامی کے فلسفہ نے ٹی۔ وی کو بھی اندھا بنا دیا ہے۔ ٹی وی کی بھی آنکھیں پھوڑ دی ہیں اگر ٹی وی میں یہ مجمع دکھایا جائے گا تو پوری



دنیا کو معلوم ہو جائے گا کہ اس ملک میں سنیوں کی اکثریت ہے۔ پورے ملک اور آزاد کشمیر سے آنے والے سوادِ اعظم کا یہ اجتماع کہہ رہا ہے کہ اس ملک کے اصلی وارث ہم ہیں تم نہیں ہو۔ شروع سے لے کر آج تک جتنے بھی مصنفین ہیں۔ جتنے بھی محدثین ہیں۔ جتنے بھی مفکرین ہیں جتنے بھی فقہا ہیں، جتنے اولیاء ہیں جتنے بزرگ ہیں اور سب جماعت اہلسنت کے افراد ہیں حضرت امام مسلم نے اپنی شہرہ آفاق کتاب ”مسلم شریف“ میں فرمایا ہے کہ

”جب نئے فتنے پیدا ہونے لگیں تو بزرگوں نے کہا کہ اپنے آدمیوں

کے نام لو کہ وہ کون لوگ ہیں۔ اہلسنت سے حدیثیں مروی ہیں۔ اہل حدیث

سے حدیثیں مروی نہیں۔“

ہمیشہ اہلسنت ہی سوادِ اعظم رہے ہیں اور حدیثیں ان سے مروی ہیں۔ تفسیریں ان

کی ہیں، کتابیں ان کی ہیں۔ بعض لوگ چوڑی کر کے مصنف بنتے ہیں اور چوڑی کا مال بازار

میں لا کر اپنے آپ کو مصنف کہتے ہیں۔ واقعی وہ اسلامی نظام کے داعی ہوتے۔ اسلامی

نظام کو چاہتے یا پہچانتے تو یہ دو مہینے کم از کم ان کے لئے اسلامی نظام کی ابتداء کے لئے

کافی تھے۔ تم جس دو ایسی کو شریعت کی کمان سونپنا چاہتے ہو وہ خود نہیں جانتا کہ شریعت

کیا ہے.....

علماء اہلسنت خود اچھی طرح جانتے ہیں کہ اسلام کیا ہے اور شریعت کے قوانین

کس طرح نافذ ہوں گے۔ آج اگر موقع دو اہلسنت کو توکل سے بنیاد پڑ جائے گی

اور شریعت کے نفاذ کی ابتداء کر دی جائے گی لیکن انگلینڈ سے درآمد کیا ہوا ماہر

اقتصادیات۔ مدینے والے کے نظام کو نافذ نہیں کر سکتا۔ وہ سودی نظام کو ختم نہیں

کر سکتا۔ اس کو پتہ نہیں کہ بغیر سود کے کس طرح نافذ ہو گا۔ کیونکہ سودی نظام بیہویوں

کا نافذ کردہ ہے اور اس بارے میں ان ہی کی کتابیں لکھی ہوئی ملتی ہیں۔

میں قومی اسمبلی کا سابق ممبر ہوں۔ مجھے اس پر فخر نہیں ہے۔ لیکن مجھے فخر ہے کہ



جماعت اہلسنت کا پہلا صدر میں ہوں اس جماعت کو ہم نے کراچی میں قائم کیا۔ میری رائے تھی حضرت مولانا شاہ احمد نورانی کی کبھی یہ رائے تھی کہ اس جماعت اہلسنت کو پورے ملک میں پھیلا دیا جائے۔ لیکن الیکشن کمیٹی نے یہ تجویز منظور نہیں کی اور ہم جماعت اہل سنت پورے ملک میں پھیلا نہ سکے۔ بعد میں ان کو افسوس ہوا۔ پھر مولانا شاہ احمد نورانی کے مشورے سے صوفی محمد ایاز خان نیازی اور میاں نے یہ فیصلہ کیا اور بروقت یہ فیصلہ کیا جس میں حقیقی کردار مولانا شاہ احمد نورانی کا ہے کہ اس جماعت کو پورے ملک میں پھیلا دیا جائے۔ الحمد للہ۔ آج یہ جماعت پورے پاکستان اور آزاد کشمیر میں پھلنے پھولنے کا انتظام کر رہی ہے۔ پورے سندھ، پورے پنجاب، پورے سرحد بلوچستان اور آزاد کشمیر میں اس کی شاخیں قائم ہو گئی ہیں۔

اب اپنا کام شروع کر دو۔ ہر موضوع پر مستند تحریریں، مستند تقریریں اور مستند کتابیں میدان میں آجانی چاہئیں ہر محلے، قصبے اور علاقے میں دارالکتب اور دارالمطالعے قائم ہونے چاہئیں۔ ہر سنی کو بیدار ہونا چاہیے۔ پہلے لوگ کہتے تھے کہ سنی سن ہوتا ہے لیکن اب میں کہتا ہوں کہ سنی سنتا ہے اور بیدار رہتا ہے اب سنی سن رہا ہے اور سننے کے بعد عمل کرنے کے لئے بھی تیار ہے۔ آپ کبھی نہ شرمائیں۔ ہم کبھی نہیں شرماتے اس لئے کہ ہم حق پر ہیں۔ . . . . اتنا بہتر انتظام ہے کہ خمیوں والے خمیوں کے اندر سن رہے ہیں راستے والے راستے پر سن رہے ہیں اور ان کی تقریروں کی آواز ہر جگہ پہنچ رہی ہے۔

ہم نے اس مدینۃ الاولیاء میں ان بزرگوں کا سایہ پایا ہے۔ میں کن کن بزرگوں کو یاد کروں۔ کن کن تقریروں کو یاد کروں۔ کن کن تحریروں کو یاد کروں۔ دنیا کی بے نظیر کتابیں آپ کے علماء نے لکھی ہیں۔ میرے والد محترم نے بہار شریعت لکھی ہے۔ دنیا کی کسی بھی زبان میں اس سے جامع کتاب فقہ میں موجود نہیں ہے۔

علامہ ازہری نے مزید کہا کہ



ہم فخر کرتے ہیں کہ عقائد پر فخر کرتے ہیں۔ ہم فخر کرتے ہیں تو اپنی قوتِ افرادی پر فخر کرتے ہیں ہم فخر کرتے ہیں تو غلامیِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر فخر کرتے ہیں ہم فخر کرتے ہیں تو اپنے علم پر فخر کرتے ہیں۔ ہم فخر کرتے ہیں تو اپنے غزالی دوروں پر فخر کرتے ہیں۔ ہم فخر کرتے ہیں تو قائدِ اہلسنت پر فخر کرتے ہیں۔ ہم اگر فخر کرتے ہیں تو اپنے علماء مشائخ پر فخر کرتے ہیں۔ ہم اگر فخر کرتے ہیں تو آپ پر فخر کرتے ہیں کیونکہ آپ ہمارا سرمایہ ہیں آپ ہماری قوم ہیں آپ ہماری قوت ہیں۔

میں ملتان کے جیلے فرزندوں۔ جماعتِ اہلسنت پاکستان و جمعیت علماء پاکستان کے قائدین کو مبارکباد پیش کرتا ہوں جنہوں نے اس کانفرنس کے بہتر انتظامات کئے اور اس تاریخی کانفرنس کا انعقاد کیا۔

## قراردادیں

- کل پاکستان سنی کانفرنس ملتان کے آخری اجلاس میں مندرجہ ذیل قراردادیں جمعیت علماء پاکستان پنجاب کے سیکریٹری اطلاعات قاری عبد الحمید قادری نے پیش کیں جن کو لاکھوں فرزندوں نے توجیداً متفقہ طور پر منظور کیا۔
- گلے پاکستان سنی کانفرنس کا یہ عظیم تاریخی اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے
- ۱) سنی اوقاف کو علیحدہ کر دیا جائے۔
  - ۲) سنی اوقاف بورڈ صرف علماء و مشائخ سوادِ اعظم پر مشتمل قائم کیا جائے۔
  - ۳) محکمہ اوقاف میں صرف وہ ملازم رکھے جائیں جن کی اوقاف بورڈ سفارش کرے۔
  - ۴) محکمہ تعلیم کے نصاب بورڈ میں سوادِ اعظم کے علماء کو شامل کیا جائے۔
  - ۵) سوادِ اعظم کے جو تعلیمی ادارے منظور کئے جا چکے ہیں ان کی اسناد کو تمام سرکاری ملازمتوں میں تسلیم کیا جائے۔
  - ۶) ذرائع ابلاغ کے اداروں میں سوادِ اعظم کے علماء اور قراء کا جو استحصال کیا



جا رہا ہے اس کو فوری طور پر ختم کیا جائے اور انتخابی بورڈوں میں قراء سوادِ اعظم کو شامل کیا جائے۔

۹ (۷) لاہور ریڈیو اسٹیشن پر عرصہ سے جو محفل میلادِ پاک منعقد ہو رہی تھی اس کو ختم کر کے ٹیپ ریکارڈ نشر کیا جا رہا ہے اس کی تمام تر ذمہ داری پروگرام پروڈیوسر عبدالحی پر عائد ہوتی ہے اس کو فوراً ملازمت سے برطرف کیا جائے۔ ریڈیو لاہور پر رات کے نو بجے منزلِ پاکستان کے عنوان سے جو پروگرام نشر کیا جا رہا ہے اس میں دارالعلوم



دیوبند جو تحریکِ پاکستان کا مخالف مرکز رہا ہے اس کو حامی کرنے کی کوشش کر کے تاریخِ مسیح کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اجتماعِ وزیر اطلاعات کی اس جانبداری اور مذہبی عصبیت کی پرورد مذمت کرتا ہے جو اس نے ملتان کانفرنس کو ٹیلی کاسٹ کرنے سے روک دیا یہ اجلاس جنرل ضیاء الحق سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس سازش اور شرارت کی کھلی تحقیقات کرائی جائے۔ اگر وہابیوں کے اجتماعِ رائے ونڈ کو ٹیلی کاسٹ کیا جاسکتا ہے تو پھر ملتان کانفرنس کے بائیکاٹ



کا کیا جواز ہے۔

یہ اجتماع جنرل ضیاء الحق سے مطالبہ کرتا ہے کہ نظریاتی کونسل میں سوادِ اعظم کی نمایندگی میں اضافہ کی جائے اور نظریاتی کونسل نے اب تک جو فیصلے کئے ہیں ان پر بلاخیر عملدرآمد کیا جائے۔ یہ اجتماع جنرل ضیاء الحق سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ پاکستان میں فوری طور پر نظامِ مصطفیٰ نافذ کیا جائے یہ اجتماع جنرل ضیاء الحق کو یقین دلاتا ہے کہ انہوں نے نظامِ مصطفیٰ نافذ کر دیا تو پوری قوم ان کی پشت پر ہوگی۔

یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ جو پاکستانی بنگلہ دیش میں محصور ہیں انکو بلاخیر واپس بلایا جائے اور انکو پاکستان میں باعزت طور پر آباد کیا جائے یہ قومی عزت کا تقاضہ ہے چونکہ جو لوگ بنگلہ دیش میں محصور ہیں وہ قانونی طور پر پاکستانی ہیں اور ان کا پاکستان پر قانونی حق ہے۔

یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ توبہ ٹیک سنگھ کا نام دارالسلام رکھا جائے اگر لائیو پور کا نام فیصل آباد رکھا جاسکتا ہے تو توبہ ٹیک سنگھ کا نام دارالسلام کیوں نہیں رکھا جاسکتا یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ اسلام آباد میں پیر مارکیٹ کی مسجد میں صاحبزادہ خالد سہروردی کو سیف اللہ خالد نامی ایک شخص نے زرد کو بکر کے شدید زخمی کر دیا اسکو ابھی تک گرفتار نہیں کیا گیا اسکو فوری طور پر گرفتار کر جائے پورے اسلام آباد میں سوادِ اعظم اہلسنت کے پاس ایک بھی سٹی ٹائپ مسجد نہیں ہے سرکاری مساجد کی صحیح طور پر تقسیم کی جائے چونکہ آبادی نوے فیصد سوادِ اعظم بریلوی مکتب فکر کی ہے۔ یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ پاکستان کے ریڈیو۔ ٹیلی ویژن اسٹیشنوں پر علماء اور قراء سوادِ اعظم کو استحقاق کے مطابق موقع دیا جائے اور مرکزی جمعیت القراء سوادِ اعظم کو قاریوں کی نمائندہ جماعت تسلیم کیا جائے۔



# قائدین اہلسنت کو سلام



قائدین اہلسنت کو سلام

اہلسنت اور جماعت کو سلام

ہیں مجدد حضرت احمد رضا

تاجدار اہلسنت کو سلام

ہیں غزالی وقت کے احمد سعید

صاحب علم و فضیلت کو سلام

فخر ملتان حضرت حامد علی

ان کی عظمت اور بصیرت کو سلام

مرد آہن شاہ نورانی میاں

صاحب فہم و فراست کو سلام

جانشین حضرت عبدالعلیم

شاہ تورانی کی نسبت کو سلام

ان کی منزل ہے نظامِ مصطفیٰ

انہی پاکیزہ قیادت کو سلام



حضرت علامہ عبدالمصطفیٰ

منظہر صدر شریعت کو سلام

پیر کامل شاہ قمر الدین ہیں

پیکر رشد و ہدایت کو سلام

شیر نیر داں حضرت ستار خاں

انکی ہیئت اور شجاعت کو سلام

مفتی ادیں حضرت مختار ہیں

عالم حق و صداقت کو سلام

حضرت پیر کرم شاہ ذی وقار

حامی دین طریقت کو سلام

ہیں حسین الدین شاہ آل رسول

انکی سیرت اور صورت کو سلام

عارف اللہ قادری حق آشنا

آپ کی علمی ذہانت کو سلام

حضرت محمود احمد با عمل

فیضیاب علی حضرت کو سلام

ہیں علام علی مدح خوان مصطفیٰ

پیکر عشق رسالت کو سلام



مخلص و بیباک رہبر قوم کے  
حنیف طیب ذی وجاہت کو سلام

خوش بیاں عالم شفیع اوکاڑوی  
بلبل بارغ رسالت کو سلام

صاحبزادہ حضرت فضل رسول  
حامل علم طریقت کو سلام

پس ملک ساقی نوائے ملک و قوم  
حاصل دین و سیاست کو سلام

مجتہد الوقت ہیں صوفی ایاز  
غازی ختم نبوت کو سلام

فاضل و شعلہ بیاں بھوپالی ہیں  
ماہر فن خطابت کو سلام

شاہ فرید الحق صدائے مرد حق  
ترجمان ملک و ملت کو سلام

اہلسنت جتنے آئے ہیں یہاں  
انکی آمد و درارادت کو سلام

"کہہ" ضیاء الحق بصدعجز و نیاز  
قائدین اہلسنت کو سلام

(قاری ضیاء الحق کراچی کا منظوم نذرانہ عقیدت



جسے کراچی کے ممتاز نعت خواں محمد یوسف مہین نے  
کل پاکستان سنی کانفرنس ملتان میں پڑھا۔ (ادارہ)

## قائد اہلسنت علامہ شاہ احمد نورانی

غزالی عصر مولانا سعید احمد شاہ کاظمی و اہمت برکاتہم صدر جماعت اہلسنت  
پاکستان حضرات علماء کرام مشائخ عظام اور میرے سنی بھائیو! السلام علیکم ورحمۃ اللہ  
میں عظیم الشان تاریخی سنی کانفرنس پر سب عوام اہلسنت کو مبارکباد دیتا ہوں اور  
ملتان کے غیور عوام سے ملتان کے جیلے غیور عوام اہلسنت کی جانب سے شیخ طریقت  
حضرت مولانا حامد علی خان صاحب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور ان کی جانب  
سے حضرت علامہ سعید احمد شاہ کاظمی صاحب اور ان کے تمام رفقا اور مرکزی جماعت  
اہلسنت کے تمام عہدیداروں کو مبارکباد دیتا ہوں۔ اب میں محسوس کر رہا ہوں اور  
اگر آپ سُن سکتے ہیں تو سنیں۔ دل کے کانوں سے سنیں۔ مدینۃ الاولیاء کی سرزمین آپ  
کو مبارکباد دے رہی ہے اور اگر آپ مدینۃ الاولیاء کی سرزمین سے پوچھیں جو آپ  
کو خوش آمدید کہہ رہی ہے اور سچی بات تو یہ ہے کہ اللہ کے بندے جو یہاں آرام فرمایا  
جن کے زیر سایہ یہ نعرہ ہائے رسالت بلند ہو رہے ہیں وہ سُن رہے ہیں اور سب آپ  
کو مبارکباد دے رہے ہیں۔ اس مقام سے اس شہر کے درودیوار سے اس شہر کے  
گلی اور کوچوں سے اہلسنت کے قافلے ملتان کی طرف روانہ ہو رہے ہیں۔ وہاں کے  
درودیوار تمہیں مبارکباد دے رہے ہیں اور جب سے یہ ملتان میں پہنچ رہے تھے  
تو آپ کے قافلے کی آمد دیکھ کر

سنا ہے قدسیوں سے میں نے کہ وہ شیراب پھر بیدار ہو رہا ہے۔ درود و سلام  
کی آوازیں اس کثرت سے آرہی تھیں اور اس کے ادھر مبارکباد کی صدا میں اس  
شان سے بلند ہو رہی تھیں کہ اگر دیکھنے والی آنکھ دیکھنا چاہیے تو اللہ اللہ مدینۃ الاولیاء



کی سرزمین سے، پاکستان کے درودیوار سے درود و سلام کے پڑھنے والے اس  
مجمع پر مبارک باد کی صدائیں آرہی ہیں اگر آنکھ سے دیکھو تو پتہ چلے گا کہ عرش بریں سے  
مبارک باد کی صدائیں آرہی ہیں جہاں درود و سلام ہوتا ہے۔ وہاں اللہ رب العالمین  
کی رحمتوں کا نزول ہوتا ہے۔ مدینۃ الاولیاء میں حاضری مبارک ہو۔ اسی کے ساتھ  
ساتھ یہ شکوہ آپ کا بجا ہے میرے محترم فاضل علماء اور مقررین نے بجا شکوہ کیا ہے کہ ریڈیو  
اور ٹیلی ویژن کی نگاہیں اپنی طرف کرنے کے لئے مجمع لگایا ہمیں ان کی نگاہوں کی ضرورت  
نہیں ہے ہم مطمئن ہیں کہ ہم یہاں بیٹھے ہوئے ہیں اور مدینے والے کی نگاہیں ہماری  
طرف ہیں۔ عوام اہلسنت! دنیا کی نظریں سنی کانفرنس پر لگی ہوئی ہیں یہ اللہ کا شکر ہے  
کہ ہم ان کی نظرید سے بچ گئے ہیں۔ میں یہ کہتا ہوں کہ نگاہ مصطفیٰؐ اس طرف ہے  
جب ان کی نگاہ اس طرف ہے تو ہمیں کسی کی طرف دیکھنے کی ضرورت نہیں۔ یہاں اس  
اجتماع میں ایک بات کہی گئی ہے کہ اہلسنت کے پاس وسائل نہیں۔ یہ بات صحیح  
ہے کہ لیکن ایک ایک روپیہ کے کوپن بیچ کر پچیس پچیس پچاس پچاس روپے کے کوپن  
بیچ کر عوام اہلسنت غزبہ، اہلسنت نے کانفرنس کا انتظام کیا ہے یہ کھلی ہوئی کتاب ہے  
امریکن ایڈ نہیں۔ امریکہ کے واسطے سے بھی ایڈ نہیں آئی۔ ایڈ ضرور آئی۔ ایڈ آئی ضرور  
آ رہی ہے اور آتی رہے گی۔ ہمیں روسی سفیر سے ملاقات کر کے ایڈ حاصل کرنے کی  
ضرورت نہیں۔ ہم بے وسائل ضرور ہیں لیکن الحمد للہ بے وسیلہ نہیں ہیں۔ (نعرے)  
وہ دیکھو آقا دیکھ رہے ہیں دل کی آنکھ سے دیکھو یہ ان کے دیکھنے کی برکت ہے کہ تم  
بھی انہی کے لئے یہاں آئے ہو اور ان کے لئے ہی انشاء اللہ زندہ رہو گے اور جب  
قبر میں ہو گے تو وہ تمہیں دیکھنے آئیں گے۔ جنت میں ہو گے تو وہ تمہارا استقبال کر  
رہے ہوں گے آج تم ان کے لئے یہاں جمع ہو وہ کل تمہارے لئے انتظار کر رہے ہوں  
گے میرے دوستو عظیم المرتبت امام اہلسنت شاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ  
علیہ فرماتے ہیں۔



طر میں گدا ہوں اپنے کریم کا میرا دین پارہ مال نہیں  
جو کہا کرتے ہیں کہ سنی کا نفرنس سیاسی مقاصد کے لئے منعقد ہوئی ہے۔ ہرگز  
نہیں۔ ہم بزدل نہیں ہیں جب سیاسی مقاصد کیلئے کانفرنس کریں گے تو کھل کر کریں گے  
اور کہیں گے کہ یہ سیاسی مقاصد کے لئے ہے لوگوں نے کہا کہ سیاسی مقاصد کے لئے مقصد کسی  
فرقہ کی دل آزاری ہے ہرگز نہیں۔ اگر کوئی یہ کہتا ہے کہ ہم کسی کی دل آزاری کر رہے ہیں تو اس  
سے پہلے اپنے گریبانوں میں جھانک کر دیکھیے کہ ان کے افعال و کردار سے کملی والے  
آقا کی دل آزاری ہو رہی ہے یا نہیں ہو رہی۔ (نعرے) ہم بڑی خاموشی کے ساتھ اپنا  
کام کر رہے ہیں اور حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے محبت بھرے مشن کو لے کر چل رہے ہیں۔  
اولیاء اللہ کا مشن محبت کا مشن ہے اولیاء اللہ کا پیغام محبت کا پیغام ہے۔

جس تاریخ کو اللہ کی زمین پر جس تاریخ کو برصغیر میں سلطان الہند ولی الہند  
حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے قدم رکھا، اس دن سے یہاں سنیت کا بول  
بالا ہے اور رہے گا۔

ہے رہے گا یوں ہی ان کا چہرہ چاہے گا

پڑے خاک ہو جائیں جل جانے والے

اگر سلطان الہند ولی الہند خواجہ خواجگان حضرت معین الدین چشتی علیہ رحمۃ حضرت  
امام ربانی شیخ احمد فاروقی سرسندی، حضرت ابوالحسن علی ہجویری (داتا گنج بخش رحمۃ اللہ  
علیہ شیخ الاسلام حضرت فرید شکر گنج رحمۃ اللہ علیہ حضرت مخدوم غوث بہاؤ الحق  
ذکر یا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ۔ خواجہ رکن عالم رحمۃ اللہ کا پیغام محبت ہے۔ حضور اکرم  
صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا پیغام ہے اس کی تکمیل جس کے لئے وہ زندہ رہے وہ ہی  
ہمارا مشن ہے۔

اگر خواجہ غریب نواز جمیری کا، اللہ تعالیٰ کی محبت کا۔ اگر محمد بن قاسم رحمۃ اللہ علیہ  
کا مشن فرقہ وارانہ تھا تو ہمارا بھی فرقہ وارانہ ہے اگر ان کا مشن فرقہ وارانہ نہیں تھا تو



یقیناً نہیں تھا تو ہمارا مشن بھی فرقہ وارانہ نہیں تھا۔ فرقہ وارانہ ان لوگوں کا مشن ہے جو ان اولیاء اللہ کے مزارات پر حاضری کو زنا کے برابر کہتے ہیں۔ ہمارا مشن فرقہ وارانہ نہیں ہے۔ جو اولیاء اللہ کے دامن سے وابستہ ہیں وہ فرقہ نہیں ہیں فرقہ وہ ہیں جو اللہ دلوں سے کٹ گئے ہیں، آج چور کہہ رہا ہے۔ چور چور چور! اس لئے کہ گھر والا سنی بیدار ہو گیا ہے۔ بیدار۔ تو میں عرض کر رہا تھا۔ کسی نے کہا کہ سنی کا نفرنس کا مقصد سیاسی ہے ہم کہتے ہیں بالکل نہیں لیکن شاہ احمد نورانی، مولانا عبدالستار خاں نیازی سیاسی ہیں ہم کہتے ہیں بالکل نہیں۔ آپ شکل دیکھ لیجئے۔ مولانا مجاہد ملت۔ بطل حریت۔ مولانا عبدالستار خاں نیازی کی۔ وہ مرد مجاہد کہ جس نے پھانسی کے پھندے پر موت کی آنکھوں میں آنکھ ڈالی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اپنی زندگی وقف کر دی۔ یہ مرد مجاہدان کی شکل دیکھ لیجئے کہ سیاسی ہیں حضرت علامہ عبدالمصطفیٰ الازہری شیخ الحدیث جانشین صدر الشریعہ سیاسی ہیں۔ شکل و صورت دیکھ لیں لمبا کرتہ دیکھ لیں پٹکا دیکھ لیں۔ اگر دل دیکھنا چاہتے ہو تو وہ بھی دیکھ لیجئے ان کے جسم کے ہر حصے سے عشق مصطفیٰؐ نکلے گا جسم کے ہر حصے سے محبت مصطفیٰؐ موجزن ہوگی۔ کرتہ دیکھ لیجئے عمامہ دیکھ لیجئے، دارٹھی دیکھ لیجئے، چہرہ دیکھ لیجئے، خون ٹیسٹ کر لیجئے ان کے ہر قطرہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دوڑ رہی ہوگی۔ اگر یہ سیاست ہے تو ہم اس الزام کو قبول کرتے ہیں۔ ہم اس سے انکار نہیں کرتے۔ سنیوں کا یہ اجتماع یہ دیوانوں کا مجمع ہے۔ یہ رسول اللہ کے پر وانوں کا مجمع ہے۔ یہ رسول اللہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے باغیچے کے پھول ہیں جو آج اس شکل میں اس اجتماع میں پر بہار ہو کر کھل رہے ہیں۔ جھوم رہے ہیں۔ درود و سلام کے نذرانے پیش کر رہے ہیں۔ یہی سیاست ہے اور یہ سیاست ہمارے دین کا ایک حصہ ہے ہم پر ہر وقت سیاست کا بھوت سوار نہیں ہے اگر سیاست کا بھوت سوار ہوتا تو یہاں نہ ہوتے وہاں ہوتے (اقتدار میں) ہمیں کلی والے آقا کی محبت، نظام مصطفیٰؐ کی محبت سرگرداں کئے ہوئے



ہے ہم ان کے دیوانے ہیں ان کے ستانے ہیں اور ان کے نظام کے فرزانے ہیں جہاں یہ نظام ہوگا جہاں وہ لوگ ہوں گے جو اس نظام کے چاہنے والے ہوں گے تو ہم وہاں ہوں گے اور جہاں ایسے لوگ نہیں ہوں گے وہاں ہم بھی نہیں ہوں گے۔ سیاست ہمارا مذہب نہیں۔ سیاست ہمارے دین کا ایک حصہ ہے ہمیں سیاسی میدان میں بات کرنی ہوگی تو وہ کریں گے وہ الگ مرحلہ ہے وہ دوسری بات ہے کہ سنی کانفرنس یہ مقام مصطفیٰ کی کانفرنس ہے آج اس اجتماع کا مقصد حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام اور عظمت اور شرف اور حرمت ان کی عزت تعظیم کے تحفظ کرنے کی کانفرنس ہے اگر ہم کو اس کانفرنس میں نہیں ہونا چاہیے تھا وہ اگر چاہتے تو آجاتے کیوں نہیں آئے اس لئے نہیں آئے کہ ان کا منہ اس قابل نہیں تھا وہ کس منہ سے آتے کہ یہ درود و سلام کی نشست تھی یہاں جو ادب سے آئے آئے اور جو بے ادب ہو نکل جائے جو نکلے ہوئے ہیں وہ نکلے ہوئے ہیں جو آ رہے ہیں وہ آ رہے ہیں سبحان اللہ جو آ رہے ہیں ان کو یقین رکھنا چاہیے کہ ایک وقت وہ آئے گا کہ پوری زمین کے مسلمان رسول کریم کے غلام اسی پاک سرزمین پر مجتمع ہوں گے۔ اسی طرح حشر کے میدان میں بھی اجتماع ہوگا اور یا رسول اللہ کے نعرے جیسے آج لگ رہے تھے کل لگے ہے تھے اسی طرح انشاء اللہ تعالیٰ سنی کانفرنس کا مقصد پورا ہوگا لوگ کہتے ہیں کہ سنی کانفرنس کا پیغام کیا ہے؟ لوگوں نے کہا یہ فرقہ وارانہ کانفرنس ہے۔ اگر

دہر میں اسم محمد سے اجالا کرنا

فقہ و ایت ہے تو ہم اسے قبول کرتے ہیں اور ہم کہتے ہیں کہ ہمارا مقصد مشن دہر میں اسم محمد سے اجالا کرنا ہے اور جو اسے فرقہ وارانہ کہتے ہیں انہیں اپنا راستہ مبارک ہمیں اپنا راستہ مبارک آج سنی کانفرنس سے مقام مصطفیٰ کے تحفظ کا یہ پیغام لے کر جا رہے ہیں کہ وطن عزیز پاکستان میں جب تک ہم زندہ رہیں گے اپنی جان سے زیادہ اپنے مال سے زیادہ اپنی اولاد سے زیادہ کملی والے آقا محمد مصطفیٰ صلی اللہ



علیہ وسلم کے مقام کا تحفظ کریں گے۔ سنی کانفرنس کا آپ کے لئے یہی پیغام ہے کہ  
 ”آپ کو اب زندگی رسول اللہ کے پاکیزہ مقام کے لئے گزارنی ہے  
 آج جب آپ ملتان کی سنی کانفرنس سے جائیں تو آپ میں ایسی تبدیلی  
 ہونی چاہیے کہ دیکھنے والے کہیں کہ یہ کون لوگ جا رہے ہیں تو آپ کے  
 کردار سے آپ کی گفتار سے آپ کی رفتار سے یہ اندازہ لگا کر کہنے والا  
 خود بخود یہ کہہ سکے کہ یہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دیوانے جا رہے  
 ہیں۔ مصطفیٰ کے غلام جا رہے ہیں۔

میرے محترم بھائی!

یہ کہا جا رہا ہے کہ سنی کانفرنس کا مقصد یہ ہے کہ علمائے اہلسنت عوام اہلسنت  
 اپنی طاقت کے مظاہرے سے حکومت پر دباؤ ڈال کر اقتدار اور وزارتیں حاصل کرنا  
 چاہتے ہیں میں اس کے جواب میں کچھ نہیں کہنا چاہتا صرف ایک بات کہتا ہوں کہ ہمارا  
 مقصد آپ کے سامنے ہے اور علیحضرت عظیم المرتبت امام اہلسنت  
 رضی اللہ عنہ کے بقول ع

میں گدا ہوں اپنے کریم کا

زندگی لالچ کے لئے نہیں ہے وزارتوں کا جوڑ توڑ جو لوگ کرتے ہیں وہ کرتے  
 رہیں۔ ہمارا جوڑ توڑ تو صرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے رشتہ جوڑنے کے لئے وہ  
 توڑتے رہتے ہیں ہم جوڑتے رہتے ہیں ان کو توڑ کر رکھنا مبارک ہم کو جوڑ کر رکھنا مبارک  
 ہم نے سنی کانفرنس میں آکر دونوں جہاں کے تاجدار آقائے نامدار حضور اکرم صلی اللہ  
 علیہ وسلم سے اپنا رشتہ جوڑ لیا ہے میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ ”سنی کانفرنس میں شرکت  
 کے بعد کیا آپ نے یہ محسوس کیا کہ آپ کا رشتہ مدینے والے آقا سے جڑ گیا یا نہیں  
 جڑ گیا — جڑ گیا (جواب سامعین)

اگر جڑا تو ہمیشہ جڑا رہے۔ مبارک رہے میری دعا ہے آپ ایسا عظیم سفر ہمیں



کرتے رہیں اور ایسا سفر نہ کریں جو دین پر ڈاکہ ڈالنے کے لئے ہو آپ یہاں سے جا کر اپنے مال و متاع اور اپنے اہل خانہ اور سب سے زیادہ اپنے دین اور ایمان کی حفاظت کیجئے تاکہ مقامِ مصطفیٰ کا تحفظ ہو سکے۔ اپنے گھر میں اپنے محلہ میں اپنی بستی میں نظامِ مصطفیٰ نافذ کر دیجئے اور اس سرزمینِ پاکستان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نظام کے راستہ کرنے کا عہد کیجئے اور عہد کیجئے کہ

”اے اللہ! جب تک پاکستان میں اہل سنت زندہ ہیں۔ کملی والے آقا حضور پر نور محمد رسول اللہ کے دیوانے موجود ہیں یہاں مقامِ مصطفیٰ کی مخالفت کرنے والا کوئی مانی کالال پیدا نہیں ہو سکتا جب تک عوام اہلسنت زندہ ہیں انشاء اللہ العزیز پاکستان کی سرزمین پر نظامِ مصطفیٰ نافذ ہو کر رہے گا (نعرہ بحمیر اللہ اکبر) (نعرہ رسالت یا رسول اللہ) پہلا کام سنی کاتفرس کے بعد اور آج کی تاریخ میں یہ ہے۔

۱۔ آج کی تاریخ سے پنج وقتہ نمازوں میں سے آپ کی کوئی بھی نماز قضا نہیں ہوگی۔

عہد کیجئے ہاتھ اٹھا کر عہد کیجئے۔ کہیے

”اے اللہ! اے اللہ ہم عہد کرتے ہیں کہ آج کی تاریخ سے پانچوں تو کی فرض نمازوں کی پابندی کریں گے۔ اے اللہ! آج ہم عہد کرتے ہیں کہ جتنی حرام چیزیں اور حرام کام ہیں سب سے بچیں گے اے اللہ، ہمیں اس عہد کی پابندی کی توفیق دے۔

اگر اس عہد سے ذرہ برابر بھی انحراف کریں گے تو قیامت کے دن آپ سے پوچھا جائے گا۔

عہد پورا کیجئے۔ انشاء اللہ۔

۲۔ دوسرا عہد۔



باہر جانے کے بعد اگر استطاعت ہو تو اتنی قربانی دیجئے کہ اہلسنت کے جتنے بھی رسائل، ماہنامے، ہفت روزے اور کتابیں اسٹالوں پر موجود ہیں ان میں سے ایک بھی باقی نہیں بچنا چاہیے۔

(لوگوں نے عہد کیا)

۳۔ تیسرا عہد۔

واپس جانے کے بعد آپ کا ہفتے میں کم از کم ایک دن ضرور علماء اہلسنت کے ساتھ رابطہ رہے گا۔ روز ہو تو سبحان اللہ دوسرے دن ہو تو سبحان اللہ، دن رات ہو تو ماشاء اللہ مگر کم از کم ایک دن رابطہ ضروری ہے۔

اب میں آپ سے تیسری بات ختم کرنے کے بعد یہ کہتا ہوں کہ میں اللہ کے ان ولیوں سے درخواست کرتا ہوں کہ ہم آپ کے دربار میں حاضر ہوئے اب وقت رحمت ہماری التجا ہے کہ آپ اپنے توسط سے مدینے والے آقا سے براہ راست ہمارا تعلق پیدا کروادیں رسول اللہ کے دربار میں ہماری حاضری کروادیں۔

اللہ دیکھ رہا ہے اور ہمیں یقین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہمیں دیکھ رہے ہیں تو اے آقا، اے مولا! ہماری دعا ہے کہ اسی طرح ہم سب لوگ بھی ایک دن کملی والے آقا کو دیکھ سکیں۔ آمین (حاضرین نے باوا بلند آمین کہا)۔





# سنیوں کا قافلہ

اولیاء کے دل کا حاصل سنیوں کا قافلہ

قوم کی کشتی کا ساحل سنیوں کا قافلہ

لرزہ پر اندامِ باطن کے عنم ہونے لگے

جب ہو املتان میں داخل سنیوں کا قافلہ

قوم کی کشتی کو طوفان سے بچا کر لے چلا

بن گیا رحمت کا ساحل سنیوں کا قافلہ

روند ڈالے گا ملک میں ہر بری تحریک کو

توڑ دے گا قصرِ باطل سنیوں کا قافلہ

لائے گا اب تو نظامِ مصطفیٰ ہر حال میں

توڑ کر اصنامِ باطل سنیوں کا قافلہ

ساتھیوں بڑھتے چلو تارکیاں چھٹنے لگیں

بن چکا ہے ماہِ کامل سنیوں کا قافلہ

افتخار و ظفر پر ہے فخر پوری قوم کو

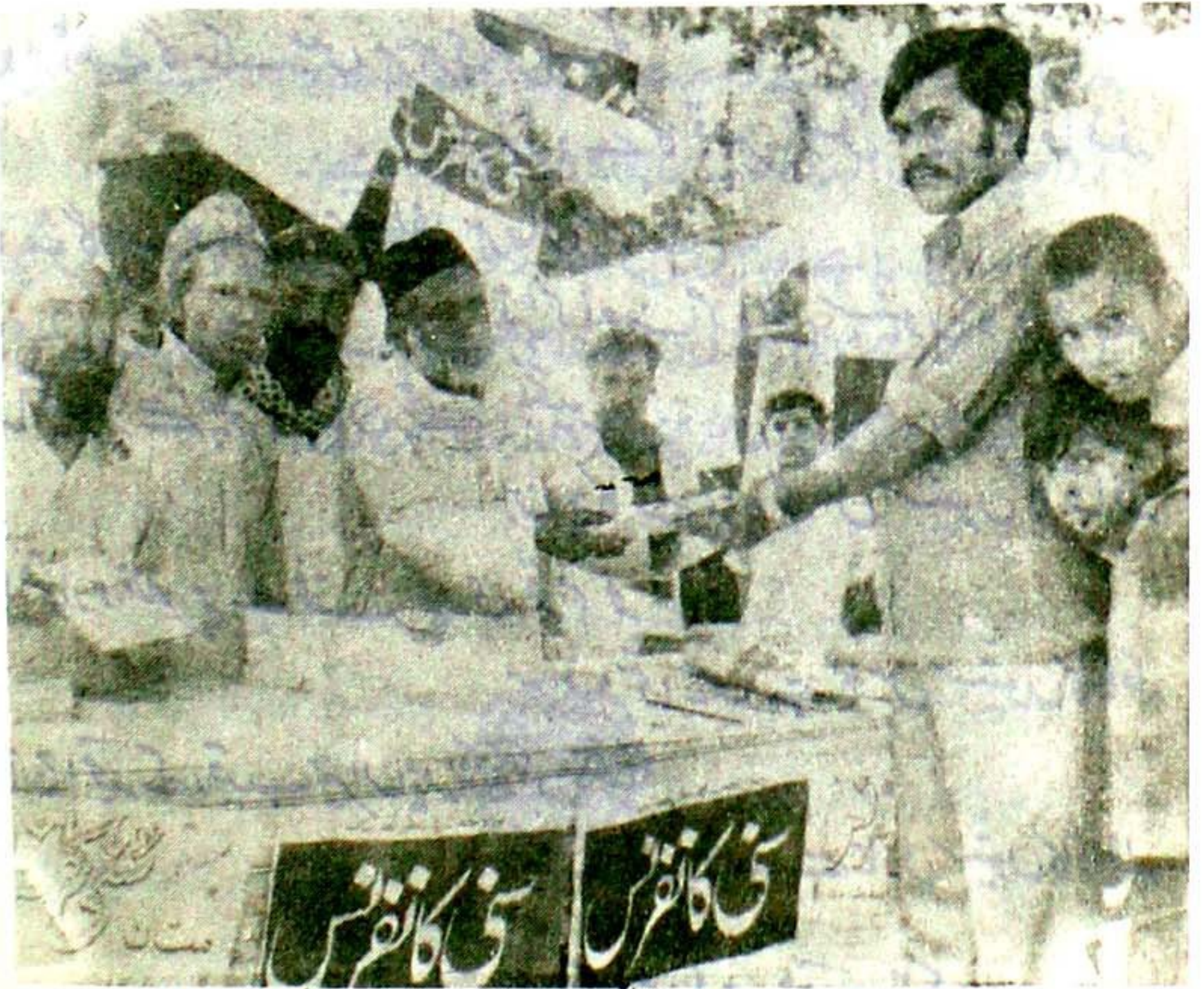
سرفروشی میں ہے کامل سنیوں کا قافلہ

آج امجد کے رقیب حیراں ہیں کیونکر ہو گیا

غیب کے پردے سے نازل سنیوں کا قافلہ

— حکیم محمد احمد امجد پتوکی : —

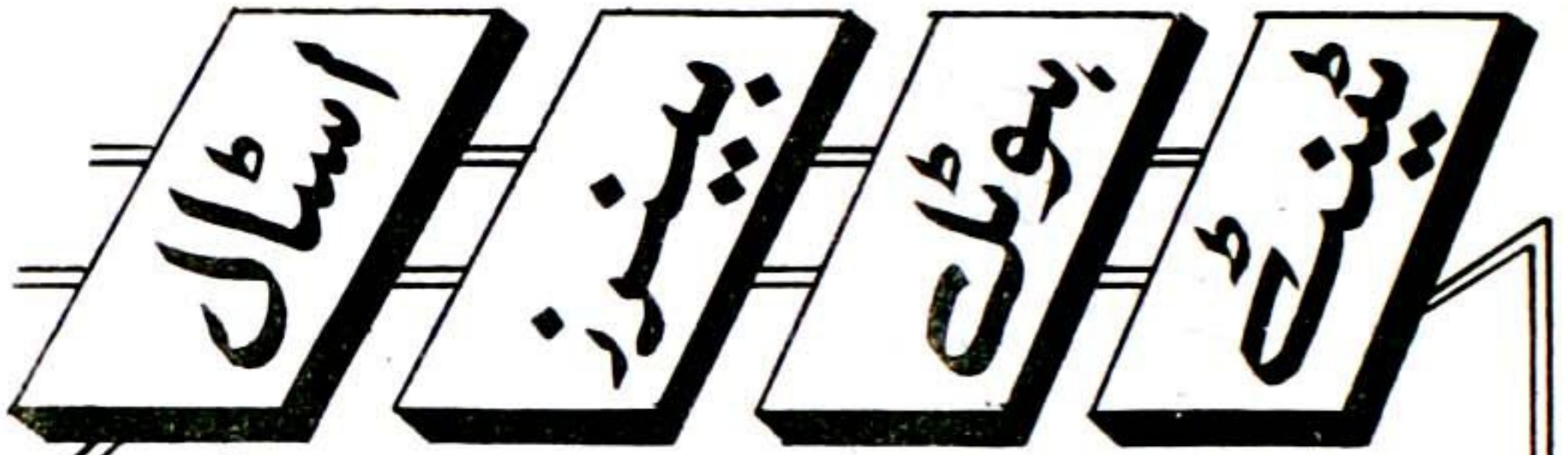




سن کانفرنس ملتان کے موقع پر انجمن تاجدار حرم کراچی کا ایک اسٹال



# اعجاز و شمار



• — بیرونی حضرات کے قیام کے لئے تقریباً بارہ سو کمپ لگائے گئے تھے جن میں آٹھ لاکھ افراد کے قیام کی گنجائش تھی پہلے ہی روز یہ جگہ ناکافی ثابت ہو گئی۔ حالانکہ بعض مندوبین نے ٹھہرنے کا اپنا الگ انتظام بھی کیا ہوا تھا۔

• — شہر ملتان میں تقریباً ۶۰۰ بینرز اور ۲۰ آرائشی دروازے لگائے گئے تھے۔ یہ بینرز اور آرائشی دروازے کوکا کولا۔ جماعت اہل سنت انجمن شہریان ملتان، سیاسی، مذہبی اور سماجی انجمنوں اور شخصیات نے لگوائے۔

• — قلعہ قاسم باغ میں ۳۵ کھانے کے ہوٹل، ۵۰ چائے کی کینٹین، ۲۰ بوتلوں کے اسٹال اور ۶۰ کتب و رسائل کے اسٹال تھے۔

(مرسلہ: حافظ معین الدین خالد ملتان)



# ملتان سٹی کانفرنس کے انعقاد پر

## خیر مقدم کے اشتہارات دینے والے ادارے اور افراد

- (۱) میسرز ملتان بیوریج کمپنی لمیٹڈ ملتان، (۲) رشید برادرز لاہور
- (۳) قرآن کمپنی لاہور
- (۴) نوری کتب خانہ پشاور
- (۵) مکتبہ رضویہ گجرات
- (۶) رضا پبلی کیشنز لاہور
- (۷) ناصر سید ہاؤس سیالکوٹ
- (۸) پیکو سلائی مشین لاہور
- (۹) مکتبہ قادریہ لاہور
- (۱۰) ایس اے وحید اینڈ کمپنی لاہور
- (۱۱) حاجی جان برادرز لاہور
- (۱۲) یونیس بک سنٹر لاہور
- (۱۳) لکی ٹریڈنگ کمپنی لاہور
- (۱۴) انجمن نور السلام فیصل آباد
- (۱۵) فاروق آپٹیکل سروس لاہور
- (۱۶) امپریل گلاس ورکس لاہور
- (۱۷) ایم ایف آپٹیکل سروس لاہور
- (۱۸) دارالعلوم فیض مصطفیٰ لاہور
- (۱۹) عظیمی جنرل اسٹور لاہور
- (۲۰) دو بھائیوں کی دوسکان ملتان
- (۲۱) پیرا ماؤنٹ آپٹیکل کمپنی لاہور
- (۲۲) شرکت حنفیہ لاہور
- (۲۳) اجیری کتب خانہ ملتان
- (۲۴) سبحان اللہ ہوٹل فیصل آباد
- (۲۵) جامعہ مجددیہ رائے وند لاہور
- (۲۶) جامعہ قادریہ فیصل آباد
- (۲۷) حکیم محمد عبداللہ لاہور
- (۲۸) صوفی اینڈ صوفی کراچی
- (۲۹) بروک بانڈ کراچی
- (۳۰) دارالعلوم امجدیہ کراچی
- (۳۱) دارالعلوم نعیمیہ کراچی
- (۳۲) دارالعلوم حامدیہ رضویہ کراچی
- (۳۳) جنید آٹوز کراچی
- (۳۴) دارالعلوم غوثیہ کراچی
- (۳۵) ستارہ ہلال گڈس ٹرانسپورٹ کمپنی کراچی



- (۳۶) دارالعلوم فیض نبوی کراچی (۳۷) چائنا سنٹر کراچی
- (۳۸) تشار برادرز کراچی (۳۹) انظر پینٹ ماؤس کراچی
- (۴۰) قادری اسٹور کراچی (۴۱) مدرسہ انوار العلوم ملتان
- (۴۲) فرینڈز آپٹیکل سروس کراچی (۴۳) مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی
- (۴۴) جنید اینڈ کمپنی کراچی (۴۵) انٹرنیشنل بیرنگز کراچی
- (۴۶) یونین انڈسٹریز لمیٹڈ کراچی (۴۷) انجمن صوت اسلام ملتان
- (۴۸) خواجہ مشتاق احمد ملتان (۴۹) شیخ ٹریڈنگ کمپنی ملتان
- (۵۰) حافظ حبیب الرحمن ملتان (۵۱) شیخ محمد رشید ملتان
- (۵۲) شمیم اینڈ کمپنی ملتان (۵۳) احمد کنکریٹ ملتان
- (۵۴) ہران کاٹن فیکٹری شجاع آباد (۵۵) راؤ میڈیکل مال شجاع آباد
- (۵۶) مکتبہ اولیہ رضویہ بھاو پور (۵۷) عبد الطیف پیئر پارٹس بھاو پور
- (۵۸) فیض اینڈ کمپنی شجاع آباد (۵۹) بابو اصغر علی انجمن آرٹسٹیاں ملتان
- (۶۰) سلطان سنز جسٹریڈ ملتان (۶۱) حاجی خدا بخش ملتان
- (۶۲) لیلی چوڑی ماؤس ملتان (۶۳) ملک عبدالرزاق بھٹہ کاٹن فیکٹری شجاع آباد
- (۶۴) ایم حسن وین اینڈ سنز ملتان (۶۵) انجمن جشن عید میلاد النبی کراچی
- (۶۶) انجمن تاجدار حرم جسٹریڈ کراچی (۶۷) انجمن سیرت النبی کراچی
- (۶۸) انجمن محبان صحابہ کرام کراچی (۶۹) انجمن گلشن حبیب کراچی
- (۷۰) تحریک نظام مصطفیٰ کمیٹی کراچی (۷۱) ادارہ تقریبات اسلامی کراچی
- (۷۲) جمعیت علماء پاکستان حلقہ گلہارا کراچی (۷۳) پاکستان سنی ایجوکیشن کونسل کراچی
- (۷۴) بزم سرکار مدینہ منگھو پیر روڈ کراچی (۷۵) اراکین عمومی جمعیت علماء پاکستان حلقہ گلہارا کراچی
- (۷۶) خادمین حلقہ برنس روڈ کراچی



# سُنی کانفرنس نمبر

مُلکِ پاکستان مُلتان سُنی کانفرنس کے موقع پر درج اخبارات  
و رسائل و دینی اداروں نے سُنی کانفرنس نمبر نکالے۔

- ۱۔ ہفت روزہ "افق" کراچی
- ۲۔ ماہنامہ "سواد اعظم" لاہور
- ۳۔ ماہنامہ "ترجمان اہلسنت" کراچی
- ۴۔ ہفت روزہ "الہام" بھاولپور
- ۵۔ پندرہ روزہ "سواد اعظم" لاہور
- ۶۔ روزنامہ "آفتاب" ملتان
- ۷۔ روزنامہ "سنگ میل" ملتان
- ۸۔ مکتبہ قادریہ لاہور
- ۹۔ انجمن حزب الرحمن ساہیوال
- ۱۰۔ انجمن تاجدار حرم (رحیڑ)، کراچی
- ۱۱۔ روزنامہ "سواد اعظم" لاہور
- ۱۲۔ روزنامہ "سعادت"



# کل پاکستانی کانفرنس ملتان کیلئے

## سازش جو ناکام رہی !!

مفتی عبدالقیوم ہزاروی کے لاکھوں کرنے انتظامیہ کمیٹی سے کانفرنس کے

بے نظیر اور ریکارڈ کانفرنس جس کے لئے بے مثال انتظامات کئی مزیح میل میں پھیلے ہوئے تھے کا پلان اور جملہ انتظامات صرف ایک ماہ بلکہ اس سے بھی کم مدت میں کئے گئے اگرچہ کانفرنس کا تصور اور وقت کا تعین جولائی کے آخر میں کر دیا گیا تھا لیکن مضان المبارک اور عید الفطر کی وجہ سے وسط ستمبر تک کوئی پیش قدمی نہ ہو سکی۔ وسط ستمبر میں ایک میٹنگ میں مختلف ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کے لئے کمیٹیوں کی تشکیل ہوئی اور ۲۱ ستمبر کو جماعت اہلسنت پنجاب کا اجلاس فیصل آباد میں ہوا جس میں شہیر کمیٹی نے طبع شدہ اشتہار اور رسید بکس تقسیم کے لئے پیش کیں۔ ۲ اکتوبر کے اجلاس ملتان میں جو انتظامی جائزہ کے لئے منعقد ہوا، کمیٹیوں نے اپنے اپنے دائرہ کار سے متعلق پالیسی کی منظوری لی جس کا مطلب یہ ہوا کہ طے شدہ امور پر عمل صرف ۲ اکتوبر کو شروع ہوا۔ مورخہ ۱۳ اکتوبر بروز جمعہ المبارک شیخ الحدیث مولانا محمد ثریف رضوی سے جامعہ مظہر العلوم میں جب ملاقات ہوئی تو ان کے چہرے پر پریشانی کے آثار نظر آئے جب میں نے وجہ پوچھی تو انہوں نے اخبار کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ملتان میں موجود مرکزی وزیر افتخار احمد انصاری کے بیان کی طرف متوجہ کیا جس میں انہوں نے کہا تھا کہ کانفرنس پر دو گھنٹے میں پابندی لگائی جاسکتی ہے۔ یہ بیان انہوں نے دیوبندی مکتبہ



فکر کے ایک مدرسہ میں جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے دیا۔ اسی اخبار میں خواجہ صفدر وغیرہ دوسرے وزراء کی ملتان میں موجودگی کا بھی ذکر تھا۔ شیخ الحدیث صاحب کی بات کا جواب دیتے ہوئے میں نے کہا کہ سنی کانفرنس پر پابندی لگانا اب کسی کے بس کی بات نہیں۔ اگر یہ وزراء ایسا کریں گے تو یہ ان کی موت ہوگی۔ اس پر شیخ الحدیث صاحب نے فرمایا کہ ہاں وہ نادان اپنی موت پر دستخط کر رہے ہیں۔ میں نے پوچھا وہ کیسے تو انہوں نے گذشتہ رات کا واقعہ بیان کیا۔

"رات جب ہم کمشنر کے بلانے پر کمشنر آفس گئے تو اس کے پاس ڈویژنل اور ڈسٹرکٹ آفیسرز جمع تھے۔ ہم سے تقریباً ایک گھنٹہ تک انتظامی مشکلات اور دشواریوں کا ذکر کرتے رہے۔ آخر ہم نے پوچھا۔ "معاملہ کیا ہے؟ اور آپ کیا چاہتے ہیں؟ جو کہہ نہیں پاتے۔" تو ڈی آئی جی نے علیحدگی میں کانفرنس کے لئے قلعہ کہنہ کی اجازت پر نظر ثانی کی طرف توجہ دلائی۔ جس کے جواب میں ہم نے کہا کہ ہم نے قانونی تقاضے پورے کرتے ہوئے کانفرنس کے لئے قلعہ کی اجازت لے رکھی ہے۔ ہم ایک اینج جگہ کی تبدیلی کے لئے تیار نہیں۔ آخر میں اسی مجلس میں افسران نے اصل معاملہ کی تصریح کرتے ہوئے بتایا کہ اوپر سے قلعہ پر کانفرنس کی اجازت منسوخ کرنے کا آرڈر آیا ہے اس پر میں (مولانا محمد شریف رضوی) نے اور علامہ کاظمی صاحب اور دیگر منتظمین کانفرنس نے متفقہ طور پر کہہ دیا کہ کانفرنس اگر ہوگی تو مقررہ مقام پر ہوگی۔ آپ کو مجبوری ہو تو اجازت منسوخ کر دیں۔ یہ کہہ کر ہم تمام حضرات اٹھ کھڑے ہوئے اور واپس آ کر حضرت علامہ شاہ احمد نورانی سے رابطہ قائم کیا۔ علامہ نورانی صاحب نے رات ایک بجے جنرل ضیاء الحق صدر پاکستان سے براہ راست رابطہ قائم کر کے صورتحال سے آگاہ کیا جس کا جواب جنرل ضیاء صاحب نے جذبہ تعاون کے اظہار سے دیا اور کہا کہ مجھے قطعاً اس معاملہ کا علم نہیں میں جنرل سوار خان سے پوچھتا ہوں آپ میرے جواب کا انتظار کریں آپ کو اطلاع مل جائے گی۔"



چنانچہ میں اور شیخ الحدیث صاحب صبح نوبت تک بیٹھے رہے تھے کہ ڈی سی آفس سے فون آیا کہ جنرل صاحب نے ہر ممکن تعاون کے لئے انتظامیہ کو ہدایت کی ہے اس لئے آپ حضرات مطمئن رہیں اسی روز جب افتخار احمد انصاری، دیوبندی مکتبہ فکر کے ایک دوسرے مدرسہ میں خطاب کر کے فارغ ہوئے تو اخباری نمائندوں نے پوچھا کہ آج کانفرنس پر پابندی کا آپ نے اعلان کرنا ہے تو اس وقت انصاری نے حلف اٹھاتے ہوئے کہا کہ میرے کل کے بیان کا مطلب پابندی لگانا نہیں تھا چنانچہ ذرا جو پابندی کے رد عمل کے مقابلے کے لئے جمع ہوئے تھے جمعہ کی شام کو ملتان سے کوچ کر گئے۔

چونکہ محکمہ ڈویلپمنٹ سے یہ معاہدہ تھا کہ کانفرنس کے موقع پر قلعہ کے تمام ٹیوب ویلوں کو جاری رکھنا ہوگا اور ہر وقت پانی کی سپلائی جاری رہے گی اس معاہدہ پر عمل درآمد کے لئے ایک ہفتہ قبل تجربہ کے طور پر جب بھی فل پاور پانی چوڑا جاتا تو قلعہ کی بوسیدہ پرانی پائپ وائرنگ تین چار مقامات سے روزانہ پھٹ جاتی۔ ۱۶ اکتوبر کی رات دو بجے تک یہ مسئلہ رہا کہ ایک جگہ سے مرمت کی گئی تو دوسری جگہ دو چار لائینوں کا حادثہ پیش آجاتا مگر تعجب ہوا کہ ۱۶ اکتوبر کی صبح سے اختتام کانفرنس تک کسی جگہ سے مجھے پانی پھٹا ہوا نظر نہیں آیا۔

قلعہ کو بجلی سپلائی کرنے کے لئے جو ٹرانسفارمر پہلے سے موجود تھا وہ کانفرنس کے انتظامات کے لئے نہایت ناکافی تھا اس لئے بجلی کی کمی کو پورا کرنے کے لئے انتظامیہ نے جب واپڈ ایمیونٹی اور ڈویلپمنٹ اتھارٹی وغیرہ سے رجوع کیا تو واپڈ والوں نے لائن نہ ہونے کا غدر، ڈویلپمنٹ والوں نے تعاون کا اظہار کرتے ہوئے ٹرانسفارمر کے کمزور ہونے کا غدر، ڈویلپمنٹ والوں نے طاقت ور متبادل ٹرانسفارمر نہ ہونے کا غدر پیش کیا۔ آخر کار شہر کے بعض علاقوں کو بند رکھ کر کچھ وولٹ بڑھانے کا انتظام کیا مگر کانفرنس کے لئے روشنی اور لاؤڈ اسپیکر کے ٹھیکیدار مطمئن نہیں تھے چند جنریٹرز جو ٹھیکیدار کے پاس تھے ان کو چلانے کے باوجود روشنی کا مسئلہ حل نہیں ہو رہا تھا۔ ۱۵ اکتوبر سے پہر پولیس کے



افسران انتظامات کا جائزہ لینے اور ٹریفک کے مسئلہ پر تبادلہ خیال کے لئے اچانک تشریف لائے تو اس موقع پر ایس پی صاحب نے انتظامیہ سے مزید کسی تعاون کی ضرورت کا پوچھا تو کانفرنس کی روشنی اور لاؤڈ اسپیکر کے ٹھیکیدار مستری رشید احمد نے کہا کہ بجلی کی کمی کی وجہ سے پریشانی ہے اور دفتر نے اظہارِ جذبہ تعاون کے باوجود معذوری کر دی ہے اس پر ایس پی صاحب نے فوراً مقامی انتظامیہ کو ہدایت کی کہ پولیس کا ہنگامی ضرورت کا ایک ٹرانسفارمر فوراً نصب کر دیا جائے۔ یوں اچانک اور غیر متوقع طور پر بروقت الیکٹرک پاور کا ضروری مسئلہ حل ہوا ٹرانسفارمر کی تبدیلی کا عمل ۱۶ اکتوبر کو جلد شروع ہونے سے چند منٹ قبل ہوا۔

کانفرنس کی انتظامیہ نے باہر سے آنے والی بسوں کے لئے قلعہ سے باہر مشرقی علاقہ میں ایک گراؤنڈ مخصوص کیا تھا کہ بسیں وہاں سوار یوں کو اتاریں اور دروازہ سے آئی ہوئی بسوں کو وہیں اسٹینڈ پر ٹھہرایا جائے۔ وہاں سے کانفرنس کے شرکاء پیدل چل کر قلعہ پر پہنچیں۔ اس مقصد کے لئے معینہ گراؤنڈ پر بورڈ لگائے گئے تھے۔ مگر ۱۵ اکتوبر کو جب ٹریفک پولیس کے ایس پی صاحب قلعہ پر تشریف لائے تو تبادلہ خیال میں انہوں نے فرمایا کہ مجوزہ انتظامات سے مہمانوں کو تکلیف ہوگی اس لئے بسیں قلعہ کے جنوبی دروازہ سے داخل ہوں گی اور قلعہ پر سوار یوں کو اتارتے ہوئے مغربی دروازہ سے باہر نکلتی جائیں گی۔ اس منصوبہ پر عمل کرتے ہوئے ہم شہر کی بعض سڑکوں کو دن وے (یکطرفہ ٹریفک) قرار دیں گے چنانچہ ایس پی صاحب کے اس منصوبہ پر نہایت کامیابی سے عمل ہوا اور یوں مسافر پریشانی سے محفوظ رہے۔

۱۶ اکتوبر کی صبح کو میں اور مولانا خدابخش انظر گاڑی لے کر ملتان میں داخل ہونے والی شاہراہوں پر قائم کردہ استقبال کمیٹیوں کا معائنہ کرنے گئے تو یہ دیکھ کر نہایت خوشی ہوئی کہ کمیٹیوں کے پاس ٹریفک پولیس کا عملہ صبح سات بجے سے متعینہ راستوں کا نقشہ لئے ہوئے موجود تھا اور آنے والے قافلوں کی رہنمائی کر رہے تھے۔ البتہ



ریلوے اسٹیشن پر سنی رضا کار پورا کنٹرول سنبھالے ہوئے تھے یہاں پولیس کی راہنمائی کی ضرورت نہیں تھی۔ کیونکہ اسٹیشن سے مہانوں کو قلعہ تک پہنچانے والی مقامی بسوں کو راستہ معلوم تھا۔

کئی مربع میل پر پھیلے ہوئے قلعہ کے تمام پلاٹ اور گراؤنڈ مہانوں کے لئے نصب کردہ ٹینٹوں سے پُر تھے جن کو صوبہ اور پھر ضلع وار تقسیم کیا گیا تھا مگر اس کے باوجود قلعہ کے قرب و جوار میں تمام اسکول و کالج، مقامی انتظامیہ کے تعاون سے ہنگامی طور پر خالی کرانے پڑے کیوں کہ مہانوں کی کثرت نے تمام اندازے غلط کر دیئے تھے۔

انتظامات کے آخری دنوں میں منتظمین کے ہم افراد مسلسل دن رات مصروفیت کی وجہ سے بیمار پڑ گئے تھے جس کی وجہ سے انتظامات کو عملی شکل دیتے وقت انتظامیہ کے باقی ماندہ افراد کو اپنے اپنے دائرہ کار میں بھی اور باہر بھی مختلف شعبوں میں ہنگامی طور پر کام کرنا پڑ رہا تھا جب کہ دوسرے شعبوں کے نقشوں سے وہ بے خبر تھے اس لئے آخری ہفتے، جس میں انتظامات کو عملی شکل دی جا رہی تھی نہایت مشکلات کا سامنا تھا۔ ہمہ جہتی مصروفیت کی بناء پر انتظامیہ کے موجودہ افراد کو یہ نہیں سوچ رہا تھا کہ میں نے کیا کیا کرنا ہے اس صورت حال کے پیش نظر نہایت پریشانی تھی۔ مختصر وقت میں غیر محدود اور منتشر کام کیسے مکمل ہوگا۔

یہی صورت حال تھی اور کانفرنس کے شروع ہونے میں چار دن تھے کہ انتظامیہ کے ایک فرد نے جو کئی سالوں سے علیل ہیں اور مان کی انتڑیوں اور مثانہ کو کاٹ کر مصنوعی نظام قائم کیا گیا ہے میری مراد مولانا سید محمد عبداللہ شاہ ہمتی جامعہ انوار الابرار سے ہے جنہوں نے آگے بڑھ کر قلعہ کے جملہ انتظامات کا کنٹرول خود سنبھال لیا اور چار دن اور رات مسلسل بیدار اور مصروف رہ کر انتظامات کو آخری شکل دینے میں کامیاب ہو گئے۔ ان کے جذبہ کا یہ عالم تھا کہ اس دوران میں نے متعدد بار اصرار کیا کہ ”آپ مریض ہیں، صحت کا سخت خطرہ ہے، کچھ آرام کر لیں۔“ مگر یہ مرد مجاہد کانفرنس



کے اختتام تک برسرکار رہا۔

انہی دنوں میں مجھے انتظامیہ کے ایک دوسرے فرد جمیل الدین صاحب پر بھی ترس آیا کہ وہ ہسپتال سے اٹھ کر سیدھے قلعے پہنچ گئے اور رات دن شامیا نے اوٹینٹ لگوانے میں مصروف رہے جب میں نے ان کے چہرے پر نمایاں کمزوری کے آثار دیکھے اور ان کی نبض پر ہاتھ رکھا تو اس وقت بھی ان کو بخار تھا۔ مختار صاحب کے ذمہ چونکہ قلعے سے باہر دفاتر و شہری امور تھے۔ وہ بھی رات دو بجے رکشا میں تیزی سے گزرتے ہوئے نظر آئے جب کہ ان کے بھائی دن رات، سید محمد عبداللہ شاہ کے ساتھ مصروف عمل رہتے ادھر اکابرین حضرت غزالی زماں، علامہ کاظمی صاحب، حضرت مخدوم العلماء، مولانا حامد علی خاں اور مولانا محمد شریف (شیخ الحدیث) کانفرنس پر مخالف سیاسی دباؤ کا مقابلہ کر رہے تھے۔ اس لئے ان کو اجلاس سے قبل تفصیلی انتظامات دیکھنے کا موقع ہی نہ مل سکا۔

ملک کے کونے کونے سے آئے ہوئے قافلوں میں بڑے بڑے مشائخ و علماء جو عوام کے مرکز عقیدت تھے ان کو میں نے قافلوں کے ساتھ کیمپوں میں لیٹے ہوئے دیکھا تو میں نے یہ تاثر لیا کہ آج اپنی امتیازی حیثیت کو قربان کرنے والے یہ لوگ اپنے اس عمل میں باختیار نہیں ان کو کسی عظیم قدرت نے پابند کر رکھا ہے۔

میرا خیال تھا کہ پہلی رات کا اجتماع ریکارڈ ہوگا کیونکہ ملک کے کونے کونے سے ہر طبقہ کے لوگ پہنچے ہوئے ہیں پہلی رات کی شمولیت کے بعد یہ لوگ روانگی شروع کر دیں گے مگر میرا خیال غلط ثابت ہوا۔ جب میں دوسرے دن دو دراز سے آئی ہوئی بسوں کے اسٹینڈ کے پاس سے گزرا تو اس پر بسوں کی تعداد سے پہلے سے کہیں زیادہ کھتی چنانچہ آخری اجلاس اور اس کا اختتام ایک ریکارڈ اجتماع پر ہوا۔

کانفرنس میں شمولیت کے لئے یوں تو قافلے ۱۳ اکتوبر سے ہی آنے شروع ہو گئے تھے مگر مسلسل آمد کا سلسلہ ۱۶ اکتوبر کی صبح ۵ بجے سے شروع ہوا۔ صبح سات بجے جب



میں اور مولانا خدابخش اظہر قلعہ کے مغربی گیٹ پر پہنچے تو اس وقت اس سے ملحقہ بازار اور قلعہ کاروڈ بسوں کی کثرت کی وجہ سے بند ہو چکا تھا جس کی بنا پر ہمیں استقبالیہ کمپوں میں جانا پڑا۔ آٹھ بجے ٹریفک متعینہ روٹ پر پابند ہو گئی۔ ۱۶ اکتوبر کو ۵ بجے کے بعد قافلوں کی آمد چھتیس گھنٹے جاری رہی اس کے پہلے چوبیس گھنٹے بلا فصل مسلسل بسیں قلعے سے نکلتی رہیں اور آخری بارہ گھنٹوں میں چند چند منتوں کے وقفہ پر بسوں کی آمد جاری رہی۔

کسی بھی جلسے یا کانفرنس کی کامیابی، تشہیر اور رابطہ پر ہوتی ہے جس کے لئے سرمایہ بنیادی شرط ہے مگر سنی کانفرنس ان تمام مروجہ اسباب و ذرائع کے بغیر منعقد ہوئی مثلاً پلسٹی کا یہ عالم تھا کہ کل پاکستان کے لئے پندرہ ہزار پوسٹر ۲۱ ستمبر کو شائع ہوئے روزنامہ "جنگ" کراچی میں تین اشتہار، نوائے وقت "لاہور ایڈیشن میں ایک اشتہار، امروز لاہور و ملتان ایڈیشن میں تین اشتہارات شائع ہوئے۔

رابطہ کی صورت حال یہ تھی کہ کوئی بھی باقاعدہ وفد مرکزی یا علاقائی سطح پر رابطہ کے لئے قائم نہیں کیا گیا سوائے چند مشائخ عظام سے رابطہ بنانے کے لئے ایک دو عدد عاقلانہ وفد تیس دیئے گئے۔ سرمایہ کا عالم یہ تھا کہ ۲۱ ستمبر کو چند سید بکسیں پنجاب میں تقسیم کی گئیں مگر نذر سید بکوں کے ذریعے جن نہیں سوسے کیونکہ بسوں میں ایک سو روپے کی پابندی تھی کوہن کے ذریعے جو آنے سے تعاون لیا مگر کوہن بہت تاثیرت طبع ہو کر ستمبر کی آخری تاریخوں میں مختلف شہروں کو ارسال کرنے کے تاہم۔ بات یہی ہے کہ ملک کے گوشے گوشے سے انسانوں کا سیلاب کسی رابطہ پلسٹی یا سرمایہ کار ہون منت نہیں تھا اطراف ملک سے پندرہ بیس لاکھ انسانوں کو جمع کرنے والے محرکات کیا تھے اسے کوئی مورخ ہی بیان کرے گا۔

مذکورہ بالا چند واقعات بیان کرنے سے میرا مقصد قارئین کو یہ بتانا ہے کہ سنی کانفرنس کی مکمل کامیابی کسی پلان منصوبہ اور ظاہری ذرائع کی مرہون منت نہیں



تھی کیونکہ منصوبے تو قدم قدم پر ناکام ہوتے رہتے، لیکن بروقت غیر متوقع اسباب پیدا ہوتے چلے گئے جو کامیابی پر فتح ہوئے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ سنی کانفرنس ملتان کا حسن انتظام محض تائید ایزدی تھی جو رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر عنایت اور اولیائے کرام کے فیض سے حاصل ہوئی۔

اس کرم و فیض کا باعث اکابرین اور کارکنوں کا خلوص اور سوادِ اعظم اہل سنت و جماعت کا اپنے مسلک سے دلی لگاؤ اور اپنے حقوق کے محفظ کا احساس و جذبہ تھا۔ میں اس لئے سنی کانفرنس ملتان کی انتظامیہ کا ایک فرد ہونے کی حیثیت سے حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر کرم اور بزرگانِ دین کے فیض پر اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لاتا ہوں اور سوادِ اعظم کو مبارک باد دیتا ہوں۔

(ہفت روزہ "افق" کراچی ۱۹ نومبر ۱۹۷۸ء)



حضرت شیخ التفسیر والحدیث مولانا الحافظ مفتی فیض احمد اویسی رضوی

کے

# تصانیف

ناظم مکتبہ اویسیہ رضویہ (ملتان روڈ) بہاولپور (پاکستان) فون نمبر ۳۳۱۰۳۴





کراچی میں اہلسنت

کی تصانیف کا مرکز



# مکتبہ رضویہ

(۱) پاکستان میں سب سے بڑے سائے کا مترجم قرآن شریف  
ترجمہ از اعلیٰ حضرت احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

(۲) اعلیٰ حضرت کے ترجمہ قرآن کا انگریزی ترجمہ (زیر طبع ہے)  
از پروفیسر شاہ فرید الحق مدظلہ

(۳) بہار شریعت حصہ ہیزدہم (۱۸)

عنقریب چھپنے والا ہے

(۴) مدنی قاعدہ : قائد اہلسنت علامہ شاہ احمد نورانی دارالکین جماعت اہلسنت پاکستان کی خصوصی  
فرمانش پر ترتیب دیا گیا۔ آج تک اس سے بہتر قاعدہ بغدادی کی طرز کا پیش نہیں کیا گیا

(۵) سیرت رسول عربی : زیر طبع ہے۔

(۶) روزانہ تاریخ کا کلینڈر اور اوقات نماز و سحری و افطار کا دائمی نقشہ نہایت خوبصورت

انداز میں پاکستان میں پہلی مرتبہ پیش کیا جا رہا ہے۔

دیگر مطبوعات کے لئے فہرست کتب طلب فرمائیں۔

(مولانا) رضا المصطفیٰ اعظمی مہتمم مکتبہ رضویہ

آرام باغ کراچی فون نمبر ۲۱۶۴۶۴۲ ، ۲۱۶۸۸۹



# لائحہ عمل اور ہدایات

مملکتِ خداداد پاکستان میں مقامِ مصطفیٰ کے تحفظ، نظامِ مصطفیٰ کے نفاذ اور مسلکِ اہل سنت کے فروغ کے لئے ملتان سنی کانفرنس (منعقدہ ۱۶، ۱۷، ۱۸ اکتوبر ۱۹۷۸ء) کے اس تاریخی موقع پر آپ کی خدمت میں چند گزارشات اس توقع کے ساتھ پیش کی جا رہی ہیں کہ آپ اس پر خود بھی عمل کریں گے اور دوسروں کو بھی اس پر عمل کرنے کی ترغیب دینگے۔ یوں انشاء اللہ اس کانفرنس کا عطا کردہ جذبہ دینی خدمت کا سبب بنے گا۔ اور ہم سب کی انفرادی اور اجتماعی طور پر دنیاوی فلاح اور اخروی نجات کا موجب ہوگا۔

★ آپ اپنے علاقے میں سوادِ اعظم کی مذہبی تنظیم جماعتِ اہل سنت، سیاسی تنظیم "جمعیت علماء پاکستان" اور طلباء تنظیم "انجمن طلباء اسلام کو منظم کریں۔ خصوصاً علماء کرام اور مشائخِ عظام سے یہ درخواست ہے کہ وہ اپنے عقیدت مندوں اور شاگردوں کو عرسوں اور جلسوں کے موقع پر ان تنظیموں سے عملی تعاون کرنے کی ہدایت فرمائیں۔

★ ہر علاقے میں ان تنظیموں کے دفتر کھولے جائیں، جہاں لائبریری اور دارالمطالعہ میں اکابرینِ اہل سنت کی کتابیں اور مسلک کے ترجمان اخبارات اور رسائل عوام کو پڑھنے کے لئے جھیا کئے جائیں۔ ہر دیہات میں تنظیم کے دفتر کا ہونا ضروری ہے۔

★ ہر محلے، گاؤں اور قصبے میں ہفتہ وار تبلیغی اجتماعات منعقد کئے جائیں اور عوام کو عقائد و اعمال کی درستی اور بجا آوری کی موثر طریقے سے تعلیم دی جائے۔



☆ سنی مسجدوں کے ٹرسٹ بنائے جائیں اور ٹرسٹ میں پاکیزہ کردار اور صحیح عقیدے کے افراد لئے جائیں اس طرح ہماری مسجدیں بدعقیدہ لوگوں کی دخل اندازی سے محفوظ رہیں گی۔

☆ ہر مسجد میں کسی نماز کے بعد روزانہ قرآنی تعلیم اور حدیث پاک کا درس دینے کا بندوبست کیا جائے۔ علاوہ ازیں مسجد کے ساتھ حفظ اور ناظرہ کا مکتب بھی ہونا چاہئے۔ تاکہ ہمارے سنی بھائی اور بچے کسی بدعقیدہ شخص کے پاس تعلیم حاصل کرنے پر مجبور نہ ہوں۔

☆ ہر شہر میں اہل سنت کے اکابرین کی کتابوں کا مکتبہ بھی ضرور ہونا چاہئے ہے۔

☆ معیاری دینی درس گاہوں کے قیام کی فوری ضرورت کا احساس کیا جائے ہر بڑے شہر میں دینی مدرسہ قائم کر کے اس میں درس نظامی کے ساتھ ساتھ طلباء کو جدید علوم بھی پڑھائے جائیں۔ دینی درس گاہوں کے طلباء میں اعلیٰ اخلاقی اوصاف پیدا کئے جائیں انہیں ایمان و تقویٰ اور صبر و ایثار کا نمونہ بنایا جائے۔ اور انہیں اس قابل بنایا جائے کہ وہ کامیاب مصنف اور خطیب بنیں۔ مروجہ طرز تقریر میں خاطر خواہ تبدیلی کی ضرورت ہے۔ بعض بدعقیدہ مقرر محض اپنے اچھوتے انداز کی وجہ سے عوام میں مقبولیت حاصل کر رہے ہیں۔ تقریر جامع مدلل پر مغز اور موضوع پر حاوی ہونی چاہئے۔ روزمرہ کے مشاہدات اور سائنسی ترقی کی روشنی میں تقریر کو عقلی دلائل سے مزین کر کے پیش کیا جائے۔ فن خطابت کے سلسلے میں سنی عوام کی تربیت کے لئے مجالس مقررین بنائی جائیں۔

☆ بزرگان دین کے عرسوں کے موقع پر سنی تنظیمیں عموماً اور مکتبے خصوصاً



اسٹال لگائیں۔ صاحبِ عرس کی سیرت پر اخباروں اور رسالوں میں  
مضامین چھپوائیں اور مقام اولیاء کا نفر نسیں منعقد کر کے نمایاں  
مقررین کے ذریعے ان کی تعلیمات کو عام کریں

★ اپنی تنظیم کی خبریں اخباروں اور رسالوں میں اشاعت کے لئے ضرور  
بھیجی جائیں۔ کارکن اچھے صحافیوں سے صحافت کی تربیت حاصل  
کریں۔ اور ان سے رابطہ بڑھائیں۔ علاقائی مسائل پر مراسلے اور بیانات  
اشاعت کے لئے بھیجیں۔ جب بھی کسی مرکزی یا صوبائی رہنما کے  
پالیسی امور پر بیانات آئیں تو ان کی حمایت میں بیان بھیجے جائیں۔

★ تاہم پالیسی معاملات میں مرکز کی ہدایت کے بغیر خود بیان نہ دیں۔  
ہر علاقائی دفتر میں جس قدر جلد ممکن ہو ٹیلی فون لگوایا جائے اس دوران  
کسی قریبی سستی بھائی کا فون نمبر اپنی تنظیم کے مرکزی، صوبائی اور  
ضلعی دفاتر میں رابطہ کے لئے دیا جائے۔

★ ہر سطح کے دفتر میں اس علاقے میں موجود تعلیمی اداروں، پولیس  
تھانوں اور رابطہ کے دیگر اداروں کی فہرست اور جملہ تفصیلات  
ہونی چاہئیں۔

★ ہر شعبہ زندگی سے متعلق نمایاں افراد مثلاً وکیلوں، صحافیوں، مزدوروں  
ڈاکٹروں اور ماہرینِ تعلیم وغیرہ سے قریبی رابطہ رکھا جائے! انہیں اپنی  
تنظیم میں شامل کیا جائے اور ان کے علم، تجربے اور صلاحیتوں سے  
فائدہ اٹھایا جائے۔

★ محضر حضرات اور آسودہ حال زمینداروں اور تاجروں وغیرہ کو مسجدوں  
اور دینی مدرسوں کی تنظیمی کمیٹی میں لیا جائے تاکہ وہ اپنی جیب سے  
یا اپنے اثر و رسوخ سے مالی وسائل مہیا کریں اور ہمارے علماء اور



شاگرد علمی مصروفیات میں زیادہ توجہ اور وقت دے سکیں، مشائخ عظام کی ذاتی توجہ سے مالی وسائل کی فراہمی کا مسئلہ آسانی کے ساتھ حل کرایا جاسکے۔ دیگر سنی ادارے بھی مارکیٹوں، منڈیوں اور دفاتروں سے فنڈ جمع کر کے مالی پریشانیوں کو دور کر سکتے ہیں۔ کوشش کی جائے کہ ہر سنی بھائی آپ کی تنظیم کو باقاعدگی سے ہر ماہ چندہ ادا کرے۔ اور بے عقیدہ تنظیموں سے مالی تعاون کرنے سے باز رہے۔

★ تنظیم برادران اہل سنت سے زکوٰۃ، صدقات اور قربانی کی کھالیں جمع کر کے "شعبۂ خدمتِ خلق" کے ذریعہ غریبوں، یتیموں، بیواؤں اور دوسرے حاجت مندوں کی مدد کرے۔ کسی سنی کے وسائل غیروں کے کام میں نہیں آنے چاہئیں۔

★ خدا نخواستہ کوئی حادثہ ہو جائے یا ناگہانی آفت آجائے تو مقامی قائدین اور کارکنوں کو فوراً وہاں امداد کے لئے پہنچنا چاہیے۔ اور ساتھ ہی بالاتر تنظیم کو بھی مطلع کرنا چاہیے۔

★ اہل سنت کے ترجمان اخباروں اور رسالوں سے تعاون کرنا ضروری ہے۔ انہیں اپنے اشتہارات دینا اور دوسرے کاروباری اداروں سے اشتہارات دلوانا ہمارا اخلاقی فرض ہے۔

★ اپنے مقاصد کی تشہیر کے لئے سنجیدہ کوشش اور توجہ دی جائے۔ بینز اور اشتہارات نمایاں مقامات بارونق چوراہوں، مرکزی مسجدوں، تعلیمی اداروں، لاری اڈوں، ریلوے اسٹیشنوں، ہسپتالوں اور بڑی سڑکوں بالخصوص ہائی وے پر لگائے جائیں۔

★ اس یقین سے سرشار ہو کر کام کریں کہ آپ کی جدوجہد حق و صداقت کے فروغ کے لئے ہے۔ یقین۔ جوش و جذبے کا سرچشمہ اور اعتماد کا خزانہ



ہے۔ لہذا بے یقینی، تذبذب اور پست ہمتی سے دامن چھڑا کر ہی آپ منزل کی جانب قدم بڑھا سکیں گے۔

☆ اپنے امیر کی اطاعت کریں۔ تاکہ نظم و ضبط برقرار رہے۔  
☆ کارکن ایک دوسرے سے برادرانہ محبت اور احترام سے پیش آئیں باہمی تعلق خاطر اپنے نصب العین سے محبت اور وفاداری کا اظہار کرتا ہے۔

☆ ہر تحریکی ساتھی دوسروں کے ساتھ خوش اخلاقی اور شیہ میں کلامی سے پیش آئے۔ آپ کا رویہ دوسرے شخص کے دل میں آپ کی تنظیم سے قرب یا دوری پیدا کرنے میں بڑا اہم کردار ادا کرتا ہے۔

☆ کارکن کے قول اور فعل میں مطابقت ہونی چاہئے۔ ایسا نہ ہو کہ آپ دوسروں کو جس نیک کام کی تلقین کریں وہ خود نہ کرتے ہوں۔

☆ ذاتی یا گروہی مفاد پر دینی مفاد کو فوقیت دیں اور ذاتی وقار پر تنظیمی وقار کو ترجیح دیں۔ اس کے لئے اپنے اندر ایثار اور قربانی کا جذبہ پیدا کرنا ضروری ہے۔

☆ دینی کام کرتے وقت بعض اوقات لوگوں کی مخالفت، بے جا تنقید اور غلط الزام تراشی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ایسے حالات میں حوصلہ نہ ہاریں بلکہ صبر و استقامت کے ساتھ اپنی جدوجہد جاری رکھیں۔ یہاں تک کہ حق واضح ہو کر غالب آجائے۔

☆ تنظیمی فیصلے باہمی مشورے سے طے کریں۔ عہدے دار کھلے دل سے تنقید برداشت کریں اور اپنے آپ کو احتساب کے لئے پیش کریں۔  
☆ اختلاف رائے کو بردباری سے سُننا چاہئے اور آپس کے معاملات میں رواداری اور عفو و درگزر سے کام لینا چاہئے۔ کسی رنجش کی صورت



میں اول تو براہ راست گفتگو سے غلط فہمیوں کا ازالہ کر لیا جائے ورنہ بصورت دیگر اپنے کسی بزرگ سے فیصلہ کر لیا جائے۔ اس فیصلے کو نہ صرف تسلیم کریں بلکہ اپنے ساتھی کے خلاف دل میں ذرہ بھر کدورت بھی نہ رکھیں۔

★ تمام کارکن آپس میں بھی قریبی رابطہ رکھیں اور اپنے ارد گرد رہنے والے عوام سے بھی ان کے دکھ سکھ میں ان کے کام آئیں اور ان کے ذاتی یا علاقائی مسائل حل کرنے میں مدد کریں۔

★ کارکن اپنا مطالعہ و مشاہدہ زیادہ سے زیادہ بڑھائیں۔ تاکہ وہ ماحول اور مخاطب کی ذہنی استعداد کے مطابق اپنا پروگرام مثبت انداز سے اور کامیابی کے ساتھ پیش کر سکیں۔

صلتان کی اس عظیم الشان تاریخی کانفرنس کے موقع پر تاریخ ساز اعلامیہ میں جن عزائم کا اظہار کیا گیا ہے۔ اس کی تکمیل کے لئے سربکف ہو کر میدان میں آئیے۔ انشاء اللہ فتح و کامرانی آپ کے قدم چومے گی۔

فقط والسلام

آپ کی دعاؤں کا طلب گار

محمد حنیف حاجی طیب

۲۹۹- شرف آباد۔ سو سائٹی۔ کراچی ۵

پاکستان

۱۵ اکتوبر ۱۹۷۸ء



اشتمار

کپڑے کو چارچاند لگانے والا

کراچی کا مشہور ادارہ

الحیب ٹیکسٹائل  
بلیچنگ ملز

ٹیکسٹائل پروسیسرز - امپورٹرز اینڈ ایکسپورٹرز

ملز ایڈریس :

۱۶۴ - گارڈن ولیٹ

کراچی نمبر ۳ پاکستان

فون نمبر ۶۰۶۵۵ ، ۶۸۰۵۸

آفس ایڈریس :

۱۶ - نیو کلا تھ مارکیٹ - ایم اے جناح روڈ

کراچی نمبر ۲ پاکستان

فون نمبر : ۲۳۰۰۳۲



# ملتان سٹی کالفرس میں

شرکت کرنے والے قافلہوں کے امیروں کے اسمائے گرامی

## صوبہ پنجاب

- ۱- حضرت مہر محمد خاں ہمد صاحب چھانگمانگا۔ تصور
- ۲- جناب مولانا محمد احمد امجد " پتوکی۔
- ۳- جناب غازی ندیر احمد خاں " چھانگمانگا۔
- ۴- جناب ملک محمد جاوید اعوان " "
- ۵- جناب مزارعباس بیگ " "
- ۶- جناب محمد ارشاد جاوید " "
- ۷- جناب صاحبزادے محمد اقبال " "
- ۸- جناب محمد افضل خاں " "
- ۹- جناب حافظ محمد جمیل بیگ " "
- ۱۰- جناب ڈاکٹر عبد المجید اختر " رسول پورہ
- ۱۱- جناب حافظ محمد یعقوب " "
- ۱۲- جناب مولانا منظور احمد صاحب " راجہ جھنگ
- ۱۳- جناب احمد یار قادری " چونیاں
- ۱۴- جناب ابوالجلیل محمد اسمعیل " کوٹ رادھا کرشن
- ۱۵- جناب مولانا مختار کوکب " پتوکی
- ۱۶- جناب ماسٹر محمود انصاری " "



- ۱۷ جناب صوفی محمد لطیف
- ۱۸ جناب مولانا غلام محی الدین
- ۱۹ جناب عبد الحفیظ صاحب
- ۲۰ جناب قاری شیر محمد صاحب
- ۲۱ جناب حاجی غلام محمد
- ۲۲ جناب سید خلیل احمد شاہ
- ۲۳ جناب شاہ زوار شاہ
- ۲۴ جناب غازی عبد الشکور
- ۲۵ جناب محمد انور
- ۲۶ جناب مولانا عنایت اللہ
- ۲۷ جناب قاری فقیر محمد مسعودی
- ۲۸ جناب مولانا ضیاء اللہ قادری
- ۲۹ جناب مولانا غلام مصطفیٰ
- ۳۰ جناب عبد القیوم شیخ قادری
- ۳۱ جناب محمد حسین رضوی
- ۳۲ جناب صاحبزادہ سید شبیر حسین شاہ
- ۳۳ جناب تاج الدین صاحب
- ۳۴ جناب محمد اقبال صاحب
- ۳۵ جناب مولانا ابوداؤد محمد صادق
- ۳۶ جناب مولوی غلام حسین
- ۳۷ جناب محمد شریف طاہر
- ۳۸ جناب میاں محمد سلیم
- کوٹ گاما
- چونیاں
- کوٹ مولوی عبد القادر - قصور
- لاہور
- اچھرہ
- شالیمار ٹاؤن
- سیالکوٹ
- ساؤکن وند
- کالروالا
- بھنگی
- رنکیپورہ
- ڈھلن بھلگن
- پنڈی بھٹیاں
- گوجرانوالہ
- ٹال گڈھیا
- حافظ آباد
- علی پور چھٹہ
- حافظ آباد
- اسلام پورہ
- گوجرہ
- مدن پورہ
- فیصل آباد



- ۳۹ جناب محمد الیاس " جرٹ انوالہ "
- ۴۰ جناب حاجی نذیر احمد " دارالسلام "
- ۴۱ جناب سید غلام جعفر " ٹائپ کالونی "
- ۴۲ جناب چوہدری محمد صادق " گوجرہ "
- ۴۳ جناب محمد بخش رضوی صاحب " فرید گنج فیصل آباد "
- ۴۴ جناب قاری غلام رسول " گلبرگ "
- ۴۵ جناب صاحبزادہ محمد انور حسین قادری۔ تانڈلیاں والا "
- ۴۶ جناب حاجی فضل کریم صاحب " جھنگ بازار "
- ۴۷ جناب مولوی محمد حسین چشتی " اسلام نگر "
- ۴۸ جناب قاری محمد صدیق " گلبرگ "
- ۴۹ جناب سید حسین الدین شاہ " راو پنڈی "
- ۵۰ جناب محمد افتخار احمد " ساؤتھ افریقہ "
- ۵۱ جناب شاہد علی " " "
- ۵۲ جناب محمد اسمعیل " " "
- ۵۳ جناب غلام مرتضیٰ " " "
- ۵۴ جناب لیاقت علی " " "
- ۵۵ جناب محمد سلیم یوسف " " "
- ۵۶ جناب محمد خلیل " " "
- ۵۷ جناب محمد ذاکر " " "
- ۵۸ جناب فیض الفاروق " " "
- ۵۹ جناب محمد ادریس " سی بلاک اسلام آباد "
- ۶۰ جناب مولانا محمد عبدالخالق مجرمی صاحب " " "



- ۶۱ جناب مولانا غلام محمد شیخ الحدیث صاحب چکوال  
 ۶۲ جناب صاحبزادہ محمد حبیب اللہ سرمائے عالمگیر  
 ۶۳ جناب ڈاکٹر نذیر احمد ضیا سنال وال  
 ۶۴ جناب میاں شبیر ایڈووکیٹ علی پور  
 ۶۵ جناب عبدالرزاق شاہ صاحب کوٹ اودھ  
 ۶۶ جناب حافظ سید منور شاہ صاحب لیہ  
 ۶۷ جناب صاحبزادہ محمد عبدالحق بندھالوی  
 ۶۸ جناب حافظ محمد ریاض قائد آباد  
 ۶۹ جناب حافظ عطا محمد خوشاب  
 ۷۰ جناب خواجہ محمد اسمعیل ساہیوال  
 ۷۱ جناب حافظ محمد انور اتر  
 ۷۲ جناب مولوی عبدالرشید چک نمبر ۲۳۳ جھنگ  
 ۷۳ جناب سید منظر حسین شاہ بھوانہ  
 ۷۴ جناب محمد طیب چشتی سلایٹ ٹاؤن  
 ۷۵ جناب مولانا شبیر احمد ہاشمی داؤد آباد  
 ۷۶ جناب الحاج علی محمد دہاڑی  
 ۷۷ جناب سید محفوظ الحق بورے والا  
 ۷۸ جناب مولانا خان محمد چک نمبر ۴۹۳  
 ۷۹ جناب قاری مشتاق احمد بورے والا  
 ۸۰ جناب حافظ نذیر احمد صاحب  
 ۸۱ جناب پیر سید ریحان شاہ لڈن پورا  
 ۸۲ جناب مولانا منظور احمد فیضی احمد پور شرقیہ بہاولپور



- ۸۳ جناب مولانا خلیل اشرف رضوی ڈونگا بھونگا
- ۸۴ جناب میاں محمد خالوالے کا مارون آباد
- ۸۵ جناب مولانا سید مسعود الحسن <sup>صاحب</sup> عرف چن پیر
- ۸۶ جناب مولانا محمد الثریار اشرفی صاحب
- ۸۷ جناب فیض احمد توگیرہ
- ۸۸ جناب احمد محمود ظفر صاحب منچن آباد
- ۸۹ جناب مولانا محمد صدیق صاحب میکلور وڈ گنج بھاو لنگر
- ۹۰ جناب حاجی نور محمد چشتیاں
- ۹۱ جناب نور محمد
- ۹۲ جناب سردار محمد
- ۹۳ جناب مولانا غلام رسول فورٹ عباس
- ۹۴ جناب سید فیض الحسن تنویر فقیر والی
- ۹۵ جناب مولانا محمد اشرف چک نمبر ۱۰۸
- ۹۶ جناب مولانا حبیب احمد سعیدی <sup>صاحب</sup> فیروزہ رحیم یار خاں
- ۹۷ جناب مولانا عبدالکریم آفریدی ترنڈہ سوائے خاں
- ۹۸ جناب حاجی اللہ جوایا صاحب
- ۹۹ جناب محمد شمس الدین اویسی فتح پور
- ۱۰۰ جناب سید عبدالرزاق نواں کوٹ
- ۱۰۱ جناب مولانا علاؤ الدین صادق آباد
- ۱۰۲ جناب حافظ عبدالکریم
- ۱۰۳ جناب مولانا خدابخش رضوی
- ۱۰۴ جناب الحاج مولانا مختار احمد خانپور







- ۱۲۷ جناب صاحبزادہ عبدالمالک صاحب  
 ۱۲۸ جناب صاحبزادہ میاں غلام یسین نقشبندی کنڈیاں  
 ۱۲۹ جناب قاری شان محمد قادری صاحب کبیر والا ملتان  
 ۱۳۰ جناب ڈاکٹر محمد عثمان " جہانیاں  
 ۱۳۱ جناب محمد اسلم جاوید " "  
 ۱۳۲ جناب مولانا زاہد احمد لوری " میاں چنوں  
 ۱۳۳ جناب منشی عبداللطیف " سبزی منڈی خانیوال  
 ۱۳۴ جناب مولانا حافظ عبدالستار " بھڑہ بازار کبروڑ پکا  
 ۱۳۵ حضرت پیر کرم شاہ صاحب سرگودھا  
 ۱۳۶ جناب ابوالفتح صاحب رحیم یار خاں  
 ۱۳۷ جناب محمد انور ہاشمی صاحب "  
 ۱۳۸ جناب مفتی محمد عبداللہ صاحب قصور  
 ۱۳۹ جناب مولانا منظور احمد صاحب بھاو پور  
 ۱۴۰ جناب شیخ عبد الشفیع " رحیم یار خاں  
 ۱۴۱ جناب عابد انصاری " چینوٹ  
 ۱۴۲ جناب غوث محمد فریدی " چیچہ وطنی  
 ۱۴۳ جناب ملک محمد یار " مظفر گڑھ  
 ۱۴۴ جناب پیر محمد اسد خاں " کوٹ اودھ  
 ۱۴۵ جناب سید خورشید احمد شاہ " جگی شریف  
 ۱۴۶ جناب پیر طریقت محمد عبداللہ بارو صاحب مظفر گڑھ  
 ۱۴۷ جناب خواجہ محمد حسن صاحب سواگ شریف  
 ۱۴۸ جناب پیر سید حسن منور " یہ



- ۱۴۹ جناب مولانا محمد احسن " فیصل آباد
- ۱۵۰ حضرت خواجہ سرفراز " تونسہ شریف
- ۱۵۱ حاجی غلام مرتضیٰ " " "
- ۱۵۲ جناب خواجہ فقیر محمد " سواگ شریف
- ۱۵۳ جناب مولانا فیض محمد نقشبندی " دہاڑی
- ۱۵۴ جناب سید محمد اشرف شاہ بخاری لہ " لہ
- ۱۵۵ - مولانا غلام محی الدین صاحب چونیال
- ۱۵۶ - مولانا محمد سردار احمد شاہ " پتوکی
- ۱۵۷ - ڈاکٹر عبد المجید اختر " " "
- ۱۵۸ - ابوالبدر محمد شمس الزماں قادری " لاہور
- ۱۵۹ - مولانا عبدالحکیم اشرف قادری " " "
- ۱۶۰ - علامہ ابوسعید غلام سرور صاحب گاندھی پارک لاہور
- ۱۶۱ - مفتی غلام قطب الدین نعیمی " " "
- ۱۶۲ - مولانا خادم حسین " چراغ پارک
- ۱۶۳ - مولانا عبدالغفور " باغبان پورہ
- ۱۶۴ - مولانا خادم حسین شہر قیومی " شاہدرہ
- ۱۶۵ - سید فصیح احمد جعفری " " "
- ۱۶۶ - صوفی محمد علی نقشبندی " سیالکوٹ
- ۱۶۷ - مفتی مختار احمد گجراتی " " "
- ۱۶۸ - مولانا حافظ محمد عالم " " "
- ۱۶۹ - مولانا منظور احمد " ڈسکہ
- ۱۷۰ - پیر صاحبزادہ سید ظہور الحسنین " " "



	"	محمد شفیع مغل	-۱۷۱
گوجرانوالہ	گھگر منڈی	سید مراتب علی شاہ	-۱۷۲
"	راہوالی	مولانا حاکم علی	-۱۷۳
"	علی پور چھٹھ	حافظ محمد سعید	-۱۷۴
"	کامونگی	صوفی محمد اکرم رضوی	-۱۷۵
	فیصل آباد	چودھری محمد صدیق رندھاوا	-۱۷۶
	سمندری	مولانا محمد عارف	-۱۷۷
	پیر محل	علامہ محمد اکبر صاحب	-۱۷۸
	اڈہ سندھلیا نوالی	سید اسرار حسین شاہ	-۱۷۹
	تانڈلیا نوالہ	محمد انور حسین	-۱۸۰
	دارالسلام	حافظ محمد رمضان رضا	-۱۸۱
	جہلم	مولانا غلام سرور نورانی	-۱۸۲
	"	قاری محمد یوسف	-۱۸۳
	"	حاجی لال حسین	-۱۸۴
	جہانیاں	راؤ غلام سرور تبسم	-۱۸۵
	"	عبدالسلام صدیقی	-۱۸۶
	"	شیخ محمد ذوالفقار	-۱۸۷
	"	چودھری فیض محمد	-۱۸۸
	"	حاجی عبدالرشید	-۱۸۹
	"	حاجی احمد یار	-۱۹۰
	"	حافظ ملک دلیل خاں	-۱۹۱
	"	چوہدری عطا محمد	-۱۹۲







اُدیح شریف	"	۲۱۵ - مولانا محمد ظریف
" "	"	۲۱۶ - حافظ غلام قادر
" "	"	۲۱۷ - مولانا محمد سلیم
" "	"	۲۱۸ - حضرت شہباز
ڈیرہ نواب	"	۲۱۹ - مولانا محمد بخش
" "	"	۲۲۰ - مولانا محبت علی
" "	"	۲۲۱ - پیر صالح محمد
خان پور	"	۲۲۲ - مولانا محمد اکرم
" "	"	۲۲۳ - پیرزادہ سعید احمد
خان پور	"	۲۲۴ - مولانا احمد دین صاحب
"	"	۲۲۵ - مولانا منیر احمد
بہاولپور	"	۲۲۶ - شہزادہ سعید الرشید عباسی صاحب
"	"	۲۲۷ - مخدوم شمس الدین
"	"	۲۲۸ - مخدوم زادہ محمد غوث
حاصل پور	"	۲۲۹ - مولانا فیض محمد اویسی
"	"	۲۳۰ - مولانا حضور محمد
"	"	۲۳۱ - دیوان حاجی محمد حسین
علی پور چھٹھ	"	۲۳۲ - پیر محمد اسلم اویسی
بھکر میا نوالی	"	۲۳۳ - صاحبزادہ نور سلطان
" "	"	۲۳۴ - سید عارف حسین قدوسی
کنڈیاں ڈھنگ	"	۲۳۵ - صاحبزادہ قاری غلام حسین بھووی
عیسیٰ خیل	"	۲۳۶ - پیر میاں محمد صدیق صاحب



شیخو بلورہ	مولانا عبدالکریم ابد الوسی	۲۳۷
خانپور رحیم یار خاں	مولانا بشیر احمد سعیدی	۲۳۸
" "	مولانا مختار احمد	۲۳۹
" "	ابو عابد شفیع محمد	۲۴۰
" "	الحاج مستقیم الدین	۲۴۱
" "	ابوالنور بشیر احمد	۲۴۲
" "	حافظ عبدالکریم	۲۴۳
" "	عطا محمد قریشی	۲۴۴
" "	عبدالصمد	۲۴۵
" "	بشیر احمد	۲۴۶
خانپور رحیم یار خاں	چوہدری کلیم اللہ صاحب	۲۴۷
" "	ملک امیر محمد	۲۴۸
" صادق آباد	پیر صالح محمد اویسی	۲۴۹
" "	پیر غلام نصیر الدین محمود	۲۵۰
" "	چوہدری محمد تقی	۲۵۱
" "	صوفی محمد یوسف	۲۵۲
ڈیرہ غازی خاں	محمد خاں لغاری	۲۵۳
منظفر گڑھ	نور محمد نقشبندی	۲۵۴
سواگ شریف	خواجہ فقیر محمد	۲۵۵
جیب کالونی وٹاری	مولانا گلزار احمد	۲۵۶
" "	حافظ محمد عبداللہ	۲۵۷
" مرضی پور	صوفی عبدالرزاق	۲۵۸



- ۲۵۹- صوفی محمد سرور " " "
- ۲۶۰- مولانا عتیق الرحمان " یعقوب آباد " "
- ۲۶۱- قاری برکت علی " " " "
- ۲۶۲- مولانا مہر علی خاں " عزیز آباد " "
- ۲۶۳- طالب صاحب " " " "
- ۲۶۴- حافظ محمد نذیر فریدی " نیلی کاٹن فیکٹری " "
- ۲۶۵- حاجی رحمت اللہ " چنیوٹ جھنگ " "
- ۲۶۶- مولانا محمد انور علی " " " "
- ۲۶۷- محمد سمیع اچھوت " " " "
- ۲۶۸- میا محمد نالد " بہاول نگر " "
- ۲۶۹- مولانا محمد اللہ یار اشرفی " " " "
- ۲۷۰- ڈاکٹر ایم ایچ چوہدری صاحب " بہاول نگر " "
- ۲۷۱- مولانا غلام رسول " فورٹ عباس " "
- ۲۷۲- مولانا عبدالقادر اشرفی " گجرات " "
- ۲۷۳- حافظ غلام حسین سیالوی " " " "
- ۲۷۴- صاحبزادہ ضیاء الحسن اشرفی " " " "
- ۲۷۵- صاحبزادہ حفیظ الرحمان معصومی صاحب " " " "
- ۲۷۶- پیر سید منیر حسین شاہ صاحب " " " "
- ۲۷۷- پیر محمد جلال الدین شاہ " ڈنگہ منڈی گجرات " "
- ۲۷۸- مولانا محمد اشرف پھالیہ " " " "
- ۲۷۹- مولانا محمد عبید اللہ " " " "
- ۲۸۰- سید خضر حسین شاہ " " " "



"	"	"	عبدالمالک	۲۸۱-
"	"	"	میاں محمد شریف	۲۸۲-
"	سرگودھا	"	ملک خان محمد	۲۸۳-
سرگودھا	بھیرہ شریف	"	صاحبزادہ محمد امین الحسنات شاہ	۲۸۴-
"	بھلووال	صاحب	مولانا غلام علی قمر	۲۸۵-
"	"	"	محمد رفیق اطہر	۲۸۶-
"	"	"	محمد عبداللہ نیازی	۲۸۷-
"	حافظ آباد	"	ملک محمد نواز	۲۸۸-
"	ساہیوال	"	مولانا ظفر اقبال	۲۸۹-
ساہیوال	عارف والا	"	مولانا مفتی غلام نبی	۲۹۰-
"	چیچہ وطنی	"	قاری محمد حسین حیدری	۲۹۱-
"	"	"	غوث محمد فریدی	۲۹۲-
ساہیوال	بصیر پور	صاحب	صاحبزادہ محب اللہ	۲۹۳-
"	"	"	مولانا محمد نور اللہ	۲۹۴-
"	ہرپہ	"	صاحبزادہ سید اصغر علی شاہ	۲۹۵-
لاہور	"	"	ڈاکٹر علی محمد	۲۹۶-
"	"	"	محمد ظفر قادری	۲۹۷-
"	"	"	ماسٹر کرم دین	۲۹۸-
تصور	پتوکی	"	چوہدری قدرت اللہ	۲۹۹-
		"		۳۰۰-
فیصل آباد			خان حمید اللہ خان نیازی ایڈوکیٹ صاحب	۳۰۱-
سرگودھا			صاحبزادہ عبداللہ صاحب	۳۰۲-



- ۳۰۳ - رانا ولی محمد
- ۳۰۴ - قاضی شفیق احمد
- ۳۰۵ - مولانا عبدالقدوس
- ۳۰۶ - ملک خان محمد بندیال قائد آباد
- ۳۰۷ - سردار خالق داد
- ۳۰۸ - محمد علاؤ الدین صادق آباد
- ۳۰۹ - قاری عبدالعزیز فریدی رحیم یار خاں راتے وند
- ۳۱۰ - مولانا حاجی نواب دین شہر چیموری صاحب
- ۳۱۱ - حفیظ احمد صاحب
- ۳۱۲ - شیخ محمد اقبال
- ۳۱۳ - حاجی مہر دین انصاری حافظ آباد
- ۳۱۴ - حاجی محمد رمضان
- ۳۱۵ - مہر غلام نبی
- ۳۱۶ - ڈاکٹر محمد عثمان قریشی صاحب جہانیاں ملتان
- ۳۱۷ - محمد اسلم جاوید سیالوی
- ۳۱۸ - بابو محمد یونس چشتی فریدی
- ۳۱۹ - چوہدری محمد شفیق چشتی فریدی
- ۳۲۰ - سید طالب حسین شاہ صاحب
- ۳۲۱ - شیخ فضل کریم
- ۳۲۲ - مولانا اللہ نواز
- ۳۲۳ - محمد شفیع سیالوی
- ۳۲۴ - ڈاکٹر تاج الدین
- ۳۲۵ - رانا خلیل احمد نقشبندی



دیدہ زیب زیورات کا

بہترین مرکز

چاند جیولرز

چاند سی کے لہن کے لئے  
چاند سے کہئے،

آج ہی خرید کے لئے  
تشریف لائیے

ہمارا پتہ: چاند جیولرز

لیاقت صرافہ مارکیٹ کمشل ایریا

لیاقت آباد - کراچی

فون نمبر ۴۱۷۳۷۲



## صوبہ سندھ

کراچی

- ۱ ڈاکٹر سید محمد مظاہر اشرف جیلان صاحب
- ۲ جناب مولانا وزیر القادری صاحب
- ۳ جناب صوفی ایاز خاں نیازی
- ۴ جناب محمد احمد صدیقی
- ۵ جناب مفتی سید شجاعت علی قادری
- ۶ جناب حافظ محمد تقی
- ۷ جناب حاجی محمد رفیع
- ۸ جناب علامہ محمد حسن حقانی
- ۹ جناب علامہ شاہ تراب الحق قادری
- ۱۰ جناب علامہ عبد المصطفیٰ الازہری
- ۱۱ جناب علامہ ابوظاہر محمد رمضان
- ۱۲ جناب مولانا محمد منظور الحق
- ۱۳ جناب مولانا محمد انوار المصطفیٰ قادری صاحب
- ۱۴ جناب حاجی حنیف طیب صاحب
- ۱۵ جناب پروفیسر شاہ فرید الحق
- ۱۶ جناب عبدالرشید قادری
- ۱۷ مولانا ابراہیم احمد رحمانی صاحب
- ۱۸ جناب مولانا جمیل احمد نعیمی
- ۱۹ جناب جمیل احمد صدیقی صاحب
- ۲۰ جناب شمیم الدین



"	۲۱ جناب سید عالم
کراچی	۲۲ جناب حاجی محمد افضل صاحب
"	۲۳ جناب غلام محمد انصاری
"	۲۴ جناب عبدالعزیز
"	۲۵ جناب اسمعیل
"	۲۶ جناب سید برکت علی
"	۲۷ جناب شوکت خاں
"	۲۸ جناب ڈاکٹر اے جے انجم
"	۲۹ جناب دلدار خاں
"	۳۰ جناب سید ارشاد علی
لیاقت آباد	۳۱ جناب نعیم الدین نیازی
ڈرگ کالونی	۳۲ جناب محبوب سلطان بھٹی
جمشید کواٹرز	۳۳ جناب عبداللحی
کھوکھرا پار	۳۴ جناب حافظ محمد سمیع
سعود آباد	۳۵ جناب یعقوب احمد
اسلم روڈ	۳۶ جناب الحاج شریف الدین
کورنگی	۳۷ جناب عنایت اللہ انصاری
ولایت آیاد	۳۸ جناب قاری نثار الحق قادری
کورنگی	۳۹ جناب یوسف بدایونی
لانڈھی	۴۰ جناب نواب علی
بلیسر کالونی	۴۱ جناب حافظ محمد بخش
جیکب لائن	۴۲ جناب غلام حسین پیرزادہ



"	لیاقت آباد	"	جناب نیشہ خاں	۴۳
"	فیڈرل ایریا	"	جناب عابد	۴۴
کراچی	نیو کراچی	"	جناب محمد ضمیر صدیقی صاحب	۴۵
"	پاپوش نگر	"	جناب مرزا فخر الدین بیگ	۴۶
"	گلپہار	"	جناب حاجی مشکور احمد خاں	۴۷
"	اورنگی ٹاؤن	"	جناب غلام کبریٰ مفتی	۴۸
"	بکرا پیری	"	جناب مولانا محمد اللہ وسایا الخطیب	۴۹
"	نیازی کالونی	"	جناب مولانا غلام نبی صاحب	۵۰
"	پیر کالونی	"	جناب حاجی محمد حسین جمالی	۵۱
"	رنچھوڑ لائن	"	جناب محمد الیاس صدیقی	۵۲
"	میٹھادر	"	جناب زکریہ موسیٰ کاپڑیہ	۵۳
"	کھارادر	"	جناب محمد الیاس قادری	۵۴
"	کیماڑی	"	جناب صوفی خادم حسین	۵۵
"	صدر	"	جناب عبد المجید کھنائی	۵۶
"	محمود آباد	"	جناب ملک احمد خاں	۵۷
"	برنس روڈ	"	جناب ملک محمد اسحاق	۵۸
"	مارٹن کواٹرز	"	جناب گل محمد قادری	۵۹
"	خاموش کالونی	"	جناب عبد الشکور طاہری	۶۰
"	ریکسر لائن	"	جناب محمد اسمعیل	۶۱
"	گجر نالہ	"	جناب محمد حسین جلیپوری	۶۲
"	بلدیہ ٹاؤن	"	جناب عبدالعزیز چشتی	۶۳
"	پاک کالونی	"	جناب ذوالفقار احمد	۶۴



۶۵	جناب عبدالرحمن	نیآباد
۶۶	جناب علی احمد	الفریڈ اسٹریٹ
۶۷	جناب خلیل احمد	آصف کالونی
۶۸	جناب سہیل احمد صدیقی صاحب	گورنر ہاؤس کراچی
۶۹	جناب حاجی حبیب احمد	عثمان آباد
۷۰	جناب قاری غلام رسول	قصیہ کالونی
۷۱	جناب محمد لیاقت	ہجرت کالونی
۷۲	جناب سید نثار علی	لیاقت چوک
۷۳	جناب شفیق احمد	جٹ لائن
۷۴	جناب مختار اللہ راہی	نیو کراچی
۷۵	جناب محمد ہاشم	جیکب لائن
۷۶	جناب لئیق احمد	بڈہ لائن
۷۷	جناب محمد فاروق	جیکب لائن
۷۸	جناب مشتاق احمد شعیب	محمد آباد
۷۹	جناب عبدالغفار کھتری	دودھا و بیج
۸۰	جناب محمد مبین بیگ	وحید آباد
۸۱	جناب کرامت حسین چوہان	کشمیری محلہ
۸۲	جناب اسلام الدین	گویمار
۸۳	جناب عقیل احمد ہاشمی	نشر کالونی
۸۴	جناب پیر طریقت سید محمد شرف شاہ جیلانی	فردوس کالونی
۸۵	جناب عبدالقادر خاں عرف گارڈ صاحب	گولی مار
۸۶	جناب عبدالغفور	علامہ اقبال کالونی



- ۸۷ جناب چوہدری محمد حسین فیڈرل بی ایریا
- ۸۸ جناب خان محمد پراچہ پیر کالونی
- ۸۹ جناب پیر طریقت صوفی عبدالعزیز شاہ جمالی جہانگیر روڈ
- ۹۰ جناب شیخ المشائخ صوفی عبدالغنی شاہ لیاقت آباد  
ابوالعلانی نقشبندی
- ۹۱ جمیل احمد صدیقی جمالی صاحب ویکامحل کراچی
- ۹۲ حاجی غلام نبی صاحب فیڈرل ایریا
- ۹۳ محمد ارشاد انصاری صاحب لاندھی
- ۹۴ نعمانی میاں صدر
- ۹۵ جناب مولانا عبدالمنعم ہزاروی لیاقت آباد
- ۹۶ جناب مولانا غلام دستگیر نقشبندی آگرہ تاج کالونی
- ۹۷ جناب شاہ حسین گرویزی صاحب برنس گارڈن
- ۹۸ جناب خواجہ رضی حیدر ناظم آباد
- ۹۹ جناب مولانا غلام رسول سعیدی فیڈرل بی ایریا
- ۱۰۰ جناب سید نور عالم بخاری صاحب لیاقت آباد
- ۱۰۱ جناب محمد صدیق راٹھور
- ۱۰۲ جناب پیر سید ارشاد علی حیدر آباد
- ۱۰۳ جناب انتظار احمد
- ۱۰۴ جناب محمد رمضان آرائین ایڈوکیٹ
- ۱۰۵ جناب عبدالسلام ایڈوکیٹ صاحب
- ۱۰۶ جناب سید محمد ہاشم شمس
- ۱۰۷ جناب سید احد یوسف ایڈوکیٹ







بھر چونڈی شریف

حیدر آباد

"

"

میرپور

"

سندھ

"

"

"

"

"

"

"

"

"

"

"

میرپور

۱۳۰ جناب میاں عبدالحی

۱۳۱ جناب قاری عبد الرزاق

۱۳۲ جناب افسر علی شاہ

۱۳۳ جناب مولانا محمد سعید قادری

۱۳۴ جناب پیر ثناء اللہ جان سرہندی

۱۳۵ جناب پیر ابراہیم جان سرہندی

۱۳۶ - فقیر محبت علی خاں صاحب

۱۳۷ - سید محمد حسین شاہ قاسمی

۱۳۸ - حاجی مشتاق احمد

۱۳۹ - مولانا شاکر علی

۱۴۰ - مولانا محمد رمضان ابوالحسن

۱۴۱ - مفتی عبد الطیف

۱۴۲ - مولانا محمد قادری

۱۴۳ - مولانا نور حسین

۱۴۴ - محمد اویس

۱۴۵ - حافظ عبد الغنی

۱۴۶ - مولانا محمد قاسم

۱۴۷ - مولانا غلام عباس قادری صاحب

جناب پیرزادہ سلطان احمد انصاری صاحب



## صوبہ سرحد

- |                  |   |
|------------------|---|
| ہری پور          | ۱ جناب صاحبزادہ طیب الرحمن صاحب             |
| ہزارہ            | ۲ جناب مولانا عبدالملک صاحب                 |
| ہزارہ            | ۳ جناب مولانا نظام الدین صاحب               |
| ”                | ۴ جناب صاحبزادہ محب الرحمن صاحب             |
| مانسہرہ          | ۵ جناب مولانا محمود شاہ رضوی                |
| ”                | ۶ جناب صاحبزادہ عبدالشکور                   |
| پشاور            | ۷ جناب مولانا پیر محمد چشتی                 |
| ”                | ۸ جناب مولانا محمد قاسم                     |
| ”                | ۹ جناب حاجی محمد سہیل                       |
| ”                | ۱۰ جناب مولانا جمال الدین                   |
| ”                | ۱۱ جناب ظفر اقبال                           |
| ”                | ۱۲ جناب مولانا سمیع اللہ                    |
| ”                | ۱۳ جناب صاحبزادہ سید آل سیدی                |
| ”                | ۱۴ جناب صاحبزادہ سید آل مجتبیٰ              |
| ہشتنگر           | ۱۵ جناب مولانا سرگند خان                    |
| سوات             | ۱۶ جناب قاضی عبدالمطلب                      |
| ”                | ۱۷ جناب مولانا شاہ طاہر شاہ میاں قادری صاحب |
| ایبٹ آباد        | ۱۸ جناب مولانا عبداللطیف صاحب               |
| ڈیرہ اسماعیل خان | ۱۹ جناب پیر سید محمد انور شاہ               |
| ”                | ۲۰ جناب مولانا عزیز الرحمن                  |
| بنوں             | ۲۱ جناب پیر سید سعادت شاہ                   |



- ۲۲- سید احمد شاہ صاحب  
 ۲۳- صاحبزادہ فیاض الحسن شاہ  
 ۲۴- منیر حیدر صاحب  
 ۲۵- حافظ ظاہر شاہ صاحب  
 ۲۶- پیر سرگند خاں  
 ۲۷- پیر سید انور شاہ قادری صاحب  
 ۲۸- اجمل خاں صاحب
- تربیلہ  
 ڈیرہ اسماعیل خاں  
 حیدر آباد  
 " "  
 چارسدہ  
 صدرہ شریف  
 سوات

## صوبہ بلوچستان

- ۱ جناب مولانا شفیع الحق  
 ۲ جناب مولانا عبدالفقوم جمالی  
 ۳ جناب مولانا فتح محمد باروزئی  
 ۴ جناب مولانا داکم الدین  
 ۵ جناب پیر نور اللہ جان رئیسانی  
 ۶ جناب مولانا حبیب احمد خاران  
 ۷ جناب قاری عبدالرحمن  
 ۸ جناب مولانا غلام محمد قاسمی  
 ۹ جناب پیر سید حبیب سلطان  
 ۱۰ جناب مولانا سیف الرحمن  
 ۱۱ جناب مولانا محمد وزیر القادری  
 ۱۲ جناب مولانا پیر بخش بنگل زئی  
 ۱۳ جناب مولانا محمد حیات جاموٹ
- سوئی  
 "  
 سبی  
 "  
 "  
 خاران  
 خضردار  
 کوئٹہ  
 "  
 "  
 کچھ  
 ٹھاکھر  
 نصیر آباد



ٹیمپل ڈیرہ

استا محمد

"

بلوچستان

"

"

"

"

"

"

"

"

"

"

"

"

"

"

۱۴ جناب مولانا محمد حسن نقشبندی

۱۵ جناب سلطان غلام میراں

۱۶ جناب مولانا در محمد

-۱۷ مولوی جمال دین

-۱۸ مولوی سیف الرحمن

-۱۹ صاحبزادہ محمد عمر جان

-۲۰ مولانا نبی بخش نقشبندی

-۲۱ صوفی عنایت اللہ

-۲۲ رئیس حاجی بنی بخش

-۲۳ مولانا رضا محمد

-۲۴ صوفی سلیمان

-۲۵ محمد عمر کھتری

-۲۶ صوفی قادر بخش

۲۷ عبداللہ جان نقشبندی

-۲۸ مولانا وزیر

-۲۹ مولانا عبدالغفور مینگل

-۳۰ مولانا محمد عالم

۳۱ مولانا شمیم قادری

کوئٹہ

"

"

سبی

"

"

"

"

"

مستونگ

"

ڈھادر

اوستو محمد

"

ڈیرہ بگٹی



# آزاد کشمیر

- ۱ جناب صاحبزادہ عتیق الرحمن صاحب میرپور آزاد کشمیر
- ۲ جناب مولانا محمد بشیر " " " " " "
- ۳ جناب مولانا محمد حیات " " " " " "
- ۴ جناب مولانا بشیر احمد " " " " " "
- ۵ جناب مولانا عبداللہ شاہ " " " " " "
- ۶ جناب مولانا سید غلام یسین شاہ " " " " " "
- ۷ مولانا محمد امین الدین صاحب بھمبر آزاد کشمیر
- ۸ مولانا محمد ابراہیم " " " " " راول کوٹ
- ۹ سردار محمد " " " " " " " "
- ۱۰ محمد اسحاق خاں قادری " " " " " " " "
- ۱۱ صدر مدرس صاحب کھڑی شریف " " " " " " " "

**نوٹ:** کانفرنس میں شرکت کرنے والے قافلوں کے امیروں کی خدمت میں نہایت ادب سے درخواست ہے کہ ملتان میں موجودگی کے دوران انجمن کے کارکن جو معلومات جمع کر سکے۔ وہ اس کتاب میں درج کر دی گئی ہے۔ کافی امیروں کے نام جو ہمیں موصول نہ ہو سکے وہ درج ہونے سے رہ گئے ہیں۔ چنانچہ ازراہ کرم جو نام اس کتاب میں درج نہیں ہو سکے۔ وہ آپ انجمن کے پتے پر بذریعہ ڈاک ارسال فرمادیں۔ تاکہ دوسرے ایڈیشن میں شائع کئے جاسکیں۔ نوازش ہوگی۔

آپ کا خادم

سید عالم



# ہاضمین رحیم رحیم رحیم

ہاضمہ کی خرابی

ہاضمین سے شفا یابی

ہر جگہ دستیاب

ملنے کا پتہ:

محسن دواخانہ رحیم رحیم

5/183 - لیاقت آباد - کراچی نمبر ۱۹



# روزنامہ آفتاب ملتان

## اداریہ

مدینۃِ اودویا، تان میں سوادِ اعظم اہل سنت کی دوروزہ کل پاکستان سٹی کانفرنس کا آغاز ہو چکا ہے۔ برصغیر کی تاریخ اس عظیم ترین روح پرور اور ایمان افزا اجتماع کو دیکھ کر اس امر کا یقین ہوتا ہے کہ دو قومی نظریہ پر حاصل ہونے والی مملکت خداداد میں شمع رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے پروانے آج بھی اپنے دلوں میں وہی جوش و جذبہ اور تڑپ رکھتے ہیں جو تحریک پاکستان کے آغاز میں بنارس سٹی کانفرنس کے وقت کارفرما تھا اور جس کے نتیجے میں دنیا نے اسلام کی سب سے بڑی اور اسلام کے نام پر وجود میں آنے والی پہلی مملکت قائم ہوئی۔ ذاتِ الہی سے محبت اور عشقِ رسول صلعم کا یہ جنون تحریک ختم نبوت اور تحریک نظامِ مصطفیٰ میں بھی اپنے جو بن پر نظر آیا۔ یہ دونوں تحریکیں اپنے نیک مقاصد اور تائید ایزدی کی وجہ سے کامیابی سے ہمکنار ہوئیں۔ قوم کو نظامِ مصطفیٰ کا نعرہ بلاشبہ سوادِ اعظم ہی نے دیا۔ تاہم آج دوسری تمام جماعتوں نے بیک زبان نظامِ مصطفیٰ کے نعرہ کو اپنا کر سوادِ اعظم کی غالب اکثریت اور اہمیت کو تسلیم کر لیا ہے۔ یہ اس امر کا ثبوت ہے کہ سوادِ اعظم متحد اور منظم ہو کر ہر جائز بات منوانے کی طاقت رکھتے ہیں جب کہ مرکزی جماعت اہل سنت پاکستان کی ایڈہاک کمیٹی کے چیئرمین اور کانفرنس کے مہتمم اعلیٰ علامہ سید احمد سعید شاہ کاظمی نے خطبہ استقبالیہ میں واضح کہا کہ یہ کانفرنس اس پر آشوب دور میں اسلام کی سر بلندی مسلک اہل سنت کے تحفظ، پاکستان کے استحکام اور نظامِ مصطفیٰ کے نفاذ کے مقاصد کے لئے بلانی گئی ہے۔ علامہ کاظمی نے



اس تشویش کا اظہار بھی کیا ہے کہ جماعت اہل سنت اور مسلک پاکستان کے خلاف منصوبے سازشیں کی جا رہی ہیں بلکہ پورے ملک پاکستان کے خلاف منصوبے بنائے جا رہے ہیں انہوں نے اس امر پر بھی زور دیا کہ وقت کا اہم ترین تقاضا ہے کہ سارے ملک کے سنی حضرات اپنے اسلاف کی سابقہ روایات کے مطابق اپنے دین و مذہب اور ملک و ملت کے تحفظ و سلامتی اور نظام مصطفیٰ کی ترویج کے لئے پوری طرح منظم اور مستحکم ہو کر ان تمام فتنوں کو ناکام بنا دیں انہوں نے یہ وضاحت بھی کر دی ہے کہ یہ خالصتاً مذہبی کانفرنس ہے۔ سیاست سے اس کا تو تعلق نہیں اور نہ اس کی بنیاد فرقہ واریت پر ہے ہمارے خیال میں علامہ سید احمد سعید کاظمی جیسی جلیل القدر اور بزرگ ہستی کی یقین دہانی کے بعد ان شک و شبہات کی قطعاً کوئی گنجائش باقی نہیں رہی کہ اس کانفرنس کے کوئی سیاسی اغراض بھی ہو سکتے ہیں البتہ اس کانفرنس کے انعقاد سے جن اقلیتی جماعتوں کی "دوکانداری" اور بلند بانگ دعووں پر براہ راست زور پڑے گا ان کا وادیا قدرتی امر ہے۔ البتہ اس نازک دور میں جب کمیونزم، سوشلزم اور لادینی فتنوں کا ایک سیلاب امنڈتا چلا آ رہا ہے۔ ہر فرقہ کو اپنے تحفظ اور اپنے مسلک کی تبلیغ کا حق حاصل ہے بشرطیکہ اس کی سرگرمیاں اسلام کے بنیادی اصولوں کے منافی نہ ہوں۔ مثبت دینی سرگرمیوں کا اثر لادینی اور دیگر ازموں کی موت کا پیغام ثابت ہو سکتا ہے۔ ہم صدر مملکت جنرل ضیاء الحق کے اس دانش مندانہ اعلان کا خیر مقدم کرتے ہیں جس کے ذریعے انہوں نے ملتان سنی کانفرنس کے انعقاد میں روڑے اٹکانے کی کوششوں کو ناکام بنا دیا اور نہ امن و آشتی کی موجودہ فضا ہرگز برقرار نہ رہتی۔ ہمیں یقین ہے کہ سنی کانفرنس کے لاکھوں شرکاء جو مقام مصطفیٰ کی عظمت



اور نظام مصطفیٰ کے نفاذ کا عزم لے کر چلے ہیں۔ اپنے قول و فعل کی کسی لغزش سے اس عظیم مشن کو نقصان نہیں پہنچنے دیں گے۔ سوادِ اعظم اہلسنت یقیناً ملک کی غالب اکثریت ہیں۔ اکثریت اصولی طور پر اپنی جائز بات منوانے کا حق رکھتی ہے اس لئے صرف منظم اور متحد ہونے کی ضرورت ہے نہ آپ کا کوئی حق مار سکتا ہے۔ اور نہ ہی کوئی آپ کی بات کو ٹال سکتا ہے۔ البتہ اختیار کی سازشوں کا شکار ہو کر آپ اگر ٹکڑوں میں بٹے رہے اور تنظیم کے فقدان کے سبب منظم احتیاطی گروپ اپنا کام دکھا گئے تو پھر قصور اپنا ہو گا۔ دوسروں کا نہیں!

پاکستان کے موجودہ نازک حالات اس امر کے متقاضی ہیں کہ آج پھر تحریک پاکستان کے جذبہ ایمان کو بروئے کار لایا جائے اور سوادِ اعظم اہل سنت اپنے اکابرین کی روش پر چل کر پاکستان کو اسلام کا مضبوط قلعہ بنانے اور مقام مصطفیٰ کے تحفظ اور نظام مصطفیٰ کے نفاذ کے لئے اپنا ٹھوس کردار ادا کریں۔

روزنامہ "آفتاب" ملتان  
۱۷ اکتوبر بروز منگل ۱۹۷۸ء



- ۱۔ نورانی میاں جب اسٹیج پر آئے تو "جیوے جیوے نورانی" کے نعرے۔
- ۲۔ شمع رسالت کے پروانوں، سوادِ اعظم اہلسنت کا تاریخی کنونشن آج بعد نماز ظہر قلعہ کہنہ قاسم باغ اسٹیڈیم میں شروع ہوا۔ جماعت اہلسنت کے کنونشن کے موقع پر آزاد کشمیر اور چاروں صوبوں کے تقریباً ۱۵ لاکھ مندوبین اور عوام ملتان آئے ہوئے ہیں۔



۹۔ کانفرنس میں شرکت کے لئے گوشے گوشے سے آنے والوں کا سلسلہ رات گئے تک جاری رہا۔ اندرون پنجاب سے کئی قافلے پیدل ملتان پہنچے، جبکہ بسوں، کاروں اور سڑکوں کے ذریعے کئی قافلے ملتان پہنچے۔ کراچی سے ایک قافلہ خصوصی ٹرین کے ذریعے آج صبح ملتان پہنچا۔ قافلہ میں شامل افراد نے نمائندہ آفتاب کو بتایا کہ ٹرین میں جگہ نہ ہونے کے باوجود کئی قافلے مختلف اسٹیشنوں سے شامل ہوئے جبکہ راستے میں انہیں کسی قسم کی مشکلات پیش نہیں آئی ہیں۔

۱۰۔ کانفرنس کی وجہ سے آج شہر میں ٹریفک کے خصوصی انتظامات کئے گئے اور کانفرنس میں شرکت کے لئے آنے والے مندوبین کی بسیں، ٹرک اور کاروں کے لئے جن راستوں سے گزرے، ان پر دوسری ٹریفک کو گزرنے کی اجازت نہیں تھی۔

۱۱۔ سنی کانفرنس میں شرکت کے لئے آنے والی بسوں، کاروں اور ٹرکوں پر بینرز چیم لہرا رہے تھے۔ جبکہ ان پر چلو چلو ملتان چلو کے بڑے بڑے بینرز بھی لگے ہوئے تھے۔

۱۲۔ اس موقع پر شہر کی مختلف سڑکوں پر کئی محرابیں بنائی گئیں۔ اور بڑے بڑے بینرز لگائے گئے۔ جن پر "سنی کانفرنس کے مندوبین کو مبارک باد، ہم سنی کانفرنس کے مندوبین کو سلام کرتے ہیں اور سنی کانفرنس کے مندوبین کا خیر مقدم کے نعرے درج تھے۔

۱۳۔ قلعہ کہنہ قاسم باغ کے مین گیٹ اور سڑک کے ارد گرد جھنڈیاں اور بینرز لگائے گئے تھے۔ مین گیٹ پر رنگ برنگ اینٹیں نصب تھیں۔

۱۴۔ کانفرنس میں ملک بھر کے آٹھ ہزار علماء و مشائخ اکابرین اور بزرگان دین نے شرکت کی۔ ان میں سے جو اکابرین اسٹیج پر موجود رہے ان میں مولانا



عبدالستار خاں نیازی، پیر کرم شاہ، دربار حضرت بہاؤ الدین ذکریا  
 ملتان کے سجادہ نشین مخدوم کاہر حسین قریشی، ظہور الحسن بھوپالی، حضرت مفتی  
 محمد حسین قاری (سکھر) حاجی حنیف طیب کراچی، شاہ فرید الحق، پیر بھڑی پوینڈ  
 شریف-اکبر ساقی (لاہور) دربار حضرت بو سی پاک شہید ملتان کے سجادہ نشین  
 مخدوم شوکت حسین گیلانی، مفتی محمد حسین سابق ایم پی اے سندھ، صاحبزادہ  
 غلام علی اکاڑوی، مخدوم محمد سرفراز، سجادہ نشین دربار تونسہ شریف، پیر سید  
 مظاہر اشرف (سندھ) سید عبدالقادر جیلانی (پنڈی) صاحبزادہ "خواجہ  
 قمر الدین سیال شریف کے علاوہ چاروں صوبوں اور آزاد کشمیر کے اکابرین اسٹیج  
 پر موجود تھے۔

۹۔ اسٹیج پر کراچی کے ایک کارکن حاجی قادر حبیب خاں عرف گارڈو عربی لباس  
 میں موجود تھے۔ جنہوں نے کانفرنس کے دوران "اسلام کا جھنڈا بلند رہے گا"  
 کے نعرے لگائے۔

۱۰۔ کانفرنس میں شرکت کے لئے یوں تو بہت سے قافلے ملتان پہنچے۔ ان  
 میں چند قافلوں کی تفصیلات اور ان کی قیادت کرنے والوں میں انتظار احمد  
 (حیدرآباد ۲۶ ہزار) مختیار اللہ راہی (نیوکراچی ۲۲ ہزار) ایم اے جناح روڈ کراچی  
 ۵۱ ہزار) مولانا منظور احمد (بہاولپور ۲۳۰۰) شیخ عبدالشفیع شاہ (رحیم یار خاں  
 ۱۵۰۰) حضرت عبدالخالق (بھڑوئی شریف ۱۵۰۰) میاں عبدالحی (پیر جوہی شریف)  
 ۳ ہزار) عابد انصاری (چنیوٹ ۷ ہزار) غوث محمد فریدی (چچہ وطنی ۵۴۰) ملک  
 محمد یار (منظف گڑھ ۲۲۵۰) پیر محمد اسد خاں (کوٹ ادو ۲ ہزار) سید خورشید  
 احمد شاہ، (پیر جگی شریف ۳ ہزار) پیر طریقت حضرت محمد عبداللہ بارو (ضلع مظفر  
 گڑھ ۱۰۱۳) خواجہ محمد حسن (سواگ شریف) ۱۳۶۵۵) پیر سید حسن منور (لیہ  
 ۸۳۹۵) مولانا محمد حسن (فیصل آباد ۱۵۶۰) مولانا محمد قاسم (مشوری شریف ۵، ۲)



مولانا محمد عرف نالے مٹھو (سکھر ۱۸۹۵) پیر عبد الخالق درگاہ بھرچونڈی شریف  
(ڈہر کی ۲۰۱۵) پیر ارشاد علی (حیدر آباد ۵۳۲۸) مولانا عبد الرحیم سکندری (۴۵۱)  
مفتی محمد حسین قادری (سکھر ۱۸۵۲) حضرت خواجہ سرفراز تونسہ شریف و حاجی  
غلام مرتضیٰ تونسہ شریف۔ (دوقافلے ۵۱۹۵) سید محمد خورشید احمد بخاری سجادہ  
نشین دربار (پیر جگی ۱۵۶۰) خواجہ فقیر محمد پیر سواگ شریف (منظف گرٹھ ۵۱۸)  
پیدل قافلہ مولانا فیض محمد نقشبندی (وہاڑی ۲۳۳۲) سید محمد اشرف شاہ  
بخاری (لیہ ۱۵۰۰) کے علاوہ ہزاروں مندوبین اور شرکاء شامل ہیں۔

۹۔ کانفرنس کے اختتام پر مولانا حامد علی خاں نے جب دعا کی تو ہزاروں افراد  
نے آنسو بہائے۔

۹۔ قلعہ کہنہ قاسم باغ پر مختلف ہوٹل بنائے گئے ہیں۔ ایک ہوٹل کا نام "نورانی  
پلاؤ" اور "فریدی زردہ" ہے۔ جبکہ ایک ہوٹل "اتحادی سری پائے" اور ایک  
ہوٹل "سٹی کھانا ایک روپیہ" کے نام سے قائم ہے۔

۹۔ کانفرنس میں شرکت کے آنے والے مندوبین اور شرکاء کے لئے قلعہ  
کہنہ قاسم باغ پر... کیمپ لگائے گئے جب کہ ۵۰ ہوٹل کھولے گئے۔ انجمن طلباء  
اسلام نیشنل میڈیکل کالج کے طلبانے ہسپتال قائم کیا ہے جس میں مریضوں کا مفت  
علاج کیا جاتا ہے۔ عوام کی سہولت کے لئے ٹیلی فون آفس بھی قائم کیا گیا ہے  
۹۔ کانفرنس کے اجلاس کی کارروائی سننے کے لئے آج قبل دوپہر سے ہی

لوگ سخت دھوپ کے باوجود سٹیڈیم میں آنا شروع ہو گئے۔ پونے دو بجے  
شمع رسالت کے پروانوں نے نماز ظہر ادا کی۔

۹۔ کانفرنس کے آغاز سے قبل ایک کارکن نے ہم عظمت رسول کے پاسبان  
پاسبان، چھاگئے چھاگئے، سیدی مرشدی یا نبی یا نبی، ادیاء اللہ کا ہے پیغام،



پاکستان پاکستان، اسلام زندہ باد، نظام مصطفیٰ زندہ باد اور غلام ہیں غلام ہیں  
رسولؐ کے غلام ہیں کے فلک شکاف نعرے لگائے۔

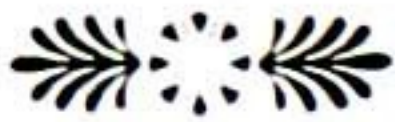
۱۔ سٹیڈیم کے چاروں طرف دیواروں پر سبز رنگ کے پرچم لگائے گئے تھے  
جن پر مدینہ پاک کے گنبد اور کلمہ مبارک لکھا ہوا تھا جبکہ اسٹیج اور دیواروں  
پر رنگ بزمی لائٹس بھی لگائی گئی تھیں۔

۲۔ سنی کانفرنس میں شمع رسالت کے ۱۵ لاکھ پروانوں نے شرکت کی۔  
۳۔ ”چھاگئے، چھاگئے“، ”اہلسنت چھاگئے“۔ ”سیدی مرشدی یانہی یانہی کے  
فلک شکاف نعرے۔

۴۔ پیر طریقت مولانا حامد علی خان نے جب دعا کی تو ہزاروں آنکھیں اشکبار  
ہو گئیں۔

۵۔ آٹھ ہزار علماء و مشائخ کرام، اکابرین اور بزرگان دین نے شرکت کی۔

(روزنامہ ”آفتاب“ ملتان، ۱۷ اکتوبر ۱۹۷۸ء)



کہ سنی کانفرنس کی دوسری نشست میں  
ملک کے چاروں صوبوں اور آزاد کشمیر  
سے آئے ہوئے تقریباً ۱۰ ہزار علماء اور  
مشائخ اور اکابرین شریک ہیں۔ تاہم  
اسٹیج پر جو اکابرین موجود تھے ان میں  
حضرت مولانا شاہ احمد نورانی، مولانا  
عبدالستار خاں نیازی، علامہ سید  
احمد سعید شاہ کاظمی (ملتان) پیر محمد

دس ہزار اکابرین علماء  
اور مشائخ نے سنی کانفرنس  
میں شرکت کی؛

ملتان، ۱۷ اکتوبر (اسٹاف رپورٹر)  
کل پاکستان سنی کانفرنس میں علامہ  
سید احمد سعید شاہ کاظمی نے اعلان کیا



کرم شاہ (سرگودھا) مولانا عبداللہ  
 شاہ، علامہ سید محمود احسدرضوی  
 (لاہور) مفتی محمد حسین نعیمی (لاہور)  
 علامہ سید محمد ہاشم فاضل شمس (حیدرآباد)  
 مفتی شجاعت علی قادری (کراچی)  
 مولانا سلیم اللہ (لاہور) مولانا اکبر خاں  
 ساقی (سرگودھا) مولانا محفوظ الحق  
 شاہ (پورے والا) شیخ الحدیث مولانا  
 غلام رسول (فیصل آباد) مولانا فیض  
 احمد قادری (لاہور) مولانا غلام علی  
 ادکارڈوی (ادکارڈہ) مفتی مختار احمد  
 گجراتی (گجرات) حاجی فضل کریم (فیصل  
 آباد)، مولانا شمس الزماں (لاہور)

مولانا حسین الدین (پنڈی) مولانا نور احمد  
 شیخ الاسلام خواجہ عمر الدین سیالوی  
 پیر سید محمد اشرف جیلانی (کراچی) سید  
 مظاہر اشرف جیلانی (کراچی) خواجہ  
 سرفراز تونسوی خواجہ غلام مرتضیٰ تونسوی  
 سید معین الدین شاہ (پنڈی) اقبال  
 حسین نعیمی (کراچی) سید غلام محی الدین  
 شاہ (پنڈی) سید عبدالرحمن علی پور  
 عبدالجبار نیازی (کراچی) شاہ فرید الحق  
 مولانا محمد شفیع ادکارڈوی اور مولانا  
 زیدین قادری کے علاوہ کئی اکابرین  
 موجود تھے۔

”آفتاب“ ملتان ۱۸ اکتوبر ۱۹۷۸ء



— آج کے پہلے اجلاس میں جمعیت علماء پاکستان کے رہنما مسٹر ظہور الحسن  
 بھوپالی نے جو ایسٹج سیکرٹری کے فرائض انجام دے رہے تھے ایک مقامی اخبار  
 کے سنی کانفرنس کے خلاف معاندانہ رویہ پر سخت احتجاج کیا اور ایسٹج سے  
 اعلان کیا کہ یہ اخبار ۱۳ گھنٹے کے اندر اندر اپنے اخبار کے نسخہ اول پر معذرت  
 شائع کرے، بصورت دیگر پورے ملک میں سوادِ اعظم اہل سنت اس اخبار  
 کا بائیکاٹ کریں گے

— جب مقامی اخبار کے خلاف ایسٹج سے احتجاج کیا جا رہا تھا تو پنڈال  
 میں موجود انسانوں کا ایک جم غفیر مشتعل ہو کر کھڑا ہو گیا اور اخبار کے خلاف



نعرے لگانے لگا اس موقع پر لوگوں نے اخبار کی کاپیاں جلائیں اس دوران کانفرنس کی پریس کیلری میں موجود اخبار نویسوں سے مخاطب ہوئے اسٹیج سے کہا گیا کہ اخبار نویس خود اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں کہ پنڈال میں کھٹا کھٹس مارتا ہوا . . . کا سمندر ہے یا یہ ایک چھوٹا سا اجتماع ہے .

۱۔ مولانا عبدالستار خان نیازی نے آج کے پہلے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ سنی کانفرنس سات کہ وڑ سواد اعظم اہل سنت کا نمائندہ اجتماع ہے ۱۔ مولانا عبدالستار خان نیازی نے تقریر کرتے ہوئے اہل سنت پر زور دیا کہ وہ خود کو سنی کہلانے میں حجاب نہ کریں "سنی"، "دبڑ گھسنی" والا طرز عمل درست نہیں، انہوں نے ایک مثال دیتے ہوئے کہا کہ ایک شخص کا گدھا گم ہو گیا تھا لیکن اس نے کسی دوسرے کی گدھی کو اپنا گدھا ظاہر کر کے حاصل کرنا چاہا۔ جب اس سے کہا گیا کہ تمہارا تو گدھا گم ہوا تھا مگر یہ تو گدھی ہے اس پر اس نے جواب دیا کہ "میرا بھی زیادہ گدھا نہیں تھا۔"

۱۔ آج کے اجتماع میں بھی اسٹیج سے ریڈیو اور ٹی وی پر اہلسنت کی خبریں نہ دینے پر احتجاج کیا گیا اور بڑے غصے سے اعلان کیا گیا کہ اگر سواد اعظم کے علماء کو ریڈیو، ٹی وی پر نظر انداز کیا گیا تو اس کے خطرناک نتائج برآمد ہوں گے۔

۱۔ مفتی محمد حسین نعیمی نے کہا کہ برسر اقتدار طبقے کے بعض افراد کا کہنا ہے کہ "اسلام ہمیں دارا نہیں کھاتا" مگر ہم اس طبقے پر یہ بات واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ اسلام پوری قوم کو دارا کھاتا ہے اسے نافذ کیا جائے۔

۱۔ مفتی محمد حسین نعیمی نے اپنی تقریر میں حکومت کو "علی بابا" کے نام سے تعبیر کیا اور کہا کہ حکومت میں شامل ایک جماعت جو پچاس سال سے اسلام کا نعرہ لگا رہی ہے اور اپنی جماعت کا نام بھی "اسلامی" رکھے ہوئے ہے اقتدار



حاصل کرنے کے بعد اسلام کے بارے میں سوچ رہی ہے کہ اسے کیسے اور کس طرح نافذ کیا جائے۔ انہوں نے قومی اتحاد کے سربراہ مولانا مفتی محمود کو علی بابا کا ساختھی قرار دیا اور کہا کہ اسلام کے نفاذ کا مسئلہ ان کی بھی سمجھ میں نہیں آتا۔

۹۔ کانفرنس کے اختتام پر ایک دعانا گئی گئی جسے روحانی دعا کا نام دیا گیا اور کہا گیا کہ بزرگان دین کے اس شہر، شہر ملتان میں نظام مصطفیٰ کی تکمیل کی دعا ضرور رنگ لائے گی۔

۹۔ کانفرنس کے تمام اجلاسوں میں جب بھی ملتان کا نام لیا گیا تو ملتان کو مدینۃ الاولیاء کے نام سے یاد کیا گیا۔

۹۔ آج سنی کانفرنس کا آخری اور چوتھا اجلاس انسانوں کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر تھا قاسم اسٹیڈیم میں حدنگاہ تک آدم ہی آدم دکھائی دیتا تھا۔

۹۔ آج رات آخری اجلاس میں آل پاکستان سنی رائٹرز گلڈ کے قیام کا اعلان کیا گیا۔

۹۔ کانفرنس کے ایجنڈے کے ایک کونے پر ایک ۸۰ سالہ بوڑھا عربی لباس میں رانفل اٹھائے وقفے وقفے کے بعد صرف ایک نعرہ لگاتا تھا "نبی کا جھنڈا" اور پنڈال سے آواز آتی تھی "اونچا رہے گا" یہ بزرگ کانفرنس کے چاروں اجلاسوں میں شروع سے آخر تک ایجنڈے کے کونے پر مسلسل کھڑا رہا۔

۹۔ کل پاکستان سنی کانفرنس کی دوسری نشست کے موقع پر گذشتہ شب جب مولانا محمد اکبر سانی تقریر کر رہے تھے تو کمشنر ملتان ڈویژن مسٹر جی ایم پراچہ کانفرنس کی کارروائی سننے کے لئے ایجنڈے پر آئے اور کچھ دیر تک موجود رہے اس دوران فوٹو گرافروں نے ان کی تصویریں اتارنے کی کوشش کی لیکن انہوں نے فوٹو گرافروں کو تصویریں اتارنے سے منع کر دیا۔

۹۔ علامہ کاظمی صاحب نے تمام شرکاء سے اپیل کی کہ وہ اجنباج کے بعد



ایک روپیہ جماعت اہلسنت کو چندہ دیں اس دوران ایک اکابر نے تجویز پیش کی کہ اسٹیج پر موجود اکابرین ۵ روپے چندہ دیں تو فوری طور پر اسٹیج سے ۱۳۲۵ روپے جمع ہوئے جبکہ ایک نامعلوم شخص نے ۲ ہزار روپے کا نقد عطیہ دیا۔

۹۔ شاہ فریدالحق نے کہا کہ ہم نے کرسی پڑوسیوں کو دیدی ہے جس پر وہ نپچ رہے ہیں۔

۱۰۔ سنی کانفرنس میں شرکت کے لئے دور دراز علاقوں سے آنے والے قافلوں کی آمد کا سلسلہ ابھی جاری ہے گذشتہ شب بھی متعدد قافلے اندرون سندھ، آزاد کشمیر اور قبائلی علاقوں سے ملتان پہنچے۔

۱۱۔ سیٹج کے باہر ایک رنگ برنگی روشنیوں سے مزین ایک خوشنما بورڈ لگایا گیا ہے جس میں یا اللہ، یا محمد، پاکستان پائندہ باد، اسلام زندہ باد، السلام علیکم یا نبی یا نبی کے الفاظ ایک ترتیب سے باری باری روشن ہوتے ہیں۔ یہ بورڈ خاص طور پر لوگوں کی توجہ کا مرکز بنا رہا۔

۱۲۔ کانفرنس کی انتظامیہ نے بڑی منظم طریقہ سے کارکنوں کی مدد سے نظم و نسق سنبھال رکھا تھا اور کہیں کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آیا۔

۱۳۔ نصف شب گزرنے کے بعد درود و سلام کی گونج نے ایک سماں باندھ دیا تھا۔ اس وقت کائنات کا ہر ذرہ ایک عجیب کیفیت میں ڈوبا ہوا تھا جسے دیکھ کر ایمان تازہ ہو جاتا۔

۱۴۔ دوسری نشست رات تقریباً ۲ بجے ختم ہوئی اور شرکاء کی واپسی کا سلسلہ صبح ۴ بجے تک جاری رہا جبکہ دوسرے شہروں سے آئے ہوئے لوگوں کے مختلف کمیپوں میں فجر کی اذان تک درود و سلام کا ورد جاری رہا۔

(روزنامہ "آفتاب" ۱۸ اکتوبر ۱۹۷۸ء)



## ٹی ڈی کی مذمت

ملتان ۱۶ اکتوبر (چیف پورٹر)  
 ملتان میں تاریخی کل پاکستان سٹی  
 کانفرنس میں آج ٹی ڈی کی مذمت  
 کی گئی۔ سٹیج سیکریٹری امجد علی چشتی  
 نے کہا کہ مقام افسوس ہے کہ  
 ٹی ڈی دلوں کو اطلاع کے باوجود  
 انہوں نے ملتان میں منعقد ہونے  
 والی عظیم تاریخ ساز کل پاکستان  
 سٹی کانفرنس کو اہمیت نہیں دی  
 حالانکہ ٹی ڈی ملک بھر میں ہونے  
 والی معمولی تقریبات کو ٹیلی  
 کاسٹ کرتا ہے۔ لیکن لاکھوں  
 کے آج کے اجتماع میں سوچے  
 سمجھے منصوبے کے تحت ٹی ڈی  
 نے شرکت نہیں کی۔ اس  
 اعلان پر شمع رسالت کے پروانوں  
 نے ٹی ڈی کے عملہ کی مذمت کی۔

”آفتاب“ ملتان ۱۶ اکتوبر ۶۷



نعداد اجتماع :- ”شمع رسالت کے پروانوں کا مدح پورہ  
 رسالت کے ۱۵ لاکھ پروانوں نے شرکت کی۔ کانفرنس میں  
 لاکھوں کے آٹھ دس ہزار علماء و مشائخ اور بزرگان دین نے  
 شرکت کی۔ جمہوری دیکھی ہے میں نے زندگی ملتان میں  
 آگئی تاریخ کی زریں گھڑی ملتان میں  
 جب خریعت کے نفاذ معتبر نے دی صدا  
 آگے لاکھوں غلامان نبی ملتان میں  
 ہم نے دیکھے ہیں خلوص و آکشی کے قافلے  
 کس طرف سے آگے ملتان میں سوچا نہیں  
 جو مقام مصطفیٰ کے عشق کے باعث ہوا،  
 ہم نے ایسا اجتماع لوگوں کو کبھی دیکھا نہیں!  
 (روزنامہ آفتاب ملتان ۱۶ اکتوبر ۱۹۶۷ء)







# ہزاروں افراد پر مشتمل سینکڑوں قافلے سندھ سے آج پہنچے

سنی کانفرنس کے انتظامات کو آخری شکل دیکھ گئے  
 ملتان ۱۵ اکتوبر (چیف رپورٹر) ملتان میں کل پاکستان سنی کانفرنس میں شرکت  
 کے لئے ملک کے طول و عرض سے لاکھوں افراد ملتان پہنچ چکے ہیں ابھی ہزاروں افراد  
 پر مشتمل سینکڑوں قافلے ملک کے مختلف علاقوں سے ملتان پہنچیں گے کل پاکستان سنی  
 کانفرنس ۱۶ اکتوبر سے ملتان میں شروع ہو رہی ہے کے انتظامات کو آخری شکل دے  
 دی گئی ہے ایک اندازے کے مطابق سنی  
 کانفرنس میں ۲۵ لاکھ سے زائد افراد  
 شرکت کریں گے اور اب تک ۱۰ لاکھ  
 سے زائد مندوبین اور شرکاء، ملتان پہنچ  
 چکے ہیں معلوم ہوا ہے کہ سندھ سے ہزاروں  
 افراد پر مشتمل قافلے روانہ ہو چکے ہیں جو آج  
 کسی وقت ملتان پہنچ جائیں گے کانفرنس  
 کے انتظامات کو آخری شکل دینے کے  
 لئے گزشتہ روز ممتاز عالم دین علامہ  
 سعید احمد کاظمی کی صدارت میں خصوصی  
 کمیٹی کا ایک اجلاس ہوا جس میں  
 کانفرنس کے انتظامی اور دیگر اہم امور  
 پر غور کیا گیا سنی کانفرنس کے رابطہ  
 افسر جمعیت علمائے پاکستان کے ممتاز  
 لیڈر جناب ظہور الحسن بھوپالی نے بتایا  
 ہے کہ مندوبین اور شرکاء کی رہائش  
 کے لئے قاسم باغ حسین آگاہی اور لوہاری  
 گیٹ کے نزدیک متعدد عمارتیں خالی  
 کرائی گئی ہیں اور ان کے طعاع کے لئے  
 پچاس ہوٹلوں کو ٹھیکہ دیا گیا ہے کانفرنس  
 میں شرکت کے لئے ایک قافلہ آزاد  
 کشمیر سے بھی ملتان پہنچ گیا ہے ایک  
 قافلہ شاہ فرید الحق کی قیادت میں  
 تیزگام کے ذریعے ملتان پہنچا جب کہ  
 ایک اور قافلہ حاجی محمد رفیع کی قیادت  
 میں چناب ایکسپریس کے ذریعے ملتان



کے صحافیوں کا ایک گروپ ۱۶ اکتوبر کو ملتان پہنچ رہا ہے اس کے علاوہ بجا طور پر یہ توقع کی جا رہی ہے کہ سنی کانفرنس کا اجتماع برصغیر کی تاریخ کا سب سے بڑا اجتماع ہوگا اور لوگ جوق در جوق ملتان پہنچ رہے ہیں انہوں نے بتایا کہ لودھراں کا ایک قافلہ جو چالیس بسوں، چھ ٹرکوں اور دس کاروں پر مشتمل ہے ملتان پہنچا ہے انہوں نے بتایا کہ ۱۶ اکتوبر کو سنی کانفرنس کے دو سیشن ہوں گے پہلا سیشن بعد نماز ظہر شروع ہوگا جس کی صدارت مولانا حامد علی خاں کریں گے جب کہ پیر محمد قاسم مشوری مہمان خصوصی ہوں گے۔

”سنگ میل ملتان ۱۶ اکتوبر ۲۰۱۸“

تیسرے قافلے کی قیادت مولانا محمد حسن حقانی کر رہے ہیں ایک اور قافلہ مفتی شجاعت علی قادری کی قیادت میں پہنچ رہا ہے جمعیت علماء پاکستان کے متعدد مقتدر رہنما جن میں مفتی عبدالقویم حاجی حنیف طیب، ابرار احمد رحمانی دوست محمد فیضی، مولانا خدابخش اظہر شامل ہیں پہلے ہی ملتان پہنچ چکے ہیں سنی کانفرنس کے سلسلے میں اعلان ملتان تیار کیا جا رہا ہے جس کی منظوری جماعت اہل سنت پاکستان کے خصوصی اجلاس میں دی جائے گی نشر کالج کے طلباء قاسم باغ میں ڈسپنری قائم کریں گے اس کے علاوہ ٹیلی گراف، پوسٹ آفس بھی قائم کیا جا رہا ہے مسٹر ظہور الحسن بھوپالی نے بتایا کہ کراچی

## روزنامہ امروز ملتان

خصوصی نظام قائم کر دیا

ملتان ۱۵ اکتوبر (اسٹاف رپورٹر)  
ملتان میں ۱۶، ۱۷ اکتوبر کو منعقد ہونے

سنی کانفرنس کے موقع پر  
پولیس نے شہر میں ٹریفک کا



والی کا سفر سس کے سلسلہ میں پورے  
 نے شہر میں ابن قاسم باغ تک پہنچنے کے  
 لئے ٹریفک کے خصوصی انتظامات کیے گئے  
 ہیں اور کانفرنس میں شرکت کرنے والوں  
 کی سہولت کے لئے ٹریفک کا باقاعدہ  
 نظام مرتب کیا ہے جن کے مطابق قلعہ  
 کہنہ قاسم باغ پہنچنے کے لئے تمام بسوں  
 کو عید گاہ خانہ والی اڈہ دولت گیٹ،  
 حسین آگاہی روڈ قلعہ کہنہ کا روٹ استعمال  
 ہوگا جب کہ سٹیڈیم سے روانہ ہونے  
 والی بسیں قلعہ کہنہ کے دروازے سے  
 دائیں جانب مڑ کر دائرہ ورس خیام سینما  
 اور چونگی نمبر 9 سے گزریں گی کانفرنس  
 میں شرکت کرنے والوں کو اسٹیڈیم  
 سے روانہ ہونے والی بسیں سڑک پر چلنا  
 ہوگا سنی کانفرنس کے شرکاء کے لئے  
 جانے والی بسوں کو خانہ والی روڈ کے  
 دونوں طرف عید گاہ روڈ اور چونگی میں  
 کے درمیان خالی پلاٹوں میں ٹھہرانا ہوگا  
 سائیکل اور موٹر سائیکل اے سائڈ اسٹیڈیم  
 کے اندر ہی ہوں گے خصوصی بسوں کے  
 لئے ایک طرف ٹریفک چلائی جائے گی جو

ہیں خانہ والی اڈہ سے روانہ ہوں گی یا  
 وہاں پہنچیں گی وہ دائرہ ورس روڈ اور  
 خیام سینما کو چونگی نمبر 9 کو ملانے والی سڑک  
 کو استعمال نہیں کریں گی ان بسوں کے  
 لئے خانہ والی اڈہ چوک سے علی چوک کا  
 راستہ استعمال کیا جائے گا کسی بھی طرف  
 سے دولت گیٹ میں بسوں کو داخل  
 نہیں ہونے دیا جائے گا اور بہاول پور  
 سے آنے والی یا وہاں جانے والی بسوں  
 کو عام خاص باغ سے علی چوک کی طرف  
 موڑ دیا جائے گا اور وہاں سے وہ خانہ والی  
 اڈہ کو روانہ ہوگا گیٹ قلعہ کہنہ قاسم باغ  
 کے سامنے گھنٹہ گھر سے لوہاری گیٹ کی  
 طرف جانے والی ٹریفک کو براہ راست  
 حسین آگاہی کی طرف موڑ دیا جائے گا  
 اور کسی کو بھی گھنٹہ گھر کی طرف سے دائرہ  
 ورس روڈ پر داخل ہونے کی اجازت  
 نہیں ہوگی چوک حسین آگاہی سے گھنٹہ  
 گھر کی طرف موٹر گاڑیوں کے علاوہ  
 دوسری ٹریفک کو الٹ روڈ کی  
 طرف موڑ دیا جائے گا جو بوہڑ گیٹ  
 کو لوہاری گیٹ سے ملاتی ہے۔

۱۹ اکتوبر ۲۰۱۶ء سلطان پور



## ہاں مری چشم گنہگار نے یہ بھی دیکھا

(اقبال ساغر صدیقی)

مدینۃ الاولیاء، ملتان میں آج کل تاریخ کا سب سے بڑا اجتماع ہو رہا ہے۔ دینِ حق کے متوالے اور محمدؐ مصطفیٰؐ کے شیدائی جوق در جوق، قافلہ در قافلہ ملک کے گوشے گوشے سے چلے آ رہے ہیں مشرق و مغرب اور شمال و جنوب کی ہر سڑک ملتان کے قاسم باغ کی طرف رواں دواں ہے حمد و ثنا اور دو سلام کے زمزموں سے سارا شہر گونج رہا ہے ذکر و مشغلہ و سوز و گداز کی گرم بازاری ہے اور نیکی اور بھلائی کی تلقین ہو رہی ہے۔ "نالہ نیم شبی ہے آہ سحر گاہی ہے" سنی کا نفرنس کا یہ اجتماع ملتان میں ملتِ اسلامیہ کا سب سے بڑا اجتماع ہے قاسم باغ میں ایک نیا شہر آباد ہے پورے شہر ملتان میں جشن کا سماں

ہے جگہ جگہ آرائشی محرابیں ہیں قاسم باغ بقعہ نور بنا ہوا ہے کانفرنس کے شرکاء کا جوش و خروش اسلام سے ان کی دلی وابستگی کا مظہر ہے نعرہ سبکدوش کی گونج ایمان کو تازہ کر رہی ہے محمدؐ عربی کے لاکھوں غلاموں کا یہ اجتماع یقیناً ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ کی منزل کو قریب تر کر دے گا قلب و روح کے بے ساختہ مناظر دیکھ کر تحریک پاکستان کا جذبہ و جوش دوبارہ زندہ نظر آتا ہے چنانچہ وہاڑی سے دو ہزار مندوبین کا قافلہ پیدل چل کر ملتان پہنچا ہے یہاں آنے والا ہر شخص خود آیا ہے لایا نہیں گیا اور ہر آنے والا اس یقین کے ساتھ آیا ہے کہ رسول کریمؐ کے دکھائے ہوئے راستے پر چل کر ہی ہم مسلمان اللہ کی نصرت اور رحمت کے حق دار بن سکتے ہیں۔

روزنامہ "امروز" ملتان، ۱۷ اکتوبر ۱۹۷۸ء

— کانفرنس میں یہ نعرے لگ رہے تھے "جاگ اٹھا ہے اہلسنت" سنیوں کا یہ نعرہ ہے پاکستان ہمارا ہے۔

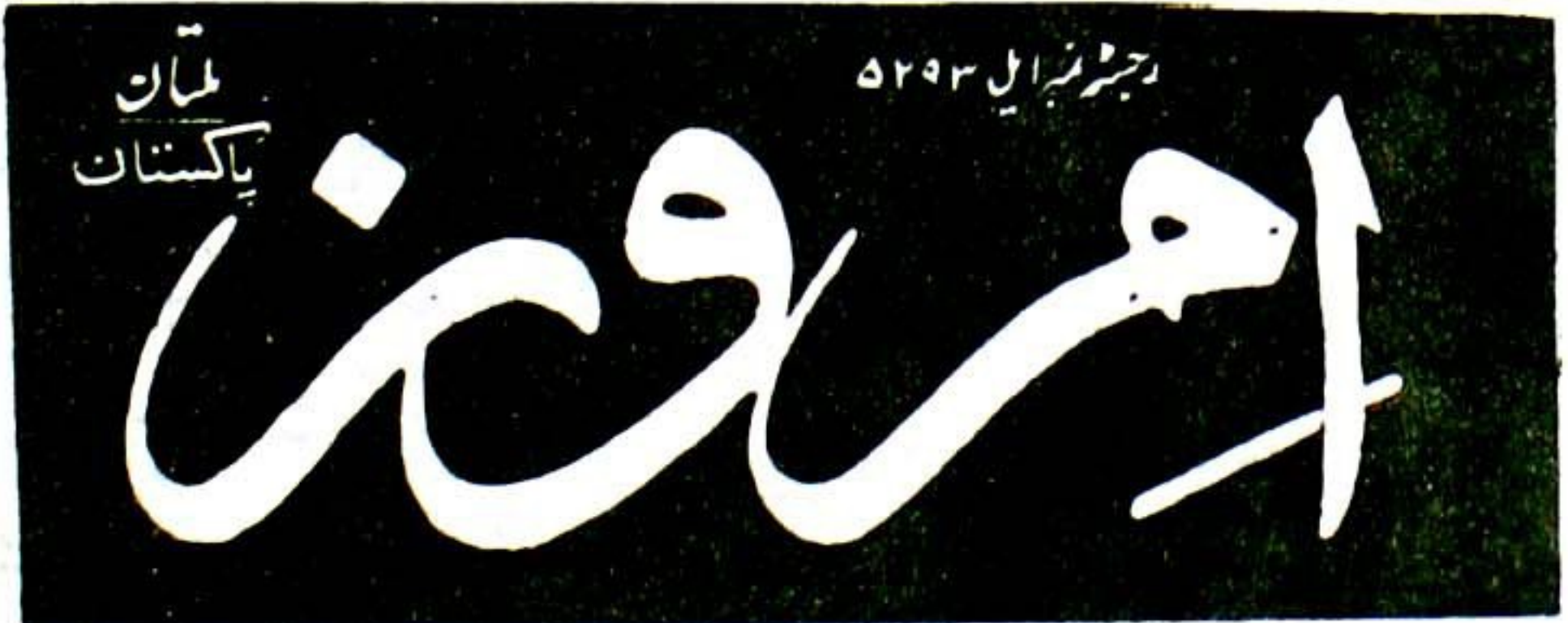


۹۔ مفتی محمد حسین نعیمی نے اپنی تقریر میں کہا کہ پاکستان سب فرقوں کا ہے مگر سب سے زیادہ حصہ سنیوں کا ہے کیونکہ سنیوں نے پاکستان بنانے میں سب سے زیادہ قربانیاں دی ہیں انہوں نے اپنی تقریر میں چیف مارشل لائیڈ منسٹر پیٹر جنرل صدر ضیاء الحق کو مردِ مومن اور مردِ مجاہد کے نام سے پکارا اور کہا کہ اس مردِ مومن اور مردِ مجاہد میں جرات اور حوصلے کا فقدان ہے یہ مجاہدِ ردِ عمل سے ڈرتا ہے اور اس میں قوت فیصلہ نہیں ہے۔

## سنی کانفرنس کے دو دوسلا اور دعا پر ختم ہونے!

ملتان، ۱۰ اکتوبر (اسٹاف رپورٹر) قلعہ کہنہ قاسم باغ میں دو روزہ سنی کانفرنس آج شب تقریباً سو ایک بجے درود و سلام اور دعا پر ختم ہوئی مولانا شاہ احمد نورانی کے ساتھ مل کر اہل سنت والجماعت کے لاکھوں افراد نے درود پڑھا۔ سلام بھیجا اور آخر میں ہاتھ اٹھا کر دعا کی یہ ایک روح پرور نظارہ تھا اس لئے اسٹیڈیم سے باہر قلعہ کہنہ کے مختلف حصوں میں پھیلے ہوئے ہزاروں افراد جہاں بھی کھڑے تھے ہاتھ اٹھا کر دعا میں شامل ہو گئے۔

(روزنامہ "امروز" ملتان، ۱۸ اکتوبر ۱۹۷۸ء)



اجلاس انسانوں کا عکاسی کرتا ہوا سمندر تھا قاسم اسٹیڈیم میں حدنگاہ تک آدمی آدمی دکھائی دیتا تھا۔ پہلے سنی کانفرنس کی دوسری نشست میں انگنٹاف ہوا کہ بھر کے دس ہزار علماء و مشائخ اور پندرہ لاکھ افراد کا اجتماع تھا۔ قلعہ پر جشن کا سماں ہے ہر طرف

"ملک کی تاریخی سنی کانفرنس کا افتتاحی اجلاس روزنامہ امروز کے بعد پھر قاسم باغ کے وسیع وسیع وسیع میں ہے منعقد ہوا جو ملک بھر کے کئی کئی سے آئے ہوئے اہل سنت کے

سند ہیں سے بھرا ہوا تھا۔ سنی کانفرنس کا آخری اور چوتھا



نظام کے نفاذ کی منزل کو قریب تر کر کے کا قلب و روح کے پاس  
 مناظر دیکھ کر تحریک پاکستان کا جذبہ و جوش دوبارہ زندہ نظر آئے  
 وہاڑی سے دو ہزار مندوبین کا قافلہ پیدل  
**پیدل قافلہ** - چل کر ملتان پہنچا ہے یہاں آنے والا ہر شخص

ملتان کے قاسم باغ کی طرف رفاں دواں ہے • حمد ثنا اور حمد و سلام  
 کے زمزموں سے سارا شہر گونج رہا ہے ذکر و شغل اور سوز و گداز کی  
 گرم بازاری ہے اور نیکی اور بھلائی کی تھمیں ہو رہی ہے نالہ نیم شبی  
 آہ بھر گئی ہے • سستی کانفرنس کا یہ اجتماع قلوب میں ملت اسلامیہ  
 کا سب سے بڑا اجتماع ہے • قاسم باغ میں ایک نیا شہر آباد ہے پورے  
 کے علاوہ آندہ کشمیر کے باشندوں کی خاصی  
**چاروں صوبوں** تعداد بھی سستی کانفرنس میں دیکھنے میں  
 آئی • دھندلہ ہر روز ملتان ۱۵ اکتوبر ۱۹۶۲ء

بزرگچم اور اہل سنت کے ہزاروں بچے دکھائی دیتے ہیں۔ قلعہ پر ایک  
 نئے شہر کا منظر ہے۔ کانفرنس کے پنڈال میں لوگوں کی جینی تعداد موجود  
 تھی اس سے کیس زیادہ لوگ پنڈال سے باہر مختلف جگہوں پر کھڑے  
 ہو کر کانفرنس کی کارروائی سن رہے تھے • پہلی رات کو دوسرے  
 اجلاس میں پورا اسٹیڈیم عوام سے کچھ کچھ بھرا ہوا تھا اور یہاں  
 تل و دھرنے کی جگہ نہیں تھی۔ اتنے ہی عوام باہر قلعہ کے مختلف مقامات  
 پر لاؤڈ سپیکروں سے اجلاس کی کارروائی سن رہے تھے۔

**خصوصی رپورٹ** • مدینہ الاولیاء ملتان میں آج کل تیزی سے  
 کاسب سے بڑا اجتماع ہو رہا ہے دین  
 حق کے سوا اور علم معظمت کے شیدائی جو حق و حقیقت کا قافلہ ملک کے  
 گوشے گوشے سے چلے آئے ہیں مشرق و مغرب اور شمال و جنوب کی ہر طرف  
 شہرستان میں جشن کا سماں ہے جگہ جگہ آرائشی محرابیں ہیں قاسم  
 باغ بقعہ نور بنا ہوا ہے کانفرنس کے شہکار کا جوش و خروش اس سماں  
 عیان کی دلی وابستگی کا منہ ہے نعرہ تکبیر کی گونج ایلیان کو تازہ کر رہی  
 ہے • محمد علی کے لاکھوں غلاموں کا یہ اجتماع یقیناً ملک میں اسلامی

## روزنامہ "نوائے وقت" ملتان

# انتظامیہ کی جانب سے طبی امداد صفائی اور ریفیک کے

خصوصی انتظامات - ملتان میں شیعہ رسالت کے پیر والوں کے آمد  
 کا تانا بندھا ہوا ہے۔ اینے قاسم باغ کے تزیینے و آرائش کے کانفرنس  
 کے پہلے نشست سے پہلے کو دھو گے؛

ملتان ۱۵ اکتوبر (چیف رپورٹر) پاکستان کی تاریخ کی عظیم سنی کانفرنس کل پیر سے یہاں  
 ابن قاسم باغ قلعہ کہنہ پر شروع ہو رہی ہے اس کانفرنس نے ۱۹۶۵ء میں مراد آباد میں ہونے  
 والی سنی کانفرنس اور ۱۹۶۴ء میں بنارس کی سنی کانفرنس کی یادیں تازہ کر دی ہیں۔  
 سرکاری انتظامیہ نے بھی سنی کانفرنس کے انعقاد کے لئے وسیع انتظامات کئے ہیں۔  
 کارپوریشن نے اپنا ایک ہسپتال قائم کیا ہے۔ صفائی کے لئے خا کروبولوں اور  
 صفائی کے عملہ کی بڑی تعداد ابن قاسم  
 باغ قلعہ کہنہ پر موجود ہے اسی طرح پولیس



گزرنے والی سڑک پر گزرنا ہوگا سائیکل اور موٹر سائیکل سٹینڈ اسٹیڈیم کے اندر ہوں گے خصوصی بسوں کے لئے ایک طرف ٹریفک چلائی جائے گی قاسم باغ کے سامنے گھنٹہ گھر سے لوہاری گیٹ کی طرف جانے والی ٹریفک کو براہ راست حسین آگاہی کی طرف موڑ دیا جائے گا۔ اور کسی کو بھی گھنٹہ گھر کی طرف سے وائر وکس روڈ پر داخل ہونے کی اجازت نہیں ہوگی چونکہ حسین آگاہی سے گھنٹہ گھر

جائے گا جو بوہڑ گیٹ کو لوہاری گیٹ سے ملاتی ہے۔ "نوائے وقت" ملتان ۱۶ اکتوبر ۶۸

نے شہر میں ٹریفک کے لئے خصوصی انتظامات کئے ہیں پولیس کے مقرر کردہ انتظام کے مطابق تمام بسوں کو عید گاہ خانیوال روڈ، دولت گیٹ، حسین آگاہی روڈ سے گزر کر قلعہ تک پہنچنا ہوگا۔ اسٹیڈیم سے روانہ ہونے والے بسیں قلعہ کہنہ کے دروازے سے دائیں جانب مڑ کر وائر وکس روڈ سے چنگی نمبر ۹ سے گزریں گی۔ کانفرنس میں شرکت کرنے والوں کو اسٹیڈیم کے سامنے سے

کی طرف موٹر گاڑیوں کے علاوہ دوسری ٹریفک کو الٹنگ روڈ کی طرف موڑ دیا





# بانی حریمِ حرم ایڈیٹر مجید نظامی

## روزنامہ

# وقت

## مٹان

۱۶ ذی قعدہ ۱۳۹۸ھ، ۲۰ اکتوبر ۱۹۷۸ء

### • ٹوبہ ٹیک سنگھ کے بجائے دارالسلام

مٹان میں منعقد ہونے والی سنی کانفرنس میں ایک قرارداد منظور کی گئی ہے، جس میں یہ مطالبہ کیا گیا ہے کہ ضلع فیصل آباد کے مشورہ تجارتی قصبے اور تحصیل صدر مقام ٹوبہ ٹیک سنگھ کا نام تبدیل کر دیا جائے۔ اور اسے دارالسلام سے موسوم کیا جائے۔ یہ مطالبہ بہت پرانا ہے اور اس کے لیے پہلی مرتبہ آواز ۱۹۷۰ء میں اس وقت اٹھائی گئی تھی، جب اس قصبے میں مولانا بھاشانی نے اپنے ہم سفر کیمونسٹوں، سوشلسٹوں وغیرہ کی ایک کانفرنس بلا کر "ایشیا سرخ ہے" کے نعرے گھوائے تھے، اور "ملاڈ، گھیراڈ" کا پروگرام مرتب کیا تھا، اور اس کے جواب میں اسی جگہ ایک نکل پاکستان اسلامی کانفرنس منعقد کی گئی تھی، اور بھاشانی کی پھیلائی ہوئی گمراہی کا برسرِ موقع بڑا موثر اور فاشٹاف توڑ کرنے کا اہتمام کیا تھا۔ اسی تاریخی کانفرنس

میں ٹوبہ ٹیک سنگھ کا نام دارالسلام میں تبدیل کرنے کا مطالبہ کیا گیا تھا، اور بعد ازاں گاہے گاہے اس کا پُر زور اعادہ کیا جاتا رہا ہے۔ اس دوران میں عوامی مطالبے پر لائل پور کو فیصل آباد سے موسوم کر کے ایک بڑا مستحسن اقدام بھی کیا جا چکا ہے۔ ہمیں امید ہے کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ کا نام تبدیل کرنے کی رسمی سرکاری کھدو کھدائی میں اب مزید تاخیر نہیں کی جائے گی۔

### روزنامہ نوائے وقت

دعوت کی تاریخ میں عظیم سنی کانفرنس کی پہلے دن کل پاکستان سنی کانفرنس کی وجہ سے صرف قلعہ کہنہ قاسم باغ میں لاکھوں کا ہجوم تھا۔ لوگ بڑی خوش خلقی کے ساتھ ایک دوسرے کے ساتھ مصافحہ کر رہے تھے۔ جیسے ۶ صبح بعد دوست لارر رشتہ دار ایک دوسرے سے

مل رہے ہوں۔ مولانا عبدالستار خاں نیازی قاسم باغ قلعہ کہنہ کے وسیع و عریض شہیدیم اور پورے قلعہ پر پھیلے ہوئے لاکھوں افراد کے بہت بڑے اجتماع سے خطاب کر رہے تھے۔

پینٹنگ کیٹیجی کے چیرمین منجم جیل الہی قریشی نے اپنے ایک بیانی میں کہلے کہ سنی کانفرنس میں قلعہ کی تمام کمی پکی جگہوں پر بارہ سو کھپ لگائے گئے ہیں جن میں ۸ لاکھ افراد کے قیام کی گنجائش ہونے کے باوجود جہان مندیہ میں کی تعداد اس قدر زیادہ ہے کہ قیام کے سلسلے میں فراخ دل اور استقامت کی ضرورت ہے۔ (نوائے وقت، ۱۵ اکتوبر ۱۹۷۸ء)



# روزنامہ "نوائے ملتان" ملتان

نوائے مہلتاں

پنجشنبہ ۱۸ اکتوبر ۱۹۷۸ء

کے نواز کے وقت مسافروں کے ان خبرات اور لوگوں کا خاص خیال رکھے گی۔

کانفرنس ابھی شروع ہے، جس کا اختتام ابلاک آج سات بجے گا۔ اس موقع پر مولانا احمد شاہ نوانی تقریر کریں گے۔

## سنی کانفرنس کا پہلا روز

قانون میں کل سے تاریخی سنہ کانفرنس شروع ہو گئی ہے۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ فوجی حکومت ملک بھر میں غالباً پہلی مذہبی کانفرنس ہے جس میں نظام معطلی کے قیام کے لئے مثبت کوششیں ملک کے کونے کونے سے اتنی بھاری تعداد میں لوگوں کو لایا گیا ہے۔۔۔ ہمارے وہاں سے کہ لوگوں کو اس امر نے شرکت کی۔ کراچی سے لے کر پشاور اور آزاد پور تھب براہے کہ اتنی بڑی کانفرنس کو ٹیل ڈیڑھ گھنٹہ سے لے کر گھنٹہ تک شیخ رسالت کے لاکھوں پر نہیں دکھایا گیا اور ٹیلی ویژن کا کوئی ٹائرہ پروانے گزرتے روز قانون کے تاریخی تصور پر موجود یہاں نہیں پہنچا اس کے برعکس قانون میں ہر زمانے پاک بھارت تھے اس بھاری تعداد میں لوگوں کا مجمع قبل ازیں کرکٹ میچ کے لئے ٹیلے ڈیڑھ کے لوگوں نے ابھی تصور پر دیکھنے میں نہیں آیا تھا

عہدے خطاب کرتے ہوئے طارق کرام نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ ملک میں نظام معطلی اور فقہ حنفی راجح

کیا جائے۔ پاکستان کے صدر اور وزیراعظم کیلئے یہ لازمی قرار دیا جائے کہ وہ حنفی ہو۔ اس ضمن میں مولانا احمد سعید کاظمی نے دلائل دیتے ہوئے کہا کہ انگریزی حکومت کے قیام کے بعد بھی برصغیر پاک و ہند میں

فقہ حنفی راجح رہی ہے ماضی میں بھی اسلامی سلطنتیں فقہ حنفی کی پابند رہیں۔ اسی طرح پاکستان میں جو کہ

فقہ حنفی سے رکھنے والے مسلمان قلمی اکثریت میں ہیں لہذا یہاں فقہ حنفی کو راجح کو جانے اور دیکھو

مکاتب فکر سے متن رکھنے والے مسافروں کے لئے ان کا فقہ کے مطابق آگے قاضی رکھے جائیں

سنی کانفرنس کا یہ مطالبہ بڑی حد تک جائز ہے کیونکہ کسی بھی ملک یا علاقے میں قانون دہاں کے

اکثریتی باشندوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے بنائے جاتے ہیں۔ پاکستان میں فقہ حنفی سے متن

مسافروں کی بھاری اکثریت ایک تسلیم شدہ حقیقت ہے یہیں یقین ہے کہ حکومت ملک میں نظام معطلی

## نوائے ملتان

نظام معطلی کے قیام کے بلے میں ابھی حکومت اور پاکستان قومی اتحاد کی جماعتیں ٹور ہی کر رہی ہیں عقیدے کہ شاہ احمد نورانی نے سنی کانفرنس کر کے سب کو پیچھے چھوڑ دیا۔ جماعت اسلامی بغلیں جھانک رہی ہے کہ یہ کیا ہو گیا؟ انہوں نے بڑی مشکل سے شاہ احمد نورانی کے نظام معطلی کے لغو کو قبول کیا تھا کہ ملتان میں سنی کانفرنس نے جماعت اسلامی کی ساری عوامی قوت اور "مذہبی قوت" کی قلمی کھول دکھا۔ اور ثابت کر دیا ہے کہ یہ پاکستان نہ تو جماعت اسلامی کا ہے نہ ہی مسلم لیگ کا بلکہ خالصتاً سنیوں کا ہے جنہوں نے ملتان کانفرنس میں شرکت کر کے اپنی مذہبی ایک جہتی کا ثبوت دیا ہے۔



## روزنامہ ”حریت“ کراچی

سہولتوں مثلاً ہسپتالوں، ٹیلیگراف اور  
ٹیلی فون کا انتظام کر دیا گیا ہے اختتامی  
اجلاس کی صدارت مولانا حامد علی خان  
کریں گے اور پیر صاحب مشوری شریف  
مہمان خصوصی ہوں گے۔ دوسرے اجلاس  
کی صدارت شیخ الحدیث مولانا غلام  
رسول کریں گے۔ تیسرے اجلاس کی  
صدارت بلوچستان کے پیر علاؤ الدین  
کریں گے جب کہ اختتامی اجلاس اہل  
سنت جماعت کے نومنتخب صدر کی  
صدارت میں ہوگا۔ مولانا شاہ احمد  
نورانی اس اجلاس میں مہمان خصوصی  
ہوں گے جناب بھوپالی نے بتایا کہ اس  
کانفرنس میں ملک بھر سے ۵ سے ۱۰  
لاکھ افراد شرکت کریں گے۔

”حریت“ کراچی ۱۵ اکتوبر ۱۹۷۸ء



کل ملتان میں سٹی کانفرنس کا آغاز  
ہوگا، پانچ سے دس لاکھ افراد  
شریک ہونگے، بھوپالی

ملتان ۱۴ اکتوبر (پنی نی آئی)

جماعت اہلسنت کے زیر اہتمام پیر کوہاں  
ایک دو روزہ کل پاکستان سٹی کانفرنس  
کا آغاز ہوگا۔ اس کانفرنس میں کل ۴  
اجلاس ہوں گے کانفرنس میں شرکت کے  
لئے سارے ملک سے وفد کی آمد کا  
سلسلہ شروع ہو گیا ہے اور کانفرنس  
کے آغاز تک جاری رہے گا جمعیت العلماء  
پاکستان کے سیکریٹری اطلاعات جناب  
ظہور الحسن بھوپالی نے اخبار نویسوں کو  
بتایا کہ کانفرنس کے ۲ لاکھ شرکاء کے  
قیام کے لئے ملتان میں ۱۰۰ کمپ قائم  
کر دیے گئے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ سٹی  
کانفرنس کے اختتام پر ۱۷ اکتوبر کو ایک  
اعلان جاری کیا جائے گا جسے ”اعلان  
ملتان“ کہا جائے گا۔ وفد کے لئے ضروری



# سنی کانفرنس، ملّت کو استقامت حاصل ہوگا

متعدد وفود کی روانگی، آج خصوصی ٹرینے ملتان روانہ ہوگی۔

کراچی ۱۳ اکتوبر (پ۔ ب۔) بزم جمالی کراچی کا ایک وفد صوفی عبدالعزیز شاہ جمالی نظامی قادری کی سربراہی میں صوفیا، کرام و مشائخ مظاہر شعراء، قراء، حفاظ و نعت خوان پر مشتمل ملتان کے لئے بذریعہ جناب روانہ ہو گیا۔ صوفی عبدالعزیز شاہ جمالی نے تمام حضرات سے درخواست کی ہے کہ اس سنی کانفرنس میں شرکت فرمائیں۔ دریں اثناء بزم جمالی

میں علیحدہ روانہ ہوا ہے۔ یہ وفد سنی کانفرنس میں شرکت کے علاوہ ۱۸ اکتوبر کو ملتان میں منعقدہ جمعیت علماء پاکستان کی مرکزی مجلس شوریٰ کے اجلاس میں بھی شرکت کریں گے دریں اثناء جماعت کے ایک پریس ریلیز کے مطابق سنی کانفرنس ملتان میں شرکت کے لئے ایک اسپیشل ٹرین ۱۵ اکتوبر کو ۱۲ بجے دوپہر کینٹ اسٹیشن کراچی سے روانہ ہوگی۔

بزم صابری کے صدر غلام محمد پہلوانی اور جنرل سیکرٹری جناب احمد نور نے

کراچی نے مطالبہ کیا ہے کہ اس عظیم شان سنی کانفرنس کی کارروائی ریڈیو اور ٹی وی پر پیش کی جائیں سنی حضرات کا یہ اجتماع ملک و ملت کے لئے نیک فال ہے جس سے ملک و ملت میں اسلامی اقدار اجاگر ہوں گی۔ جمعیت علمائے پاکستان کے مرکزی رہنما پروفیسر شاہ فرید الحق کی قیادت میں جمعیت کا ایک وفد ملتان سنی کانفرنس میں شرکت کے لئے کراچی سے ملتان روانہ ہو گیا۔

علاوہ ازیں جمعیت کا ایک اور وفد جناب محمد حنیف حاجی طیب کی قیادت





ہیں لیکن روحانی طور حاضر ہو گئی۔  
 مسلم اسٹوڈنٹس یونین پاکستان  
 کے دفاتی صدر محمد اسحق مدنی جوائنٹ  
 سیکریٹری معین و پنجاب کے صدر  
 خالد نفیس فیبریکل کالج کے صدر خواجہ  
 ظفر الدین ایجوکیشن کالج کے صدر حمید  
 منصور و سیکریٹری حنیف سومرونے  
 ایک مشترکہ بیان میں سنی کانفرنس منعقد  
 کرنے پر علماء کرام کو خراج تحسین پیش  
 کرتے ہوئے اسے وقت کی اہم  
 ترین ضرورت قرار دیا اور امید  
 ظاہر کی کہ سنی کانفرنس ایک تاریخ  
 سنگ میل ثابت ہوگی اور ملک میں  
 نظام مصطفیٰ کے نفاذ کی تحریک میں  
 ایک اہم کردار ادا کرے گی۔

"حریت" کراچی ۱۵ اکتوبر ۱۹۷۸ء



مٹان کی تاریخی سنی کانفرنس منعقد  
 کرنے پر مولانا احمد سعید کاظمی و  
 علماء اہلسنت کو مبارکباد پیش کی  
 ہے۔

حلقہ رحمانی پاکستان کے سربراہ  
 نے ایک بیان میں کہا ہے کہ  
 علامہ سید احمد سعید کاظمی و امت پر کاتہ  
 العالیہ کو نظریہ پاکستان کے تحفظ اور نفاذ  
 نظام مصطفیٰ کے مقصد عظیم کے حصول  
 کے لئے عظیم الشان سنی کانفرنس  
 منعقد کرنے کی توفیق بخشی۔ حضرت  
 علامہ موصوف کا اقدام ملک و ملت  
 کے استحکام کے بروقت اور نہایت  
 مبارک ہے حضرت شاہ محمد فاروق  
 رحمانی نے سنی کانفرنس کے دعوت  
 نامے کا شکر یہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ  
 اس سے قبل حریمین شریفین سے دعوت  
 نامہ مل چکا ہے اور اب مع رفقا سفر  
 اسی کے انتظامات میں مصروف ہیں  
 اس لئے سنی کانفرنس کے مبارک اجتماع  
 میں ذاتی طور پر حاضر ہونے سے معذور



# آج سے کانسفرنس کا آغاز ہو رہا ہے، بیندوبین ملتان پہنچے

مرکز اطلاعات دتے راتے کام کرے گا۔ شرکاء کے رہائشے کیلئے سات سو خیمے لگا دیئے گئے

ملتان ۱۵ اکتوبر (پی پی آئی) ملتان

میں دو روزہ سٹی کانفرنس کے انعقاد کے سلسلے میں تمام انتظامات مکمل کر لئے

گئے ہیں اور سندھ پنجاب اور ملک کے دیگر حصوں سے کانفرنس کے شرکاء،

ملتان پہنچنا شروع ہو گئے ہیں۔ جمعیت

علمائے پاکستان کے ممتاز رہنما اور سٹی

کانفرنس کے رابطہ افسر جناب ظہور الحسن

بھوپالی نے آج یہاں پی پی آئی کو بتایا

کہ کانفرنس کے اسٹیج کے نزدیک قائم

کیا جانے والا مرکز اطلاعات دو روزہ

کانفرنس کے دوران دن رات کام کریگا

انہوں نے کل رات ضلع وہاڑی سے

دو سو مندوبین کا ایک قافلہ پیدل یہاں پہنچا ہے جب کہ اسی قسم کے گروپ سندھ سے بھی یہاں پہنچ رہے ہیں۔

جناب بھوپالی نے کہا کہ ابن قاسم باغ

کے وسیع و عریض میدان میں سات سو

خیمے نصب کئے گئے ہیں جب کہ مندوبین

کو ٹھہرانے کے لئے متعدد مکانات بھی حاصل

کئے گئے ہیں انہوں نے کہا کہ نشر میڈیکل

کالج کے طلباء نے کانفرنس کی جگہ طبی

امداد کے مراکز قائم کئے ہیں۔

✦ ✦ ✦

روزنامہ "حریت" کراچی

۱۶ اکتوبر ۱۹۷۸



## روزنامہ ”مشرق“ کراچی

بنارس (۶۱۹۴۶) کراچی (۶۱۹۴۶)  
 دارالسلام پنجاب (۶۱۹۷۰) اور کراچی ۶۷۰  
 میں منعقدہ سنی کانفرنسوں کی مکمل روداد  
 شامل ہے۔ یہ کتاب ملتان کانفرنس  
 کے پُرسرت موقع پر سوادِ اعظم اہل  
 سنت کی خدمت میں پیش کی جائے گی  
 جو ملتان میں ۱۴، ۱۵، ۱۶ اکتوبر کو منعقد  
 ہو رہی ہے۔

روزنامہ ”مشرق“ کراچی

۱۳ اکتوبر ۱۹۷۸ء

## سنی کانفرنسوں کی روداد

کے اشاعتے؛

کراچی ۱۳ اکتوبر (پ) انجمن تاجرانہ  
 حرم پاکستان کے ناظم نشر و اشاعت و صدر  
 اسٹوڈنٹس اسلامک مشن ممتاز علی خان  
 حنفی نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ  
 سنی کانفرنسوں کی مکمل روداد ایک کتابی  
 شکل میں شائع ہوگئی ہے جس میں پٹنہ  
 (۶۱۸۵۷) مراد آباد (۶۱۹۲۵) بمبئی (۶۱۹۶۶)

## روزنامہ ”جنگ“ کراچی

مل گئی ہے اور یہ ٹرین ۱۵ اکتوبر کو ساڑھے  
 ۱۲ بجے دوپہر کراچی سے روانہ ہوگی اور  
 صبح پانچ بجے ملتان پہنچے گی۔  
 روزنامہ ”جنگ“ کراچی

۱۸ اکتوبر ۱۹۷۸ء

## سنی کانفرنس کے لئے

خصوصی ٹرین چلے گئے!

کراچی ۱۷ اکتوبر (پ) جماعت  
 اہلسنت کراچی کے ناظم اعلیٰ مولانا منظور الحق  
 نے اعلان کیا ہے کہ ملتان میں سنی  
 کانفرنس کے لئے خصوصی ٹرین کی منظوری



صوفی اینڈ صوفی

امپورٹرز ایکسپورٹرز

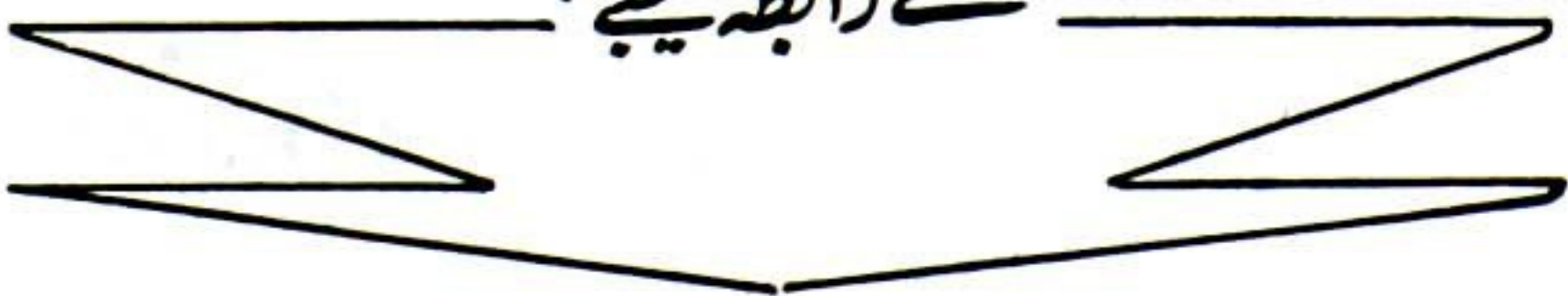
ماسٹرن میچ ڈائری

برائے اسپیکر پرنٹنگ

رابطے کے لئے ہمارے سول ایجنٹ

صوفی اینڈ صوفی

سے رابطہ کیجئے



حصہ آفس : پوسٹ بکس نمبر ۴۶۴۸ - ایم اے جناح روڈ کراچی

فون نمبر ۲۲۸۹۳۵ ، ۲۲۰۳۴۹

برائچہ : ۱۔ پوسٹ بکس نمبر ۱۳۳ - شاہی بازار حیدرآباد (سندھ)

فون نمبر ۳۰۹۸ ، ۵۸۳۵

۲۔ کارخانہ بازار فیصل آباد فون نمبر ۴۴۴۴



# آج ملتان میں دوہ سنی کانفرنس شروع ہو رہی ہے

پانچ ہزار رضا کاروں نے سنی کانفرنس کا انتظام سنبھال لیا۔ قافلوں کے آمد جاری ہے۔

ملتان ۱۵ اکتوبر (نمائندہ جنگ) ملک بھر سے کل پاکستان سنی کانفرنس میں شرکت

کے لئے قافلوں کی آمد کا سلسلہ جاری ہے اندرون سندھ سے بسوں کے ذریعہ ہزاروں لوگ ملتان پہنچے جب کہ صوبہ سرحد پنجاب اور بلوچستان سے بھی بسوں اور ٹریلوں کے

ذریعے مندوبین کی آمد جاری رہی۔ کراچی سے آج صبح سب سے پہلا قافلہ تیز گام کے ذریعہ ملتان پہنچا پر و فیسر شاہ فرید الحق

صوفی ایاز خاں نیازی، مولانا جمیل احمد نعیمی اور مفتی شجاعت علی قادری بھی

اس قافلے میں شامل تھے اب تک جو اہم شخصیات ملتان پہنچی ہیں ان میں

پیر کرم شاہ الازہری، طاہر اشرف گیلانی پیر ابوالفتح مولانا غلام رسول صدرا جملوت

اہلسنت پنجاب مولانا عبدالحکیم شرف قادری، مولانا غلام محمد، مولانا فتح محمد

بارزوی قادری غلام رسول اور مفتی محمد حسین شامل ہیں پچاس سے زائد مشائخ

ملتان پہنچ چکے ہیں۔ انجمن طلباء اسلام کے ڈیڑھ سو کے قریب وفود شرکت

کر رہے ہیں آج سہ پہر سنی کانفرنس

کا نظم و نسق سنبھال لیا سات سو کے قریب کیمپوں کی نگرانی بھی یہی رضا کار کر رہے ہیں دریں اثنا کانفرنس کے داعی سید احمد سعید کاظمی نے کانفرنس میں شرکت کے لئے آنے والے تمام مندوبین سے اپیل کی ہے کہ وہ اس کانفرنس کو

کامیاب بنانے کے لئے مکمل نظم و ضبط کا مظاہرہ کریں۔ شاہ فرید الحق نے ملتان پہنچ کر اخباری نمائندوں سے بات چیت کرتے کے لئے کہ سنی کانفرنس سوادِ اعظم کا مذہبی اور تبلیغی اجتماع ہے اور یہ امر افسوس ناک ہے کہ سول کابینہ کے بعض وزراء اس کے خلاف بیان



اور سنی کانفرنس کے رابطہ افسر ظہور الحسن بھوپالی نے پی پی پی آئی کو بتایا کہ کانفرنس کے ایجنڈے کے نزدیک قائم کیا جانے والا مرکز معلومات دور روزہ سنی کانفرنس کے دوران ۲۳ گھنٹے کھلا رہے گا۔ انہوں نے کہا کہ نشتر میڈیکل کالج کے طلباء نے کانفرنس میں طبی امداد کے مراکز روزنامہ "جنگ" کراچی ۱۶ اکتوبر ۱۹۸۱ء

بازی میں مصروف ہیں معلوم نہیں وہ اس تبلیغی اجتماع سے خائف کیوں ہیں انہوں نے کہا کہ جو لوگ اس کانفرنس کو سیاسی لیبل دینا چاہتے ہیں وہ دراصل اس کانفرنس کی توقع کامیابی سے پریشان ہیں دریں اثناء پی پی پی آئی کی اطلاع کے مطابق جمعیت علمائے پاکستان کے رہنما قائم کئے ہیں۔

## سنی کانفرنس کے عظیم اجتماع نے ثابت کر دیا ہے عوام نظام سنی

چاہتے ہیں، کانفرنس میں ۲۵ لاکھ افراد نے شرکت کی، ظہور الحسن بھوپالی

کراچی ۱۹ اکتوبر (پ پ ا۔ اسٹاف رپورٹر) جمعیت علماء پاکستان کے سربراہ مولانا شاہ احمد نورانی جمعیت صوبہ سندھ کے صدر علامہ عبدالمصطفیٰ الازہری پروفیسر شاہ فرید الحق اور جمعیت علماء پاکستان کے مرکزی سیکرٹری اطلاعات ظہور الحسن بھوپالی، سنی کانفرنس ملتان میں شرکت کے لئے آج کراچی واپس پہنچ گئے کراچی پہنچنے کے بعد ایک بیان میں جمعیت کے مرکزی سیکرٹری اطلاعات ظہور الحسن بھوپالی نے کہا ہے کہ سنی کانفرنس کے موقع پر عظیم اجتماع نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ پاکستان کے عوام نظام مصطفیٰ کا نفاذ چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مجموعی

افراد نے شرکت کی۔ ملتان اسٹیڈیم کے علاوہ قاسم باغ کا کونہ کونہ، بزم گوں کے مزارات کے احاطے، مساجد اور قلعہ کو جانے والے چاروں راستوں



ہفت روزہ جریدہ کا نوٹس بھی لیتے ہیں  
میں جماعت اسلامی کے بانی کو تحریراً  
تحریک اسلامی کا بانی قرار دیا گیا ہے  
اور اگرچہ کہ دستور میں "ختم نبوت"  
کے عقیدہ کو تحفظ دیا گیا ہے مگر اس  
کے باوجود اس قدر عظیم گستاخی کا کوئی  
نوٹس نہیں لیا گیا۔ درس اٹنا جمعیت  
کے رہنما محمد حنیف حاجی طیب دوست  
محمد فیضی۔ محمد احمد صدیقی اور معین الدین  
چشتی بھی کراچی پہنچ گئے ہیں۔

"جنگ" کراچی ۲۰ اکتوبر ۶۷

پر ہر طرف سر ہی سر دکھائی دے رہے  
تھے اور بیرونی مہمانوں کے لئے ایک  
ہزار کیمپ لگائے گئے تھے اور پوری  
کانفرنس ڈسپلن کا مظاہرہ تھی لیکن  
یہ امر افسوس ناک ہے کہ ٹیلی ویژن اور  
سرکاری ذرائع ابلاغ عامہ نے جان  
بوجھ کر اس کانفرنس کو نظر انداز کیا  
حالانکہ یہ اجتماع پاکستان کی تاریخ کا  
سب سے بڑا اجتماع تھا۔ انہوں نے  
کہا کہ سنی کانفرنس کی کامیابی سے  
حکومت میں شامل ایک اقلیتی مذہبی  
فرقہ کی گھبراہٹ قابل دید ہے اور اس  
نے مولانا شاہ احمد نورانی کے خلاف  
بہتان طرازی کی مہم شروع کر دی اور  
مولانا نورانی کے فیصل آباد میں ایک  
جلسہ اور بعد ازاں سنی کانفرنس  
میں ان کی تقریر کو توڑ مروڑ کر پیش  
کیا جا رہا ہے انہوں نے کہا کہ جو لوگ  
محض بے بنیاد الزام کی روشنی میں  
سنی سنائی پر مولانا نورانی پر الزام  
تراشی کر کے دل کو "خون خون" کر رہے  
ہیں کاش وہ لاہور ہی کے ایک اور

# اختیارِ جہان

ملتان نامہ

خانہ رضوانی

جلد: ۱۲ شماره: ۴۵

تاریخ: ۳۰ اکتوبر تا ۵ نومبر ۱۹۶۷ء

ملتان کے میں گزشتہ ہفتے کل پاکستان سنی کانفرنس  
دش دشواریوں کا منظر پیش کیا گیا تھا کہ انہوں نے سب کی زبانوں



سوس ہو رہی ہے اور اس طرح سنی کانفرنس نے ایک سیاسی  
 غلطی پر کبیلہ ہے۔ اس خلا سے فائدہ اٹھانے کے لئے ان  
 عناصر نے امیدیں وابستہ کر رکھی ہیں جو انتہا پسند یا بنیاد  
 تعلق رکھتے ہیں۔ پاکستان کو نظر باقی اور اسلامی اساس سے  
 وابستگی کو زیادہ اہمیت نہیں دیتے۔ وہ محسوس کر رہے تھے کہ  
 پاکستان قومی اتحاد کی ناکامی کے بعد عوام میں بالو سی پڑھی تو  
 عوام پر سے مذہب کی گرفت کمزور پڑ جائے گی اسلامی اور  
 مذہبی نعرہ لگانے والی جماعتوں اور رہنماؤں سے بدگمانی  
 کے پیش نظر لوگ لادینی پروگرام رکھنے والی جماعتوں کا رخ  
 کریں گے۔ اور اس طرح سوشلسٹ نظریات رکھنے والی  
 جماعتوں کا مستقبل تباہ کن ہو جائے گا۔

لیکن پاکستان سنی کانفرنس نے اپنا پلیٹ فارم پیش

کر کے ان عناصر کی توقعات کو خاک میں ملادیا ہے اور یہ بھی  
 ثابت کر دیا ہے کہ عوام نظام مصطفیٰ کا فوری نفاذ چاہتے ہیں  
 اگر قومی اتحاد کا کاہنہ اسلامی نظام کے نفاذ میں ناکام رہتی  
 ہے تو لوگ سوشلسٹ جماعتوں کے دامن میں پناہ نہیں لیں گے۔  
 بلکہ وہ جمیٹ اٹھائے پاکستان کو موقع دیں گے کہ وہ اپنا پروگرام  
 لے کر آئے۔

پاس کے نزدیک ہو۔ مرکزی جماعت اہل سنت کے صدر ملار  
 سید احمد کاظمی ہی نہیں جمیٹ اٹھائے پاکستان کے سربراہ مولانا  
 شاہ احمد نورانی بھی اس لحاظ سے خوش قسمت ہیں کہ ان کی عدوت  
 اور آپس پر ملک بھر سے لاکھوں افراد ملتان میں جمع ہوئے  
 تھے۔ اگرچہ دعوت بنیادوں پر تھی لیکن لاکھوں افراد  
 کے اس اجتماع کی سیاسی اہمیت کو نظر انداز کرنا مشکل ہے  
 اور اگر یہ کہا جائے تو بے جا نہ ہو گا کہ اس سنی کانفرنس کے ذریعے  
 جمیٹ اٹھائے پاکستان ناپی بھر پور سیاسی قوت کا مظاہرہ  
 کبیلہ ہے اور سیاسی نقطہ نظر سے یہ مظاہرہ بے حد کامیاب رہا  
 ہے۔ اس کانفرنس کے بعد مولانا شاہ احمد نورانی کا سیاسی کالج  
 بگا اور اونچا ہو گیا ہے۔ اور اس وقت تک کہ ایک تہ اور فائدہ  
 کی حیثیت سے ابھر کر سامنے آچکے ہیں مکمل نظم و ضبط کے  
 ساتھ کل پاکستان سنی کانفرنس کا کامیاب انعقاد اگر ایک طرف  
 حکومت اور قومی اتحاد کے لئے قابل توجہ ہے۔ وہاں پیپلز پارٹی  
 کی بڑھتی ہوئی مقبولیت کے راستے میں بھی ایک ٹکاوٹ ہے۔  
 قومی اتحاد سے بالوس ہو کر جو لوگ ادھر ادھر دیکھتے پھر رہے تھے  
 کل پاکستان سنی کانفرنس کے انعقاد کے بعد ان کے لئے  
 جمیٹ اٹھائے پاکستان کے پلیٹ فارم میں زیادہ کشش

## دور نامہ مشرق لاہور

دور روزہ سنی کانفرنس کل قاسم باغ سٹیڈیم میں شروع ہوئی  
 ملتان کی تاریخ میں یہ پہلا مذہبی اجتماع ہے جس میں ملک کے ہر حصہ کے لوگوں  
 نے بھاری تعداد میں شرکت کی۔ سٹیڈیم کے باہر گھاس کے پلاٹوں میں مختلف  
 اضلاع کے نام سے خیمے نصب ہیں جن میں ان اضلاع کے لوگوں کو ٹھہرایا گیا  
 ہے۔ باغ کے نشیب میں قطار در قطار بسیں کھڑی ہیں جو مشترکاً کولے کر آئی ہیں  
 کانفرنس کے باہر انواع و اقسام کے کھانے اور دیگر اشیائے فروخت کی دکانیں  
 اور مذہبی کتابوں کے اسٹال لگے ہوئے ہیں۔ کانفرنس میں شرکت کے لئے آنے



دالوں کا سلسلہ جو گذشتہ دو دن سے جاری ہے آج اپنے عروج پر پہنچ گیا  
 شرکت کے لئے آنے والے لوگوں نے ہاتھوں میں بینراٹھائے ہوئے تھے جن  
 پر کلمہ طیبہ اور درود پاک لکھا تھا۔ استقبال کے لئے جگہ جگہ محراب لگائے  
 گئے ہیں جن پر استقبالیہ نعرے لکھے ہوئے ہیں۔ کانفرنس کے باہر تماندہ مشرق  
 کی ملاقات ایک سقے سے ہوئی جو اپنا مشیکزہ لے کر جھنگ سے ملتان آیا ہے۔  
 تاکہ شرکاء کو پانی پلا کر اپنی بخشش کرا سکے۔ کانفرنس میں سجادہ نشین حضرات اور ان  
 کے مریدوں کی بھی بہت بڑی تعداد شریک ہے جو اپنے مخصوص لباس اور  
 وضع قطع کی وجہ سے پہچانے جاتے ہیں۔ سنی کانفرنس کا خصوصی اجلاس کل صبح نو بجے  
 ہوگا جس میں تنظیم کے مرکزی عہدے داروں کا انتخاب عمل میں لایا جائے گا۔ نماز  
 ظہر کے بعد ہونے والے اجلاس میں ملتان ڈیکلریشن پیش کیا جائے گا۔

(روزنامہ مشرق " لاہور ۱۶ اکتوبر ۱۹۷۸ء )



● سنی کانفرنس کے موقع پر قاسم باغ قلعہ کہنہ کا وسیع و عریض علاقہ ملک  
 بھر سے آئے ہوئے جماعت اہل سنت کے ارکان سے اٹاپڑا ہے۔ لوگوں کی  
 آمد کا سلسلہ رات گئے تک جاری رہا۔

● سنی کانفرنس کے شرکاء میں چاروں صوبوں کے علاوہ آزاد کشمیر کے  
 باشندوں کی خاصی تعداد بھی دیکھنے میں آئی۔

● آج کانفرنس کے افتتاحی اجلاس میں پاکستان ٹیلیویشن کے نمائندے  
 کی عدم موجودگی پر سخت احتجاج کیا گیا اور اسٹیج سے اعلان کیا گیا کہ پاکستان  
 چھوٹے چھوٹے اجتماعات کی کارروائی ٹیلی کاسٹ کرتا ہے لیکن  
 اتنے بڑے اجتماع کو "خاص اشارے" پر نظر انداز کیا گیا ہے۔



۱۔ سنی کانفرنس میں لاؤڈ اسپیکروں کی تنصیب کا اس قدر شاندار انتظام ہے کہ پورے قلعہ پر جہاں کہیں بھی کوئی شخص کھڑا ہو بڑی آسانی سے پنڈال میں ہونے والی کارروائی سن سکتا ہے اس مقصد کے لئے پورے قلعہ پر سینکڑوں لاؤڈ اسپیکر بڑے ماہرانہ انداز میں نصب کئے گئے ہیں کہ کہیں بھی آواز نہیں گونجتی۔

۲۔ کانفرنس کے افتتاحی اجلاس کے پنڈال میں شامیانے نہ لگانے کی وجہ سے تیز دھوپ اور گرمی سے لوگوں کا بُرا حال ہو گیا اس کے باوجود ایک جم غفیر نے آخر تک بڑے تحمل جذبے اور خشوع و خضوع سے علماء کی تقاریر سُنیں۔

۳۔ سنی کانفرنس کے موقع پر قلعہ پر اشیاء خورد و نوش کے جو اسٹال لگائے گئے تھے ان کے نام بھی کانفرنس اور جمعیت علماء پاکستان کے قائدین کے ناموں کی نسبت سے رکھے گئے ہیں مثلاً بعض اسٹالوں کے نام اس نوع کے بڑے دلچسپ ہیں۔ "نیازی حلوہ"، "نورانی پلاؤ"، "فریدی زردہ"، "سنی ہوٹل" "نورانی سری پائے"، "نورانی ناشتہ ۸ روپے فی کلو"۔

۴۔ قلعہ پر جشن کا سماں ہے۔ ہر طرف سبز پرچم اور اہل سنت کے بینر اور بیج دکھائی دیتے ہیں۔ قلعہ پر ایک نئے شہر کا منظر ہے۔

۵۔ کانفرنس میں شرکت کے لئے ملک بھر کے معروف پیر اور مشائخ عظام اپنے مریدوں اور عقیدت مندوں کے ساتھ آئے ہوئے ہیں۔

۶۔ کانفرنس کے پنڈال میں لوگوں کی جتنی تعداد موجود تھی اس سے کہیں زیادہ لوگ پنڈال سے باہر مختلف جگہوں پر کھڑے ہو کر کانفرنس کی کارروائی سُن رہے تھے۔

۷۔ آج کانفرنس کے افتتاحی اجلاس میں داخل ہونے کے لئے دو چھوٹے چھوٹے راستے بنائے گئے تھے۔ ان راستوں سے ہزار ہا لوگ قطار بنائے گزر



رہے تھے جس کے نتیجے میں کانفرنس کے اختتام تک پنڈال میں آنے کے لئے لوگوں کی قطار بندھی رہی۔

● کانفرنس کے انتظامات میں نظم و ضبط کا شاندار مظاہرہ دیکھنے میں آیا کہیں بھی کسی قسم کی کوئی بد انتظامی دیکھنے میں نہیں آئی اور شرکاء کانفرنس بھی نظم و ضبط برقرار رکھنے کے لئے پورا تعاون کر رہے ہیں۔

● علامہ احمد سعید کاظمی نے رات گئے کانفرنس کی دوسری نشست سے خطاب کرتے ہوئے انکشاف کیا کہ اس وقت اس اجتماع میں ملک بھر کے دس ہزار علماء اور مشائخ موجود ہیں۔

● علامہ احمد سعید کاظمی نے رات گئے کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اس وقت سنی کانفرنس میں پندرہ لاکھ افراد کا اجتماع ہے۔

● پنڈال کے اسٹیج سے یہ نعرہ بھی لگایا جا رہا تھا کہ "جاگ اٹھا ہے اہلسنت"  
● آج رات کو دوسرے اجلاس میں پورا اسٹیڈیم عوام سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا اور یہاں تل دھرنے کو جگہ نہیں تھی۔ اتنے ہی عوام باہر قلعہ کے مختلف مقامات پر لاؤڈ اسپیکروں سے اجلاس کی کارروائی سن رہے تھے۔

(روزنامہ "مشرق" لاہور، ۱۷ اکتوبر ۱۹۷۸ء)





## عظمتِ سوادِ

ملتان کانفرنس کے انعقاد پر جو بڑا کھلاہٹ طاری ہوئی ہے اس نے تمام اخلاقی حدود و قیود کو توڑ کر رکھ دیا ہے۔ گستاخانِ رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی پیدائش اور ہندو کی ذریت ہیں پاگل پن کا مظاہرہ شروع کر دیا ہے حالانکہ ملتان کانفرنس سے پیشتر پورے پاکستان میں اس کانگریسی ٹولہ کے اجتماعات ہوتے رہے ہیں کہیں جلی سنی کانفرنس کہیں اولیائے امت کانفرنس کہیں توحید و سنت کانفرنس اور حال ہی میں بستر بند وہابیوں کا جو تبلیغ کے پردے میں وہابیت اور نجدیت پھیلاتے پھرتے ہیں۔ نعرہ رسالت لگانے والوں کو رائے دہندگان کے بھرے اجتماع میں موٹی گھاٹ اُتار دیتے ہیں جس کے ہزاروں کے اجتماع کو لاکھوں کا اجتماع ظاہر کیا جاتا ہے اس پر گستاخانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور عظمتِ رسول کے ڈاکوؤں نے کوئی شور نہیں مچایا۔ ملتان کانفرنس ان کانگریسیوں کے عزائم پر بجلی بنکر گری جنہوں نے اب تک پاکستان کو شرحِ صد کے ساتھ قبول نہیں کیا جو اب بھی دارالعلوم دیوبند بھارت کے اشارہ پر پاکستان کے خلاف زہرا لگاتے رہتے ہیں۔ بنی محفلوں اور اجلاسوں میں پاکستان کی سالمیت پر ضرب لگاتے رہتے ہیں۔ پاکستان بنانے کے گناہ میں عدم شرکت کا اظہار کرتے ہیں۔





# ملتان سنی کانفرنس کے لئے کمیٹیاں

کل پاکستان سنی کانفرنس کے انتظامات کے لئے مختلف کمیٹیاں تشکیل دی گئیں۔  
ابتداءً کمیٹیوں کی تعداد دنیوی کم تھی لیکن مرکزی ایڈہاک کمیٹی کے چیرمین علامہ سید  
احمد سعید شاہ صاحب کاظمی کو اختیار دیا گیا کہ وہ مناسب تعداد میں اضافہ فرما سکتے ہیں  
چنانچہ آخری اور حتمی تفصیل درج ذیل ہے :-

**استقبالیہ کمیٹی** | اس کمیٹی کے ذمہ کانفرنس کے ابتدائی امور انجام دینا تھے اور اس کے  
سربراہ علامہ کاظمی صاحب قبلہ تھے اس کمیٹی میں درج ذیل حضرات  
شامل تھے: پیر طریقت مولانا حامد علی خاں (ملتان) مولانا محمد حسین نعیمی مفتی۔ (لاہور) علامہ  
عبدالمصطفیٰ ازہری (کراچی) مولانا منظور احمد صاحب فیضی (احمد پور شرقیہ) میاں جمیل احمد  
(شرق پوسی) پروفیسر شاہ فرید الحق (کراچی) مولانا حسین الدین (راولپنڈی) مولانا محمد  
طفیل صاحب (مرحوم) کراچی۔ مولانا ذریعہ قادری (بلوچستان) مولانا حبیب احمد صاحب  
(بلوچستان) مولانا محمد حیات قادری (بلوچستان) خواجہ افتخار احمد (سرحد) مولانا غلام  
رسول نوری رضوی (ملتان) مولانا ہدایت اللہ سپروی (ملتان) مولانا صاحبزادہ فیض الحسن  
شاہ تنویر (فیقردالی) مولانا سید عبداللہ شاہ (ملتان) مولانا علی بخش قاسمی (دادو) مولانا  
احمد میاں برکاتی (حیدرآباد) مولانا ابرار احمد حسانی (کراچی) مولانا ایوب الرحمن حامدی،  
(خانیوال) مولانا مختار الحق صدیقی (دارالسلام) ڈاکٹر محمد بدیع قریشی (ملتان) شیخ امجد علی  
چشتی (کامونٹی) صوفی مختار علی مظہری (ملتان) پروفیسر منشا د علی نقشبندی (بہاولنگر)  
ڈاکٹر عبدالغفور (ہارون آباد) ڈاکٹر محمد امیر (لودھراں) صوفی عبدالحق خانیوال (سیمٹماز  
(ملتان) مولانا مشتاق احمد چشتی (ملتان) مولانا عبداللطیف (خانیوال) مولانا محمد افضل  
اعظمی (لودھراں) مولانا علی محمد نوری (دھازی) مولانا پیر محمد صاحب چشتی (پشاور)



پیر کرم شاہ - ازہری - (سرگودھا) -

اس کمیٹی کے ذمہ کانفرنس کے جملہ انتظامات کی دیکھ بھال اور نگرانی تھی۔  
**مجلس منتظمہ** درج ذیل حضرات شامل تھے :-

علامہ سید احمد سعید کاظمی (صدر) پیر طریقت مولانا حامد علی خاں (ملتان) صاحبزادہ  
 حاجی محمد فضل کریم (فیصل آباد) مولانا غلام رسول شیخ الحدیث (فیصل آباد) مولانا ابوالنصر  
 منظور احمد شاہ (ساہیوال) مولانا مفتی عبدالقیوم ہزاروی (لاہور) علامہ محمود احمد ضوی  
 (لاہور) مفتی تقدس علی خاں صاحب (پیرکوٹہ) مولانا محمد طفیل (کراچی) مولانا عبدالعزیز  
 (کوٹہ) مولانا عبدالحق (ہندیال) مولانا عبد الممالک (میالوالی) صاحبزادہ سید عبدالرحمن شاہ  
 (سرگودھا) مولانا علی بخش قاسمی (دادو) مولانا شائستہ گل (مردان) خواجہ افتخار احمد (پشاور)  
 پیر عبدالخالق (بھیر چوٹی شریف) مفتی نذیر علی لقمانی (شیخوپورہ) صاحبزادہ سلطان نور حسین  
 (کوٹہ) مولانا محمد حسن حقانی (کراچی) مولانا سید الرحمان صاحب (کوٹہ) مولانا عبدالغفور  
 صاحب آوری (رائے ونڈ) جناب ڈور حسن بھوپالی (کراچی) صوفی مختار علی (ملتان)  
 عبدالرشید قادری (ملتان) عبدالصمد حامدی (ملتان) منشی محمد حنیف قریشی (ملتان)  
 محمد بوٹا رضوی (ملتان) انعام الہی قریشی (ملتان) محمد ایوب قریشی (ملتان) مخدوم جمیل الدین  
 قریشی (ملتان) احسان الہی قریشی (ملتان) مخدوم محمد اشفاق (ملتان) مولانا محمد یعقوب  
 رضوی (ملتان) چوہدری محمد اسلم صاحب کبیر والہ (مولانا دائم الدین قادری (سبی)  
 پروفیسر حافظ اشفاق احمد خاں (ملتان) مولانا فخر الدین گانگوی - پروفیسر حافظ الشیخ  
 فریدی (ملتان) صاحبزادہ نور سلطان بھکر میاں علی محمد سائیں (لاڈکانہ) صاحبزادہ  
 محمد طیب الرحمن (ہزارہ) مولانا عبدالقیوم قریشی (شجاع آبادی) مولانا غلام مصطفیٰ رضوی  
 (ملتان) مولانا ممتاز احمد چشتی (ملتان) مولانا محمد مراد صاحب (خاینوال) مولانا  
 عبدالحکیم صاحب (ملتان) میاں حافظ فتح محمد قادری (جلال پور پیروالہ) پیرزادہ سردار احمد  
 (ملتان) قاری مشتاق احمد (بورے والہ) مولانا عبدالنواب (لاہور) مولانا عنایت اللہ



(سائلگاہ ہل)۔ شیخ عبدالمجید پٹیاریہ (فیصل آباد) محمد خاں لغاری (ڈیرہ غازی خان)  
 مولانا محمد یعقوب قادری (نواب شاہ) صاحبزادہ سید محفوظ الحق پورے والہ۔

**تشریح کمیٹی** | اس کمیٹی کے فرائض میں کانفرنس کی مکمل تشریح کا کام تھا اس میں درج  
 ذیل حضرات شامل تھے۔ علامہ محمد حفیظ اللہ نقشبندی (ملتان) صاحبزادہ

محمد اقبال انہری (شجاع آباد) جناب عزیز انجم (ملتان) قاری اختر علی نقشبندی (ملتان)  
 صوفی مختار علی منہری (ملتان) جناب احسان الہی (ملتان) قاری اشتیاق علی جعفری (ملتان)

**طباعت کمیٹی** | اس کمیٹی کے فرائض میں کانفرنس کی طباعت کا کام سپرد ہوا اس میں  
 درج ذیل حضرات شامل تھے:۔ مولانا خدابخش انہ۔ (شجاع آباد)

مولانا انوار الاسلام (لاہور) مولانا مظفر اقبال رضوی (لاہور) مولانا مفتی عبد القیوم بزاروی  
 (لاہور) مولانا مفتی ہدایت اللہ سپہروی (ملتان) مولانا محمد حفیظ اللہ نقشبندی (ملتان)

حافظ محمد فاروق خان سعیدی صوفی مختار علی منہری۔ جناب عبدالصمد حامدی۔

**رابطہ کمیٹی** | اس کمیٹی کے ذمہ مقتدر علماء و مشائخ سے رابطہ قائم کرنا اور انہیں  
 کانفرنس کی دعوت دینا شامل تھا۔ اس میں درج ذیل حضرات شریک تھے۔

علامہ کاظمی صاحب نبلہ (ملتان) شیخ الحدیث مولانا غلام رسول (فیصل آباد) مولانا  
 ابوالنصر منظور احمد صاحب (ساہیوال) مولانا محمد طفیل (کراچی) مولانا محمد شریف

رضوی (ملتان) مولانا خدابخش انہری (شجاع آباد) مولانا عطار اللہ صاحب (بندیال)۔  
 ان حضرات کے ذمہ جملہ خط و کتابت اور کانفرنس کی مکمل

**مرکزی رابطہ سیکرٹری** | دفتری کارروائی کا کام سپرد ہوا۔ اس کے لئے درج  
 ذیل حضرات شریک ہوئے:۔ مولانا محمد حفیظ اللہ نقشبندی

مولانا محمد اقبال انہری ایم اے

**اکاؤنٹ کمیٹی** | اس کمیٹی کے ذمہ حسابات آمد و خرچ کا جائزہ لینا اور اپنے  
 دستخطوں سے چیک جاری کرنا تھا اس کمیٹی میں درج ذیل حضرات



شریک تھے۔ علامہ کاظمی صاحب قبلہ۔ مولانا محمد حفیظ اللہ نقشبندی  
صوفی مختار علی منہری۔

**انتخابی کمیٹی** | اس کمیٹی کے فرائض میں جماعت اہل سنت پاکستان کے مرکزی  
انتخابات کے لئے طریقہ کار طے کرنا اور انتخابات کرانا تھا۔ اس میں  
تین حضرات شامل تھے۔ شیخ الحدیث مولانا غلام رسول (فیصل آباد) مولانا عطار الحسن  
(بندیال) چوہدری محمد حسین ورک (کراچی)۔

ابتداء میں طے ہوا تھا کہ مندوبین کو کھانا کانفرنس کی طرف سے دیا جائے گا  
اور کم از کم پچاس ہزار مندوبین کا انتظام کرنا تھا۔ چنانچہ اسی سلسلے میں درج ذیل  
کمیٹیاں تشکیل کی گئیں بعد ازاں ہوٹل میں انتظام منظور ہو جانے کی وجہ سے  
یہ کمیٹیاں معطل ہو گئیں۔

**جانور خرید کمیٹی** | اس کمیٹی کے ذمہ جانوروں کی خرید اور ذبح اور گوشت تیار  
کرانا تھا اس میں شیخ اکبر علی اور شیخ عاشق علی تھے۔

**طعام کمیٹی** | اس کمیٹی کے ذمہ پچاس ہزار مندوبین کے لئے کھانا تیار کرنا تھا۔  
اس میں منشی محمد شریف قریشی۔ صوفی محمد حنیف رحمانی۔ چوہدری  
ملا محمد شفیع۔ شیخ انور علی شامل تھے۔ نوٹ:- دونوں کمیٹیاں معطل ہو گئیں۔  
جلہ گاہ۔ قیام گاہ اور تزئین کا انتظام شہری جماعت اہل سنت کے  
پسرد ہوا۔ شہری جماعت نے انتظامات کے لئے درج ذیل کمیٹیاں تشکیل دیں۔

**برتن خرید کمیٹی** | اس کمیٹی کے سربراہ مخدوم محمد اشفاق تھے جب ان کے  
معاذین محمد عالم قریشی۔ محمد قبائل عادل اور ہاشم علی تھے۔

ان کے ذمہ درج ذیل کام تھے:- مٹی کے پیالے۔ ٹلے۔ کوندے۔ لوٹیاں اور  
وضو کے لئے لوٹے خرید کرنے تھے۔



پانی کمیٹی | اس کمیٹی کے سربراہ ماسٹر افتخار حسین صاحب تھے اور معاون قاضی محمود الحسن صاحب تھے ان کے ذمہ پائپ خریدنا اور اس میں ٹوٹیاں فٹ کرانا تھا۔

ٹینٹ کمیٹی | اس کمیٹی کے سربراہ مخدوم جمیل الدین حامدی تھے۔ ان کے معاونین میں احسان الہی، قاضی غلام مصطفیٰ، صفدر علی، اور انعام الہی تھے۔ ان کے ذمہ ٹینٹ کی تنصیب اور مکمل انتظامات تھے۔

جلسہ گاہ کے متعدد شعبہ جات قائم کئے گئے۔ اور ہر ایک کے لئے الگ الگ کمیٹی بنائی گئی۔

اسٹیج کمیٹی | اس کمیٹی کے سربراہ مولانا عبداللہ شاہ اور عبدالصمد حامدی تھے۔ معاونین میں عبدالرشید قادری، محمد ایوب قریشی، مختار علی منٹھری شامل تھے۔ ان کے ذمہ اسٹیج کی مرمت اور کشادگی اور دونوں طرف کرسیوں اور صوفوں کی تنصیب تھی۔

سٹی رضا کار کمیٹی | اس کے سربراہ انعام الہی قریشی تھے۔ ان کے ذمہ رضا کاروں کی تیاری اور اسٹیج کا کنٹرول شامل تھا۔

گیٹ کمیٹی | اس کے سربراہ محمد ایوب قریشی تھے۔ ان کے ذمہ فلاحہ کہنہ پر مختلف مقامات پر آرائشی گیٹ بنانا تھا۔

بیز کمیٹی | اس کمیٹی کے سربراہ جناب سجاد علی صاحب تھے۔ ان کے معاونین عبدالحکیم انظرار علی مخدوم نثار احمد، شبیر احمد نورانی، عبدالحمید، نواب علی اور غلام مرتضیٰ تھے۔ ان کے ذمہ شہر کے اہم چوکوں اور چوراہوں پر عمدہ قسم کے بیز لگانا تھا۔

طہارت کمیٹی | اس کے سربراہ انعام الہی قریشی تھے ان کے ذمہ بیت الخلاء اور طہارت خانوں کی تعمیر کا کام سپرد ہوا۔



ہوٹل تنصیب کمیٹی اس کے سربراہ محمد ایوب قریشی معاونین میں احسان الہی اور جمیل الدین حامدی تھے۔ سُنٹی ہسپتال : اس کے سربراہ جناب ڈاکٹر محمد بدر صاحب قریشی ایم بی بی ایس تھے ان کے معاونین میں نشر کالج کے پروفیسر حضرات تھے۔ ان کے ذمے مندوبین کو طبی سہولتیں فراہم کرنا تھیں دَفْتَرِ مَعْلُومَات : اس کے انچارج مولانا سید محمد عبداللہ شاہ صاحب تھے۔ تَرْئِیْنِ کِمِیْطِی : اس کمیٹی کے سربراہ محمد سعید صاحب تھے ان کے ذمہ اسٹیج و جلسہ گاہ کی مکمل تزئین تھی۔

مولانا محمد حفیظ اللہ نقشبندی

ناظم اعلیٰ

جماعت اہلسنت - ضلع ملتان

پاکستان میں سب سے بڑے سائز کا مترجم قرآن شریف

ترجمہ : اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر محمد الافضل مولانا سید نعیم الدین علیہ الرحمۃ

● برصغیر کے اردو تراجم قرآن میں معیاری ترجمہ ● علماء و فقہاء کیلئے معنوی کے

لبریز ● محبت رسول سے بھرپور تفسیر ● اختلافی مسائل پر آیات قرآنی کی

فہرست ● ضعیفوں اور کمزور نگاہ والے حضرات کیلئے ایک نایاب تحفہ ! ●

ملنے کے پتے : ● مولانا مطیع الرضا خاں صاحب خطیب جامع مسجد لال کرتی ، راولپنڈی

● تاج کمپنی لمیٹڈ ریلوے روڈ ، لاہور ● مکتبہ رضوان گنج بخش لاہور ● مکتبہ نبویہ لاہور

● نورانی بک پوچوک جادہ ، جہلم ● کتب خانہ حاجی مشتاق احمد بوگرٹ ملتان ● مکتبہ فریدیہ جناح روڈ ساہیوال

● کتب خانہ حاجی نیاز احمد بوگرٹ ملتان ● مکتبہ نوریہ رضویہ جامع مسجد گلبرگ اے (مولانا سید اہد علی صاحب) لاہور

● شائع کردہ : دارالعلوم امجدیہ ، المجدد احمد رضا اکیڈمی - مکتبہ رضویہ ، آرام باغ روڈ کراچی



فکر  
۱۳۸۸

مترجمین  
دستیاب

عظیہ اشتہار بشکریہ ساب کوس لمیٹڈ - منگھا پسیرو روڈ پلاٹ ۱۰۱۲ اے ایس آئی - فی - ای - کراچی



## پیر طریقت حضرت محمد قاسم مشوری

کا

# پیغام

ممتاز علماء کرام و مشائخ عظام اور عوام اہلسنت کو میں  
سنی کالفرنس کے انعقاد پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ میں اس  
مقدس اجتماع میں ضرور متشریک ہوتا مگر طبیعت ناساز  
ہے۔ بہر حال میری اور میرے تمام مریدین کی ہمدردیاں،  
آپ کے ساتھ ہیں۔ میری دعا ہے کہ جماعت اہلسنت پوری دنیا  
میں پھلے پھولے۔ آخر میں میں اپنے تمام مریدوں کو ہدایت کرتا  
ہوں کہ وہ جماعت اہلسنت میں شمولیت اختیار کریں۔ اسے متحد  
و منظم کریں تاکہ یہ بہتر طریقے سے مسلک حقہ اہلسنت کی خدمت  
کرسکیں۔

پیش کردہ

مولانا علی بخش قاسمی



پاکستان میں اشاعت تبلیغ اہلسنت کا مرکزی ادارہ

# جامعہ فیاض العلوم رائے ونڈ

زیر سرپرستی: حضرت علامہ سید احمد سعید شاہ کاظمی حضرت علامہ

مفتی محمد محمود صاحب الوری حضرت صاحبزادہ

میاں جمیل احمد صاحب شہر قیوری۔

زیر نگرانی: حضرت علامہ محمد عبد الغفور صاحب الوری۔

تعداد طلباء: تقریباً چار سو طلباء اس وقت زیر تعلیم ہیں۔

اپیل: احباب اہلسنت سے اپیل ہے کہ وہ اس ادارے

سے تعاون فرمائیں تاکہ یہ ادارہ ہلت کی بہتر خدمت کر سکے

آراکین جامعہ فیاض العلوم منجانب:

غلہ منڈی رائے ونڈ۔ ضلع لاہور



# سُنی کانفرنس - اور رائے ونڈ

(رپورٹ قاری عبدالعزیز فریدی رائے ونڈ)

ماہ اکتوبر کے آغاز ہی سے پورے رائے ونڈ شہر میں چلو چلو ملتان چلو، کانگرہ گونج رہا تھا۔ ہر چھوٹے بڑے کی زبان پر کل پاکستان سُنی کانفرنس کا چرچا تھا۔ بچے بوڑھے اور جوان سب ایک ہی جذبے سے سشار تھے۔ اس شہر میں سُنی کانفرنس میں شمولیت کے لئے کئی روز قبل تیاریاں شروع کر دی گئی تھیں۔ دیگر احباب اہل سنت کے علاوہ انجن غلامان مصطفیٰ کے بیٹے اراکین نے خاصے جوش و جذبہ کا اظہار کیا۔ جوں جوں سُنی کانفرنس کے انعقاد کی تاریخ قریب آتی گئی لوگوں کے جوش و خروش میں اضافہ ہوتا گیا۔ ۱۵ اکتوبر تک تمام تیاریاں مکمل ہو گئیں اور جملہ انتظامات کو آخری شکل دیدی گئی۔ اسی رات عشرہ کے بعد تقریباً گیارہ بجے شب احباب اہل سنت کا ایک قافلہ بس کے ذریعہ روانہ ہوا۔ اس قافلے کی قیادت کے لئے مولانا حاجی نواب دین صاحب شرقپوری نے گنہگار راقم الحروف کی تجویز کی سب نے تائید کی۔ چنانچہ اس قافلہ کی قیادت راقم الحروف نے کی۔ سائے راستے میں نعرہ ہائے بکیر و رسالت گونجتے رہے۔ جب یہ قافلہ کبیر والا اور قادر پور راول کے درمیان پہنچا تو صبح کی نماز کا وقت ہو چکا تھا۔ چنانچہ غلامان مصطفیٰ اور عشاق رسولؐ وہیں سڑک کے کنارے واقع ایک عید گاہ میں بارگاہ ایزدی میں سجدہ ریز ہو گئے۔ نماز کے بعد آگے سفر شروع ہوا۔ کلمہ طیبہ کا ذکر، نعت خوانی اور درود و سلام کے نغمے مزید بلند ہو گئے اور یہ سلسلہ قلعہ کہنہ کے پہنچنے تک جاری رہا۔ اگرچہ ملتان سُنی کانفرنس کے منتظمین کا انتظام ہر لحاظ سے مکمل اور مثالی تھا لیکن رائے ونڈ کے قافلے کا جملہ انتظام اپنی مدد آپ کے تحت خود کیا گیا تھا۔ یہاں کے احباب ٹینٹ، دریاں، قناتیں اور اشیائے خورد و نوش کا پورا انتظام سنبھال کر کے آئے تھے۔ انجن غلامان مصطفیٰ



رائے ونڈ کا قافلہ اجمن کے صدر حفیظ احمد صاحب اور سیکریٹری جنرل شیخ محمد اقبال صاحب کی قیادت میں ملتان پہنچا اور راہتوں نے دوران کانفرنس رضا کارانہ طور پر بے مثال خدمات سرانجام دیں۔ جماعت اہلسنت رائے ونڈ کی طرف سے کل پاکستان سٹی کانفرنس کا بینر اور ناخن غلامان مصطفیٰ کالورڈ سٹی کانفرنس میں لوگوں کی توجہ کا خاص مرکز بنا رہا اور لوگ انہیں دیکھ کے بطور اظہار تعجب کہتے کہ رائے ونڈ سے بھی لوگ آئے ہوتے ہیں۔ ۱۷ اکتوبر کو رائے ونڈ کے احباب نے اپنی دلی جذبات کو اپنے قاعدین تک پہنچانے کے لئے قلعہ کہنہ پر ایک جلوس نکالا جس میں رائے ونڈ کے احباب کے علاوہ لودھراں، خانیوال، ملتان دیگر اضلاع سے آئے ہوئے مندوبین نے بھی شرکت کی اور مطالبہ کیا کہ رائے ونڈ میں سٹی کانفرنس کرائی جائے۔ جلوس کے شرکاء بار بار ایک ہی نعرہ لگا رہے تھے کہ رائے ونڈ میں سٹی کانفرنس رہو کہ رہے گی، ہو کہ رہے گی۔ ۱۷ اکتوبر کو ظہر کی نشست میں راقم الحروف تحریری طور پر مجاہد اہلسنت جناب ملک محمد اکبر صاحب سانی سیکریٹری جنرل جمعیت علماء پاکستان صوبہ پنجاب کی معرفت غوالی دوراں حضرت علامہ سید احمد سعید شاہ صاحب کاظمی اور قائد اہل سنت مولانا شاہ احمد نورانی مرکزی صدر جمعیت علماء پاکستان سے درخواست کی کہ رائے ونڈ میں جماعت اہل سنت پاکستان کے زیر اہتمام کل پاکستان سٹی کانفرنس یا نظام مصطفیٰ کانفرنس مورخہ ۲۵-۲۶ مارچ ۱۹۷۹ء کو منعقد کرانے کا اعلان کیا جائے چنانچہ جمعیت علمائے پاکستان کی جانب سے مذکورہ بالا تاریخوں کو رائے ونڈ میں نظام مصطفیٰ کانفرنس منعقد کرنے کا فیصلہ کر لیا گیا۔ اور اخبارات میں فوری طور پر اس کا اعلان کر دیا گیا۔ اس طرح احباب رائے ونڈ اپنی قسمت پر ناز کرتے ہوئے اور خوشی و مسرت کا اظہار کرتے ہوئے اپنے گھروں کو واپس لوٹے امید واثق ہے کہ انشاء اللہ عزیزہ رائے ونڈ کی کل پاکستان نظام مصطفیٰ کانفرنس اپنی مثال آپ ہوگی اور بفضلہ تعالیٰ عظیم المثال کامیابی سے ہمکنار ہوگی۔





جناب صاحبزادہ حاجی فضل کریم صاحب مرکزی ناظم اعلیٰ جامعت اہلسنت  
 پاکستان کراچی کے دورے پر لی گئی ایک یادگار تصویر۔ انکے ساتھ مرکزی  
 نائب صدر علامہ محمد حسن حقانی۔ علامہ محمد رمضان صدر کراچی۔ مولانا  
 غلی مجتبیٰ قاسمی ناظم اعلیٰ سندھ۔ مولانا غلام عباس قادری مرکزی نائب  
 ناظم اعلیٰ۔ مولانا محمد انوار المصطفیٰ قادری نائب صدر صوبہ سندھ،  
 مولانا محمد منظور الحق ناظم اعلیٰ کراچی ان کے پیچھے اراکین عاملہ  
 کراچی صوفی محمد خان۔ ستید عالم۔ ستید ارشاد علی۔ حافظ شیری خان اور  
 سعادت علی تاروی فیض احمد حیتتی۔ محمد یسین حبلی پوری اور ان کے ساتھی۔





# جماعت اہلسنت کراچی ڈویژن کے عہدیداران

- |                     |   |
|---------------------|---|
| صدر                 | ۱- حضرت علامہ ابوطاہر محمد رمضان شیخ الحدیث |
| نائب صدر اول        | ۲- حضرت مولانا محمد یونس کشمیری صاحب        |
| نائب صدر دوم        | ۳- حضرت مولانا محمد یوسف نعیمی              |
| ناظم اعلیٰ          | ۴- حضرت مولانا محمد منظور الحق              |
| نائب ناظم اعلیٰ اول | ۵- جناب مولانا ابرار احمد رحمانی            |
| نائب ناظم اعلیٰ دوم | ۶- جناب مولانا غلام عباس قادری              |
| ناظم نشر و اشاعت    | ۷- جناب سید عالم                            |
| خزینہچی             | ۸- جناب صوفی خادم حسین                      |
| رکن عاملہ           | ۹- جناب مولانا محمد الوار المصطفیٰ قادری    |
| "                   | ۱۰- جناب مولانا محمد اللہ وسیا الخطیب       |
| "                   | ۱۱- جناب حافظ شیرخان                        |
| "                   | ۱۲- جناب چوہدری محمد حسین                   |
| "                   | ۱۳- جناب صوفی محمد خاں                      |
| "                   | ۱۴- جناب ملک احمد خاں                       |
| "                   | ۱۵- جناب قاری محمد نواز                     |
| "                   | ۱۶- جناب پروفیسر ربانی خاں                  |
| "                   | ۱۷- جناب مولانا غلام نبی                    |
| "                   | ۱۸- جناب عبدالستار اسمعیل                   |
| "                   | ۱۹- جناب محمد امتیاز خاں                    |

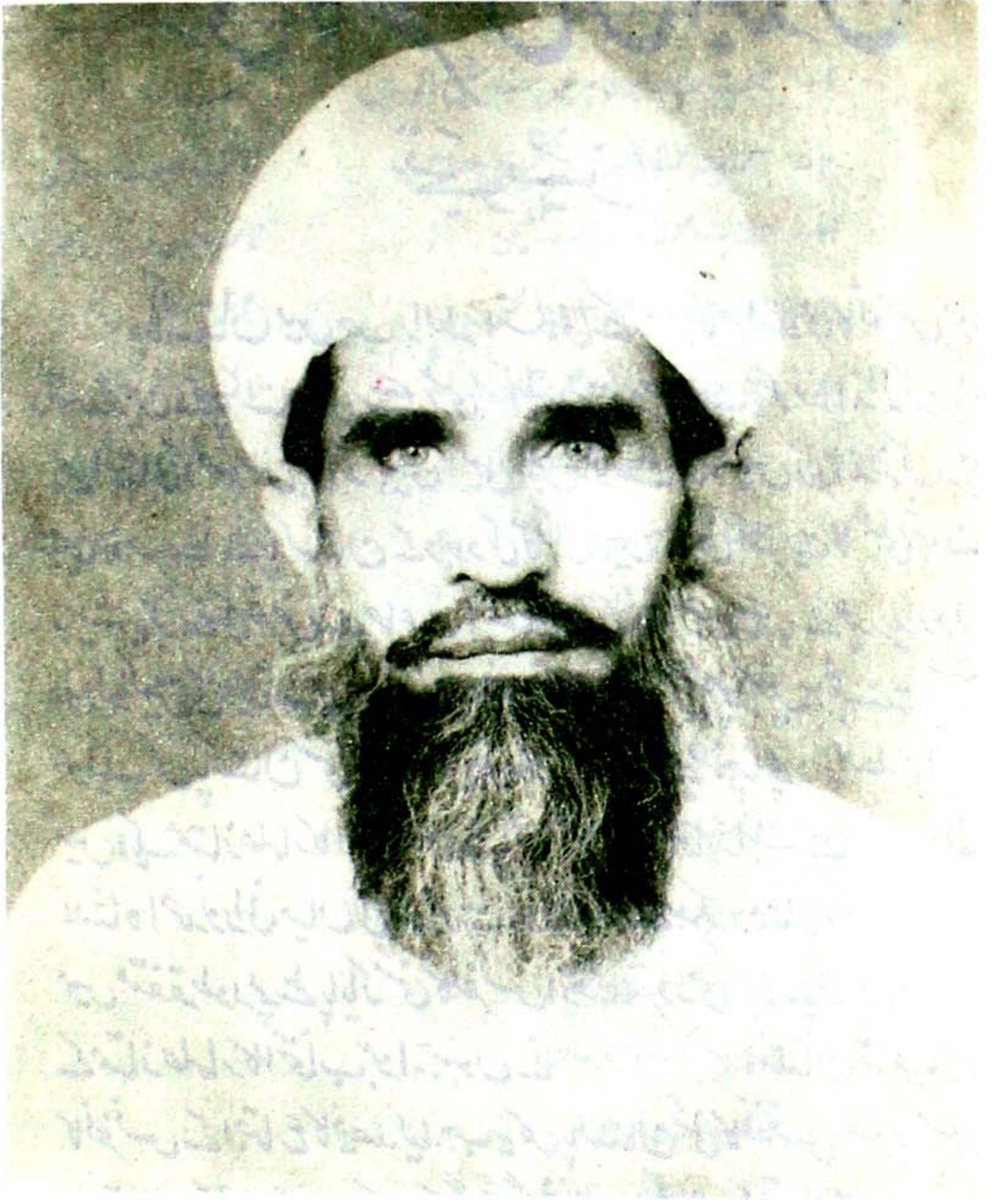


# سُنی کالفرنس کی ابتدائی

## تجویز

پاکستان میں جب رابطہ اسلامی کے زیر اہتمام اسلامی کالفرنس ہوئی تو مدعوین نے پاکستان کی سب سے بڑی اہلسنت و جماعت کو نظر انداز کر دیا۔ مجھے انتہائی افسوس ہوا کہ ہمیں ایسی ابن الوقت جماعتیں نظر انداز کر رہی ہیں جو سرے سے پاکستان کے وجود کی قائل نہیں۔ اپنی اکثریت کا عملی ثبوت پیش کرنے کی غرض سے جماعت اہلسنت کے دفتر میں میں نے عہدیداروں اور اراکین کی میٹنگ میں یہ تجویز پیش کی کہ ملکی سطح پر ہمیں (اہلسنت و جماعت) کو ایک کل پاکستان سنی کالفرنس منعقد کرنی چاہیے۔ چنانچہ دارالعلوم امجدیہ میں ایک ممتاز علمار کا اجلاس بلایا گیا جس میں قائد اہلسنت علامہ مولانا شاہ احمد نورانی میاں کی صدارت اور دوسرے سرکردہ علمار کی موجودگی میں متفقہ طور پر طے پایا کہ سنی کالفرنس از حد ضروری ہے۔ چاروں صوبوں کے ممتاز علمار کا انتخاب ہوا۔ جنہوں نے، ملتان شریف میں کالفرنس کے اجتماع کا فیصلہ کیا۔ جب یہ کل پاکستان سنی کالفرنس اکتوبر میں منعقد ہوئی جس میں ملک کے گوشہ گوشہ سے لاکھوں کی تعداد میں بے شمار سنی حضرات نے شرکت کی سعادت حاصل کی۔ عروس البلاد (کراچی) سے بھی سنی حضرات علمار و عوام مختلف ذرائع سے ملتان شریف پہنچے۔ اس کے علاوہ جماعت اہلسنت نے ایک ٹرین کا بھی اہتمام کیا جس میں ایک خاص





علامہ ابو طاہر محمد رمضان صاحب  
صدر جماعت اہلسنت کراچی ڈویژن ،



تعداد سوار ہوئی۔ اجباب اہلسنت نے فقیر (ابوالطاہر محمد رمضان) کو قافلے کی قیادت کی سعادت کا اعزاز دیا۔ ملتان تشریف پہنچنے پر ملتان کی استقبالیہ پشکوہ طریقہ سے مندوبین کو کیمپوں میں پہنچایا۔ اس دوزخ اجتماع میں جو برکات دیکھنے میں آئیں ان کی نظیر شاذ و نادر ہے۔ انسانوں کی اتنی بہتات اور کثرت میں نظم و نسق سکون طمانیتہ ایک مثالی حیثیت رکھتی ہے۔ ملتان شریف کے دکانداران اور دوسرے مقامی حضرات نے ہر قسم کے مخلصانہ تعاون کا مظاہرہ کیا۔ اس بابرکت موقع پر جماعت کے کئی شعبے تشکیل نو کے اعتبار سے قائم کئے گئے۔ خصوصاً جماعت اہلسنت کے تمام افراد نے نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نفاذ اور مقام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے تحفظ کا حتمی حلفی عہد دوہرایا اور جنرل محمد ضیاء الحق صاحب کی توجہ اس بات پر مبذول کرائی گئی کہ وہ اہلسنت و جماعت کے حقوق کا تحفظ کریں اور نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نفاذ میں ہمارا تعاون حاصل کریں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 بِقَلَمِ

ابو طاہر محمد رمضان

صدر جماعت اہلسنت کراچی ڈویژن



# مٹان کانفرنس کے لئے جماعت اہل سنت کراچی کی خطا

کمپٹیوں کا قیام :

بتاریخ ۳ اگست ۱۹۷۸ء بمقام دارالعلوم امجدیہ زیر صدارت حضرت  
شیخ الحدیث علامہ عبدالمصطفیٰ الازہری ایک اجلاس ہوا جس میں مٹان سنی کانفرنس  
کی تشہیر۔ رابطہ اور فنڈ کے لئے کمپٹیاں بنائی گئیں۔ اس اجلاس کے شرکار  
علمائے کرام :-

جناب مولانا علی بخش قاسمی صاحب - جناب قاری رضا المصطفیٰ اعظمی صاحب  
جناب علامہ ابو طاہر محمد رمضان صاحب - جناب مولانا محمد طفیل (مرحوم)،  
جناب مولانا محمد منظور الحق صاحب - جناب مولانا غلام دستگیر نقشبندی صاحب  
جناب پیر عزیز اللہ حقانی صاحب - جناب مولانا غلام قادر کشمیری صاحب  
جناب مولانا سید شاہ تراب الحق قادری صاحب - جناب مولانا عبد السبحان صاحب  
جناب مولانا غلام نبی صاحب - جناب مولانا ابرار احمد رحمانی صاحب  
جناب حاجی خان محمد پراچہ صاحب - جناب چوہدری محمد حسین ورک صاحب  
جناب ملک سید اختر صاحب - اس کے علاوہ جماعت اہل سنت کراچی کے علاقائی  
صدور و ناظرین اور آئمہ خطبا بھی شریک ہوئے۔

۱۔ رابطہ کمیٹی :

جناب علامہ ابو طاہر محمد رمضان صاحب صدر جماعت اہل سنت کراچی  
جناب مولانا محمد منظور الحق صاحب ناظم اعلیٰ کراچی  
جناب علامہ علی بخش قاسمی صاحب ناظم اعلیٰ سندھ  
جناب مولانا سید شاہ تراب الحق قادری - جناب مولانا محمد طفیل صاحب (مرحوم)



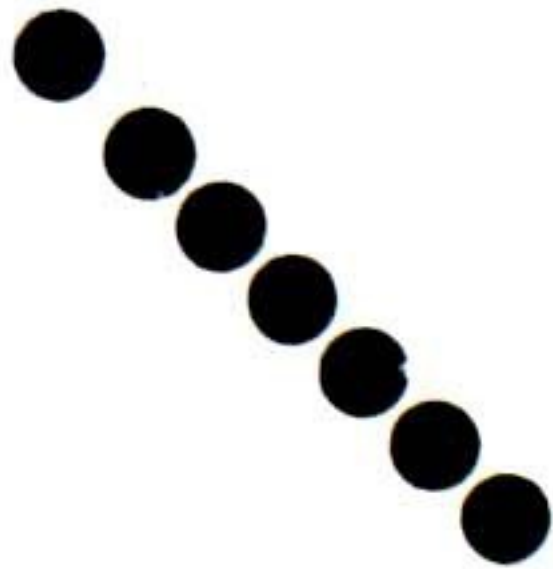
جناب مولانا ابرار احمد صاحب جمانی - جناب مولانا عبد السبحان صاحب  
۲۔ مالیاتی کمیٹی :

جناب قاری رضا المصطفیٰ اعظمی صاحب - جناب حاجی خان محمد پراچہ صاحب  
جناب چوہدری محمد حسین درک صاحب - جناب حاجی محمد رفیع صاحب  
جناب حاجی غلام نبی صاحب - جناب ملک محمد خاں صاحب - جناب  
ملک سعید اختر صاحب -

ان کے علاوہ دیگر معاونین :

جناب پروفیسر شاہ فرید الحق صاحب - جناب ظہور الحسن بھوپالی صاحب  
جناب محمد احمد صدیقی صاحب - جناب محمد حنیف حاجی طیب صاحب  
۳۔ تشہیر کمیٹی :

جناب مولانا جمیل احمد نعیمی صاحب - جناب مولانا سید شاہ تراب الحق قادری  
صاحب - جناب مولانا غلام دستگیر نقشبندی صاحب -  
جناب مولانا عبد المنعم ہزاروی صاحب -





## مولانا محمد منظور الحق کی پری کانفرنس

مولانا محمد منظور الحق نے پری کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جب بھی مسلمانوں پر آزمائش کا وقت آیا تو علمائے اہل سنت نے سنی کانفرنس کے ذریعہ عوام کی رہنمائی کی۔ تحریک پاکستان کے وقت علمائے دیوبند نے جمعیت العلماء ہند کے نام سے کانگریس کا صرف ساتھ ہی نہیں دیا بلکہ دینی تعظیم کی صورت میں کانگریس کے شانہ بشانہ قیام پاکستان کی مخالفت بھی کی۔ تو علمائے اہل سنت نے آل انڈیا کانفرنس بنارس میں منعقد کر کے مسلمانوں کے سامنے دو قومی نظریہ کی کی توثیق کرتے ہوئے قیام پاکستان کی تحریک کا آغاز کیا۔ اور قیام پاکستان کے لئے بے مثال قربانیاں دے کر پاکستان حاصل کیا۔ اس کے بعد ۱۹۷۱ میں پاکستان



میں سوشلزم کو مسلط کرنے کی کوشش کو ناکام بنانے کے لئے دیگر لوگوں نے سولزم کی حمایت کر کے اس ملک میں نظریاتی بحران پیدا کیا تو علمائے اہل سنت نے دارالسلام



رٹوبہ ٹیک سنگھ، میں عظیم سنی کانفرنس کے ذریعہ عوام کی صحیح رہنمائی کرتے ہوئے  
 مقام مصطفیٰ کا تحفظ اور نظام مصطفیٰ کے نفاذ کا پیغام دیا اور اس مقدس تحریک کا  
 آغاز کیا اس پیغام کو اتنی مقبولیت حاصل ہوئی جو مخالفین بھی اس پیغام کو ماننے پر  
 مجبور ہو گئے اور ۱۹۷۷ء میں اس مقدس پیغام کے نفاذ کے لئے قوم نے جانی و مالی  
 قربانیاں دے کر ثابت کر دیا کہ اس نظریاتی ملک کے مسلمان صرف اور صرف نظام  
 مصطفیٰ چاہتے ہیں۔ لیکن بد قسمتی سے بعض لیڈروں نے نظام مصطفیٰ کے لئے دی  
 ہوئی قربانیوں کو ذاتی وقار اور اقتدار کی بھینٹ چڑھا دیا۔ اور قوم کو روحانی  
 ذہنی فکری انتشار میں مبتلا کر دیا۔ اور اس تحریک میں بہنے والے خون کے دھبے ابھی  
 سڑکوں پر موجود ہیں اور زخمیوں کے زخم ابھی تک بھرے بھی نہیں اور کسی مجاہد  
 قید و بند کی صعوبتیں برداشت کر رہے ہیں اور کچھ لوگ مقدمات میں ملوث ہیں  
 ہم علمائے اہلسنت نظام مصطفیٰ کے لئے دی جانے والی قربانیوں کو رائیگاں  
 نہیں ہونے دیں گے۔ یہ پیغام علمائے اہل سنت نے ہی قوم کو دیا اور علمائے  
 اہل سنت ہی اس کے امین ہیں۔ اس مقصد کے پیش نظر اور اپنی مدد آپ کرتے ہوئے  
 سولہ ستمبر اکتوبر کو ملتان میں مرکزی جماعت اہلسنت کے زیر اہتمام سنی کانفرنس  
 منعقد ہوگی۔ مشائخ اہل سنت کی قیادت میں کراچی سے خیبر تک لاکھوں سنی اس  
 کانفرنس میں شرکت کریں گے۔ مشہور شہروں سے آمدہ اطلاعات کے مطابق جماعت  
 اہل سنت کی ہر سطح کی تنظیم نے کانفرنس کے انتظامات کے لئے کام شروع کر دیا ہے کراچی  
 کے مختلف علاقوں میں جماعت اہلسنت علماء مشائخ اور کارکنوں کے اجلاس سنی کانفرنس  
 کو کامیاب بنانے کے لئے منعقد کر رہی ہے۔ دیگر اخبارات اور ہفت روزہ افق  
 کے ذریعہ تفصیلی پروگرام پیش کیا جائے گا۔ جناب منظور الحق ناظم جماعت اہلسنت نے مزید کہا  
 کہ ملتان میں ۱۶-۱۷ اکتوبر کو ہونے والی کانفرنس اس صدی کی عظیم کانفرنس ہوگی۔



## ہدایات برائے مندوبین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مکرمی جناب \_\_\_\_\_ السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ اس بات سے اچھی طرح واقف ہیں کہ آپ عاشقانِ رسول کے اس عظیم قافلہ میں شریک ہیں جس کی منزل نظامِ مصطفیٰ کا نفاذ اور مقامِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا تحفظ ہے اور ہم اس منزل سے ہمکنار ہونے کے لئے اکتوبر ۱۹۷۸ء کو اولیاء کے مسکن ملتان شریف کی جانب رواں دواں ہونے والے ہیں آپ یقیناً اس بات سے آگاہ ہیں کہ جو راہ حق پر گامزن ہوتا ہے اسے راستوں کی مشکلات کی پرواہ نہیں ہوتی چنانچہ آپ کی نامیدہ تنظیم جماعت اہل سنت آپ سے یہ توقع رکھتی ہے کہ آپ اپنے آقا و مولیٰ کے بتائے ہوئے اصولوں کو مد نظر رکھتے ہوئے سفر کے دوران ابتدا سے انتہا تک مثالی نظم و ضبط کا مظاہر کریں گے۔ آپ کو یہ بھی معلوم ہے کہ آپ جس قافلہ میں شریک ہیں اس میں آپ کے راہنما علماء کرام و صوفیائے کرام بھی آپ کے رفیق سفر ہیں۔ اسلامی تقاضوں کے مطابق آپ پر یہ لازم ہے کہ آپ اپنے امیر قافلہ کی اطاعت کریں۔ دورانِ سفر آپ کے ہاتھ۔ زبان اور ذاتی رویہ سے کسی رفیق سفر کو تکلیف نہ پہنچے۔ آپ سے درخواست ہے کہ دورانِ سفر متعدد ذیل چیزیں اپنے ساتھ لائیں کہ آپ کو بنیادی ضروریات کے لئے تکلیف نہ ہو۔

- (۱) جارنگاز (۲) لوٹا (۳) گلاس (۴) تولیہ (۵) پلیٹ
- (۶) تکیہ (۷) چادر۔

احقر محمد منظور الحق ناظم اعلیٰ جماعت اہل سنت۔ کراچی



## سُنی ایکسپریس

کراچی مجلس عاملہ کی منظوری کے بعد جناب ظہور احسن بھوپالی صاحب  
جناب چوہدری محمد حسین صاحب۔ جناب حاجی خان محمد پراچہ صاحب۔ جناب  
مولانا محمد منظور الحق صاحب۔ جناب صوفی خادم حسین صاحب نے کراچی سے  
ملتان اور ملتان سے کراچی کے لئے گاڑی بک کرانی۔



سُنی ایکسپریس ملتان روانگی سے قبل کراچی کینٹ پر جماعت  
اہلسنت کے کارکنوں کے ساتھ کھڑی ہے :

۱۵ اکتوبر کو صبح ۴ بجے سُنی ایکسپریس کو سجانے کے لئے محمد لیلین قریشی  
جیلپوری اور ان کے ساتھیوں نے دن کے گیارہ بجے تک سجاوٹ کا کام



مکمل کیا اس طرح گاڑی کو دلہن بنا کر ملتان لے جایا گیا۔  
روانگی :-

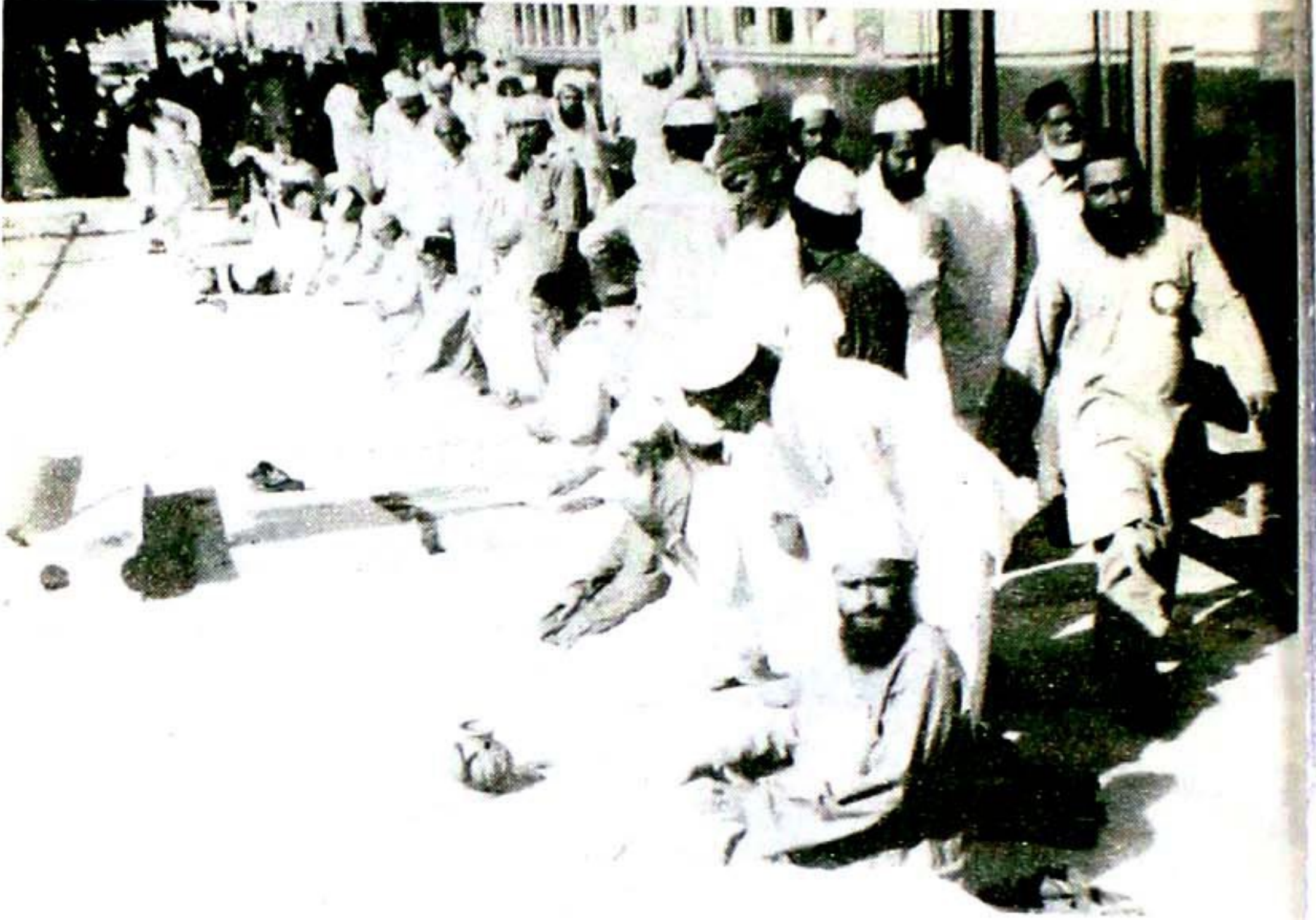
مورخہ ۱۵۔ اکتوبر ۱۹۷۸ء بوقت ۱۰ بجے صبح بمقام کینٹ اسٹیشن۔  
راستے میں حیدرآباد۔ نواب شاہ۔ خانیوال اور ملتان کے اسٹیشنوں پر  
عوام نے استقبال کیا اس طرح یہ قافلہ ۱۶۔ اکتوبر کو ملتان پہنچ گیا۔  
واپسی :-

مورخہ ۱۸، اکتوبر ۱۹۷۸ء بوقت صبح ۹ بجے بمقام ملتان اسٹیشن لوکراچی۔



سٹی ایکسپریس ملتان روانگی سے قبل کراچی کینٹ پر تیار کھڑی ہے۔



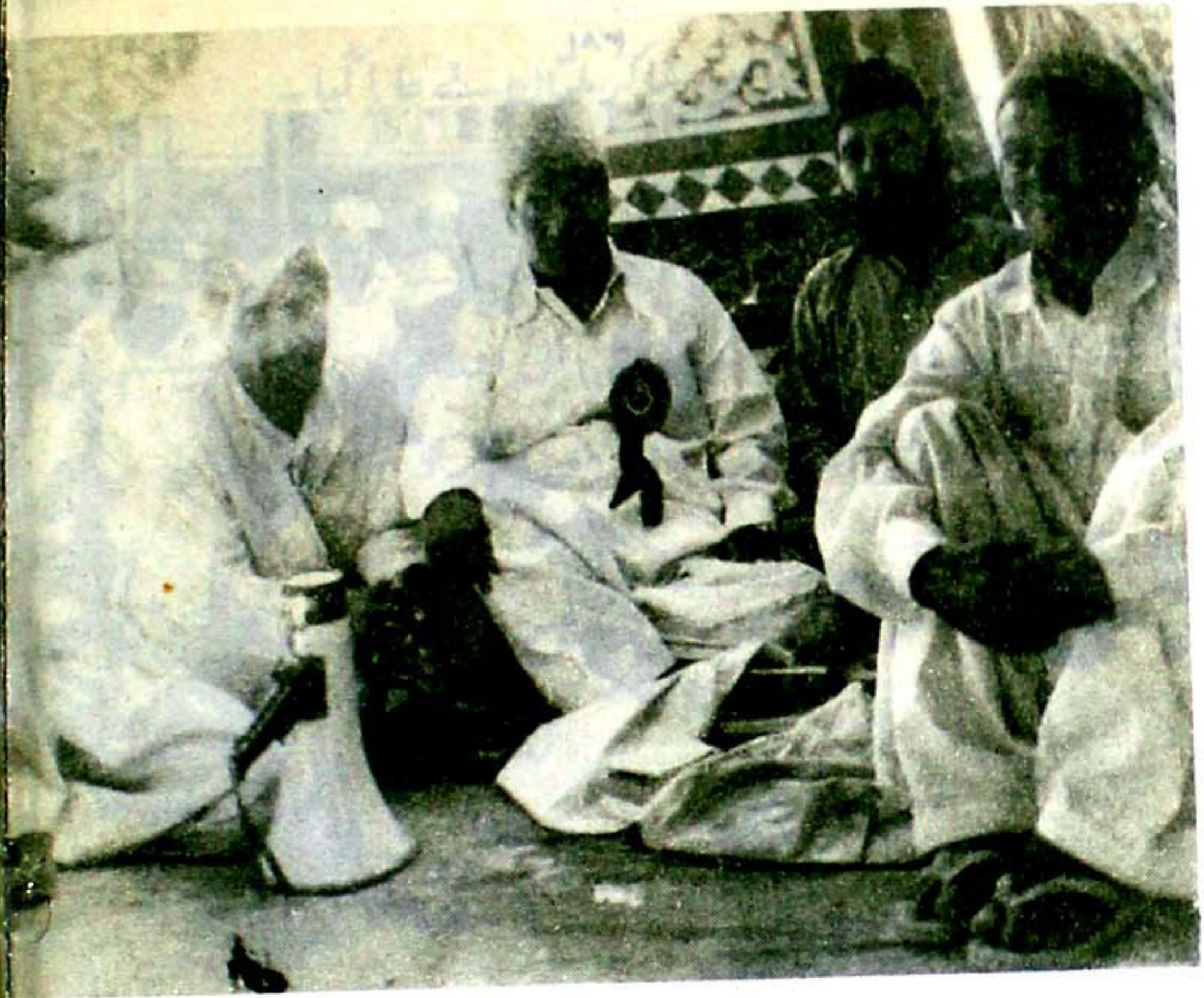


جناب مولانا محمد منظور الحق ناظم اعلیٰ جماعت اہلسنت کراچی  
ملتان سٹی کانفرنس میں شرکت کے لئے سفر کے دورانے ایک  
ریلوے اسٹیشن پر نماز پڑھا کر رہے ہیں



ملتان سٹی کانفرنس کے موقع پر سٹی ایلسپر لیس کے مساز مولانا اقبال حسین  
نعیمی کی امامت میں ایک ریلوے اسٹیشن پر نماز ادا کر رہے ہیں،





جناب چودھری محمد حسین - جناب مولانا غلام عباس قادری - جناب مولانا محمد منظور الحق  
 ملتان سٹی کانفرنس کے موقع پر کراچی کیمپ میں



مقبول احمد خاں  
 خزانچی انجمن ہذا





جناب حاجی خان محمد پیراچہ۔ جناب مولانا محمد منظور الحق  
جناب سید ارشاد علی۔ جناب محمد حسین جیلپوری۔ کراچی کیمپ میں



جناب مولانا محمد منظور الحق اور جناب مشاق احمد ریاض ایڈووکیٹ  
جماعت اہلسنت کے کارکنوں کے ہمراہ





جناب سید عالم۔ ناظم نشر و اشاعت کراچی ڈویژن کی ایک یادگار تصویر جو  
 تحریک نظام مصطفیٰ کے دوران گرفتاری کے زہانی کے موقع پر لی گئی،









صَلَاةُ الْوُجُوهِ  
صَلَاةُ الْوُجُوهِ

عملی زندگی میں

بازار میں آج کے دن

اپنا مثبت کردار ادا کرنے کے لئے

جنگ

جنگ

سُحُور

اگر آپ اپنے وطن عزیز میں

نظامِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تبلیغ اشاعت کے لئے منظم جدوجہد کرنا چاہتے ہیں۔  
زندگی کے تمام شعبوں میں اہلسنت کے مذہبی معاشی و درہمی حقوق کا تحفظ چاہتے ہیں  
بد عقیدگی اور گمراہی کی حامل قوتوں کو ناکام بنانا چاہتے ہیں۔

سنی علماء و مشائخ، مدارس، خانقاہوں، مسجدوں اور دیگر اداروں کے عز و وقار کا تحفظ کرنا چاہتے ہیں۔  
کی صدائیں مسلسل بلند رکھنا چاہتے ہیں

تو پہلی فرصت میں علاقائی کنوینیرس سے رابطہ قائم کر کے

صَلَاةُ الْوُجُوهِ  
جماعت اہلسنت کے رکن بن جائیے

دفتر، فیروز پور روڈ

چوک قمرطہ، لاہور، فون نمبر ۴۱۴۸۶

تعارف کا مثنوی، غزالی دوران، علامہ سید احمد سعید شاہ کاظمی

نصیر امین لیش

صاحبزادہ سماجی فضل کریم



صَلَاةُ الْوُجُوهِ  
صَلَاةُ الْوُجُوهِ

عملی زندگی میں

بازار میں  
بازار میں

اپنا مثبت کردار ادا کرنے کے لئے

جنگ

جنگ

سُحُور

اگر آپ اپنے وطن عزیز میں

نظامِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تبلیغ اشاعت کے لئے منظم جدوجہد کرنا چاہتے ہیں۔  
زندگی کے تمام شعبوں میں اہلسنت کے مذہبی معاشی و درہمی حقوق کا تحفظ چاہتے ہیں  
بد عقیدگی اور گمراہی کی حامل قوتوں کو ناکام بنانا چاہتے ہیں۔

سنی علماء و مشائخ، مدارس، خانقاہوں، مسجدوں اور دیگر اداروں کے عز و وقار کا تحفظ کرنا چاہتے ہیں۔

کی صدائیں مسلسل بلند رکھنا چاہتے ہیں

تو پہلی فرصت میں علاقائی کنوینیرس سے رابطہ قائم کر کے

صَلَاةُ الْوُجُوهِ  
جماعت اہلسنت کے رکن بن جائیے

دفتر، فیروز پور روڈ

چوک قمرطہ، لاہور، فون نمبر ۴۱۴۸۶

تعارف کا مئی، غزالی دوران علامہ سید احمد سعید شاہ کاظمی

نصیر امین لیش

صاحبزادہ سماجی فضل کریم